

سُنَنِ ابْنِ مَاجَهَ (مترجم)

جلد چہارم

أبواب الديات - أبواب الطب

أحاديث: 2615 - 3549

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ صاحب

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی خاں

دار السلام

2446

اس نسی

بجاء حق اشاعت کے لئے دارالسلام بخیر و بھلا



سعودی عرب (ہیٹافس)

پوسٹ بکس: 22743 الزواہی، 11416 سوری عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 نیکیس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

• الزواہی، الفحیح: فون: 4614483 01 نیکیس: 4644945 • اللہ فون: 4735221 01 نیکیس: 4735221 • سوہیل فون: 01 2860422
• مندوب الریاض: سوہیل: 0503459695-0505196736 • قسیم (مدینہ): فون: 3696124 06 سوہیل: 0503417156
• مکہ مکرمہ: سوہیل: 0506640175-0502839948 • مدینہ منورہ: فون: 8234446 04 نیکیس: 8151121 سوہیل: 0503417155
• مدینہ فون: 6879254 02 نیکیس: 6336270 • الطہر فون: 8692900 03 نیکیس: 8691551
• علیہ الرحمہ فون: 3908027 04 سوہیل: 0500887341 • نیکیس: 0500710328 سوہیل: 07 2207055

شارچہ: فون: 5632623 6 00971 امریکہ: 713 7220419 001 بھون فون: 6255925 718 001

لندن: فون: 4885 539 208 0044 آسٹریلیا: فون: 4040 2 9758 0061

پاکستان (ہیٹافس و سرکاری شوزروم)

• 36- نورمال، کیکڑیٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-711023-7232400-7240024 42 0092 نیکیس: 7354072

سوہیل: 4212174-0321 8484569-0322 • خرقہ شریف، اردو بازار لاہور فون: 7120054 7320703 نیکیس:

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

کرچی: طارق روڈ، اتھارٹی فری پورٹ ٹاؤننگ ہاؤس فون: 4393936 21 0092 نیکیس: 4393937

اسلام آباد: F-8 مرکز، اسلام آباد فون: 2281513 51 0092 سوہیل: 5370378 0321

○ مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۸ھ

لہور: مکتبہ المسفلک الفہد الوطنیۃ انشاء اللہ

ابن ماجہ، محمد بن یزید

سنن ابن ماجہ اللغة الاردیة، / محمد بن یزید ابن ماجہ - القریاض، ۱۴۲۸ھ

ص: ۷۵۲ مفاس: ۲۱×۱۴ سم

ردعك: ۷-۴-۹۹۶۹-۹۹۶۸-۹۹۷۰ (مجموعہ)

۱-۹۹۷۷-۹۹۶۸-۹۹۶۹ (ج ۱)

۱- الحدیث - سنن ۲- الحدیث - الكتب السنة ۱. العنوا

دیوی ۲۳۵، ۶ ۱۴۲۸/۱۸۹۸

رقم الإصدار: ۱۴۲۸/۱۸۹۸

ردعك: ۷-۴-۹۹۶۹-۹۹۶۸-۹۹۷۰

۱-۹۹۷۷-۹۹۶۸-۹۹۶۹ (ج ۱)

جلد چہارم
سُنن ابن ماجہ
(مترجم)

أبواب الدييات أبواب الطب احاديث: 2615 ... 3549

تاليف

امام ابو عبد الله محمد بن يزيد بن جابر القزويني رضى الله عنه

ترجمہ و فوائد

فیضان مولانا عطا اللہ صاحب مدظلہ

تحقیق و ترمیم

ما فطر ابو طاهر زبیر علی نقی رحمہ اللہ

نظر ثانی و تصحیح اور اضافات

ما فطر مسلامہ الدین یوسف رحمہ اللہ

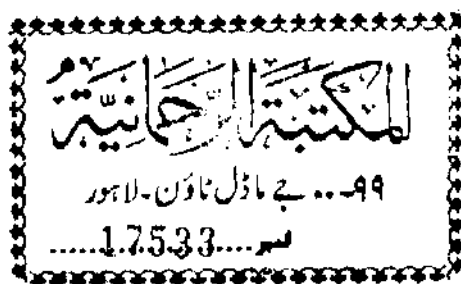
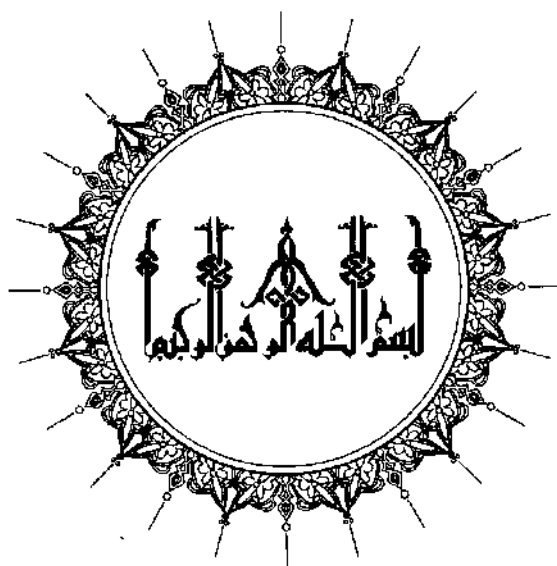
مولانا ابو عبد اللہ محمد علی بن مبارک رحمہ اللہ

ما فطر آصف اقبال رحمہ اللہ

مولانا ابو محمد محمد احمل رحمہ اللہ

مولانا عثمان غنیب رحمہ اللہ





فہرست مضامین (جلد چہارم)

25	دیتوں سے متعلق احکام و مسائل	۲۶- أَبْوَابُ الذِّيَاتِ
34	باب: مسلمان کو ظلم کے طور پر قتل کرنا بڑا گناہ ہے	۱- بَابُ الثَّقَلَيْنِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ ظُلْمًا
36	باب: کیا مومن کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟	۲- بَابُ: هَلْ لِقَائِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ
40	باب: مقتول کے وارث کو تین میں سے ایک چیز اختیار کرنے کا حق حاصل ہے	۳- بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِخْذِي ثَلَاثٍ
42	باب: قتل عمر کی صورت میں وارثوں کی خون بہا لینے پر رضامندی	۴- بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، فَرَضُوا بِالذِّيَةِ
44	باب: قتل شہر محمد کی دیت مغلطہ (سخت) ہے	۵- بَابُ: ذِيَّةُ شَيْبُو الْعَنْدِ مَغْلَطَةٌ
46	باب: قتل خطا کی دیت	۶- بَابُ ذِيَّةِ الْخَطَا
48	باب: (قاتل کی) دیت برادری پر ہے اگر برادری نہ ہو تو بیت المال سے ادا کی جائے	۷- بَابُ الذِّيَّةِ عَلَى الْمَوَالَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةً
50	باب: جو شخص مقتول کے وارث کو قصاص یا دیت نہ لینے دے (اس کا گناہ)	۸- بَابُ مَنْ خَالَ بَيْنَ وَلِيِّهِ الْمَمْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوْدِ أَوْ الذِّيَةِ
51	باب: جس صورت میں قصاص نہیں	۹- بَابُ: مَا لَا قَوْدَ فِيهِ
52	باب: زخم لگانے والا قصاص کی بجائے فدیہ (دیت) دے دے	۱۰- بَابُ الْمَجَارِحِ يُقْتَلُ بِالْقَوْدِ
53	باب: نوزائیدہ بچے کی دیت	۱۱- بَابُ ذِيَّةِ الْجَنِينِ
55	باب: دیت میں سے ترے کی تقسیم	۱۲- بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ الذِّيَةِ
57	باب: غیر مسلم کی دیت	۱۳- بَابُ ذِيَّةِ الْكَافِرِ
57	باب: قاتل کو وراثت نہیں ملتی	۱۴- بَابُ: الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ
58	باب: عورت کی دیت اس کے عصہ کے ذمے ہے اور اس کا ترکہ اس کی اولاد کے لیے ہے	۱۵- بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَصَبَتِهَا، وَوِثَائِهَا يُولَدُهَا



ستین ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 60 باب: دانت توڑنے کا قصاص
61 باب: دانتوں کی دیت
62 باب: اگلیوں کی دیت
63 باب: جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے
63 باب: اگر ایک آدمی دوسرے کو دانت سے کاٹے اور اس کے ہاتھ کھینچے پر کاٹنے والے کے دانت اکھڑ جائیں (تو کیا حکم ہے؟)
باب: غیر مسلم کے قصاص میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا
65 باب: باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے
66 باب: کیا غلام کے بدلے میں آزاد کو (قصاص میں) قتل کیا جائے گا؟
67 باب: قاتل جس طرح قتل کرے اس سے اسی طرح قصاص لیا جائے
68 باب: قصاص صرف تلوار سے قتل کر کے لیا جائے
69 باب: کوئی کسی کے جرم کا ذمے دار نہیں
70 باب: جن چیزوں میں دیت نہیں
72 باب: قسامت کا بیان
73 باب: اگر کوئی شخص اپنے غلام کا ٹکڑہ کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا
76 باب: مومن قتل کرتے وقت بھی سب لوگوں سے زیادہ اتنے سے کا خیال رکھتے ہیں
77 باب: سب مسلمانوں کا خون برابر ہے
78 باب: ذی کے قتل کا گناہ
79

- ۱۶- بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنَنِ
۱۷- بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ
۱۸- بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ
۱۹- بَابُ التَّمْوِضِ
۲۰- بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَتَرَعَ بَدَنَهُ فَتَنَزَّ ثَنَانَاةُ
۲۱- بَابُ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
۲۲- بَابُ: لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ
۲۳- بَابُ: هَلْ يُقْتَلُ الْخُرُّ بِالْعَبْدِ؟
۲۴- بَابُ: يُقْتَلُ مِنَ الْغَائِلِ مِمَّا قَتَلَ
۲۵- بَابُ: لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ
۲۶- بَابُ: لَا يُجْزِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ
۲۷- بَابُ الْجُبَارِ
۲۸- بَابُ الْقَسَامَةِ
۲۹- بَابُ مَنْ مَثَّلَ بَعْدَهُ فَهُوَ حُرٌّ
۳۰- بَابُ: أَعْفَى النَّاسِ قِتْلَةً، أَهْلُ الْإِيمَانِ
۳۱- بَابُ: الْمُسْلِمُونَ تَكَافَأُوا دِمَاؤُهُمْ
۳۲- بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

فہرست مضامین (جلد چہارم)

من ابن ماجہ

- ۳۳- بَابُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى ذِمِّهِ فَقَتَلَهُ : باب: کسی کو ایمان دے کر قتل کرنے والے کا بیان 80
- ۳۴- بَابُ التَّمَوُّعِ عَنِ الْقَاتِلِ : باب: قاتل کو معاف کرنا 82
- ۳۵- بَابُ التَّمَوُّعِ فِي الْفِصَاصِ : باب: قصاص معاف کرنا 84
- ۳۶- بَابُ التَّخَالِيلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوْدُ : باب: اگر حاملہ عورت پر قصاص لازم ہو 85

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۲- أَبْوَابُ الْوَصَايَا

- ۱- [بَابُ] وَهَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : باب: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ 89
- ۲- بَابُ الْحُثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ : باب: وصیت کی ترغیب 92
- ۳- بَابُ التَّخْيِيفِ فِي الْوَصِيَّةِ : باب: وصیت میں نا اطمینان کرنا 94
- ۴- بَابُ التَّهْيِئَةِ عَنِ الْإِمْتِسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبَذِيرِ : باب: زندگی میں بخل اور مرتے وقت فضول خرچی کی ممانعت 95
- ۵- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْقُلُوبِ : باب: تہائی ترکے کی وصیت 98
- ۶- بَابُ: لَا وَصِيَّةَ لِلزَّوَارِثِ : باب: وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں 100
- ۷- بَابُ الذَّيْنِ قَتَلَ الْوَصِيَّةِ : باب: وصیت پوری کرنے سے پہلے قرض ادا کیا جائے 102
- ۸- بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ يَتَصَلَّقُ عَنْهُ؟ : باب: جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جاسکتا ہے؟ 104
- ۹- بَابُ قَوْلِهِ: «وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ» : باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان: ”اور جو محتاج ہو وہ جائز حد تک کھالے۔“ 105

[النساء: ۶]

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

۲۲- أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

- ۱- بَابُ الْحُثِّ عَلَى تَغْلِيمِ الْفَرَائِضِ : باب: علم میراث حاصل کرنے کی ترغیب 110
- ۲- بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ : باب: (ترکے میں) جلیبی اولاد کے حصے 110
- ۳- بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ : باب: دادا کا حصہ 113
- ۴- بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ : باب: دادی کا حصہ 114
- ۵- بَابُ التَّكْلَافَةِ : باب: کلامہ کی میراث 116
- ۶- بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ : باب: مشرکوں کے ترکے میں مسلمانوں کا حصہ کتنا ہے؟ 118
- ۷- بَابُ مِيرَاثِ الْوُلَاءِ : باب: دلاء کی میراث 120



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

123	باب: وراعت میں قاتل کا حصہ	۸- بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ
124	باب: ذوی الارحام کا بیان	۹- بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ
126	باب: ترکے میں عصبہ کا حصہ	۱۰- بَابُ مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ
127	باب: جس کا کوئی وارث نہ ہو	۱۱- بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ
128	باب: عورت کو تین افراد کا ترکہ ملتا ہے	۱۲- بَابُ تَمُورِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ مَوَارِثَ
129	باب: اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا	۱۳- بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ
130	باب: بچے کا دعویٰ کرنا	۱۴- بَابُ: فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ
132	باب: ولاء کو چننا یا پس کرنا منع ہے	۱۵- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَبِعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةَ
133	باب: ترکے کی تقسیم	۱۶- بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِثِ
134	باب: جو بچہ پیدا ہو کر روئے وہ وارث ہوگا	۱۷- بَابُ إِذَا اسْتَهْلَ الْمَوْلُودُ وَرِثَ
135	باب: کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والا	۱۸- بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ
137	جہاد سے متعلق احکام و مسائل	۲۴ أَبْوَابُ الْجِهَادِ
142	باب: اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت	۱- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
	باب: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت	۲- بَابُ فَضْلِ الْعُدُوَّةِ وَالْمُرُوحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
144	باب: مجاہد کو سامان مہیا کرنا	۳- بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا
145	باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۴- بَابُ فَضْلِ التَّقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى
147	باب: جہاد نہ کرنے پر سخت وعید	۵- بَابُ الثَّلَاظِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ
148	باب: جو غزہ کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکے	۶- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُدُوَّةُ عَنِ الْجِهَادِ
149	باب: اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہنے کی فضیلت	۷- بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
150	باب: جہاد میں پہرہ دینے اور نگہبر کہنے کی فضیلت	۸- بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
153	باب: جب (جہاد کے لیے) کوچ کا اعلان کیا جائے تو (جہاد کے سفر میں) نکلنا چاہیے	۹- بَابُ الْخُرُوجِ فِي التَّنْفِيرِ
154	باب: سمندری جہاد کی فضیلت	۱۰- بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ
157	باب: دینم کا ذکر اور قزوین کی فضیلت	۱۱- بَابُ ذِكْرِ الدِّينَمِ وَقَضَلِ قَزْوِينَ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- ۱۲- بَابُ الرَّجُلِ يَغْتُرُّ وَفَهُ ابْوَانِ
باب: ماں باپ کے زندہ ہوتے ہوئے جہاد کرنا 161
- ۱۳- بَابُ النَّيَّةِ فِي الْقِتَالِ
باب: جنگ میں اخلاصی نیت 163
- ۱۴- بَابُ ارْتِنَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑے تیار رکھنا 165
- ۱۵- بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُبَحَّاتَةٌ [وَتَعَالَى]
باب: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا 168
- ۱۶- بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت 172
- ۱۷- بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ الشَّهَادَةُ
باب: کون کون سی موت سے شہادت کا درجہ ملنے کی امید ہے 176
- ۱۸- بَابُ السَّلَاحِ
باب: ہتھیاروں کا بیان 178
- ۱۹- بَابُ الرُّمِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
باب: اللہ کی راہ میں تیر چلانا 181
- ۲۰- بَابُ الرِّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ
باب: جھنڈے اور پرچم 184
- ۲۱- بَابُ بُسِّ الْخَوْبَرِ وَالذَّبَّاجِ فِي الْحَرْبِ
باب: جنگ میں ریشمی لباس پہننا 186
- ۲۲- بَابُ بُسِّ الْعَمَائِمِ فِي الْحَرْبِ
باب: جنگ میں عمامہ پہننا 187
- ۲۳- بَابُ الشَّرَاءِ وَالتَّيْعِ فِي الْغَزْوِ
باب: جنگ کے دوران میں خرید و فروخت 187
- ۲۴- بَابُ تَسْبِيحِ الْغَزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ
باب: مجاہدین کو الوداع کہنا 188
- ۲۵- بَابُ الشَّرَايَا
باب: فوجی دستے 189
- ۲۶- بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ
باب: غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا کھانا 191
- ۲۷- بَابُ الْإِسْتِمَاعَةِ بِالْمُشْرِكِينَ
باب: (جنگ میں) مشرکوں سے مدد لینا 193
- ۲۸- بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ
باب: جنگ میں دھوکا 193
- ۲۹- بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلْبِ
باب: (جنگ کے شروع میں) انفرادی مقابلہ اور مقتول کا ذاتی سامان 194
- ۳۰- بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَطْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ
باب: حملہ کرنا شیخوں، بارتوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا 196
- ۳۱- بَابُ التَّخْرِيقِ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ
باب: دشمن کے علاقے میں (دور ختوں اور مکاناتوں وغیرہ کو) آگ لگانا 199
- ۳۲- بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارِيِّ
باب: قیدیوں کا فدیہ 200
- ۳۳- بَابُ مَا أَخْرَزَ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ
باب: (مسلمانوں کی) کوئی چیز کافروں کے قبضے میں

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

201	جانے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ	۳۴- بَابُ الْغُلُولِ
202	جانے تو کیا حکم ہے؟	۳۵- بَابُ الْقَتْلِ
204	باب: مال غنیمت میں خیانت	۳۶- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ
206	باب: غنیمت کے حصے کے علاوہ (زائد انعام)	۳۷- بَابُ الْقَبِيذِ وَالْغَنَائِمِ يَشْهَدُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
206	باب: غنیمتوں کی تقسیم کا بیان	
206	باب: جہاد میں آزاد مسلمانوں کے ساتھ غلاموں اور عورتوں کی شرکت	۳۸- بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ
208	باب: امام (خلیفہ) کا (فوج کو روانہ کرتے وقت) وصیت کرنا	۳۹- بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ
211	باب: امام کی اطاعت	۴۰- بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ
211	باب: اللہ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں	
213	باب: بیعت کا بیان	۴۱- بَابُ الْبَيْعَةِ
216	باب: بیعت پر قائم رہنا	۴۲- بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ
219	باب: عورتوں سے بیعت لینا	۴۳- بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ
222	باب: گھوڑہ وڑکی وغامبی رقم کا بیان	۴۴- بَابُ السَّبْتِ وَالزَّهَانِ
224	باب: دشمن کے علاقے میں قوتوں لے کر سفر کرنے کی ممانعت کا بیان	۴۵- بَابُ التَّهْنِئَةِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ
226	باب: خمس کی تقسیم	۴۶- بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ
226	باب: خمس کی تقسیم	
229	حج و عمرہ کے احکام و مسائل	۲۵ أَبْوَابُ الْمَنَاسِكَ
233	باب: حج کے لیے روانگی کا بیان	۱- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ
235	باب: حج کی فرضیت	۲- بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ
236	باب: حج اور عمرہ کی فضیلت	۳- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
238	باب: کھادے پر سوار ہو کر حج کرنا	۴- بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ
240	باب: حاجی کی دعا کی فضیلت	۵- بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

- سنت ابن ماجہ ————— فہرست مضامین (جلد چہارم)
- ۶- بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ باب: حج کی ادائیگی کب واجب ہو جاتی ہے؟ 242
- ۷- بَابُ الْمَرْأَةِ تُحْجُّ بِمَنْزِلِ وَلِيِّہا باب: محرم کے بغیر عورت کا حج 244
- ۸- بَابُ: الْحَجُّ جِهَادُ النِّسَاءِ باب: حج عورتوں کا جہاد ہے 245
- ۹- بَابُ الْحَجِّ عَنِ النِّسَاءِ باب: فوت شدہ کی طرف سے حج کرنا 246
- ۱۰- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا لَمْ يَسْتَطِيعْ باب: زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کرنا جب اسے (خود حج کرنے کی) طاقت نہ ہو 248
- ۱۱- بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ باب: بچے کا حج 251
- ۱۲- بَابُ النَّسَاءِ وَالْحَائِضِ تَهْلُ بِالْحَجِّ باب: نفاس اور حیض والی عورت کا احرام حج 251
- ۱۳- بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَقَاظِ باب: آفاقی لوگوں کے میقات 253
- ۱۴- بَابُ الْإِحْرَامِ باب: احرام کا بیان 254
- ۱۵- بَابُ التَّلْبِيَةِ باب: لبیک پکارنا 256
- ۱۶- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ باب: لبیک بلند آواز سے پکارنا چاہیے 258
- ۱۷- بَابُ الظَّلَالِ لِلْمُعْهِمِ باب: احرام والے کا سائے میں آنا 260
- ۱۸- بَابُ الطَّبْعِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ باب: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا 260
- ۱۹- بَابُ مَا يُلْبَسُ الْمُعْهِمُ مِنَ الثِّيَابِ باب: احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟ 262
- ۲۰- بَابُ الشَّرَاطِلِ وَالْخَفَائِنِ لِلْمُعْهِمِ إِذَا قَامَ باب: اگر احرام باندھنے والے کو تہہ بند یا جوتے میسر نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن سکتا ہے 263
- ۲۱- بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ باب: احرام میں نامناسب کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے 264
- ۲۲- بَابُ الْمُعْهِمِ يُغْمِلُ رَأْسَهُ باب: محرم اپنا سر دھس سکتا ہے 265
- ۲۳- بَابُ الْمُعْهِمَةِ تَسْدُلُ الثَّوْبَ عَلَى وَجْهِهَا باب: احرام کی حالت میں عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا لگانا 267
- ۲۴- بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ باب: حج میں شرط لگانا 267
- ۲۵- بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ باب: حرم شریف میں داخلہ 269
- ۲۶- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ باب: مکہ مکرمہ میں داخلہ 269

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- ۲۷- بَابُ اسْتِیْلَاجِ الْحَجَرِ باب: حجر اسود کو بوسہ دینا 271
- ۲۸- بَابُ مَنِ اسْتَنَامَ الرُّكْنَ بِمِخْجَنِهِ باب: چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استنام کرنا 273
- ۲۹- بَابُ الرُّمْلِي حَوْلَ النَّيْتِ باب: طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنا 275
- ۳۰- بَابُ الْأَضْطِیَاجِ باب: رایاں کندہ ہانگہ رکھ کر احرام کی چادر اوڑھنا 278
- ۳۱- بَابُ الطَّوَافِ بِالْحَجَرِ باب: طواف کا طواف 278
- ۳۲- بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ باب: طواف کعبہ کی فضیلت 280
- ۳۳- بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ بَيْنَ الطَّوَافِ باب: طواف کعبہ کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا 282
- ۳۴- بَابُ التَّرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا باب: پیار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے 284
- ۳۵- بَابُ التَّمَتُّمِ باب: ملتزم کا بیان 285
- ۳۶- بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي الْمَنَامِكِ إِلَّا الطَّوَافِ باب: حیض والی عورت طواف کے سوا تمام اعمال حج ادا کر سکتی ہے 286
- ۳۷- بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ باب: حج مفرد ادا کرنا 287
- ۳۸- بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ باب: حج اور عمرے کو ملا کر (ایک احرام کے ساتھ) ادا کرنا 289
- ۳۹- بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ باب: حج قرآن کرنے والے کا طواف 291
- ۴۰- بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ باب: عمرے کے بعد حج تک احرام کھول دینا 293
- ۴۱- بَابُ فَشْحِ الْحَجِّ باب: حج کی نیت فح (کر کے عمرے کی نیت) کرنا 296
- ۴۲- بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَشَحَ الْحَجَّ لَهُمْ خَاصَّةً باب: کیا حج فح کرنے کا حکم صرف صحابہ کے لیے تھا؟ 299
- ۴۳- بَابُ الشَّعْبِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ باب: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان 300
- ۴۴- بَابُ التَّمَتُّعِ باب: عمرے کا بیان 302
- ۴۵- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ باب: ماہ رمضان میں عمرہ کرنا 303
- ۴۶- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ باب: ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا 305
- ۴۷- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبِ باب: ماہ رجب میں عمرہ کرنا 306
- ۴۸- بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ باب: جمعیم سے (احرام باندھ کر) عمرہ کرنا 307
- ۴۹- بَابُ مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ باب: بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھنا 309

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- باب: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ 310
- باب: مٹی کی طرف روا لگی 310
- باب: مٹی میں ٹھہرنا 311
- باب: مٹی سے عرفات کی طرف روا لگی 312
- باب: عرفات میں ٹھہرنا 313
- باب: عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ 314
- باب: عرفات میں دعا مانگنا 316
- باب: جو شخص مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے (اس کا بھی حج ہو جاتا ہے) 318
- باب: عرفات سے روا لگی 320
- باب: جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آ جائے وہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رک سکتا ہے 321
- باب: مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا 322
- باب: مزدلفہ میں ٹھہرنا 322
- باب: حرات کی رمی کے لیے لوگوں سے پہلے مزدلفہ سے مشی چلے جانا 325
- باب: حرات کو کتنی بڑی سنگریاں ماری جائیں؟ 327
- باب: بڑے جمرے پر سنگریاں کہاں کھڑے ہو کر ماری جائیں؟ 329
- باب: بڑے جمرے کو رمی کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرنا 330
- باب: سوار ہو کر حرات کو رمی کرنا 331
- باب: عذری وجہ سے رمی کو مؤخر کیا جاسکتا ہے 332
- باب: بچوں کی طرف سے رمی کرنا 333
- باب: حاتی لیک پکارنا کب بند کرے؟ 333
- باب: جمرہ عقبہ پر رمی کے بعد آؤں کے لیے کیا حلال 333
- باب: نَحْمُ اعْتَمَرَ النَّبِيِّ ﷺ 50
- باب: اَلْمُخْرُوجُ اِلَى مِنًى 51
- باب: التَّوَلَّى بِمِنًى 52
- باب: اَلْعُلُوُّ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَاتٍ 53
- باب: اَلْعَتَرُ بِعَرَفَةٍ 54
- باب: اَلْمَوْقِفُ بِعَرَفَاتٍ 55
- باب: اَلدُّعَاءُ بِعَرَفَةٍ 56
- باب: مَنْ اَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ اَلنَّجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ 57
- باب: اَلدَّفْعُ مِنْ عَرَفَةٍ 58
- باب: اَلتَّوَلَّى بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ 59
- باب: اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ 60
- باب: اَلْوُقُوفُ بِجَمْعٍ 61
- باب: مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلَى مِنًى اِلَزَمِي 62
- باب: اَلْجَمَارُ 63
- باب: اَلدَّرِي خَصَى الرُّمِي 64
- باب: مَنْ اَتَى اَيُّنَ تَوَلَّى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ 65
- باب: اِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عَلَيْهَا 66
- باب: رَمَى الْجَمَارِ رَاكِبًا 67
- باب: تَاخِيرُ رَمَى الْجَمَارِ مِنْ عَذْرِ 68
- باب: اَلرُّمِي عَنْ الصَّبِيَّانِ 69
- باب: مَنْ يَطْلُعُ الْحَاجُّ اَلثَّلَاثَةَ 70
- باب: مَا يَجُزُّ لِلرَّجُلِ اِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ 71

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 334 ہو جاتا ہے؟ باب: سرمنڈوانا
- 335 باب: سر کے بال جمانا
- 337 باب: قربانی کے جانور ذبح کرنا
- 338 باب: (دس ذوالحجہ کو) حج کے اعمال میں تقدیم و تاخیر
- 339 باب: ایام تشریق میں ہجرت کو کرنا
- 340 باب: قربانی کے دن خطبہ دینا
- 341 باب: طواف زیارت کا بیان
- 346 باب: زمزم کا پانی پینا
- 346 باب: کعبہ شریف میں داخل ہونا
- 348 باب: منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنا
- 349 باب: وادی مہصب میں ٹھہرنا
- 850 باب: طواف وداع (نہضت ہوتے وقت آخری طواف)
- 352 باب: حیض والی عورت طواف وداع کے بغیر روانہ ہو سکتی ہے
- 352 باب: رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل
- 354 باب: جس حاجی کو راستے میں رکاوٹ پیش آ جائے
- 367 باب: رکاوٹ والے کا فدیہ
- 368 باب: احرام کی حالت میں بیٹگی لگوانا جائز ہے
- 370 باب: احرام والا کون سا تیل لگا سکتا ہے؟
- 370 باب: احرام والا فوت ہو جائے تو؟
- 371 باب: احرام کی حالت میں شکار کرنے کا جرم
- 372 باب: احرام والا کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟
- 373 باب: احرام والے کو کون سا شکار کرنا منع ہے؟
- 375 باب: محرم شکار کا گوشت تب کھا سکتا ہے جب اس

- ۷۱- بَابُ الْاَحْلَاقِ
- ۷۲- بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ
- ۷۳- بَابُ الذَّبْحِ
- ۷۴- بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ
- ۷۵- بَابُ رَمَى الْحِجَامَةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ
- ۷۶- بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
- ۷۷- بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ
- ۷۸- بَابُ الشَّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ
- ۷۹- بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ
- ۸۰- بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنَى
- ۸۱- بَابُ تَزْوِيلِ الْمُحْصَبِ
- ۸۲- بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ
- ۸۳- بَابُ الْحَائِضِ تَتَغَيَّرُ قَلِيلٌ أَنْ تُؤَدَّعَ
- ۸۴- بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۸۵- بَابُ الْمُحْصَرِ
- ۸۶- بَابُ وَدْيَةِ الْمُحْصَرِ
- ۸۷- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
- ۸۸- بَابُ مَا يَذَّهَبُ بِهِ الْمُحْرِمُ
- ۸۹- بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ
- ۹۰- بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصْبِيهِ الْمُحْرِمُ
- ۹۱- بَابُ مَا يُقْتَلُ الْمُحْرِمُ
- ۹۲- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ
- ۹۳- بَابُ الرُّحْضَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يُصَدِّ لَهُ



376	کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو	۹۴- بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذْنِ
377	باب: قربانی کے اونٹوں کو قلاوے پہنانا	۹۵- بَابُ تَقْلِيدِ الْعَمَمِ
378	باب: بکریوں کے گلے میں قلاوہ ڈالنا	۹۶- بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ
378	باب: اونٹوں کی کوبان پر زخم کر کے ہدی کا نشان لگانا	۹۷- بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبُذْنَةَ
379	باب: قربانی کے اونٹ کو جھول ڈالنا	۹۸- بَابُ الْهَذْيِ مِنَ الْإِنَائِثِ وَالذُّكُورِ
380	باب: قربانی کا جانور مارا نہ (دونوں طرح کا) جائز ہے	۹۹- بَابُ الْهَذْيِ يُسَاقَى مِنْ ذَوِي الْعِيقَاتِ
	باب: ہدی کا جانور میقات سے قریب تر مقام سے	
381	لے کر جانا	
381	باب: ہدی کے جانور پر سواری کرنا	۱۰۰- بَابُ دُكُوبِ الْبُذْنِ
	باب: اگر قربانی کا جانور جھک جائے (اور حرم تک سفر کے قائل نہ رہے)	۱۰۱- بَابُ فِي الْهَذْيِ إِذَا عَطِبَ
382	باب: مکہ کے مکان کرائے پر دینا	۱۰۲- بَابُ [أَجْرًا] بَيُوتِ مَكَّةَ
384	باب: مکہ مکرمہ کی فضیلت	۱۰۳- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ
386	باب: مدینہ طیبہ کی فضیلت	۱۰۴- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ
389	باب: کعبہ کے مال کا بیان	۱۰۵- بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ
391	باب: مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنا	۱۰۶- بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ
391	باب: یارش میں طواف کرنا	۱۰۷- بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ
392	باب: پیدل چل کر حج کرنا	۱۰۸- بَابُ الْحَجِّ مَاشِيًا
393	قربانی سے متعلق احکام و مسائل	۲۶- أَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ
396	باب: اللہ کے رسول ﷺ کی قربانی کا بیان	۱- بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
398	باب: قربانی واجب ہے یا نہیں؟	۲- بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟
400	باب: قربانی کا ثواب	۳- بَابُ ثَوَابِ الْأَضَاحِيَّةِ
401	باب: کون سی قربانی مستحب ہے؟	۴- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ
	باب: اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے افراد کی	۵- بَابُ: عَنْ كَمْ تُحْزَى الْبُذْنَةُ وَالْبَقَرَةُ
403	طرف سے کفایت کر سکتی ہے؟	



سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- ۶- باب: کَمْ يُجْزَى مِنَ النِّعَمِ عَنِ الْبَذْنَةِ
باب: کتنی بکریاں اونٹ کے برابر ہیں؟ 405
- ۷- باب: مَا يُجْزَى مِنَ الْأَصَاغِي
باب: کس عمر کے جانور کی قربانی درست ہے؟ 406
- ۸- باب: مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ
باب: جس جانور کی قربانی دینا مکروہ ہے 409
- ۹- باب: مِنَ الشَّرَائِ أَوْصِيَّةٌ صَحِيحَةٌ فَأَصَابَهَا
باب: اگر قربانی کا جانور صحیح سلامت خریدنے کے
عِنْدَهُ شَيْءٌ 411
- ۱۰- باب: مَنْ ضَحَّى بِشَاةٍ عَنْ أَهْلِهِ
باب: گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا 412
- ۱۱- باب: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَأْخُذْ فِي
باب: جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے (ذوالحجہ کے
الْعُشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَطْفَارِهِ
پیلے) دس دنوں میں ہال اور ناخن نہیں
اتارنے چاہئیں 413
- ۱۲- باب: النَّهْيُ عَنِ الذَّنْبِ الْأُصْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ
باب: نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرنے کی
ممانعت کا بیان 414
- ۱۳- باب: مَنْ ذَبَحَ أُصْحِيَّتَهُ بَيْنَهُ
باب: اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا 416
- ۱۴- باب: جُلُودُ الْأَصَاغِي
باب: قربانی کی کھالیں 417
- ۱۵- باب: الْأَكْلُ مِنَ لُحُومِ الضَّحَايَا
باب: قربانیوں کا گوشت کھانا 417
- ۱۶- باب: ادِّخَارُ لُحُومِ الْأَصَاغِي
باب: قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا 418
- ۱۷- باب: الذَّنْبُ بِالْمُضَلِّ
باب: عید گاہ میں جانور ذبح کرنا 419
- ۲۷ أبواب الذَّبَائِحِ ذبیحہ سے متعلق احکام و مسائل 421
- ۱- باب: الْعَقِيقَةُ
باب: عقیقہ کا بیان 424
- ۲- باب: الْفَرَعَةُ وَالْغَيْرَةُ
باب: قرعہ اور عترہ کی قربانی 427
- ۳- باب: إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَخْبِرُوا الذَّنْبِ
باب: جب ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو 429
- ۴- باب: الشَّيْءُ عِنْدَ الذَّنْبِ
باب: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا 431
- ۵- باب: مَا يُذَكَّى بِهِ
باب: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟ 432
- ۶- باب: الشَّنْعِ
باب: کھال اتارنا 434
- ۷- باب: النَّهْيُ عَنِ ذَّبْحِ ذَوَابِ الدَّرِّ
باب: دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان 435
- ۸- باب: ذَبْحَةُ الْمَرْأَةِ
باب: عورت کا ذبح کیا ہوا جانور (کھانے میں کرہ منہ سے) 436

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

باب: بھاگ نکلنے والے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۹- بَابُ ذَكَاةِ النَّادِ مِنَ الْبَهَائِمِ	436
باب: جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان	۱۰- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمَثَلَةِ	437
باب: نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ	439
باب: گھوڑوں کا گوشت	۱۲- بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ	439
باب: پالتو گدھوں کا گوشت	۱۳- بَابُ لُحُومِ الْكُمُرِ الْأَمْثَلَةِ	440
باب: فچر کا گوشت	۱۴- بَابُ لُحُومِ الْفِئَالِ	443
باب: پیٹ کے سچے کا ذبح ہونا اس کی ماں کا	۱۵- بَابُ ذَكَاةِ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ	444
۴۸- أبواب الصيد	شکار کے احکام و مسائل	447
۱- بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ ذُرْجٍ	باب: شکار یا بھینس (کی رکھوالی) کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کرنا	448
۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَقْبَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَزْبٍ أَوْ مَائِيَّةٍ	باب: شکار بھینس یا موشیوں کے کتے کے سوا کوئی کتا رکھنا منع ہے	449
۳- بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ	باب: کتے کا کیا ہوا شکار	451
۴- بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ [وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْعِم]	باب: مجوس کے کتے کا کیا ہوا شکار اور بالکل سیاہ کتے کا حکم	453
۵- بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ	باب: کمان (اور تیر) سے شکار کرنا	454
۶- بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً	باب: اگر شکار رات بھر لاپتہ رہے	455
۷- بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ	باب: معرّاض سے شکار کرنا	456
۸- بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْهَمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ	باب: زندہ جانور کے جسم سے کاٹے ہوئے گوشت کا حکم	457
۹- بَابُ صَيْدِ الْحَيَّاتَانِ وَالْجُرَادِ	باب: مچھلیوں اور مڑی ذل کا شکار	457
۱۰- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ	باب: جن جانوروں کو قتل کرنا منع ہے	460
۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذَبِ	باب: سنکری پھینکنے کی ممانعت	461
۱۲- بَابُ قَتْلِ الْوَزْغِ	باب: گرگٹ (یا چھپکلی) کو مارنا	463

ستن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

باب: ہر کھلی والے دوندے کا کھانا حرام ہے	۱۳- بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ
باب: بھیڑیے اور لومڑی کا بیان	۱۴- بَابُ الذَّنَبِ وَالْتَّلَبِ
باب: گلو جھکے کا بیان	۱۵- بَابُ الضَّيْعِ
باب: ساندے کا بیان	۱۶- بَابُ الضَّبِّ
باب: خرگوش کا بیان	۱۷- بَابُ الْأَرْنَبِ
باب: سمندر کا عنکار (مر کر پانی پر) تیر آئے تو کیا حکم ہے؟	۱۸- بَابُ الطَّائِمِي مِّنْ صَيِّدِ الْبَحْرِ
باب: کوئے کا بیان	۱۹- بَابُ الْقُرَابِ
باب: ہلی کا بیان	۲۰- بَابُ الْهَيْرَةِ
کھانوں سے متعلق احکام و مسائل	۲۹- أَبْوَابُ الْأَطْعَمَةِ
باب: کھانا کھانے کا بیان	۱- بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ
باب: ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے	۲- بَابُ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ
باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سارا آنتوں میں کھاتا ہے	۳- بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاجِدٍ وَالْكَافِرِ
باب: کھانے میں عیب نکالنے کی ممانعت کا بیان	۴- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ
باب: کھانا کھاتے وقت ہاتھ مردھوتا	۵- بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ
باب: نیک لگا کر کھانا کھانے کا بیان	۶- بَابُ الْأَكْلِ مُنَكَّكًا
باب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان	۷- بَابُ التَّشْوِيعِ عِنْدَ الطَّعَامِ
باب: دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے	۸- بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ
باب: اٹھیاں چاٹنے کا بیان	۹- بَابُ لَغْيِ الْأَصَابِعِ
باب: پلٹ صاف کرنا	۱۰- بَابُ تَنْهِيَةِ الصَّحْفَةِ
باب: اپنے سامنے سے کھانا	۱۱- بَابُ الْأَكْلِ وَمَا يَلِيكَ
باب: ٹرید کے اوپر (درمیان) سے کھانا منع ہے	۱۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ دُرُوزِ الثَّرِيدِ
باب: اگر قلعہ ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟	۱۳- بَابُ اللَّفْقَةِ إِذَا سَقَطَتْ
باب: کھانوں پر ٹرید کی فضیلت	۱۴- بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- ۱۵- بَابُ مَنَعَ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ
باب: کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان 496
- ۱۶- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ
باب: کھانے سے فارغ ہو کر کیا کہنا چاہیے؟ 497
- ۱۷- بَابُ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ
باب: مل کر کھانا کھانے کا بیان 498
- ۱۸- بَابُ التَّفَحُّجِ فِي الطَّعَامِ
باب: کھانے کی چیز میں پھونک مارنا 500
- ۱۹- بَابُ: إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيَتَاوَلَهُ وَتَهْ
باب: جب خادم کھانا لائے تو اس کھانے میں سے اسے بھی کچھ کھانا دینا چاہیے 500
- ۲۰- بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخُضَانِ وَالشُّفْرَةِ
باب: میز اور دسترخوان پر کھانا کھانے کا بیان 502
- ۲۱- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يَرْفَعَ، وَأَنْ يَكْفُ يَدَهُ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ
باب: کھانا اٹھانے جانے سے پہلے اٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ روک لینے کی ممانعت کا بیان 503
- ۲۲- بَابُ مَنْ بَاتَ وَلَيْ يَدِهِ يَفْحُ عَمْرٍ
باب: ہاتھ میں (کھانے کی) پکنا کی بو ہو تو (بغیر ہاتھ دھوئے) سو جانا (منع ہے) 503
- ۲۳- بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ
باب: کھانا کھانے کی پیش کش کرنا 504
- ۲۴- بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ
باب: مسجد میں کھانا کھانے کا بیان 506
- ۲۵- بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا
باب: کھڑے ہو کر کھانے کا بیان 506
- ۲۶- بَابُ اللَّذَاءِ
باب: کدو کا بیان 507
- ۲۷- بَابُ اللَّحْمِ
باب: گوشت کا بیان 509
- ۲۸- بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ
باب: سب سے عمدہ گوشت 510
- ۲۹- بَابُ الشَّوَاءِ
باب: پھینے ہوئے گوشت کا بیان 511
- ۳۰- بَابُ الْقَوِيدِ
باب: خشک گوشت کا بیان 512
- ۳۱- بَابُ الْكَيْدِ وَالطَّحَالِ
باب: گلی اور تلی 514
- ۳۲- بَابُ الْمُلْحِ
باب: نمک کا بیان 514
- ۳۳- بَابُ الْإِثْقَامِ بِالْخَلِّ
باب: سر کے کاسان کے طور پر استعمال 514
- ۳۴- بَابُ الزَّوْنِ
باب: ترخون کا تیل 516
- ۳۵- بَابُ اللَّبَنِ
باب: دودھ کا بیان 516

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سُنن ابن ماجہ

- ۳۶- بَابُ الْحُلْوَاءِ یاب: میٹھی چیز کا بیان 518
- ۳۷- بَابُ الْفَنَاءِ وَالرُّطْبِ يُجْمَعَانِ یاب: ککڑی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانا 518
- ۳۸- بَابُ الثَّمَرِ یاب: کھجور کا بیان 520
- ۳۹- بَاب: إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الثَّمَرِ یاب: جب (فصل کا) پہلا پھل پیش کیا جائے 520
- ۴۰- بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالثَّمَرِ یاب: تازہ پکی ہوئی کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا 521
- ۴۱- بَابُ الثَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الثَّمَرِ یاب: (ساتھیوں کی موجودگی میں) دودھ کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان 522
- ۴۲- بَابُ تَفْثِثِ الثَّمَرِ یاب: (کرم خوردہ) کھجوروں کو صاف کر کے کھانا 522
- ۴۳- بَابُ الثَّمَرِ بِالزُّنْدِ یاب: کھجور کھن کے ساتھ کھانا 523
- ۴۴- بَابُ الْمُوَاذَى یاب: میدے (کی روٹی) کا بیان 524
- ۴۵- بَابُ الرُّفَاقِ یاب: یاریک چپاتیاں (پھلکے) 525
- ۴۶- بَابُ الْقَالُودَجِ یاب: قالودج 526
- ۴۷- بَابُ الْخُبْرِ الْمَلْبِيِّ بِالسَّمَنِ یاب: گھی ڈال کر بنائی ہوئی روٹی (پر اٹھے) کا بیان 527
- ۴۸- بَابُ خُبْرِ الثَّرِّ یاب: گندم کی روٹی 529
- ۴۹- بَابُ خُبْرِ الشَّعِيرِ یاب: جو کی روٹی 529
- ۵۰- بَابُ الْإِفْصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَزَاهَةِ الشَّعْبِ یاب: کھانے میں اعتدال کا اور پیٹ بھر کر کھانے کی کراہت کا بیان 531
- ۵۱- بَاب: مِنْ الْأَشْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلُّ مَا اسْتَهْنَيْتَ یاب: ہر مرغوب کس چیز کھانا بھی فضول خرچی ہے 533
- ۵۲- بَابُ الثَّهْيِ عَنْ إِقَاءِ الطَّعَامِ یاب: کھانا بھیجنے کی ممانعت کا بیان 534
- ۵۳- بَابُ التَّوَهُُّدِ مِنَ الْجُوعِ یاب: بھوک سے (اللہ کی) پناہ مانگنا 534
- ۵۴- بَابُ تَرْكِ الْأَعْيَاءِ یاب: رات کا کھانا ترک کرنا 535
- ۵۵- بَابُ الصِّيَاةِ یاب: مہمان نوازی 535
- ۵۶- بَاب: إِذَا رَأَى الصَّيْفَ مُنْكَرًا رَجَعَ یاب: جب مہمان کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو 535
- ۵۷- بَابُ الْجَنَعِ بَيْنَ السَّمَنِ وَاللَّحْمِ یاب: (کھانا کھائے بغیر) دواہس ہو جائے 536
- ۵۸- یاب: گوشت اور گھی ملا کر کھانا 538

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

539	باب: سانس پکاتے وقت زیادہ پانی ڈالیں	۵۸- بَابُ مَنْ طَخَعَ فَلْيَخْتَرْ مَاءً
539	باب: لہسن پیاز اور گندنا کھانا	۵۹- بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ
542	باب: بنجر اور گھی کھانا	۶۰- بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ
542	باب: بھل کھانا	۶۱- بَابُ أَكْلِ الشَّارِ
543	باب: لیٹ کر کھانے کی ممانعت کا بیان	۶۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْطَبِحًا
545	مشرعہ بات سے متعلق احکام و مسائل	۳۰ ابواب الاشریہ
547	باب: شراب ہر برائی کی کھجی ہے	۱- بَابُ: الْخَمْرِ وَمَنَاحُ كُلِّ شَرٍّ
548	باب: جو شخص دینا میں شراب پیے وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا	۲- بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ
549	باب: عادی شراب نوش	۳- بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ
549	باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی	۴- بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
551	باب: کس چیز سے بنی ہوئی (نشہ آور) چیز شراب ہوتی ہے؟	۵- بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ
552	باب: شراب میں دس طرح پر لعنت ہے	۶- بَابُ: لُعْنَتِ الْخَمْرِ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُو
553	باب: شراب کی تجارت کا بیان	۷- بَابُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ
554	باب: لوگ شراب کا کوئی اور نام رکھ لیں گے	۸- بَابُ الْخَمْرِ يُسَمَّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا
555	باب: ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۹- بَابُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
558	باب: جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے	۱۰- بَابُ مَا أَشْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ
559	باب: دو چیزیں ملا کر بنائی ہوئی نیند کی ممانعت	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ
560	باب: نیند بنانے اور پینے کی کیفیت	۱۲- بَابُ صِفَةِ النَّبِيدِ وَشُرْبِهِ
561	باب: (شراب کے) برتنوں میں نیند بنانے کی ممانعت کا بیان	۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ نَبِيدِ الْأَوْعِيَةِ
563	باب: (ان مذکورہ بالا) برتنوں کی اجازت	۱۴- بَابُ مَا رُوِّحَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ
564	باب: مکے میں بنی ہوئی نیند	۱۵- بَابُ نَبِيدِ الْجَرِّ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

باب: برتن ڈھانپ کر رکھنا چاہیے	۱۶- بَابُ تَحْمِیْرِ الْإِنَاءِ
باب: چاندی کے برتن میں کچھ پینا (منع ہے)	۱۷- [بَابُ] الشَّرْبِ فِي آتِنَةِ الْفِضَّةِ
باب: تین سانس میں پانی پینا	۱۸- بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ
باب: منک کے منہ کو اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا	۱۹- بَابُ اخْتِیَابِ الْأَشَقِیَّةِ
باب: منک کے منہ سے پانی پینا	۲۰- بَابُ الشَّرْبِ مِنْ فِي الشَّوْءِ
باب: کھڑے ہو کر پینا	۲۱- بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا
باب: پانی (یا کوئی اور چیز) پی کر اپنے دائیں طرف والے کو دے	۲۲- بَاب: إِذَا شَرِبَ أَعْطَى الْأَیْمَنَ فَلَا یَنْعَزِ
باب: (پانی وغیرہ کے) برتن میں سانس لینا	۲۳- بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ
باب: پینے کی چیز میں پھونک مارنا (منع ہے)	۲۴- بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ
باب: چلو سے پانی پینا اور منہ لگا کر پانی پینا	۲۵- بَابُ الشَّرْبِ بِالنَّكْفِ وَالْكَرْعِ
باب: دوسروں کو پانی پلانے والا خود سب سے آخر میں پیے	۲۶- بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرِبًا
باب: شیشے کے برتن میں پانی پینا جائز ہے	۲۷- بَابُ الشَّرْبِ فِي الرُّجَاجِ
باب: طب سے متعلق احکام و مسائل	۲۱- أَبْوَابُ الطَّبِّ
باب: اللہ نے ہر بیماری کی شفا (حاصل کرنے کے لیے) نازل کی ہے	۱- بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً
باب: اگر بیمار کسی چیز کو کھجی چاہے	۲- بَابُ الْمَرِیضِ بِشَيْءٍ
باب: پرہیز کا بیان	۳- بَابُ الْحِیْمَةِ
باب: بیمار کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کریں	۴- بَاب: لَا تُكْرِهُوا الْمَرِیضَ عَلَى الطَّعَامِ
باب: تسلید کا بیان	۵- بَابُ التَّسْلِیَةِ
باب: کالا دانہ (کلونجی)	۶- بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ
باب: شہد کا بیان	۷- بَابُ الْعَمَلِ
باب: کھمبی اور جگہ کھجور	۸- بَابُ الْكُمَاءِ وَالْعَجْوَةِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سفن ابن ماجہ

- ۹- بَابُ السَّنَا وَالشُّوَبِ باب: سنا کی اور سنوت 595
- ۱۰- بَابُ: الصَّلَاةُ شِفَاءً باب: نماز شفا ہے 596
- ۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ باب: بری دوا (زہر) سے ممانعت 597
- ۱۲- بَابُ دَوَاءِ الْمُسْبِي باب: قبض کشادہ کا استعمال جائز ہے 598
- ۱۳- بَابُ دَوَاءِ الْفُتْرَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْغَمْرِ باب: گلے پڑنے کا علاج اور (انگلی سے) دہانے کی ممانعت 599
- ۱۴- بَابُ دَوَاءِ عِزْقِ الشَّا باب: عرق الساکا کا علاج 600
- ۱۵- بَابُ دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ باب: زخم کا علاج 600
- ۱۶- بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ باب: علم طب نہ جانے کے باوجود علاج کرنے والا 602
- ۱۷- بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب: ذات الجنب کا علاج 603
- ۱۸- بَابُ الْحُمَى باب: بخار کا بیان 604
- ۱۹- بَابُ الْحُمَى مِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا باب: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو 605
- ۲۰- بَابُ الْحِجَامَةِ باب: سیٹگی لگوانے کا بیان 607
- ۲۱- بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ باب: سیٹگی جسم کے کس حصے میں لگائی جائے؟ 609
- ۲۲- بَابُ: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ يُحْتَجَمُ باب: کن دنوں میں سیٹگی لگوانی چاہیے؟ 612
- ۲۳- بَابُ الْكُفَى باب: داغنے کا بیان 615
- ۲۴- بَابُ مِنَ الْخُثُولِ باب: خود کو داغنا 616
- ۲۵- بَابُ الْخُثُولِ بِالْأُتْبِدِ باب: اٹھو سرمد آنکھوں میں لگانے کا بیان 617
- ۲۶- بَابُ مِنَ الْخُثُولِ وَثَرًا باب: طاق عدد میں سرمد لگانا 619
- ۲۷- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَذَوَّى بِالْخَمْرِ باب: شراب سے علاج کرنے کی ممانعت کا بیان 619
- ۲۸- بَابُ الْإِسْتِشْقَاءِ بِالْقُرْآنِ باب: قرآن کے ذریعے سے حصول شفا 620
- ۲۹- بَابُ الْحِنَاءِ باب: مہندی کا بیان 62۱
- ۳۰- بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ باب: اونٹوں کے پیشاب کا بیان 621
- ۳۱- بَابُ الذُّبَابِ يَقَعُ فِيهِ الْإِنَاءُ باب: برتن میں کبھی گر جائے تو؟ 622

سنن ابن ماجہ فہرست مضامین (جلد چہارم)

623	باب: نظر بد کا بیان	۳۲- بَابُ الْعَيْنِ
625	باب: نظر کام کروانا	۳۳- بَابُ مَنْ اشْتَرَفَى مِنَ الْعَيْنِ
627	باب: جودم جانزہیں	۳۴- بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الرُّفَى
629	باب: سانپ اور بچھوکا دم	۳۵- بَابُ رُفْيَةِ الْحَيَةِ وَالْعُقْرَبِ
630	باب: نبی ﷺ نے جودم کیا اور جودم آپ کو کیا گیا	۳۶- بَابُ مَا عُوذُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا عُوذُ بِهِ
634	باب: بخار کا دم	۳۷- بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى
635	باب: دعا پڑھ کر بھوک بارتا	۳۸- بَابُ النَّفْسِ فِي الرُّفْيَةِ
636	باب: تعویذ وغیرہ اذکار	۳۹- بَابُ تَغْلِيْقِ الثَّمَانِمِ
639	باب: آسیب (اور جن) کے اثر کا علاج	۴۰- بَابُ النُّفْسَةِ
640	باب: قرآن مجید کے ساتھ حصول شفا	۴۱- بَابُ الْإِسْتِغْفَاءِ بِالْقُرْآنِ
640	باب: دودھاریوں والے سانپ کو قتل کرنا	۴۲- بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ
641	باب: اچھی قال پسند کرنا اور بد بھگونی کو برا جانا	۴۳- بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْقَالُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ
644	باب: کوڑھ کا مرض	۴۴- بَابُ الْجُدَامِ
645	باب: جادو کا بیان	۴۵- بَابُ السَّحْرِ
	باب: پریشانی اور بے خوابی اور جن چیزوں سے اللہ	۴۶- بَابُ الْفَرْعِ وَالْأَرْقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ بِهِ
648	کی پناہ لی جاتی ہے	

دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

* دیت کی لغوی تعریف: الدیة: و ذی یدی سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں: خون بہا، یعنی مقتول کے ولی کو قاتل کی طرف سے جان کے بدلے میں دیا جانے والا مال اس کی جمع الدیات آتی ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: [وَذِیْتُ الْقَتِيلِ، اُنِّیْ اُعْطِیْتُ دِیْتَهُ] ”میں نے مقتول کی دیت ادا کی۔“ دیت کو عقل بھی کہا جاتا ہے۔ عقل کے معنی باندھنے کے ہیں۔ عربوں کے ہاں رواج تھا کہ وہ مقتول کی دیت کے اونٹ اس کے گھر کے صحن میں باندھ دیتے تھے اس لیے دیت کو عقل سے تعبیر کیا جانے لگا۔ (فقہ السنۃ: ۵۱۷/۲، طبع دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

* اصطلاحی تعریف: دیت سے مراد وہ مال ہے جو کسی آزاد آدمی کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی صورت میں مظلوم یا اس کے ورثاء کو ادا کرنا مجرم پر واجب ہوتا ہے اور اس کی مقدار شریعت میں مقرر ہے۔ یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الفقهية: ۲۳۲/۲، الطبعة الثانیة: ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲ء)

۲۱۔ ابواب النیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

* دیت کی مشروعیت: اللہ رب العزت نے مسلمانوں کا مال اور جان دوسروں پر محترم قرار دیا ہے لہذا فریقین میں سے کسی ایک پر ظلم و زیادتی کی صورت میں تادان جرمانہ ہر جانہ یا خون بہا کی صورت میں سزا مقرر کر دی گئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ﴾ (النساء: ۹۲) ”اور جو شخص کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اور مقتول کے رشتے داروں کو خون بہا ادا کرنا لازم ہے۔“ نبی اکرم ﷺ نے دیت کی مشروعیت کی بابت یوں فرمایا ہے: [مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ الظُّرَرِ] ”اِذَا يُوْذَىٰ وَاِذَا يُفَادَىٰ“ (صحیح البخاری، الدیات، باب من قتل له قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ الظُّرَرِ، حدیث: ۶۸۸۰) ”جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں کا اختیار ہے اسے دیت دی جائے یا قصاص دلایا جائے۔“

* دیت کی ادائیگی: دیت کی ادائیگی کی دو صورتیں ہیں: ① اگر قاتل نے عداقت کیا ہے اور مقتول کے ورثاء قصاص کی بجائے دیت لینے پر راضی ہو گئے ہیں تو اس صورت میں قاتل خود دیت ادا کرے گا۔ ② اگر قاتل غلط یا غلطی سے قتل ہوا ہے یا قاتل شیعہ عد ہے تو اس صورت میں دیت قاتل کے رشتے داروں پر ہوگی۔

* دیت کی مقدار اور تعین: اللہ تعالیٰ نے انسانی جان اور انسانی اعضاء کو بلا وجہ تلف کرنے پر شدید وعید بیان فرمائی ہیں اور سخت سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کی جان کس قدر قیمتی ہے، اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا جاسکتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَانَتْهَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَانَتْهَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدہ: ۳۲) ”جو شخص کسی کو قتل کر دے بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد کرنے والا ہو تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص کسی ایک جان کو (حادث قتل ہونے سے) بچائے تو گویا اس نے تمام لوگوں کی جان بچائی۔“ لہذا کسی محترم اور معصوم جان کو ختم کرنے کی سزا نہایت سخت رکھی گئی ہے حتیٰ کہ اگر غلطی سے بھی کسی کی جان ضائع کر دی جائے یا اسے زخمی کر دیا جائے یا اس کے کسی عضو کو نقصان پہنچایا جائے تو اس پر بھی شریعت اسلامی میں سزائیں مقرر ہیں علاوہ ازیں کوئی حاکم وقت یا قاضی وغیرہ اپنی مرضی سے ان میں رد و بدل نہیں کر سکتا۔

۲۱۔ أبواب الديات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

اسلامی قانون میں انسان کے مختلف حالات، یعنی مسلمان، آزاد غلام، مذکر اور مؤنث ہونے کے اعتبار سے الگ الگ دیتیں مقرر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

① اگر مقتول مسلمان آزاد مرد تھا تو اس کی دیت سواونٹ ہے۔ اگر اونٹ میسر نہ ہوں تو ایک ہزار مثقال سونا یا بارہ ہزار درہم چاندی یا دو سو گائیں یا دو ہزار بھیڑ بکریاں ادا کی جائیں گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں والوں پر سواونٹ، گایوں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں کے ذمے دو ہزار بکریاں بطور دیت ادا کرنا فرض قرار دیا۔ (سنن أبی داود، الديات، باب الدية كم هي، حدیث: ۲۵۳۳، ۲۵۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنو عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو آپ نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم طے فرمائی۔ (سنن أبی داود، الديات، باب الدية كم هي، حدیث: ۲۵۳۶) حضرت عمرو بن حزم کے نوٹے میں ہے کہ سونے کی شکل میں ادا کرنے والوں پر دیت ایک ہزار دینار ہے۔ (سنن النسائي، القسامة، ذکر حدیث عمرو ابن حزم فی.....، حدیث: ۲۸۵۷)

② آزاد اہل کتاب شخص، خواہ ذمی ہو یا امن حاصل کرنے والا یا حلیف اس کی دیت آزاد مسلمان آدمی کی دیت کا نصف ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ”اہل کتاب (یہود و نصاری) کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف ہے۔“ (سنن أبی داود، الديات، باب الدية كم هي، حدیث: ۲۵۳۳ و مسند أحمد: ۱۸۳/۲، ۲۴۳)

③ مجوسی، خواہ ذمی ہو یا حلیف یا پناہ لینے والا یا کوئی بت پرست حلیف ہو یا پناہ لینے والا اس کی دیت آٹھ سو اسلامی درہم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔“ (الکامل لابن عدی: ۳۴۷/۵، فی ترجمۃ عبداللہ بن صالح، والسنن الکبری للبیہقی: ۱۰۱/۸)

④ اہل کتاب مجوس اور بت پرستوں کی عورتوں کی دیت ان کے مردوں کی دیت سے نصف ہے جیسا کہ مسلمان عورتوں کی دیت مسلمان مردوں کی دیت سے نصف ہے۔ امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔“ (المغنی والشرح

الکبیر: ۵۳۲/۸)

۲۱- أبواب الدیات دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

⑤ غلام یا لونڈی کی دیت وہی ہے جو اس کی مناسب قیمت ہو، خواہ وہ کتنی ہی ہو۔ اگر یہ قیمت آزاد آدمی کی دیت سے کم ہو تو متفقہ طور پر علماء کا یہی موقف ہے لیکن اگر غلام کی قیمت آزادی کی دیت کے برابر یا زیادہ ہو جائے تو امام احمد، امام مالک، امام شافعی اور ابو یوسف رحمہم کا قول ہے کہ اس صورت میں بھی اس کی قیمت ہی ادا کی جائے گی، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو۔

⑥ جنین (پہٹ میں بچہ) لڑکا ہو یا لڑکی، جب وہ جنائیت (جرم) کرنے والے کی جنائیت کے سبب مر جائے تو اس ضمن میں ایک غلام یا لونڈی دیت ہے، یا اس کی قیمت پانچ اونٹ ادا کرنے ہوں گے، خواہ عدا یا یا ہو یا خطاً کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بولیہان کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ دیا جس کے پیٹ کا بچہ قتل کر دیا گیا تھا کہ اسے ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ (صحیح البخاری، الدیات، باب حنین المرأة وإن العقل.....، حدیث: ۶۹۰۹،

و صحیح مسلم، القسامة، باب دية الحنین، و وجوب الدية فی.....، حدیث: ۱۶۸۱)



نورخ: رسول اللہ ﷺ نے ”قتل شہید“ میں دیت کے اونٹوں میں ایک مزید کڑی شرط لگائی ہے جو قتل خطا کی دیت میں نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل دیت اونٹ ہی ہیں۔ تقریباً تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے اور یہی قول راجح ہے کیونکہ اونٹ کے علاوہ دیت میں دی جانے والی تمام اشیاء کی قیمت ہی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ قتل کی مختلف صورتوں میں دیت کی تفصیل درج ذیل ہے: ”قتل خطا“ کی نسبت ”قتل عمد“ اور ”قتل شہید“ میں دیت کڑی ہے کہ سوا اونٹوں کو تین حصوں میں یوں تقسیم کر دیا گیا ہے کہ تیس حصے (تین سالہ اونٹیاں) تیس حصے (چار سالہ اونٹیاں) اور چالیس حاملہ اونٹیاں ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، الدیات، باب من قتل عمداً، فرضوا بالدية، حدیث: ۲۶۲۶)

”قتل خطا“ کی دیت میں تخفیف ہے کہ سوا اونٹوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی تیس بنت محاض (ایک سالہ اونٹیاں) تیس بنت لبون (دو سالہ اونٹیاں) تیس حصے (تین سالہ اونٹیاں) اور دس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، الدیات، باب دية الخطأ، حدیث: ۲۶۳۰) اگر قاتل مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق دیت ادا کر دے تو مقتول کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ اسے قبول کر لیں، البتہ اگر قاتل چاہے تو اونٹوں کی مروجہ قیمت بھی بطور دیت ادا کر سکتا ہے۔

۲۱۔ أبواب النبیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

✽ اعضاء کی دیت: بعض علماء کے نزدیک انسان کے جسم کے کل اعضاء پینتالیس ہیں ان میں سے بعض اعضاء ایک ایک ہیں اور بعض دو دو اور کئی دو سے بھی زیادہ ہیں۔

✽ جسم کا جو عضو صرف ایک ہی ہے مثلاً: ناک، زبان، آلہ تناسل وغیرہ تو اگر کوئی اسے کاٹ دے تو اس کی دیت اتنی ہی ہے جتنی پورے انسان کی ہے۔ اور اس کی مقدار آدمی کی مختلف حیثیتوں کے اعتبار سے مختلف ہے۔ حیثیت سے مراد اس کا مرد، عورت، آزاد، غلام، لونڈی یا ذمی وغیرہ ہونا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عضو انسانی بدن میں ایک ہی پیدا کیا ہے اس کے ضائع ہونے سے اس کا فائدہ بالکل ختم ہو جاتا ہے تو گویا وہ جان جانے کے مترادف ہے لہذا اس کی دیت بھی جان کی دیت ہے۔ اس مسئلے میں علماء کا اتفاق ہے۔ حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے کتب میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور ناک کی مکمل دیت ہے جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے اور زبان کی پوری دیت ہے..... اور آلہ تناسل کے کاٹنے کی صورت میں مکمل دیت ہے۔ (مسند النسائي، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....، حدیث: ۴۸۵۷)

✽ جسم کے جو اعضاء جوڑا جوڑا ہیں مثلاً: آنکھیں، کان، ہونٹ، جڑے، عورت کے پستان، مرد کی چھاتی، ہاتھ، ٹانگیں اور خصیے وغیرہ اگر ایسے اعضاء دونوں ہی کاٹ دیے جائیں تو پورے انسان کی دیت ادا کرنی پڑے گی اور اگر ایک کاٹ دیا جائے تو اس میں آدمی دیت ہوگی کیونکہ ایسے دونوں اعضاء کی بقا میں انسان کی منفعت اور حسن و جمال مضر ہے۔ (تفصیل کے لیے مذکور حوالہ دیکھیے) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں کسی نے مخالفت نہیں کی، نیز علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حزم کا مکتوب اہل علم میں معروف ہے اور جو احکام اس میں درج ہیں ان میں سے چند ایک کے سوا باقی تمام پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

✽ بعض اعضاء تین اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں ان تینوں کو کاٹ دینے کی صورت میں پوری دیت دینی ہوگی اور اگر ایک حصہ کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت ایک تہائی ہے مثلاً: ناک جو دو قشوں اور ان کی درمیانی ہڈی پر مشتمل ہے۔

۲۱۔ ابواب الدیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

② انسانی وجود میں جو چار چار اعضاء ہیں ان چاروں کو کاٹ دینے کی صورت میں پوری دیت ہے اور اگر کم ہو تو دیت بھی اسی قدر کم ہوگی مثلاً: چاروں ٹکلیں جن کا مقصد ظاہری خوبصورتی بھی ہے اور آنکھوں کو گرمی اور سردی سے بچانا بھی ان کی بھی دیت ہے۔ ایک کی دیت چوتھا کی حصہ چاروں کی مکمل دیت۔

* ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت: دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کی مکمل دیت ہے۔ اسی طرح پاؤں کی انگلیوں کی مکمل دیت ہے ایک انگلی کی دس اونٹ دیت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔“ (جامع الترمذی، الدیات، باب ما جاء فی دية الأصابع، حدیث: ۱۳۹۱) صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یہ انگلی اور یہ انگلی یعنی چھٹلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔“ (صحیح البخاری، الدیات، باب دية الأصابع، حدیث: ۶۸۹۵)، نیز ہر انگلی میں تین جوڑ ہیں ایک جوڑ کاٹ دینے کی صورت میں انگلی کا تیسرا حصہ دیت ہے۔ انگوٹھے میں دو جوڑ ہیں اور ایک جوڑ کی دیت ایک انگلی کا نصف یعنی پانچ اونٹ ہے۔

* دانتوں کی دیت: ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے کیونکہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے آپ نے فرمایا: ”ہر دانت کے بدلے میں پانچ اونٹ ہیں۔“ (سنن النسائی، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....، حدیث: ۲۸۵۷) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی بابت فرماتے ہیں کہ ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور اس میں کسی کا اختلاف ہمیں معلوم نہیں۔ (المغنی والشرح الكبير: ۶۱۲/۹)

* منافع کی دیت: منافع سے مراد وہ فوائد ہیں جو اعضائے جسمانی سے حاصل ہوتے ہیں مثلاً: سنتا، دیکھنا، سونگھنا، گفتگو کرنا اور چلنا وغیرہ۔ انہی منافع میں سے حواس اربعہ مثلاً: دیکھنا، سونگھنا، چکھنا اور سنا ہیں ان میں سے کوئی ایک حس ختم کر دی جائے تو اس کی کامل دیت ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم کا اجماع ہے کہ سماعت کے ضائع ہو جانے پر پوری دیت ادا کی جائے گی نیز امام ابن قدامہ نے اس پر اہل علم کا اجماع نقل کیا ہے۔ (المغنی والشرح الكبير: ۵۹۶/۲)

۲۱۔ ابواب النیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

سیدنا عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں ہے: ”سو گھنے کی قوت ضائع کر دینے کی صورت میں پوری دیت ہے۔“ (المغنی والشرح الكبير: ۱۰۰/۹)

① بولنے، سمجھنے، چلنے، کھانے نکاح (جماع) کرنے اور بول و براز کنٹرول کرنے کی قوت ختم کر دینے پر بھی مکمل دیت لازم ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک نہایت اہم اور انتہائی فائدہ مند ہے نیز بدن میں مذکورہ قوتوں میں سے ہر ایک قوت ایک ہی ہوتی ہے، دونیں۔

② سر کے بال، ڈاڑھی کے بال، ابرو کے بال اور پلکوں کے بال: اگر ان میں سے کسی ایک مقام کو اس قدر متاثر کیا گیا کہ اس میں بال اگنے کی استعداد اور صلاحیت باقی نہ رہی تو اس کی مکمل دیت ہے۔ اگر ایک ابرو ہو تو نصف دیت ہے۔ ایک پلک کی چوتھائی دیت ہے کیونکہ پلکیں چار ہیں۔

* سر اور چہرے کے زخموں کی دیت: وہ زخم جس سے جلد معمولی طور پر پھیل جائے لیکن خون نہ نکلے ایسے زخم کو اصطلاح میں حارِصہ کہتے ہیں۔

③ وہ زخم جس سے معمولی سا خون نکل آئے ایسے زخم کو اصطلاح میں بازِ لہ کہتے ہیں۔

④ وہ زخم جس سے جلد پھیل جائے اور گوشت کٹ جائے ایسے زخم کو اصطلاح میں باضِعہ کہتے ہیں۔

⑤ ایسا زخم جو گوشت میں گہرائی تک چلا جائے ایسے زخم کو اصطلاح میں مُتَلَا حِمَّہ کہتے ہیں۔

⑥ اور ایسا زخم جو گوشت میں گہرائی تک چلا جائے حتیٰ کہ ہڈی کے اوپر نہ ہوئی بھلی تک پہنچ جائے ایسے زخم کو اصطلاح میں مُحَاق کہتے ہیں۔

مذکورہ پانچ قسم کے زخموں کے ضمن میں شرعی طور پر دیت کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں، حاکم وقت یا قاضی وغیرہ اپنے اجتہاد سے جرمانہ مقرر کرے گا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (المغنی والشرح

الكبير: ۲۲۱/۹)

⑦ وہ زخم جو نہ صرف ہڈی کو ظاہر کر دے بلکہ اسے توڑ دے اس کی دیت دس اونٹ ہے۔ ایسے زخم کو اصطلاح میں مُوَضِعہ کہتے ہیں۔

⑧ وہ زخم جو نہ صرف ہڈی کو ظاہر کر دے اور توڑ دے بلکہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اس ٹوٹے ہوئے حصے کو جوڑ کر اور باندھ کر واپس پہلی حالت میں لانا پڑے ایسے زخم کو مُنْقَلَعہ کہتے ہیں۔ اس

۲۱۔ أبواب الدیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

قسم کے زخم کی دیت پندرہ اونٹ ہے۔

⑤ وہ زخم جو دماغ کی اس جھلی تک پہنچ جائے جس میں دماغ رکھا ہوتا ہے، ایسے زخم کو اصطلاح میں

مَأْمُومَہ کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی دیت ایک تہائی دیت ہے۔

⑥ وہ زخم جو دماغ کی جھلی کو پھاڑ دے اس کو اصطلاح میں دَامِعَہ کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی دیت ایک

تہائی دیت ہے۔

⑦ وہ زخم جو جسم کے اندر گہرا اور کسی خلا تک پہنچ جائے، مثلاً: پیٹ، سینے، حلق اور مثانے کا خلا وغیرہ اس

میں بھی ایک تہائی دیت ہے۔ ایسے زخم کو اصطلاح میں جَائِفَہ کہتے ہیں۔ (ان تمام کی تفصیل

اور حوالے کے لیے دیکھیے: (منن النسائی، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....)

حدیث: ۳۸۵۷)

* ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کی صورت میں دیت: ⑧ پہلی کی ہڈی توڑنے کی صورت میں اگر وہ

علاج کے بعد صحیح طور پر جڑ جائے تو اس کی دیت ایک اونٹ ہے اسی طرح ہنسی کی ہر ہڈی کی دیت ایک

ایک اونٹ ہے کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ہنسی اور پہلی کی ہڈی کے معاملے میں ایک

ایک اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (موطأ امام مالک، العقول، باب جامع عقل الإنسان، حدیث:

۱۶۵۳) تاہم اگر پہلی یا ہنسی کی ہڈی ٹیڑھی جڑے تو اس صورت میں حاکم وقت یا قاضی وغیرہ جو فیصلہ

کریں، وہی نافذ العمل ہوگا۔

⑨ کلائی کی ہڈی توڑنے کی صورت میں اگر وہ صحیح جڑ جائے تو اس کی دیت دو اونٹ ہے۔ کلائی کی ہڈی

سے مراد وہ ہے جو ہاتھ سے لے کر گھٹن تک ہوتی ہے۔ ایسے ہی ران، پٹری اور نچنے کی ہڈی توڑنے

کی دو اونٹ دیت ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ایک شخص

نے کسی کے بازو کی ہڈی توڑ دی ہے تو اس کی کتنی دیت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی

دیت دو اونٹ ہے۔ اور اگر بازوؤں کی دونوں ہڈیاں توڑ دی جائیں تو ان کی چار اونٹ دیت ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، الدیات، حدیث: ۱۰۷۷۷، و منار السبیل، ص: ۲۶۵) اس مسئلے میں

کسی صحابی نے ان کی مخالفت نہیں کی۔



۲۔ أبواب الديات دیت کی اقوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

یہ ان زخموں کی اور ہڈیوں کو توڑنے کی دیت کا بیان تھا جن کا ذکر شریعت میں وارد ہوا ہے۔ اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم آنے کی جو صورتیں اس کے علاوہ ہیں ان میں حاکم وقت یا قاضی وغیرہ کا فیصلہ ہی معتبر سمجھا جائے گا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (فقه السنة و الموسوعة الفقهية و الملخص الفقهي و المعني والشرح الكبير و غیرہ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۱) أَبْوَابُ الدِّيَاتِ (التحفة ۱۳)

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ
ظَلَمًا (التحفة ۱)

باب ۱- مسلمان کو ظلم کے طور پر قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۲۶۱۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کے فیصلے ہوں گے۔“

۲۶۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حقوق العباد میں جان لینے کا معاملہ سب سے شدید ہے اس لیے قیامت کے دن سب سے پہلے ان معاملات کا فیصلہ ہوگا۔ ② عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ ③ کسی جرم کی سزا کے طور پر اسلامی حکومت کے حکم سے مجرم کو قتل کرنا ناحق قتل نہیں بلکہ جلاو کا یہ ذیوئی انجام دینا اسلامی حدود کے نفاذ کی وجہ سے ثواب کا باعث ہے۔

۲۶۱۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۶۱۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۱۵- أخرجه البخاري، الرقاق، باب الفصاحي يوم القيامة، ح: ۶۵۳۳، ۶۸۶۴ من حديث الأعمش به وسلم، القسامة والمحاربين، باب المجازاة بالدعاء، في الآخرة وأنها أول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة ح: ۱۶۷۸ عن ابن نمير به.

۲۶۱۶- أخرجه البخاري، الديات، باب 'ومن أحيأها'، ح: ۷۲۲۱، ۳۲۳۵، ۶۸۶۷ من حديث الأعمش به وسلم، القسامة والمحاربين، باب بيان إثم من سب القتل، ح: ۱۶۷۷ من حديث عيسى بن يونس.

۲۱۔ ابواب النیات دہنوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا. لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس انسان کو بھی ظلم کے طور پر قتل کیا جاتا ہے اس کے خون (کے گناہ) کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قاتل) کو بھی ملتا ہے کیونکہ سب سے پہلے اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔“

🌟 فائدہ و مسائل: ① ظلم کا کوئی طریقہ ایجاد کرنا بہت بڑے خسارے کا باعث ہے۔ ② ایک گناہ کرنے والے کو دیکھ کر یا اس کی ترغیب سے جب دوسرے لوگ وہ گناہ کرتے ہیں تو پہلے شخص پر ان کے گناہوں کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے تاہم اس سے بعد والوں کے گناہ کی شاعت اور مزا میں کمی نہیں ہوتی۔

۲۶۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْأَزْهَرِ النَّوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

۳۶۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کے فیصلے ہوں گے۔“

۲۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ [عَنْ] عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرُكُ بِهِ شَيْئًا، لَمْ يَنْتَدِ بِدَمٍ حَرَامٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ».

۲۶۱۸۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہیں کرتا اور کسی حرام خون میں داخل ہوا جاتا ہے۔“

۲۶۱۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، تعظيم الدم، ح: ۳۹۹۶ من حديث الأزرق به، وأخرجه البخاري، ح: ۶۸۶۴، ۶۵۳۳، ومسلم، ح: ۱۶۷۸ من حديث الأعمش عن أبي وائل به.

۲۶۱۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۲/۴ عن وكيه به، وفيه: "لم يندد بدم حرام"، والمعنى واحد، وصححه الحاكم: ۳۵۲، ۳۵۱/۴، والذهبي: إسماعيل عن، انظر، ح: ۱۶۱۲، ولأول الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۱۶۹، وغيره، وللدهماء شواهد عند البخاري، ح: ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، والهيثمي (مجمع): ۲۱، ۱۹/۱ وغيرهما.

۲۱۔ أبواب النیات: دہتوں سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فوائد و مسائل: ① شرک کا مرکب دائمی جہنمی ہے۔ ② قتل کے جرم کا ارتکاب جہنم میں داخلے کا باعث ہے۔ ③ جنت میں داخلے کے لیے ضروری ہے کہ ان تمام کاموں سے اجتناب کیا جائے جو جہنم کی سزا کا باعث بنتے ہیں۔

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی نظر میں کسی مومن کو ناحق قتل کرنے سے پوری دنیا کا تباہ ہو جانا بھی کم اہمیت رکھتا ہے۔“

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمَجُوزِ جَانِيٍّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَرَوَّالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ».

🕌 فوائد و مسائل: ① اللہ کی نظر میں مومن کا مقام بہت بلند ہے۔ ② عام طور پر قتل کا سبب کوئی دنیوی مفاد ہوتا ہے اس چھوٹے سے مفاد کے لیے قتل کر دینا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ اللہ کی نظر میں مومن کی جان پوری دنیا کے خزانوں سے قیمتی ہے۔

۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مومن کے قتل میں آدھے لفظ کے ساتھ بھی تعاون کیا وہ جب اللہ سے ملے گا تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ کی رحمت سے مایوس۔“

۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: أَيْسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ».

باب ۲۔ کیا مومن کے قاتل کی

توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

(المعجم ۲) - بَاب: هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ

تَوْبَةٌ (الصفحة ۲)

۲۶۱۹۔ [حسن] حسنة المنذري، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" قلت: الوليد لم يصرح بالسماع الملسل، وتقدم، ح: ۲۵۵، ولحديثه شواهد عند النسائي: ۸۲/۷، ۸۳، والترمذي، ح: ۱۳۹۵ وغيرهما.

۲۶۲۰۔ [ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸/۲۲ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال: 'يزيد بن زياد وقيل ابن أبي زياد الشامي، منكر الحديث"، وقال أبو حاتم: "هذا الحديث باطل موضوع"، وضعفه البوصيري، وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي، وأبي نعيم (حلية: ۷۴/۵) وغيرهما.

۲۱۔ ابواب النیات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :
خَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارِ
الدَّقْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ :
سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَتْلِ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ
ثَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى ؟
قَالَ : وَيَحْتَمِلُ لَهُ الْهَلْدَى ؟ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ
ﷺ يَقُولُ : هَبْجِي الْقَاتِلِ، وَالْمَقْتُولِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ . يَقُولُ : رَبِّ
مَنْ هَذَا ، لِمَ قَتَلْتَنِي ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ ، ثُمَّ مَا نَسَحَهَا بَعْدَ مَا
أَنْزَلَهَا .

۲۶۲۱۔ حضرت سالم بن ابو جعد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس
فحش کا کیا حکم ہے جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر
قتل کر دیا پھر توبہ کر لی، ایمان لایا، نیک اعمال کیے اور
ہدایت اختیار کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
افسوس! اسے ہدایت کہاں مل سکتی ہے؟ میں نے
تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”قیامت کے
دن قاتل اس حال میں حاضر ہوگا کہ مقتول نے اس کا
سر پکڑ رکھا ہوگا اور وہ کہے گا: یا رب! اس سے پوچھ اس
نے مجھے کیوں قتل کیا؟“ اللہ کی قسم! اللہ نے وہ آیت
تمہارے نبی پر نازل فرمائی، پھر نازل فرمانے کے بعد
منسوخ نہیں کی۔

❦ فوائد و مسائل: ① سائل کے سوال میں اللہ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَفَتَّارٌ لَّنَمِ
ثَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۳) ”اور بے شک میں اس فحش کو ضرور بخشے والا ہوں
جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے
جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ ۙ لَهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا
فِيهَا ۚ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ وَلَعَنَهُ ۖ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۹۳) ”جو کوئی کسی مومن کو قصد قتل
کر دے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا“ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور
اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ ③ قتل کے گناہ کی معافی کئی طریقوں سے ممکن
ہے: (۱) قصاص میں قتل ہو جانے سے، کیونکہ حد لگنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، الحدود)
حدیث: (۲۱۰۳) (۲) مقتول کے وارث کے معاف کر دینے سے، خواہ یہ معافی دیت لے کر ہو یا اللہ کی رضا کے
لیے بلا معاوضہ ہو۔ (۳) غلوں دل سے چکی توبہ کر لینے سے (جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔) ④ آیت مبارکہ

۲۶۲۱۔ [مسند صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، تعظيم الدم، ح: ۴۰۰۴، ۴۸۷۰ والحميدي، ح: ۴۸۸ من
حديث سفيان به، وتابعه يحيى بن عبدالله بن الحارث المجبر التيمي عند أحمد: ۱/ ۲۴۰، ۲۹۴، ۳۶۲، وغيره، وهو
لين الحديث (تقریب)، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۳۸۵۵، ومسلم، ح: ۳۰۲۳، والنسائي: ۸۴/۷،
والترمذي، وغيرهم، ح: ۲۲۰۸، وقال الترمذي: حسن صحيح غريب، ح: ۳۰۲۹، وبها صح الحديث .

۲۱- آیات الدیات

وہوں سے متعلق احکام و مسائل

میں قتل کے جرم کی اصل سزا کا ذکر ہے۔ اگر قاتل کو معافی نہ ملے تو اس کو یہ سزا مل سکتی ہے۔ بعض علماء نے اس سزا کو اس صورت پر محمول کیا ہے جب کہ قاتل قتل کو حلال سمجھے کیونکہ حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور کافر کی سزا دائمی جہنم ہے۔ یا ہمیشہ رہنے سے طویل زمانے تک جہنم میں رہنا مراد ہے۔ (دیکھیے: تفسیر احسن البیان: سورۃ النساء: آیت: ۹۳)

آیت: ۹۳

۲۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا نَافِعٍ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ سَمِعْتُهُ أَذْنَابِي، وَوَعَاهُ قُلُوبِي: «إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ. فَسَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ. فَقَدَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَنَاءَهُ. فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا. فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا قَالَ: فَأَتَتْضَى سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ. فَأَكْمَلَ بِهِنَّ الْمِائَةَ. ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ. فَقَدَّ عَلَى رَجُلٍ. [فَأَنَاءَهُ] فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ، فَقَالَ: وَنَحَكَ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ أَخْرَجَ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا، إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، قَرْيَةً كَذَا وَكَذَا. فَأَعْبَدُ رَبَّكَ فِيهَا. فَمَخَّرَجَ يُرِيدُ



38

۲۶۲۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: کیا میں تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے سنی ہے اسے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔ (نبی ﷺ نے فرمایا:) ”ایک بندے نے ننانوے انسان قتل کیے۔ آخر اسے توبہ کا خیال آگیا چنانچہ اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک آدمی کا پتہ دیا گیا۔ وہ اس کے پاس گیا اور کہا: میں تانویے انسان قتل کرچکا ہوں۔ کیا میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: تانویے انسان (قتل کرنے) کے بعد (توبہ کا طریقہ پوچھتے ہو؟) اس نے تلوار نکال کر اسے بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد پوری کر دی۔ اس کے بعد پھر توبہ کی خواہش پیدا ہوئی تو اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا۔ اسے ایک آدمی کا پتہ دیا گیا چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور کہا: میں نے سو افراد کو قتل کیا ہے تو تم میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: تیرا بھلا ہوا تیرے اوپر توبہ کے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟ تو جس گندہ لہی میں رہائش پذیر ہے اسے چھوڑ کر نیک لوگوں کا

(۲۱) ابواب الدیات دہتوں سے متعلق احکام و مسائل

فلاں ہستی میں چلا جا اور وہاں اپنے رب کی عبادت کر۔ وہ نیک لوگوں کی ہستی میں جانے کے ارادے سے (اپنی ہستی سے) نکل کھڑا ہوا۔ راستے میں اسے موت آ گئی۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ الیس نے کہا: اس کا مجھ سے گہرا تعلق ہے۔ اس نے ایک گھڑی بھی میری نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ تابع ہو کر گھر سے نکلا ہے۔“

قَالَ هَمَّامٌ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: تَبِعَتْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا. فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا. فَقَالَ: أَنْظِرُوا. أَيُّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ، فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِهَا.

(حدیث کے راوی) ہمام بیان کرتے ہیں کہ مجھے حمید الطویل نے بکر بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ بھیجا ان فرشتوں (کی دونوں جماعتوں) نے اس کے سامنے معاملہ پیش کیا اور اس کی طرف رجوع کیا۔ اس نے کہا: دیکھو یہ آدمی دونوں ہستیوں میں سے کس کے زیادہ قریب تھا اسے اسی ہستی والوں میں شامل کرلو۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اخْتَصَمَ بِنَفْسِهِ فَقَرَّبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةُ الْخَبِيثَةُ. فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ.

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے ہمام کے واسطے سے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔

۲۱۔ أبواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① ایمان میں اللہ کی ناراضی اور اس کے عذاب سے خوف اور اللہ کی رحمت کی امید دونوں پہلو شامل ہیں۔ ② اس شخص کے دل میں اللہ کا خوف موجود تھا جس کی وجہ سے اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ ③ جو شخص اللہ کا خوف محسوس کر رہا ہو تو عالم کو چاہیے کہ اسے اللہ کی رحمت کا یقین دلانے تاکہ وہ رحمت سے ناامید ہو کر توبہ سے محروم نہ ہو جائے البتہ جو شخص رحمت کا غلط تصور رکھتے ہوئے گناہوں میں بے پاک ہو گیا ہو تو اسے اللہ کے غضب اور عذاب کی طرف توجہ دلانی چاہیے عالم کے لیے ضروری ہے کہ مسائل کے حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے مناسب فتویٰ دے۔ ④ خالص توبہ سے کبیرہ گناہ حتیٰ کہ قتل کا گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ ⑤ اصلاح کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گندے ماحول کو ترک کر کے پاکیزہ ماحول اختیار کیا جائے۔ ⑥ ایسے نے جو بات کہی اس کا مطلب غالباً خوشی کا اظہار ہے کہ یہ مجرم ضرور جہنم میں جائے گا اس لیے فرشتوں نے جواب میں اس کی توبہ کا ذکر کیا جس میں اس کی بخشش کی امید کا اظہار ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳) - بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ
بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِخْذِي ثَلَاثٍ (التحفة ۳)
باب: ۳۔ مقتول کے وارث کو تین میں سے
ایک چیز اختیار کرنے کا حق حاصل ہے

۲۶۲۳۔ حضرت ابو شریح (خولید بن عمرو)
خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس کو قتل یا زخم کی مصیبت پہنچے تو اسے تین چیزوں
میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ
چوتھی چیز حاصل کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو (منع کر
دو)۔ وہ (قصاص کے طور پر مجرم کو) قتل کر لے یا معاف
کر دے یا دیت وصول کر لے۔ جس نے ان میں سے
کوئی کام کیا پھر دوسرا کام بھی کر دیا تو اس کے لیے جہنم
کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔“

۲۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ: قَالَا: حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
وَعُثْمَانُ [ابْنَا] أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعاً
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ
فُضَيْلٍ، أَطَّلَعَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوَّجَاءِ،
وَأَسْمُهُ سَفْيَانُ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ أُصِيبَ
بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ، وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ

۲۶۲۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو دارود، الدييات، باب الإمام يأمر بالموء في الدم، ح: ۴۹۹۶ من حديث ابن
إسحاق به، وصرح بالسماع عند الطحاوي في معاني الآثار: ۱۷۴/۳، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱

۲۱۔ ابواب الہیات

دینوں سے متعلق احکام و مسائل

مِنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ. فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةُ،
فَقُتِلُوا عَلَى يَدَيْهِ: أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يُغْفَوْ أَوْ
يَأْخُذَ الدِّيَّةَ. فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ
فَنَادَى، فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا
أَبَدًا.

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد مسند احمد (۳۲/۳) میں حسن درجے کے ہیں اس کے بعد انھوں نے آگے آنے والی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو صحیح ہے اس میں دو باتوں (بدلے میں قتل کرنے یا دیت دینے) کا ذکر موجود ہے لہذا مذکورہ دو باتیں صحیح روایت سے ثابت ہوئیں اور تیسری بات ”معاف کرنا“ اس کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ بتائیں مذکورہ حدیث میں جن تین چیزوں کا ذکر ہے وہ دیگر شواہد اور قرآن کی بنا پر درست ہیں۔ واللہ اعلم. ② ”قتل یا زہم کی مصیبت“ کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے یا خود اسے زخمی کر دیا جائے دونوں صورتوں میں اسے قصاص لینے کا حق بھی ہے دیت بھی لے سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ یہ مسئلہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔ ③ چوتھی چیز کا مطلب غیر قانونی مطالبہ ہے مثلاً: پہلے دیت وصول کر لے پھر موقع پا کر قاتل کو قتل کر دے۔ یہ بہت بڑا جرم ہے ایسا شخص خود قتل کا مجرم قرار پائے گا اور شرعی قانون کے مطابق سزا کا مستحق ہوگا۔ ایک کام کر کے دوسرا کام کرنے کا بھی مطلب ہے۔



۲۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا
الْأَزْرَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرٍ
النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَإِمَّا أَنْ يُغْدَى».

۲۶۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا کوئی (قریبی رشتہ دار)
آدمی قتل ہو جائے تو اسے دو ایک جیسی چیزوں میں سے
ایک کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔ یا قاتل کو قتل کر
لے یا فدیہ (دیت) لے لے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① قصاص اور فدیہ کو ایک جیسی چیزیں قرار دیا گیا ہے کیونکہ تیسری چیز یعنی معاف کرنا بہت

۲۶۶۴۔ أخرجه البخاري، اللقطة، باب: كيف تعرف لفظه أهل مكة، ح: ۲۴۳۴، ومسلم، الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها ولقطنها إلا لمنشد على الدوام، ح: ۱۳۵۵ من حديث الوليد بن مسلم به.

۲۱۔ ابواب الدیات دیتوں سے حلقی احکام و مسائل

بلند اور عظیم چیز ہے۔ ① فد یہ قصاص سے افضل ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی معافی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورا فد یہ لینے کی بجائے کچھ فد یہ وصول کر کے باقی معاف کر دیا جائے۔ ② قصاص یا دیت لینے کا فیصلہ کرنا متقول کے وارثوں کا حق ہے عدالت کا نہیں۔ ③ قصاص صرف قتل عمد میں ہوتا ہے قتل خطایا شیعہ محمد میں قصاص نہیں صرف دیت ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا،
قَرَضُوا بِالذِّیَّةِ (التحفة ۴)

باب ۴۔ قتل عمد کی صورت میں وارثوں
کی خون بہا لینے پر رضامندی

۲۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ [زِيَادِ]
ابن [سَعْدِ بْنِ] ضَمِيرَةَ : حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي ،
وَكَانَا شَهِدَا حُضْرَتَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،
قَالَا : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ . ثُمَّ جَلَسَ
تَحْتَ شَجَرَةٍ . فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَنْقَرِيُّ بْنُ حَابِسٍ ،
وَهُوَ سَيِّدُ خَنْدِفٍ ، يَزُودُ عَنْ دَمٍ مُحَلَّمٍ بِنِ
جِثَامَةٍ . وَقَامَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بَدَمَ
عَامِرِ بْنِ الْأَضْبَطِ . وَكَانَ أَشْجَعِيًّا . فَقَالَ
لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ : «تَقْبَلُونَ الذِّیَّةَ؟» فَأَبَوْا . فَقَامَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ ، يُقَالُ لَهُ مَكْبِئِلٌ .
فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ ! مَا شَبَّهْتُ
هَذَا الْقَتِيلَ ، فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ ، إِلَّا كَعَنَمٍ

۲۶۲۵۔ حضرت زیاد بن سعد بن ضمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے میرے والد (حضرت سعد بن ضمیرہ رضی اللہ عنہ) اور میرے چچا نے حدیث سنائی۔ یہ دونوں حضرات غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے ان دونوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ قبیلہ خندف کے سردار حضرت انقر بن حابس بن حاتم نے نبی ﷺ کے پاس آئے اور حکم بن جثامہ کے قتل کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہو کر قبیلہ اشجع کے فرد عامر بن الضبط کے قصاص کا مطالبہ کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”کیا تم دیت (خون بہا) لینے پر راضی ہو؟“ انھوں نے انکار کیا۔ قبیلہ بنو لیس کا ایک آدمی جسے مکبیل کہتے تھے اس نے اٹھ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں تو اسلام کے شروع زمانے کے اس متقول کی مثال

۲۶۲۵۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، باب الإمام يأمر بالغيوة في الدم، ح: ۴۵۰۳ من حديث ابن إسحاق به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۷، وبحث الحافظ في الإصابة: ۶۴/۳ • زیاد بن سعد بن ضميرَة وقتة ابن حبان، وابن الجارود وغيرهما، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

۴۱۔ ابواب النیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

وَوَدَّثَ، فَرُمِيتَ، فَتَمَرَّ أَخْبَرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ خَمْسُونَ فِي سَفَرِنَا، وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا» فَقَبِلُوا الدَّبَّةَ.

اس طرح سمجھتا ہوں جیسے بکریوں کا ریوڑ پانی پینے آیا اس کو ٹکڑا مارا گیا تو ریوڑ کا پچھلا حصہ بھاگ اٹھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں ہمارے اس سفر میں پچاس اونٹ مل جائیں گے اور پچاس واپسی پر مل جائیں گے۔“ اس پر ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا۔

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ اللِّسْنِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، دَفَعَ إِلَى أَهْلِهَا الْقَتِيلَ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا. وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدَّبَّةَ. وَذَلِكَ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خِلْفَةً. وَذَلِكَ عَقْلُ الْعَمْدِ. وَمَا ضَوْلُوهَا عَلَيْهِ، فَهُوَ لَهُمْ. وَذَلِكَ تَشْدِيدُ الْعَقْلِ».

۲۶۲۶۔ حضرت عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر قتل کیا“ اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے گا وہ چاہیں تو (قصاص کے طور پر) قتل کروں“ چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور دیت کی مقدار تین سالہ تین اونٹیاں اور چار سالہ تین اونٹیاں اور چالیس حاملہ اونٹیاں (کل تعداد سو) ہے۔ یہ قتل عمد کی دیت ہے۔ اگر (اس سے کم) کسی مقدار پر صلح ہو جائے تو انھیں اس کا حق حاصل ہے۔ اور یہ سخت (مغلطہ) رویت ہے۔“

❦ فوائد و مسائل: ① قتل عمد کی صورت میں قصاص اور دیت دونوں جائز ہیں۔ ② دیت کی مقدار میں مقتول کے وارثوں کی رضامندی سے کسی ہو سکتی ہے اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ③ قتل کی تین صورتیں ہیں: ❶ قتل عمد: اس سے مراد وہ قتل ہے جس میں حملہ آور کا مقصد قتل کرنا ہوتا ہے چنانچہ وہ تلوار یا کسی ایسے ہتھیار سے حملہ کرتا ہے جس سے مضروب عام طور پر بچ نہیں سکتا۔ اس قتل کی صورت میں دیت کی وہ مقدار مقرر ہے جو حدیث میں بیان ہوئی۔ ❷ قتل شبه عمد: اس سے مراد یہ ہے کہ حملہ آور نے ایسی چیز سے حملہ کیا جس سے مضروب عام طور پر مرتا نہیں تھا: لہٰذا کسی ضرب حملہ آور کا مقصد چوٹ لگانا یا زخمی کرنا تھا لیکن مضروب چوٹ یا زخموں کو برداشت نہ کرتے ہوئے فوت ہو گیا۔ اس کی دیت بھی قتل عمد کے برابر ہے۔ ❸ قتل خطا: اس سے مراد یہ ہے کہ قاتل کا

۲۱۔ أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

ارادہ اس شخص کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا نہ تھا۔ اتفاقاً اس سے جلا ارادہ قتل ہو گیا، مثلاً کسی ہرن وغیرہ پر قازر کیا یا تیر چلایا مگر نشانہ چوک گیا یا اچانک کوئی انسان سامنے آ گیا اور قازر یا تیر اسے چاگا اور وہ مر گیا۔ اس کی دیت بھی سواوٹ ہی ہے لیکن ان کی عمر کم ستر کی گئی ہے۔ اور حاملہ ہونے کی شرط بھی نہیں۔ (دیکھیے حدیث: ۲۱۳۰)

(المعجم ۵) - بَابُ: دِيَةِ شِبِّهِ الْعَمْدِ

مُفْلَظَةً (التحفة ۵)

باب: ۵۔ قتل شبہ عمد کی دیت

مغلظہ (سخت) ہے

۲۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ. سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رِبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عَمْرٍو] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَتِيلُ الْخَطِيئَةِ شِبِّهِ الْعَمْدِ، فَيُقِلُّ السَّوْطُ وَالْعَصَا. مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ. أَوْ يُعَوَّنُ مِنْهَا خَلْفَةٌ، فِي بَطُونِهَا أَوْ لَا ذَهَابُ».

۲۶۲۷۔ (۱) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنے دوسرے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے اور قاسم اور عبداللہ بن عمرو کے درمیان عقیدہ بن اوس کا واسطہ بیان کیا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شبہ عمد کو قتل خطا اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں قتل کا ارادہ نہیں ہوتا، صرف مارنے پٹنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ ② ”جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“ اس سے مراد حاملہ اونٹیاں ہی ہیں۔ تاکیدیہ کے طور پر بات دہرائی گئی ہے۔

۲۶۲۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، القسامة، باب كم دية شبه العمد . . . الخ، ح: ۷۹۰۵ عن ابن بشار به. ۲۶۲۷ (۲)۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد، ح: ۴۵۴۷ عن حديث سليمان به، وصححه ابن حبان (موارد، ح: ۱۵۲۶، وابن الجارود، ح: ۷۷۳، وابن القطان القاسي (التلخيص الحبير: ۱۵/۴).

۶۱- ابواب الدیات

۲۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رِبْعَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، وَهُوَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَخَلَدَهُ. أَلَا إِنَّ قَبِيلَ النَّحْطِ، قَتِلَ السَّوْطُ وَالْعَصَا: فِيهِ بَاءَةٌ مِنَ الْإِبِلِ. مِنْهَا أَرْبَعُونَ خِلْفَةً، فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا. أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْتَرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَدَمَ، نَحَتْ قَدَمَيْهَا تَيْنِ. إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَاةِ النَّسَبِ وَبِقَايَةِ الْحَاجِّ. أَلَا إِنِّي قَدْ أَنْصَبْتُهُمَا لِأَهْلِهِمَا كَمَا كَانَا».

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا“ اپنے بندے کی مدد کی اور اسی اکیلے نے (دشمنوں کی) تمام جماعتوں کو شکست دی۔ سوا قتل خطا کی صورت میں، یعنی کوڑے اور لٹھی سے مرنے والے کی دیت (خون بہا) سوا اونٹ ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی جن کے بچوں میں بچے ہوں۔ سنو! دور جاہلیت میں جو بھی چیزیں قابلِ فخر تھیں جاتی تھیں اور جاہلیت میں واقع ہونے والے خون (وہ سب) میرے ان دو قدموں کے نیچے ہیں سوائے کعبہ شریف کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے منصب کے۔ میں انھیں ان کے ذمہ داروں کے لیے اسی طرح قائم رکھتا ہوں جس طرح وہ پہلے سے چلے آ رہے ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے شواہد ہیں ان میں سے سابقہ حدیث بھی اس کی شاہد ہے۔ اور وہ صحیح ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابلِ عمل اور قابلِ حجت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للالبانی: ۳۵۷/۷) ② اللہ کے وعدے سے مراد فتح مکہ اور عرب میں اسلام کے غلبے کا وعدہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں پورا ہوا۔ ③ جماعتوں سے مراد عرب کے غیر مسلموں کے مختلف قبائل اور ان کے جتنے ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو فتح نصیب فرمائی۔ ④ اس حدیث میں قتل خطا سے مراد شیعہ عہد ہے جیسا کہ کوڑے اور لٹھی کے ذکر سے وضاحت فرمادی گئی ہے۔ ⑤ اسلام سے پہلے مکہ کے مختلف قبائل کو مختلف مذہبی عہدے حاصل تھے جو غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے منسوخ کر دیے گئے البتہ خانہ کعبہ کی خدمت اور کلید برداری کا منصب اور حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب قائم رکھا گیا کیونکہ ان

۲۱۔ ابواب الدیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

میں اسلام کے منافی عقائد و اعمال کا اثر نہیں۔ ⑤ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کی خدمت کا منصب قبیلہ بنو عبد الدار کے پاس تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اس قبیلے کی شاخ بنو شیبہ کے لوگ اس منصب پر فائز تھے۔ خانہ کعبہ کی چابی بنو شیبہ کے ایک فرد حضرت عثمان بن طلحہ حبشی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ حاجیوں کو پانی پلانا اور زمزم کا انتظام بنو ہاشم کے ہاتھ میں تھا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کے ذمہ دار تھے۔ یہ دونوں منصب آج تک انھیں دو حضرات کی اولاد میں ہیں۔

(المعجم ۶) - بَابُ دِيَةِ الْخَطَا (التحفة ۶) باب: ۶۔ قتل خطا کی دیت

۲۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

۲۶۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔

۲۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمُرَوَّزِيُّ: أَتَانَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ خَطَاً، فَدِيَّتُهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتْ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ ابْنَةً لَبُونٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَعَشْرَةٌ بَنِي لَبُونٍ». وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ، أَوْ

۲۶۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلطی سے قتل ہو جائے اس کی دیت تیس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں) تیس بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں) تیس حقه (تین سالہ اونٹنیاں) اور دس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ شہر والوں کے لیے اس کا اندازہ چار سو دینار یا اس کی ہم قیمت چاندی مقرر فرماتے تھے۔ نقد رقم کا یہ تعین اونٹوں (کے منبجے) یا ستے (ہونے) کے زمانے کے مطابق ہوتا تھا۔ جب اونٹ

۲۶۲۹۔ [مسند حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ما جاء في الدية، كم هي من الدراهم، ح: ۱۳۸۸ عن ابن بشاره، وقال النسائي: محمد بن مسلم ليس بالقوي في الحديث، ولهذا خطأ والصواب عن عكرمة مرسل، قلت: بل هو صدوق حسن الحديث، من رجال مسلم وغيره، أخرجه أبو داود، ح: ۴۵۴۶ من طريقه به.

۲۶۳۰۔ [مسند حسن] أخرجه أبو داود، الديات، باب الدية كم هي؟، ح: ۴۵۴۱ من حديث يزيد به.

عَذْلَهَا مِنَ الْوَرَقِ. وَيَقْوُمُهَا عَلَى أَرْمَانٍ
الْإِبِلِ، إِذَا غَلَّتْ رَفَعَ فِي ثَمَنِهَا. وَإِذَا
هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا. عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ
مَا كَانَ. فَبَلَغَ يَمْتَنُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةٍ
وَبَنَارٍ. أَوْ عَذْلَهَا مِنَ الْوَرَقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ
وَرَهْمٍ. وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مَنْ كَانَ
عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ، عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ، مَا تَشْتِي
يَهْرَقُ. وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ، عَلَى
أَهْلِ الشَّاءِ، أَلْفِي شَاةٍ.

مہنگے ہوتے تو نبی ﷺ ان کی قیمت (دیت کی نقد رقم) میں اضافہ فرما دیتے۔ اور جب سستے ہو جاتے تو ان کی قیمت (کی مقررہ مقدار) میں کمی کر دیتے، اس وقت ہمیں بھی کیفیت ہوتی (اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان کی قیمت چار سو اور آٹھ سو دینار کے درمیان رہی یا اس کے برابر چاندی، یعنی آٹھ ہزار درہم۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جس شخص کی دیت گایوں والے کے ذمے گایوں میں (واجب الادا) ہو تو دو سو گائیں (ادا کی جائیں) اور جس شخص کی دیت بکریوں والوں کے ذمے بکریوں میں (واجب الادا) ہو تو (اس کی دیت کے طور پر) دو ہزار بکریاں ادا کی جائیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① دیت کی اصل مقدار اونٹوں سے متعین ہوتی ہے۔ ② اگر اونٹ ادا کرنا ممکن نہ ہوں تو گائے بکری کی صورت میں بھی دیت ادا ہو سکتی ہے۔ ③ دیت کی ادائیگی نقد رقم کی صورت میں بھی ممکن ہے اس صورت میں حکومت کو یا حج کو چاہیے کہ سوا اونٹوں کی قیمت کا اندازہ کر کے اتنی دیت کا فیصلہ دے۔ ④ اونٹوں کی قیمت میں کمی بیشی سے نقد رقم کی مقدار میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

۲۶۳۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مقتل خطا کی دیت تیس حصے (تین سالہ اونٹنیاں) تیس جلدھے (چار سالہ اونٹنیاں) تیس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں) تیس بنت لیون (دو سالہ اونٹنیاں) اور تیس مذکر ابن مخاض (ایک سالہ اونٹ) ہیں۔"

۲۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ: حَدَّثَنَا حَسَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ خَشِيفِ بْنِ مَالِكِ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "فِي دِيَةِ الْخَطَا عَشْرُونَ حِقَّةً"

۲۱۔ ابواب النیات

وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ
وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ
[ذُكُورًا]۱۰

۲۶۳۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْتَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَّةَ
اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَمَا
نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾
[النوبة: ۷۴]. قَالَ: بِأَخْلِيهِمُ الدِّيَّةَ.

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”یہ صرف اس بات سے ناراض ہو رہے ہیں کہ انھیں اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول نے دولت مند کر دیا۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یعنی انھوں نے دیت وصول کی (اور اس طرح دولت مند ہو گئے۔ اس کے بعد بجائے شکر گزاری کا راستہ اختیار کرنے کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا راستہ اختیار کیا۔)

باب: ۷۔ (قائل کی) دیت برادری پر ہے اگر برادری نہ ہو تو بیت المال سے ادا کی جائے

۲۶۳۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ دیت کی فے دار عاقلہ (قائل کی برادری) ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ الدِّيَّةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةً فَفِي بَيْتِ الْمَالِ (النحفة ۷)

۲۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مَتَّصُورٍ،
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُيَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ

۲۶۳۲۔ [سننہ حسن] أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في التفسير: ۱/ ۱۸۴۵، نوبة: ۹۴ من حديث محمد بن سنان الباهلي به، وانظر، ح: ۲۶۲۹، ولهذا طرف منه.
۲۶۳۳۔ أخرجه مسلم، القسامة والمحاربن، باب دية الجنين، ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد على عاقلة الجاني، ح: ۱۶۸۲ من حديث منصور به.

🔥 **فوائد و مسائل:** ① عاقلہ سے مراد وہ رشتے دار ہیں جو باپ کی طرف سے ہوتے ہیں، یعنی دوھیلائی رشتے دار۔ ② عاقلہ میں پہلے بھائی اور سہیلے وغیرہ آتے ہیں پھر چچا زاد بھائیوں کی اولاد یعنی ایک دادے کے پوتے، پھر دادے کے بھائیوں کی اولاد وغیرہ۔ ③ دیت کو عاقلہ کے ذمے کرنے میں یہ حکمت ہے کہ وہ مل جل کر دیت ادا کر سکتے ہیں کسی ایک یا چند افراد پر ناقابل برداشت بوجھ نہیں پڑتا۔ ④ دیت کو برادری سے وصول کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ لڑائی جھگڑے میں یہ لوگ عموماً ساتھ دیتے ہیں۔ اور کوئی شخص اگر قتل کرتا ہے تو اسے یہ خیال ہوتا ہے کہ میری مدد کرنے کے لیے میری برادری موجود ہے۔ جب ان پر دیت کی ذمہ داری آئے گی تو وہ مجرم کو جرم کے ارتکاب سے روکنے کی کوشش کریں گے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔

۲۶۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ذَرُوسْتَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ زَائِدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَازِيِّ، عَنِ الْمُقَدِّمِ الشَّامِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. أَغْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ. وَالْحَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. يَغْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ» .

☀️ **فوائد و مسائل:** ① وارثوں میں سب سے پہلے ان کو حصہ دیا جاتا ہے جن کے حصے قرآن مجید اور احادیث میں مقرر کر دیے گئے ہیں۔ انھیں اصحاب الغرض کہتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں یا ان کو دے کر باقی بچنے والا مال ”عصبہ“ کو ملتا ہے، یعنی میت کے وہ رشتے دار جن کا تعلق میت سے عورت کے واسطے سے نہ ہو مثلاً: بھائی، بھتیجا، چچا اور تایا وغیرہ۔ اگر عصبہ موجود نہ ہوں تو پھر ”اولو الارحام“ وارث ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میت سے تعلق عورت کے واسطے سے ہوتا ہے مثلاً: ماموں (ماں کا بھائی)، بھانجا (بہن کا بیٹا)، مانا (ماں کا

٢٦٣٤- [مصحح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ج: ٢٨٩٩ من حديث بديل به، روضه ابن الجارود، ج: ٩٦٥، وابن حبان (موارد)، ج: ١٢٢٥، والحاكم ٣٤٤/٤ على شرط الشيخين، وتعبه الذهبي، وصححه ابن القطان، وحسنه أبو زرعة الدمشقي، وله طريق آخر عند ابن حبان، ج: ١٢٦٦، وإسناده حسن.

۲۱۔ ابواب الدیات دتوں سے متعلق احکام و مسائل

والدہ اور خالہ (ماں کی بہن) وغیرہ۔ ⑤ عصبہ کی عدم موجودگی میں اولو الأرحام جس طرح ترکے کے حق دار ہوتے ہیں اسی طرح مالی ذمے داروں کی ادائیگی بھی ان پر لازم ہوتی ہے چنانچہ یہ رشتے دار اس صورت میں دیت کی ادائیگی کے بھی ذمے دار ہوتے ہیں۔ وراثت سے متعلق تفصیلی احکام و مسائل کے لیے دیکھیے: ”اسلامی قانون وراثت“ از مولانا ابوالحسن بشیر احمد رحمہ اللہ، طبع دارالسلام لاہور۔ ⑥ لا وارث میت کی جائیداد بیت المال کے لیے ہوتی ہے۔ نبی ﷺ اسلامی حکومت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے اس مال کا انتظام فرماتے تھے۔ خلیفہ المسلمین بیت المال کے ذریعے سے یہ ذمے داری پوری کرتا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ مَنْ خَالَ بَيْنَ وَلِيٍّ
الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوْدِ أَوْ الذَّيَّةِ (المنفعة ۸)

باب ۸: جو شخص مقتول کے وارث کو قصاص یا دیت نہ لینے دے (اس کا گناہ)

۲۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ :
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
كَثِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :
«مَنْ قَتَلَ فِي عَمِيَّةٍ أَوْ غَضَبِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ
سَوْطٍ أَوْ عَصَا ، فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَا . وَمَنْ
قَتَلَ عُنْدًا فَهُوَ قَوْدٌ . وَمَنْ خَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ،
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ . لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ .

۲۶۳۵ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے امدھادھند لڑائی میں یا عصبیت کی بنا پر پتھر، کوڑا یا ڈنڈا مار کر قتل کر دیا، اسے قتل خطا کی دیت ادا کرنی پڑے گی۔ اور جس نے جان بوجھ کر قتل کیا، اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور جو کوئی قصاص لینے میں رکاوٹ ہے اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض یا نفل عمل قبول نہیں ہوگا۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① امدھادھند لڑائی کا مطلب ہے کہ دو یا رتیاں آپس میں لڑ پڑیں، اس میں کسی کو پتھر وغیرہ لگا جس سے وہ مر گیا۔ اس میں یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ فلاں شخص کس کی ضرب سے مرا ہے، لہذا کسی کو متعین کر کے قصاص تو نہیں لیا جاسکتا لیکن اس کا خون بے کار بھی نہیں کیا جاسکتا، اس لیے دیت ضروری ہے۔ ② قصاص اللہ کا قانون ہے۔ اللہ کے قانون کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننا کفریہ حرکت ہے، لہذا لعنت کا باعث ہے۔ ایسے شخص کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

۲۱۔ ابواب الہیات دیکھیں سے متعلق احکام و مسائل
(المعجم ۹) - بَاب مَا لَا قُوَّةَ فِيهِ (التحفة ۹) باب ۹۔ جس صورت میں قصاص نہیں

۲۶۳۶۔ حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ] عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ دَهْمِ بْنِ قُرَّانٍ: حَدَّثَنِي يَنْغَرَانُ بْنُ جَارِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا فَرَسَ رَجُلًا عَلَى سَاعِيهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مُفَصِّلٍ. فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ لَهُ بِالذِّبَةِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْقِصَاصَ. فَقَالَ: «خُذِ الذِّبَةَ. بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا». وَلَمْ يَقْضَ لَهُ بِالْقِصَاصِ.

۲۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ ابْنِ صُهَبَانَ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا قُوَّةَ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْحَافِيَةِ وَلَا الْمُتَمَلِّقَةِ».

۲۶۳۶۔ حضرت عمران بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت حارث بن ظفر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی گھائی پر گھوڑا مار کر جوڑ کے علاوہ دوسری جگہ سے بازو کاٹ دیا۔ اس نے نبی ﷺ سے شکایت کی۔ نبی ﷺ نے اسے ویت دلوانے کا حکم دے دیا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں تو قصاص لینا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیت لے لے“ اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے قصاص کا فیصلہ نہ دیا۔

۲۶۳۷۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم کا قصاص نہیں نہ جسم کے اندرونی غلا (مثلاً پیٹ) تک پہنچ جانے والے زخم میں اور نہ ہڈی کو اپنی جگہ سے ہٹا دینے والی چوٹ میں قصاص ہے۔“

🕌 **تاکید:** ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للآلباني، رقم: ۲۱۹۰) تاہم اس قسم کے زخم جن کا برابر برابر بدلہ نہ لیا جاسکے ان کا قصاص نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے مجرم کو اس سے کم یا زیادہ نقصان پہنچے جتنا اس نے پہنچایا ہے اس

۲۶۳۶۔ [سناده ضعيف جداً] أخرجه العلياني: ۲/ ۲۶۰ من طريق أبي بكر بن عيَّاش به، وتابعه أسد بن عمرو الجلي عنده، وانظر، ح: ۲۳۴۳ لحال دهم.

۲۶۳۷۔ [سناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸/ ۶۵ من طريق أبي يعلى عن أبي كريب به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، رشدين بن سعد ضعيف ابن معين، وأبو حاتم الرازي، وأبو زرعة، والنسائي، وابن حبان، والجزعاني، وابن يونس، وابن سعد، وأبو داود، والدارقطني وغيرهم"، وله شاهد ضعيف في المطالب العالية، وروى البيهقي بإسناد حسن عن طلحة رفعه: ليس في المأموعة قود.

۲۱- أبواب الديات دینوں سے حلقہ احکام و مسائل

لیے ایسے معاملات میں مالی جرمانے (دیت) کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس کا تعلق زخم کی نوعیت اور شدت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْجَارِحِ يُقْتَلُ
بِالْقَوْدِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- زخم لگانے والا قصاص کی بجائے فدیہ (دیت) دے دے

۲۶۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمَ بْنَ حَذِيفَةَ مُصَدِّقًا. فَلَاحَظَهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ، فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ. فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: الْقَوْدُ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا» فَلَمْ يَرْضُوا. فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا». فَرَضُوا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيَّيْنَ أَتُونِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا. أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: لَا. فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُونَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْفُوا. فَكَفُوا. ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَأَاهُمْ. فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ

۲۶۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ ایک آدمی زکاۃ کے بارے میں ان سے لڑ پڑا۔ ابو جہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا تو اسے (سر یا چہرے پر) زخم آ گیا۔ ان لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! قصاص دلوائیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اتنی اتنی رقم (دیت کے طور پر) ملے گی۔“ وہ نہ مانے۔ آپ نے (رقم میں اضافہ کر کے) فرمایا: ”تمہیں اتنی اتنی رقم ملے گی۔“ تو وہ مان گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں لوگوں میں خطبہ دے کر (عام اعلان کر کے) تمہاری رضامندی کی اطلاع دے دوں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”بولیٹ قیلے کے یہ حضرات میرے پاس قصاص لینے کے لیے آئے تھے۔ میں نے انھیں اتنی اتنی رقم (دیت) کی پیشکش کی ہے۔ کیا تم لوگ راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی نہیں۔ مہاجرین نے ان لوگوں کو سرزنش کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے انھیں



۲۶۳۸- [مسندہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الديات، باب العامل يصاب على يديه خطأ، ح: ۴۵۳۴ من حديث عبد الرزاق به، وهو في مصنفه، ح: ۱۸۰۳۲، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۵، ولم أجد تصريح سماع الزهري، وتقدم، ح: ۷۰۷، وباقى المسند صحيح.

۲۱۔ ابواب الدیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

يُرِضَاكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ رُكَّ جَانِبِ الْكَلْبِ دِيًّا جَنَاحَهُ وَرُكَّ كَعْبَةً. نَبِيُّ ﷺ نَافِثًا فِي رُكَّهِمْ (دو بارہ) رُكَّہ فرما کر (دیت کی مقدار میں) اضافہ فرمادیا اور فرمایا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”میں لوگوں میں خطبہ دے کر تمھاری رضامندی کی اطلاع دے رہا ہوں۔“ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ تب نبی ﷺ نے خطبہ دیا پھر (سب لوگوں کے سامنے ان سے) فرمایا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَيْحَلٍ يَقُولُ: تَفَرَّدَ بِهَذَا مَعْمَرٌ. لَا أَغْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ. امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے محمد بن بیکہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: اس روایت کو صرف معمر نے بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ کسی سے یہ روایت مجھے معلوم نہیں۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل محبت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳/۱۱۱ و سنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد رقم: ۲۶۳۸ و صحيح سنن ابن ماجہ للألباني رقم: ۲۱۵۰) ② رُكَّہ کا بھی قصاص ہوتا ہے۔ ③ قصاص کے عوض نقد جرمانہ (دیت) درست ہے۔ ④ دیت صرف اس وقت درست ہے جب مدعی راضی ہو جائے۔ ⑤ جس معاملے میں یہ خطرہ محسوس ہو کہ عوام امیر (حاکم) پر اعتراض کریں گے تو اس میں امیر کو ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے کہ اعتراضات کا دروازہ بند ہو جائے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ باب ۱۱- نوزائیدہ بچے کی دیت

(الحققة ۱۱)

۲۶۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۶۳۹- حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے

۲۶۳۹- [استاذہ حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في دية الجنين، ح: ۱۴۱۰ من حديث محمد بن عمرو، وقال: حسن صحيح.

۲۱۔ ابواب النبیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، [عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِعُرْوَةٍ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: أَنْعِقِلْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ. وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَ. وَبِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَقُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ. فِيهِ عُرْوَةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ».

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جنین (پہٹ کے بچے) کے قتل کی صورت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے پیّا نہ کھایا چینچا نہ چلایا؟ ایسا تو کالعدم ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو شاعروں والی باتیں کرتا ہے۔ اس کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① جنین سے مراد وہ بچہ ہے جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو پیدا نہ ہوا ہو۔ ② بعض اوقات حاملہ عورت کے پیٹ پر چوٹ لگ جائے تو اس سے بچے کو ناقابل طاقی نقصان پہنچتا ہے اور وہ پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو کر مردہ پیدا ہوتا ہے اس لیے یہ بھی قتل شمار ہوتا ہے۔ ③ ایسے بچے کا حکم عام مقتول کا نہیں اس کی دیت بھی سوانٹ نہیں بلکہ صرف ایک غلام یا لونڈی ہے البتہ اگر اس کی ماں بھی اس چوٹ سے فوت ہو جائے تو اس عورت کی پوری دیت ہوگی۔ ④ شرعی حکم کے مقابلے میں قبائلی رسم و رواج کی کوئی حیثیت نہیں۔ ⑤ شاعروں والی باتوں سے یہی مراد ہے کہ جس طرح عام شاعر جھوٹ موٹ اور غیر سنجیدہ باتیں کرتے ہیں ان کی عملی دنیا میں کوئی قیمت نہیں ہوتی اسی طرح یہ باتیں بھی بے کار ہیں ان کی وجہ سے قانون تبدیل نہیں ہو سکتا۔

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَعْمَرَةَ قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي إِفْلَاصِ الْمَرْأَةِ. - يَعْنِي سِقْطَهَا. - فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيهِ بِعُرْوَةٍ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ

۲۶۶۰۔ حضرت مسور بن محزمہ (بن نوفل) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کا حمل ساقط ہو جانے کے بارے میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں اس قسم کے مقدمے میں ایک غلام یا ایک لونڈی ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۲۱۔ ابواب الدیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل
عُمَرُ: اَلْبَيْتِ يَمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ. فَشَهِدَ مَعَهُ كُوَيْلُ آدَى حَاضِرٌ وَجَمْعُ هَارٍ سَاحِدٌ كُوَيْلُ دَعَا جَانِحٍ
مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ. حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے بھی ان کے ساتھ گواہی دی۔

🕌 فائدہ: حضرت عمر ؓ نے حضرت مغیرہ ؓ کی روایت پر شک نہیں کیا بلکہ مزید اطمینان کے لیے دوسرا گواہ طلب فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ مسئلہ ایک قانون کی حیثیت رکھتا ہے لہذا پورا اطمینان ضروری ہے۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ عام لوگ جب دیکھیں گے کہ حضرت عمر ؓ کبار صحابہ ؓ پر بھی حدیث کے بارے میں سختی کرتے ہیں تو وہ بلا تحقیق حدیثیں روایت کرنے سے اجتناب کریں گے۔ واللہ اعلم۔

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
الْدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ
جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ
طَاوُسًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ أَنَّهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ النَّبِيِّ ﷺ
فِي ذَلِكَ. -يُعْنِي فِي الْجَنِينِ-. فَقَامَ حَمَلُ
ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ
أَمْرَائَتَيْنِ لِي. فَضَرَبْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى
بِمِسْطَاحٍ فَقَتَلْتُهَا، وَقَتَلْتُ جَنِينَهَا. فَقَضَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرْوٍ، عَنِيْدٍ.
وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا.

۲۶۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے (لوگوں سے) اس معاملے میں نبی ﷺ کا فیصلہ دریافت فرمایا یعنی پیٹ کے بچے کے قتل کے معاملے میں۔ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ؓ نے اٹھ کر کہا: میری دو بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی ماری (اس طرح) اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے پیٹ کے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام دلوائی اور حکم دیا کہ اس عورت کو (قصاص کے طور پر) قتل کر دیا جائے۔

🕌 نوادہ و مسائل: ① اصل قانون رسول اللہ ﷺ کا قول و عمل ہی ہے۔ ② اگر کسی مسئلے میں دلیل معلوم نہ ہو تو قرآن یا حدیث سے دلیل تلاش کرنا ضروری ہے۔ ③ حاملہ عورت کا قتل دو انسانوں کا قتل ہے یعنی ماں اور بچے کا قتل۔ عورت کا حکم تو عام قتل ہی کا ہوگا، یعنی قصاص یا پوری دیت، مگر پیٹ کے بچے کی دیت صرف ایک غلام یا ایک لونڈی ہوگی۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ الدِّيَةِ

باب ۱۴۔ دیت میں سے ترکے کی تقسیم

(الشفعة ۱۲)

۲۱۔ ابواب النیات دھن سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: دیت عاقلہ کو ملے گی۔ اور عورت کو اپنے خاوند کی دیت (خون بہا) سے ترکے والا حصہ نہیں ملے گا حتیٰ کہ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھ کر بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ترکہ دلویا تھا (تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجوع فرمایا۔)

🌞 نوآمد و مسائل: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے غالباً اس بنا پر تھی کہ دیت قاتل کے عصبہ اور کرتے ہیں لہذا وہ مقتول کے عصبہ رشتے داروں کو ملنی چاہیے اور بیوی عصبہ میں شامل نہیں۔ ② صحیح مسئلہ یہ ہے کہ دیت کی رقم بھی دوسرے ترکے کے حکم میں ہے لہذا جن جن وارثوں کو عام ترکہ ملتا ہے انھیں اسی حساب سے دیت کی رقم بھی بطور ترکہ ملے گی۔ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اجتہاد کی غلطی ممکن ہے اس لیے بعد کے علماء و ائمہ سے بالاولیٰ غلطی صادر ہو سکتی ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث معلوم ہو جانے پر اجتہاد کی رائے سے رجوع کر لیا کرتے تھے۔ علماء کو یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔

۲۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهَدَلِيَّ اللَّخْبَانِيَّ بِجِوَارِهِ مِنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي فَتَلَتْهَا امْرَأَتُهُ الْأُخْرَى.

۲۶۴۳۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمل بن مالک ہدلی رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بیوی کے ترکے سے حصہ دلویا جسے ان کی دوسری بیوی نے قتل کر دیا تھا۔

۲۶۴۲۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في المرأة تراث من دية زوجها، ح: ۲۹۲۷ من حديث سفیان به، وصححه الترمذی، ح: ۱۴۱۶، وابن الجارود، ح: ۹۶۶، وله شواهد عند الطبرانی، ح: ۲۷۶/۵، ح: ۵۳۱۵ وغیره.

۲۶۴۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه عبادہ بن أحمد في زوائد المسند: ۳۲۶/۵، ۳۲۷، أطراف المسند: ۲/۶۴۰ من حديث الفضيل به، وإسحاق لم يدرک عبادہ رضي الله عنه كما قال البخاري وغيره.

۲۱۔ ابواب البیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے کہا ہے جبکہ حمل بن مالک بن نافع رحمہ اللہ کا تفصیل کا واقعہ پیچھے حضرت عبداللہ بن عباس کی حدیث (۲۶۴۱) میں گزر چکا ہے جسے محققین نے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت یوں لکھتے ہیں ”صحیح بما قبلہ“ بنا بریں دیت بھی محتول عورت کا ترکہ ہے اس لیے اس میں سے بھی خاوند کو حصہ ملتا ہے جب کہ دیت دینا قاتل عورت کے عصہ کے ذمے ہے اور خاوند عصہ میں شامل نہیں بلکہ اصحاب الفروض میں سے ہے جس کا حصہ مقرر ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ باب: ۱۳- غیر مسلم کی دیت

(الصفحة ۱۳)

۲۶۴۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ يَنْصَفُ عَقْلَ الْمُسْلِمِينَ، وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

۲۶۴۳- حضرت عمرو بن شعيب رحمہ اللہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رحمہ اللہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ اہل کتاب کا خون بہا مسلمانوں کے خون بہا سے نصف ہے۔ اہل کتاب سے مروی یہودی اور عیسائی ہیں۔

🌟 فائدہ: یہودی اور عیسائی دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْقَاتِلِ لَا يَرِثُ باب: ۱۴- قاتل کو وراثت نہیں ملتی

(الصفحة ۱۴)

۲۶۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا الْلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

۲۶۴۵- حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوتا۔“

۲۶۴۴- [استادہ حسن] * عبدالرحمن بن الحارث بن عبداللہ بن عباس المعزومي صدوق، ونابعہ أسامة بن زيد (الترمذي، ح: ۱۴۱۳، وقال: حسن).

۲۶۴۵- [حسن] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في إبطال ميراث القاتل، ح: ۲۱۰۹ من حديث الثليث به، وانظر، ح: ۳۴۵، ولله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۴۵۶۴ وغيره.

۲۱۔ ابواب النبیات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْفَتِيلُ لَا يَرِثُ».

۲۶۴۶۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مدیج قبیلہ کے ایک آدمی ابوقادہ نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے سواوشیاں وصول کر لیں۔ میں حقے (تین سالہ اوشیاں) تیں جڈے (چار سالہ اوشیاں) اور چالیس حاملہ اوشیاں۔ پھر فرمایا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے: ”قاتل کے لیے کوئی میراث نہیں۔“

۲۶۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ، قَتَلَ ابْنَهُ، فَأَخَذَ مِنْهُ عَمْرٌ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ. ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ خِلْفَةً. فَقَالَ: أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُولِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ».

فائدہ: قاتل کو وراثت کے حصے سے محروم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ بہت دفعہ قتل کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ قاتل مقتول کی وراثت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس قانون کی وجہ سے قاتل یہ سوچنے پر مجبور ہوگا کہ قتل کی صورت میں ترکہ تو ملے گا نہیں اس کے علاوہ سزائے موت کا خطرہ موجود ہے۔ اگر سزائے موت نہ بھی ملی تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس طرح مزید دولت ملنے کے بجائے پہلی دولت بھی ہاتھ سے جائے گی۔ یہ سوچ کر وہ قتل سے پرہیز کرے گا۔

باب: ۱۵۔ عورت کی دیت اس کے عصبہ کے ذمے ہے اور اس کا ترکہ اس کی اولاد کے لیے ہے

(المعجم ۱۵) - بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَصَبَتِهَا، وَمِيرَاثُهَا لَوْلَدِهَا (التحفة ۱۵)

۲۶۴۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ

۲۶۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۶۴۶۔ [حسن] أخرجه مالك في الموطأ (یعنی): ۸۶۷/۲ عن يحيى بن سعيد به، والسند منقطع، وله شاهد حسن عند أبي داود وغيره، وحسن البوصيري.

۲۶۴۷۔ [إسناده حسن] انظر، ح: ۲۶۲۶.



۲۱۔ ابواب الذیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَغْفَلَ الْمَرْأَةُ عَصَبَتَهَا، مَنْ كَانُوا. وَلَا يَرْتُوا مِنْهَا شَيْئًا. إِلَّا مَا فَضَّلَ عَنْ وَرَثَتِهَا. وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَفَّلَهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا. فَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا.

فیصلہ صادر فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے وہ جو بھی ہوں۔ اور انھیں دیت میں سے ترکے کے طور پر کچھ نہیں ملے گا مگر وہی جو اس کے (اصحاب القروض) وارثوں سے بچ جائے۔ اور اگر عورت قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان (ترکے کے طور پر) تقسیم ہوگی۔ وہی عورت کے قاتل کو قتل کر سکتے ہیں۔

۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّيَّةَ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ. فَقَالَتْ عَاقِلَةٌ أَلَمْ تُتَوَلَّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِيرَاثُهَا لَنَا. قَالَ: لَا. مِيرَاثُهَا لِوَرَثَتِهَا وَوَلَدِهَا.

۲۶۴۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دیت، قتل کرنے والی عورت کے عصبہ رشتہ داروں کے ذمے ڈالی۔ مقتول عورت کے عصبہ رشتہ داروں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا ترکہ ہمیں ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں اس کا ترکہ اس کے خاندان اور اس کے بچوں کے لیے ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للألبانی) رقم: ۲۶۳۹ و صحیح سنن أبی داود للألبانی، التحقیق الثانی رقم: ۲۵۹۹/۳۱۰۰ بتاریخ جس طرح مرد کے ذمے واجب ہونے والی دیت اس کی برادری ادا کرتی ہے اسی طرح عورت کے ذمے واجب ہونے والی دیت بھی عورت کی برادری (عاقلة) ادا کرے گی۔ (عاقلة کی وضاحت کے لیے دیکھیے فوائد حدیث: ۲۱۳۲) ② دیت کے اصولوں کا وراثت کے اصولوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وراثت کی تقسیم کے اپنے اصول اور ضوابط ہیں وہ ان کے مطابق تقسیم ہوگی۔ ③ عصبہ رشتہ داروں کو وراثت میں وہ مال ملتا ہے جو اصحاب القروض کے حصے ادا کرنے کے بعد بچ جائے۔ اصحاب القروض اور ان کے حصوں کی تفصیل کے لیے علم میراث کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ ④ خاندان اصحاب القروض میں سے ہے۔ بیٹے قریب ترین عصبہ ہیں اس لیے خاندان کو اس کا مقرر حصہ دے کر باقی ترکہ بیٹوں میں تقسیم ہوگا۔ اگر مقتول

۲۱- ابواب الدیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

موت کے بنے موجود نہ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ خاند کا حصہ نکال کر مقتول کے ان عصہ رشتے داروں کو دلوں دیتے جنہوں نے مسئلہ پوچھا تھا۔ ۵) مقتول کے وارث ہی یہ حق رکھتے ہیں کہ قاتل سے قصاص یا دیات لینے کا فیصلہ کریں یا معاف کر دیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ الْقِصَاصِ فِي الشَّرِّ

(التحفة ۱۶)

۲۶۴۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ انھوں (حضرت ربیع کے گھر والوں) نے معاف کر دینے کی درخواست کی، لیکن انھوں نے (فریق ثانی نے معاف کرنے سے) انکار کر دیا۔ انھوں نے دیت ادا کرنے کی پیشکش کی تو انھوں نے (دیت قبول کرنے سے بھی) انکار کر دیا۔ وہ لوگ (فریقین) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا (میری بہن) ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے! اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انس! اللہ کا قانون تو قصاص ہی ہے۔“ (راوی نے کہا:) پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا کوئی بندہ ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔“

۲۶۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرَّبِيعُ، عَمَةً أَنَسٍ، ثَنِيَّةً جَارِيَةً. فَطَلَبُوا الْعَفْوَ، فَأَبَوْا. فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَأَبَوْا. فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُكْسِرُ ثَنِيَّةَ الرَّبِيعِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ». قَالَ: فَرَضِيَ الْقَوْمُ، فَعَفَوْا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ».



۲۶۴۹- أخرجه البخاري، الصلح، باب الفصل في الدية، ح: ۲۷۰۳، ۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۶۱۱، ۶۸۹۴ من طرق عن حميد بن، وصرح بالسمع عنه، وتابعه ثابت عند مسلم، ح: ۱۶۷۵.

۲۶- أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① دانت توڑنے پر بھی قصاص کا قانون نافذ ہوتا ہے، یعنی مجرم کا دانت توڑ دیا جائے یا دیت لے لی جائے یا معاف کر دیا جائے۔ ② ایک دانت توڑنے کی دیت پانچ اونٹ ہے۔ ③ حضرت انس بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر ناراضی کا اظہار نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اعتماد کا اظہار تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل پھیر دے گا اور وہ دیت لینے پر راضی ہو جائیں گے یا معاف کر دیں گے۔ ④ کسی معزز شخصیت کے لیے قانون تبدیل نہیں ہوتا۔ ⑤ اس واقعے میں حضرت انس بن عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی ہم شیرہ کی حقمت اور رفعت مقام کا اظہار ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ

باب: ۱۷- دانتوں کی دیت

(الحفۃ ۱۷)

۲۶۵۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب دانت برابر ہیں۔ سامنے کا دانت اور ڈاڑھ برابر ہیں۔“

۲۶۵۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْقَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ. الْأُتْيَةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ».

۲۶۵۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دانت کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

۲۶۵۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَابِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ التَّحَوِيُّ عَنْ يَكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَضَى فِي السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ.

فوائد و مسائل: ① اگر کوئی کسی کا دانت توڑ دے تو اس کا جرمانہ پانچ اونٹ ہے۔ ② جتنے دانت توڑے جائیں اتنے ہی جرمانہ بڑھتا چلا جائے گا، یعنی ایک دانت کے بدلے میں پانچ اونٹ ہوں گے خواہ ان کا مجموعہ

۲۶۵۰- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الدييات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۹ عن العباس القنبري به.

۲۶۵۱- [إسناده صحيح] وقال أبو بصير: "لهذا إسناده صحيح، ورجالها ثقات".

۲۱- أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

پورے انسان کی دیت (سوانت) سے بھی زیادہ ہو جائے۔ ⑤ دانتوں کے مقام یا فائدے کے فرق کی بنا پر ان کی دیت میں فرق نہیں ہوگا۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ باب: ۱۸- انگلیوں کی دیت (الحفۃ ۱۸)

۲۶۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: **يُمَى** نے فرمایا: ”یہ اور یہ برابر ہیں۔“ یعنی خنجر (چھوٹی انگلی) بصر (چھوٹی کے ساتھ والی انگلی) اور انگٹھا (سب برابر ہیں)۔
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هَلْوُهُ وَهَلْوُهُ سَوَاءٌ» يَغْنِي الْخِصْرَ وَالْيَنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

۲۶۵۳- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ التَّمَكِينِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ. فِيْهِنَّ عَشْرُ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ»۔
 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں سب (آپس میں) برابر ہیں۔ ان کی دیت دس دس اونٹ ہے۔“

۲۶۵۴- حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۵۲- أخرجه البخاري، الديات، باب دية الأصابع، ح: ۶۸۹۵ عن ابن بشار به مختصراً.
 ۲۶۵۳- [صحیح] أخرجه البيهقي: ۸/ ۸۹، ۹۲ من حديث سعيد عن مطر الوارق به مطولاً، وقابله حسين المعلم (أبو داود، ح: ۴۵۶۲، وإسناده حسن)، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۱، وللحديث شواهد كثيرة جداً، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ۱۲۹۱، وابن الجارود، ح: ۷۸۰ من حديث ابن عباس به نحو المعنى، وقال الترمذي: ”حسن صحيح“، وطريق ابن ماجه حسنه البوصيري.
 ۲۶۵۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الديات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۶ من حديث سعيد به، وصرح بالسمع عند البيهقي: ۸/ ۹۲، وللحديث طرق أخرى عند أبي داود وغيره، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۷.



۲۱- ابواب البیات دجوں سے متعلق احکام و مسائل

السَّمَرَقَنْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: **ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”الگیاں برابر ہیں۔“**
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ
 الثَّمَارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ
 ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ».

🕌 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی کسی کی ایک انگلی کاٹ دے تو اس کا جرمانہ دس اونٹ ہیں۔ ② ایک سے زیادہ
 الگیاں کٹ جانے کی صورت میں ہر انگلی کا جرمانہ دس اونٹ ہوگا۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْمَوْضِحَةِ
 باب: ۱۹- جس زخم سے ہڈی ظاہر
 ہو جائے (التحفة ۱۹)

۲۶۵۵- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: **۲۶۵۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامرؓ سے**
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ **روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جن زخموں سے ہڈی**
 أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ **ظاہر ہو جائے ان میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے۔“**
 شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
 «فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ».

🕌 فائدہ: علامہ ابن اثیرؒ نے فرمایا: ”موضحہ وہ زخم ہے جس سے ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ جس
 موضحہ کا جرمانہ پانچ اونٹ ہے وہ ایسا موضحہ ہے جو سر اور چہرے میں ہو۔ کسی اور عضو پر اگر موضحہ
 زخم لگے تو اس پر مناسب نقد جرمانہ ہے۔“ (النهاية - ادو: ۵۷)

(المعجم ۲۰) - بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَتَرَغَ
 بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَتَرَغَ
 بَلَدَهُ فَتَنَدَّرَ ثَنَائِيًا (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- اگر ایک آدمی دوسرے کو
 دانت سے کاٹے اور اس کے ہاتھ کھینچنے
 پر کانٹے والے کے دانت اکھڑ
 جائیں (تو کیا حکم ہے؟)

۲۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: **۲۶۵۶- حضرت یحییٰ بن امیہ اور حضرت سلمہ بن**

۲۶۵۵- [حسن] انظر، ح: ۲۶۵۳، وهذا طرف منه.

۲۶۵۶- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الفسامة، ذكر الاختلاف على عطاء، في هذا الحديث، ح: ۴۷۶۹ من ۴۴

۲۱۔ أبواب الديات

... دونوں سے حلق و کام و مسائل

امیہ سے روایت ہے ان دونوں نے فرمایا: غزوہ تبوک میں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ ہمارا ایک دوست تھا۔ راستے میں اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ آدمی نے اپنے ساتھی کے ہاتھ پر دانت سے کاٹ لیا ساتھی نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا۔ وہ اپنے دانت کی دیت لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی اپنے بھائی کا ہاتھ اس طرح چباتا ہے جس طرح اونٹ (کسی کا ہاتھ) چبا جاتا ہے پھر دیت مانگے آ جاتا ہے۔ اس دانت کی کوئی دیت نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانت کو بدر (دیت کا حق نہ رکھنے والا) قرار دے دیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمِّيهِ يَغْلَى، وَسَلَمَةَ ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا. فَأَقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَنَحْنُ بِالطَّرِيقِ. قَالَ: فَتَعَصَّ الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ. فَجَذَبَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ. فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَمِسُ عَقْلَ ثَنِيَّتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَبَعْضِ الْفَحْلِ. ثُمَّ يَأْتِي يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا» قَالَ: فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.



۲۶۵۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کے بازو پر دانت سے کاٹ لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کانٹے والے کا دانت ٹوٹ کر گر گیا۔ یہ مقدمہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے دانت کو دیت کا حق نہ رکھنے والا قرار دے دیا۔ اور فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسے کا قاتل ہے جیسے اونٹ کاٹ کھاتا ہے۔“

۲۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلَى ذِرَاعِهِ. فَتَرَكَ يَدَهُ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتُهُ. فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: «يَقْضِمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ».

«حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عند أحمد: ۲۲۳، ۲۲۲/۴ وغيره، وله شواهد عند البخاري وغيره، انظر الحديث الآتي.

۲۶۵۷۔ أخرجه البخاري، الديات، باب إذا عض رجلاً فوقعت ثنياه، ح: ۶۸۹۲، ومسلم، القسامة والمحاربين، باب الفاضل على نفس الإنسان وعضه إذا دفعه المصول عليه... الخ، ح: ۱۶۷۳ من حديث قتادة به، وصرح بالسماع.

۲۱۔ ابواب البیات دجوں سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① جس پر حملہ کیا جائے وہ اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے۔ ② اس کوشش میں اگر حملہ آور کو نقصان پہنچ جائے تو اسے دوسرے سے جرم اندیش دلا یا جائے گا۔

(المعجم ۲۱) - بَاب: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
(الصفحة ۲۱) باب: ۲۱۔ غیر مسلم کے قصاص میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

۲۶۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلَقَمَةُ بْنُ عَمْرِو الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: لَا. وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ. إِلَّا أَنْ يَزُوقَ اللَّهُ رَجُلًا قَهْمًا فِيهِ الْقُرْآنُ. أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. فِيهَا الذِّبَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

۲۶۵۸۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو (دوسرے) لوگوں کے پاس نہیں؟ انھوں نے کہا: ہمیں قسم ہے اللہ کی! ہمارے پاس تو وہی کچھ ہے جو لوگوں کے پاس ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن کی سمجھ عطا فرمادے یا جو اس نوشتے میں ہے۔ اس تحریر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمائے ہوئے دیت کے مسائل تھے اور یہ (لکھا ہوا تھا) کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

فوائد و مسائل: ① حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بعض لوگوں نے خود ان کے بارے میں غلط باتیں مشہور کر دی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر ممکن حد تک ان غلط عقائد کی تردید فرمائی۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ”علم باطن“ عطا فرمایا تھا جو شریعت کے ظاہری علم سے مختلف ہے۔ موجودہ تصوف کے سلسلے بھی اسی تصور پر قائم ہیں۔ یہ غلط عقیدہ ہے۔ تذکرہ نفس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ یہ کوئی خفیہ علم نہیں۔ ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ”علم جہر“ بھی منسوب ہے۔ جس کے ذریعے سے لوگ اپنے خیال میں ماضی اور مستقبل کی غیب کی باتیں معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ سب بے بنیاد ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور کو علم الغیب جاننے والا تسلیم کرنا قرآن کی بہت سی آیات کا انکار ہے۔ ④ قرآن مجید میں غور و تدبر کر کے علمی نکات دریافت کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ علم حاصل کرنا اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کو سنوارنا اصل مطلوب ہے۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث نبوی

① اگر مسلمان کسی ذمی کو قتل کر دے تو قصاص کے طور پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دیت و دلائی باقی ہے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے۔

۲۶۵۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۶۵۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔“

۲۶۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا دُرُّ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ».

۲۶۶۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ عہد والے (ذمی) کو اس کے عہد میں قتل کیا جائے۔“

فوائد و مسائل: ① اسلامی سلطنت میں رہنے والے غیر مسلم کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کا فرض ہے۔ ② ذی کو اس وقت تک قتل کرنا جائز نہیں جب تک وہ کوئی ایسا جرم نہ کرے جس سے اس کا معاہدہ ختم ہو جائے مثلاً: قرآن مجید کی بے حرمت یا نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی وغیرہ۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ لَا يَقْتُلُ الْوَالِدُ
بَوْلَدِهِ (الصفحة ۲۲)

باب: ۲۲- باپ کو اولاد کے بدلے
میں قتل نہ کیا جائے

۲۶۶۱- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا ۲۶۶۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

٢٦٥٩- [صحیح] أخرجه أحمد: ٢/ ٢١٥ من حديث عبد الرحمن بن عياش به مطولاً، وإسناده حسن، وللحديث طرق عن عمرو بن شعيب عن أبي داود، ح: ٤٥٠٦، وأحمد: ٢/ ١٧٨، ١٨٠، ١٩٢ وغيرهما، والحديث السابق شاهد له.

٢٦٦٠- [صحيح] وضعه البوصيري من أجل حش، انظر، ح: ٢٤٤٦، وللحديث طرق عند أبي داود، ح: ٤٥٠٦، ٤٥٣١، وابن حبان (موارد)، ح: ١٦٩٩ وغيرهما.

٢٦٦١= [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي به، انظر، ج: ٢٥٩٩ من هذا الكتاب، وللحديث شواهد ضعيفة، وانظر الحديث الأخر.

۲۶۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ».

🌞 **فائدہ:** مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے حسن اور صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱/۲۶، ۲/۲۹، والإرواء: ۱/۲۷۱، رقم: ۳۲۱۳، وسنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۶۷۳) بتابریں ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اولا دقل ہو جائے تو ماں یا باپ کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا، البتہ دوسری مناسب سزا ضروری ہے جیسے کہ حدیث ۲۶۳۶ میں دیت لینے کا ذکر ہے۔

باب: ۲۳ - کیا غلام کے بدلے میں آزاد کو (تھپا میں) قتل کیا جائے گا؟
(المعجم ۲۳) - بَاب: هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ؟ (الصفحة ۲۳)

۲۶۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۶۶۳- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت

٢٦٦٢- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدييات، باب ما جاء في الرجل يقتل ابنه بقاء منه أم لا؟، ح: ١٤٠٠ من حديث أبي خالد الأحمر بـ * والحجاج بن أرطاة تقدم حاله، ح: ٤٩٦، ١٦٢٩، ٢٥٨٧، وعنه، وتابعه محمد ابن عجلان به عند البيهقي ٣٨/٨، وغيره، وصححه ابن الجارود، ح: ٧٨٨، وغيره، وابن عجلان، وعنه، وتقدم، ح: ١٦٦٧، وللحديث طرق أخرى، وقال عبدالحق الإشبيلي: "هذه الأحاديث كلها معلولة، لا يصح منها شيء" (تلخيص: ١٧/٤).

٢٦٦٣- [حسن] أخرجه أبوداود، الديلم، باب من قتل عبده أو مثله به أيقاد منه، ح: ٤٥١٧ من طريق سعيد به، وبقائه شعبة وغيره (أبوداود، ح: ٤٥١٥)، وحسنه الترمذي: ٤٤٩٤، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ٤/ ٣٦٧، ٤٤٩٤.

۲۱۔ ابواب النبیات دجوں سے حلقہ احکام و مسائل

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ. وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اسے قتل کر دیں گے اور جس نے غلام کے ناک کان کاٹے، ہم بھی اس کے ناک کان کاٹ دیں گے۔“

۲۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مُتَعَمِّدًا. فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً. وَنَقَاهُ سَنَةً. وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۲۶۶۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو عمدہ قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور مسلمانوں (کے مال غنیمت) میں سے اس کا حصہ ختم کر دیا۔



(المعجم ۲۴) - بَاب: يُقْتَلُ مِنَ الْقَاتِلِ
کَمَا قَتَلَ (النفقة ۲۴)

باب: ۲۴۔ قاتل جس طرح قتل کرے
اس سے اسی طرح قصاص لیا جائے

۲۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَتَلَهَا. فَرَضَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

۲۶۶۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل کر اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس (قاتل) کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

۶۶۷۱۔ ووافقه الذهبي) حسن عن سمرة حسن، تقدم، ح: ۲۱۸۳.

۲۶۶۴۔ [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف لضعف إسماعيل بن عياش، وتقدم، ح: ۳۴۵، وتدليس إسماعيل بن عياش، ح: ۱۷۵'.
۲۶۶۵۔ أخرجه البخاري، الخصومات، باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلم والنهوء، ح: ۱۶۱۳، ۲۷۴۶، ۶۸۸۴، ومسلم، الفسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره... الخ، ح: ۱۶۷۲ من حديث همام به.

۲۱- ابواب النبیات دیکھیں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا: «كَأَنَّكَ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ خَجْرَيْنِ.

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا: «كَأَنَّكَ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ خَجْرَيْنِ.

۲۶۶۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا: «كَأَنَّكَ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ خَجْرَيْنِ.

فوائد و مسائل: ① پتھروں کے درمیان قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سر پتھر پر رکھ کر اوپر سے دوسرا پتھر مارا جس سے وہ شدید زخمی ہوگئی اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہوگئی۔ ② گواہی کے معاملے میں واضح اشارہ کلام کے حکم میں ہے۔ نماز میں اس قسم کا اشارہ کلام کے حکم میں نہیں۔ (صحیح البخاری) الکسوف، باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، حدیث: (۱۰۵۳) ③ سزائے موت اسی طرح دی جائے جس طرح قاتل نے قتل کیا ہو۔

باب: ۲۵- قصاص صرف تلوار

سے قتل کر کے لیا جائے

(المعجم ۲۵) - بَاب: لَا قَوْذَ إِلَّا

بِالسَّيْفِ (التحفة ۲۵)

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا: «كَأَنَّكَ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ: فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ خَجْرَيْنِ.

۲۶۶۸- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الطَّلَاقُ، بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمُورِ، ح: ۵۲۹۵، تَلْقِيقًا، ۶۸۷۷، ۶۸۷۹، ۶۸۸۰، الْقِسَامَةُ وَالْمَعَارِيزُ، الْبَابُ السَّابِقُ، ح: ۱۶۷۲، مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ بِهِ.

۲۶۶۹- [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا] أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مَعَانِي الْأَثَرِ: ۱۸۴/۳، مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ بِهِ * جَابِرُ السَّيْفِ، تَقْدِيمُ، ح: ۳۵۶، وَأَبُو عَازِبٍ مُسْتَوْدَعٌ (تَقْرِيبٌ)، وَانْظُرِ الْحَدِيثَ الْآخَرَ.

۲۱- ابواب النبیات

ابنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ».

۲۶۶۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ: حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ مَالِكٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ».

(المعجم ۲۶) - بَاب: لَا يَخْنِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ (التحفة ۲۶)

دعوت سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۶۸- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قصاص صرف تلوار سے ہوتا ہے۔"

باب: ۲۶- کوئی کسی کے جرم کا ذمے دار نہیں

۲۶۶۹- حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "سنو! کوئی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی پر جرم نہیں کرتا۔ نہ باپ کے جرم کی ذمے داری اس کے بیٹے پر ہے نہ بیٹے کے جرم کی ذمے داری اس کے باپ پر ہے۔"

۲۶۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ، عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا لَا يَخْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. لَا يَخْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ».

۲۶۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۶۷۰- حضرت طارق بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۶۸- [إسناده ضعيف] الحسن عمن، وتقدم، ح: ۷۱، وفيه علة أخرى، وأخرج الدارقطني: ۳/ ۱۰۵ بإسناد حسن عن مبارك بن الحسن مرسلاً، وقال: قال يونس: قلت للحسن عمن أخذت هذا؟ قال: سمعت النعمان بن بشير يذكر ذلك، يعني أنه موقوف عليه، والله أعلم.

۲۶۶۹- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۴۹۸، ۴۹۹ من حديث شيبه، وأصله في سنن أبي داود، ح: ۳۳۴ وغيره.

۲۶۷۰- [إسناده صحيح] أخرجه الدارقطني: ۳/ ۴۴، ۴۳ من حديث ابن نمير به مطولاً، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۸۳، والحاكم: ۲/ ۶۱۱، ۶۱۲، والذهبي، والبيهقي.

فائدة: رواه الفضل بن موسى عن يزيد بن زياد بن أبي الجعد عن أبي صخر جامع بن شداد عن طارق بن عبد الله المحاربي به.



حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: حَدَّثَنَا جَمَاعٌ بَيْنَ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيئِهِ، يَقُولُ: «لَا تَجْنِي أُمَّ عَلَى وَلَدٍ. أَلَا لَا تَجْنِي أُمَّ عَلَى وَلَدٍ».

ہے انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے حتیٰ کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بظلوں کی سفیدی نظر آئی۔ آپ نے فرمایا: ”سنو! کسی ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔ سنو! کسی ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔“

۲۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحَرِّ، عَنِ الْخُشْخَاشِ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: أَكُتِّ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعِيَ ابْنِي. فَقَالَ: «لَا تَجْنِي عَلَيْهِ، وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ».

۲۶۷۱۔ حضرت خشخاش عمرو بن رافع: حدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحَرِّ، عَنِ الْخُشْخَاشِ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: أَكُتِّ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعِيَ ابْنِي. فَقَالَ: ”کسی جان کے جرم کی ذمہ داری اس سے نہیں ہوگی اور اس کے جرم کی پرش تجھ سے نہیں ہوگی۔“

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ مَرْبُكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى».

۲۶۷۲۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی جان کے جرم کی ذمہ داری دوسری جان پر نہیں۔“

❦ فوائد و مسائل: ❶ مجرم کے جرم کی سزا اس کے باپ، بیٹے، بھائی یا دوست وغیرہ کو نہیں دی جاسکتی۔ ❷ مفرد مجرم کو بکڑے کے لیے اس کے اقارب پر سختی کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ ❸ مظلوک شخص سے اقرار کرانے کے لیے مناسب حد تک سختی کی جاسکتی ہے۔ ❹ مظلوک یا مجرم شخص سے اس کے شریک جرم ساتھیوں کے

۲۶۷۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۴۴/۴، ۳۴۵ عن هشيم بن عيسى، وقال: قال هشيم مرة يونس قال: أخبرني مخير عن حصين بن أبي الحر* (وانظر المسند: ۸۱/۵)، فالسند ضعيف لجهالة المخبر، والحديث السابق شاعده، وللحديث طريق آخر عند البيهقي: ۲۷/۸.

۲۶۷۲۔ [إسناد حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجالها ثقات، وأبو العوام اسمه عمران بن داود، وإن ضعفه النسائي فقد وثقه الجمهور".



۲۱- أبواب الديات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

بارے میں معلوم کرنے کے لیے مناسب حد تک سختی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ایسے قرائن موجود ہوں جن سے اس کا محاکوک و مجرم ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْغُبَارِ (التحفة ۲۷) باب: ۲۷- جن چیزوں میں دیت نہیں

۲۶۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چوپائے کا پہنچایا ہوا زخم بدر (رایگاں) ہے۔ اور کان (میں گر کر آنے والا زخم) بدر ہے اور کنواں بدر ہے۔“

۲۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جانور کا پہنچایا ہوا زخم بدر (رایگاں) ہے اور کان بدر ہے۔“

۲۶۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کان بدر (رایگاں) ہے کنواں بدر ہے اور چوپائے کا پہنچایا ہوا زخم بدر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: عجماء سے مراد وَالْعَجْمَاءُ الْبَيْهْمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرِهَا۔

۲۶۷۳- [صحیح] تقدم، ح: ۲۵۰۹۔

۲۶۷۴- [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۱۷/ ۱۴، ح: ۶۰ من حديث كثير به * كثير ضعيف جدًا، منهم، تقدم ح: ۱۲۵، والحديث السابق شاهد له۔

۲۶۷۵- [صحیح] وقال البوصيري: "منقطع"، وانظر، ح: ۲۶۴۳، لعلته، وح: ۲۶۷۳ شاهد له۔

۲۱۔ ابواب الدیات

دعویٰ سے متعلق احکام و مسائل

وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَذْرُ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔
موشی وغیرہ جانور ہیں۔ اور جبار، یعنی ہڈوہ ہوتا ہے

جس کا کوئی تاوان (یادیت وغیرہ) نہ ہو۔

۲۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگ ہر (رائیگاں) ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اور کتوں ہر ہے۔“

النَّارُ جُبَارٌ، وَالْبُرُ جُبَارٌ۔

فوائد و مسائل: ① ہنر کے معنی رائیگاں ہونا، بیکار، لغو بے فائدہ اور بے مقصد ہو جانا، اسی طرح رائیگاں کرنا بے کار اور بے مقصد بنانا ہیں، یعنی یہ لازم اور متعدي دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ موشی کے ہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے اور اسی اثنا میں کسی کو زخمی کر دے یا ہلاک کر دے تو جانور کے مالک پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ اس سے قصاص یا دیت کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ② معدنی چیزیں ٹکانے کے لیے جو کان کھودی جاتی ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مزدور کان میں کام کر رہا ہے کہ اوپر سے پتھر گرا یا بچے سے پتھر گر کر راستہ بند ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ مزدور فوت ہو گیا۔ اس صورت میں کان کا مالک قاتل شمار نہیں ہوگا۔ اس پر قتل خطا والی دیت بھی لازم نہیں ہوگی۔ ③ کنویں کے ہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کنویں سے پانی ٹکانے کی کوشش میں کنویں میں گر پڑے یا کوئی اور ایسا حادثہ پیش آ جائے تو کنویں کا مالک ذمہ دار نہیں ہوگا۔ ④ آگ ہر ہونے کی یہ صورت ہے کہ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت سے آگ جلائی ہو یا اس کی چنگاریاں اڑ کر کسی کی چیز پر پڑ گئیں، جن کو روکنا آگ جلانے والے کے بس میں نہ تھا۔ اس صورت میں آگ سے بچنے والے نقصان کی ذمہ داری آگ جلانے والے پر نہیں ہوگی اور اس سے تاوان نہیں لیا جائے گا۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْقَسَامَةِ (الحفۃ ۲۸)

باب: ۲۸۔ قسامت کا بیان

۲۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حضرت کھل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے

عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ

بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بن کھل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ تک دیتی کی وجہ سے

۲۶۷۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الدیات، باب في النار تعدى، ح: ۴۵۹۴ من حديث عبد الرزاق به،
وفي الصحيحين الصحيحين للإمام همام بن منبه رحمه الله، تقدم، ح: ۱۳۸، وأصله متفق عليه.

۲۶۷۹۔ أخرجه البخاري، الأحكام، باب كتاب الحاكم إلى عماله والقاضي إلى أمانته، ح: ۷۱۹۲ من حديث مالك به، وسلم، القسامة والمحاربين، . . . ، باب القسامة، ح: ۶/۱۶۶۹ من حديث بشر بن عمر به.

۲۱۔ ابواب الدیات

وجوں سے متعلق احکام و مسائل

ابْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كُتُبَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ. فَأَتِيَتْ مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَالْقَوْمُ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ بِخَيْبَرَ. فَأَتَى يَهُودَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ، وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ. فَلَذَبَ مُحَيِّصَةُ بَتَكَلُّمٍ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَبِيرٌ، كَبِيرٌ يُرِيدُ السَّنَ». فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ. ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنْ تَذُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِنَّمَا أَنْ تُؤْذِنُوا بِعَرْبٍ» فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. فَكَتَبُوا: إِنَّا، وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِحُوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: «تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحْجُونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «فَتَحْلِفَ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ. فَقَوَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ. حَتَّى أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ.

(روزی کی تلاش میں) خیر گئے۔ (وہاں) کسی نے آ کر محیسہؓ کو بتایا کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے خیبر کے ایک کنویں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ محیسہؓ نے یہودیوں کے پاس جا کر انہیں کہا: قسم ہے اللہ کی! تمہی نے اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ (خیبر سے) اپنے قبیلہ والوں کے پاس گئے اور انہیں صورت حال بتائی پھر محیسہؓ (اپنے بڑے بھائی حویصہؓ اور حضرت عبدالرحمن بن سہلؓ کے ساتھ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ محیسہؓ نے بات شروع کرنی چاہی کیونکہ (حادثے کے وقت) خیبر میں وہی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے محیسہؓ سے فرمایا: ”بڑے کا لحاظ کرو۔“ یعنی جو عمر میں بڑا ہے (اسے بات کرنے دو)۔ چنانچہ حویصہؓ نے بات کی پھر ان کے بعد محیسہؓ نے بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا وہ تمہارے مقتول کی دیت دیں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے میں اہل خیبر کے نام لکھا۔ انہوں نے (جواب میں) لکھا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حویصہؓ، محیسہؓ اور عبدالرحمنؓ سے فرمایا: ”کیا تم قسمیں کھاتے ہو اور اپنے آدمی (مقتول) کا خون بہا (دیت) لینے کے مستحق بنے ہو؟“ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (قسمیں کھا کر خود کو بے گناہ ثابت کر دیں گے)۔“ انہوں نے کہا: وہ مسلمان

دیتوں سے حلقہ احکام و مسائل

نہیں (ان کے لیے جھوٹی قسمیں کھانا معمول بات ہے۔) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے عبد اللہ بن کھیل بھجی دیت دے دی۔ اور ان کے پاس سو اونٹیاں بھیج دیں۔ اور وہ ان کے گھر پہنچا دی گئیں۔

قَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَضْتَنِي مِنْهَا نَافَةٌ
حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری تھی۔

❦ فوائد و مسائل: ① جب کوئی شخص قتل ہو جائے اور اس کے قاتلوں کا پتہ نہ چلے تو مدعی قبیلہ کے پچاس آدمی ملکوک افراد کے بارے میں قسم کھائیں کہ یہ ہمارے قاتل ہیں۔ اگر وہ قسم کھالیں تو مدعا علیہم سے دیت دلوائی جائے گی۔ اگر یہ لوگ قسم نہ کھائیں تو مدعا علیہم میں سے پچاس آدمی یہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کریں تو ان پر ضروری ہوگا کہ قاتل کو پیش کریں اور اگر وہ قسم کھالیں تو وہ بری ہو جائیں گے اور ان سے دیت وصول نہیں کی جائے گی۔ اس صورت میں دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ ② قسم کھانے والوں میں کوئی بچہ عورت غلام یا مجنون شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اگر پچاس افراد کی تعداد مکمل نہ ہو سکے تو جتنے افراد موجود ہیں وہی پچاس قسموں کی تعداد پوری کریں۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ از محمد فؤاد عبد الباقی) ③ اہم معاملات میں بزرگوں کو بات کرنی چاہیے نیز بزرگوں کی موجودگی میں نوجوانوں کو بات کرنے میں مہل نہیں کرنی چاہیے۔



۲۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَخْمَرِيِّ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ غَيْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ يُونُسَ وَمُحَيَّصَةَ، ابْنَتِي مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، ابْنَتِي سَهْلٍ. خَرَجُوا يَتَنَازَعُونَ بِخَيْبَرٍ. فَعَدِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقُتِلَ. فَلَمَّا رَوَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تَقْسِمُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ

۲۶۷۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسعود کے بیٹے حمصہ اور حمصہ (رضی اللہ عنہا) اور سہل کے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن (رضی اللہ عنہما) غلہ لینے خیبہ گئے۔ (وہاں) عبد اللہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا گیا۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم قسمیں کھا کر (دیت کے) مستحق بنے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں جب کہ ہم نے دیکھا

۲۱۔ ابواب الدیات

نُفْسُكُمْ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: «فَتَبَرَّكُمْ يَهُودُ؟»
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا تَقَتَّلْنَا. قَالَ: فَوَدَّاهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَنَدِهِ.

دیتوں سے علق احکام و مسائل

نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہودی (قتل) کیا کرے؟ تم
سے بری ہو جائیں گے۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر
تب تو وہ ہمیں قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ (وہ جسے
چاہیں گے قتل کر کے پچاس جھوٹی قسمیں کھا لیا کریں
گے۔) جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس (بیت المال)
سے اس کی دیت ادا فرمادی۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ مَنْ مَثَلَ بِعَبْدِهِ فَهُوَ
خَرٌّ (الصفحة ۲۹)

باب: ۲۹۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کا
مشلہ کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا

۲۶۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي فَرُوهَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ رُوحٍ بْنِ زُبَاعٍ، عَنْ
حَدِّهِ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَخْضَى
غُلَامًا لَهُ. فَأَغْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُثْلَةِ.

۲۶۷۹۔ حضرت سلمہ بن روح بن زباع اپنے غلام
(حضرت زباع بن روح جذالی رضی اللہ عنہ) سے روایت
کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
انھوں نے اپنے غلام کو کھسی کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے مشلہ
کی وجہ سے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

۲۶۸۰- حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمَرْجِي
السَّمَرَقَنْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ سَمِيلٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو حَمْرَةَ الصَّبْرِيُّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ
شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَارِخًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«مَا لَكَ؟» قَالَ: سَيِّدِي رَأَيْتِي أَقْبَلُ جَارِيَةً

۲۶۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حاص رضی اللہ عنہ
روایت ہے کہ ایک آدمی چیتا چلاتا نبی ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کیا
ہوا؟“ اس نے کہا: میرے آقا نے مجھے اس کی ایک
لوٹری کا بوسہ لیتے دیکھ لیا تو اس نے میرے مردانہ
اعضاء کاٹ ڈالے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کا

۲۶۷۹۔ [صحيح] أخرجه الطبراني: ۲۶۹/۵، ح: ۵۳۰۲ من حديث عبد السلام بن حرب به، وضعفه البوصيري
من أجل إسحاق بن أبي فروة، ح: ۳۴۵، والمحدث الآتي شاهد له.

۲۶۸۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الدييات، باب من قتل عبده أو مثله به، ح: ۴۵۱۹ من حديث أبي حمزة
به، وأخرجه أحمد، والطبراني، ح: ۵۳۰۱ من طريق معمر، وابن جريج عن عمرو بن شعيب به.

۲۱۔ ابواب النبیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

لَهُ، فَجَبَّ مَذَاجِيْرِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ميرے پاس لاؤ۔“ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ پکڑا نہ جاسکا تو رسول اللہ ﷺ نے (غلام سے) فرمایا: ”جا“ تو آزاد ہے۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میری مدد کون کرے گا؟ راوی نے کہا: اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر میرے آقا نے مجھے دوبارہ غلام بنا لیا تو مجھے کون چھڑائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مومن“ یا فرمایا: ”ہر مسلمان (تیری مدد کرے گا)۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی شخص اپنے غلام کے اعضاء کاٹ دے تو آقا سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ ② غلام سے اگر ایسی زیادتی کی جائے جس کی سزا قصاص ہے تو غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ③ اعضاء سے مراد ناک، کان یا ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔

(المعجم ۳۰) - بَاب: أَحْفَ النَّاسِ قِتْلَةً،
أَهْلُ الْإِيمَانِ (التحفة ۳۰)
باب: ۳۰۔ مومن قتل کرتے وقت بھی
سب لوگوں سے زیادہ تقوے کا
خیال رکھتے ہیں

۲۶۸۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّؤَلِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَحْفَ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلَ الْإِيمَانِ».

۲۶۸۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل کرنے کے انداز میں بھی سب لوگوں سے زیادہ گناہ سے بچنے والے مومن ہی ہوتے ہیں۔“

۲۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُثَيْبِ بْنِ نُؤَيْرَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۲۶۸۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ہی قتل کرنے کے انداز میں بھی سب لوگوں سے زیادہ گناہ سے بچنے والے ہوتے ہیں۔“

۲۶۸۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۹۴/۱ من حديث هشيم أنا مغيرة به، وانظر الحديث الآتي لعله.

۲۶۸۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في النهي عن المثلة، ح: ۲۶۶۶ من حديث مغيرة به، وانظر، ح: ۲۰۷۴ لتدليس إبراهيم النخعي * وهنئ بن نويرة مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى.

۲۱۔ ابواب النبیات دُخول سے متعلق احکام ومسائل

﴿إِنَّ أَغْفَ النَّاسِ قِتْلَةً، أَهْلَ الْإِيمَانِ﴾.

☀ فائدہ: مذکورہ دونوں روایتیں اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہیں تاہم صحیح مسلم میں اسی مفہوم کی روایت موجود ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ آؤی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبح ہونے والے جانور کو راحت پہنچائے (ممكن حد تک کم سے کم تکلیف پہنچائے)۔“ (صحیح مسلم، الصيد والذبايح، باب الامر بالاحسان الذبح والقتل، وتحديد الشفرة، حدیث: ۱۹۵۵ و سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۷۰)

(المعجم ۳۱) - بَابُ: الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ
وَمَاؤُهُمْ (التحفة ۳۱)

۲۶۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّغْنَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ. وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. يَشْتَعِي بِدِمَائِهِمْ أَذْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَى أَقْصَاهُمْ».

۲۶۸۳ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے خون باہم ہم مرتبہ ہیں۔ وہ دوسروں (غیر مسلم و دشمنوں) کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ ان کا ادنیٰ بھی معاہدہ کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو وہ (مجاہد) بھی غنیمت ادا کرے گا جو سب سے دور (اور دشمن سے بالکل قریب) ہے۔“

☀ فوائد ومسائل: ① خون برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قصاص اور دیت کے معاملات میں کسی ادنیٰ اور اعلیٰ کا فرق نہیں نہ قبائل کے لحاظ سے نہ غریب امیر ہونے کے لحاظ سے۔ سب کے حقوق برابر ہیں۔ اسی طرح چچہ اور بڑا بھی ایک ہی حکم میں ہے۔ ② مسلمانوں کو دشمن کے خلاف بالکل متحد ہونا چاہیے ورنہ پوری قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ③ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو دشمن سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے۔ ④ اگر کسی غیر مسلم کو ایک ادنیٰ مسلمان بھی امان دے دے تو سب مسلمانوں کے لیے اس کی پابندی ضروری ہے۔ ⑤ کوئی مجاہد غنیمت کا مال خود ہی اپنے پاس نہیں رکھ سکتا بلکہ اسے چاہیے کہ غنیمت کم ہو یا زیادہ امیر لشکر کے پاس جمع کرائے، پھر اپنے حصے کے مطابق وصول کرے۔ یہ نہ سوچے کہ امیر دور ہے اور اگر وہاں یہ تھوڑی سی چیز پہنچاؤں گا تو ہو سکتا ہے یہ میرے حصے ہی میں آجائے لہذا میں اسے امیر کے پاس جمع نہیں کرتا، اپنے پاس ہی رکھ لیتا ہوں۔ ایسے نہ کرے بلکہ اصول کی پابندی کرے۔

۲۶۸۳۔ [صحیح] وضعه البوصيري لضعف حنش، وللحديث طرق عند أبي داود وغيره، انظر، ج: ۲، ۶۶۱.

۲۱۔ ابواب النیات وحسن سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْجَنُوبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُونَ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. وَتَكَافَأُوا مَعَهُمْ».

۲۶۸۳۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان دوسروں کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ اور ان کے خون باہم برابر ہیں۔“

۲۶۸۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَدُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. تَكَافَأُوا مَعَهُمْ وَأَمَّاوَاهُمْ. وَيَجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَذْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَقْصَاهُمْ».

۲۶۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کا ہاتھ غیروں کے خلاف (ایک ہی) ہوتا ہے۔ ان کے خون اور مال (مرتبے اور قابل حفاظت ہونے کے لحاظ سے) برابر ہیں۔ اور مسلمانوں کے خلاف (کسی غیر مسلم کو) سب سے کم درجے کا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے اور مسلمانوں کو وہ (مجاہد) بھی (قتیت) ادا کرے گا جو سب سے دور ہے۔“

(المعجم ۳۲) - بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

(التحفة ۳۲)

۲۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ

۲۶۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ذی کفالت کرے اسے جنت کی خوشبوئیں آئے گی حالانکہ اس کی

۲۶۸۴۔ [صحیح] أخرجه ابن عدي: ۱۹۶۸/۵ من طريق إبراهيم بن سعيد به، وفي المطبوع تصحيف فليصح وضعفه البوصيري من أجل عبد السلام بن أبي الجنوب، وقد ضعفه ابن المديني، وأبو زرعة وغيرهما، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۸۵۔ [إسناده حسن] انظر، ح: ۲۶۸۴.

۲۶۸۶۔ [أخرجه البخاري، الحزبة والموادعة، باب إنم من قتل معاهدًا بغير جرم، ح: ۳۱۶۶، ۶۹۱۴ من حديث الحسن بن عمرو به.

۲۱۔ أبواب الديات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا، لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا».

خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے محسوس ہوتی ہے۔“

۲۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَدِّي بْنُ سُلَيْمَانَ: أَنَّكَ ابْنَ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا، لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا يَرِاحُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا».

۲۶۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی ذمی کو قتل کیا، جس کی (حفاظت کی) ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے اٹھائی ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے محسوس ہوتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان ملک کے غیر مسلم باشندے ”ذمی“ کہلاتے ہیں کیونکہ اسلامی حکومت ان کے حقوق کی حفاظت کا ذمہ اٹھاتی ہے۔ ② یہ حقوق انھیں اللہ کے حکم سے اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں دیے جاتے ہیں اس لیے گویا ان کا ذمہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اٹھایا ہے لہذا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری کی ادائیگی میں خلل ڈالے۔ ③ جنت کی خوشبو نہ پانے کا مطلب یہ ہے کہ جنت سے ہزاروں میل دور ہوگا۔ آخرت میں صرف جنت اور جہنم ہی کے مقامات ہیں اس لیے اس میں یہ وعید ہے کہ وہ فحش جہنم میں جائے گا۔

(المعجم ۳۳) - بِقَابِ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى ذِمَّةِ فَقَتَلَهُ (التحفة ۳۳)

باب: ۳۳۔ کسی کو امان دے کر قتل کرنے والے کا بیان

۲۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي السَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

۲۶۸۸۔ حضرت رفاعہ بن شداد قتہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: اگر میں نے حضرت عمرو بن

۲۶۸۷۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الديات، باب ما جاء فيمن يقتل نفساً معاهداً، ح: ۱۴۰۳ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح" ومعدني ضعيف، وابن عجلان عنن، تقدم، ح: ۱۹۶۷، والحدیث السابق شاهد له.

۲۶۸۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۲۲۵/۵، ح: ۸۷۳۹ من حديث أبي عوانة به، وصححه البوصيري، قلت: عبد الملك بن عمير: (۲۶۱۸ب) صرح بالسماع عند النسائي (الكبرى، ح: ۸۷۴۱) إلا أنه قال: "حدثني عامر بن شداد" والصواب: "رفاعة بن شداد"، وتابعه إسماعيل السدي عن رفاعه به عند ابن حبان، ح: ۱۹۸۲ وغيره، وللحديث طرق أخرى.

۲۱۔ ابواب النبیات دتھوں سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْقِثْبَانِيِّ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِيِّ الْحِزْأَمِيِّ، لَمَسَّيْتُ فِيمَا بَيْنَ رَأْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ، فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لَوَاءَهُ عَذْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

حق خزانہ: ایک حدیث نہ سنی ہوئی تو مختار ثقفی کے سر اور دھڑ کے درمیان چلنا (اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیتا)۔ میں نے حضرت عمروؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے کوئی اپنا خون محفوظ سمجھتا ہو اور وہ اسے قتل کر ڈالے تو قیامت کے دن وہ (قاتل) عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔“

🌞 نوامد و مسائل: ① کسی کو امان دے کر قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ② عہد شکنی اتنا بڑا جرم ہے کہ قیامت کے دن ایسے جرم کے جسم پر جھنڈا نصب ہوگا جس سے ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ فلاں شخص عہد شکن ہے۔ اس طرح اس کی سخت بدنامی ہوگی۔ ③ مختار بن عابد ثقفی نے حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد ان کے انتقام کا نعرہ بلند کیا اور اس طرح عوام کی ہمدردیاں حاصل کیں۔ حضرت حسینؓ کے قاتلوں سے انتقام لینے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ اسے عوام کی محبت اور ہمدردی حاصل ہو گئی ہے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ حضرت مصعب بن زبیرؓ نے اسے قتل کر کے اس فتنے کا خاتمہ کیا۔

۲۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِيهِ قَصْرِهِ. فَقَالَ: قَامَ جَبْرِئِيلُ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ. فَمَا مَنَعَنِي مِنْ ضَرْبِ عُنُقِهِ إِلَّا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا أَمِنَكَ الرَّجُلُ عَلَى دَمِهِ، فَلَا تَقْتُلْهُ» فَذَاكَ الَّذِي مَنَعَنِي مِنْهُ.

۲۶۸۹۔ حضرت رفاعہؓ سے روایت ہے: انھوں نے کہا: میں مختار ثقفی کے پاس اس کے محل میں گیا۔ اس نے کہا: جبرئیل (علیہ السلام) ابھی ابھی میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں۔ میں صرف اس لیے اسے قتل نہ کر سکا کہ میں نے حضرت سلیمان بن صریدؓ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی تھی کہ آپ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کے بارے میں مطمئن ہو (اسے یقین ہو کہ اس کے ہاتھ سے میری جان محفوظ ہے) تو اسے قتل نہ کر۔“ اسی (فرمان) نے مجھے اس (کو قتل کرنے) سے روک دیا۔

۲۶۸۹۔ [استادہ ضعیف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۳/۳۲۳، وأحمد: ۶/۳۹۳، وابن عدي: ۴/۱۸۹۹ من حديث أبي ليلي عبد الله بن مسيرة الحارثي الواسطي به، وضعفه البوصيري، و عبد الله بن مسيرة ضعيف (تقريب)، وأبو عاكفة الهمداني مجهول - وقع في المسند أبو عاكفة وهو تصحيف، راجع أطراف المسند: ۲/۵۰۸ وهاثم، والحدث السابق يغني عنه.

۲۱۔ أبواب الديات دھجوں سے متعلق احکام و مسائل

باب ۳۴۔ قاتل کو معاف کرنا

(المجم ۳۴) - بَابُ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَاتِلِ

(التحفة ۳۴)

۲۶۹۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص نے قتل کر دیا۔ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ نے اسے مقتول کے وارث کے سپرد کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! قسم ہے اللہ کی! میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا: ”سنو! اگر وہ سچا ہوا پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔“ اس نے اسے آزاد کر دیا۔ راوی نے بیان کیا: اس کے بازو چڑے کی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ (اس کے چھوڑ دینے پر) وہ رسی کھینچا ہوا نکلا (اس لیے) اسے ڈونسنے والا کہا جانے لگا۔

۲۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ. فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلْوَلِيِّ: «أَمَّا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ، دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ: فَخَلِّي سَبِيلَهُ. قَالَ: وَكَانَ مَكْشُوفًا بِنِسْعَةٍ. فَخَرَجَ يَجُوزُ نِسْعَتَهُ. فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ.



۲۶۹۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شخص اپنے ولی (قریبی رشتہ دار) کے قاتل کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”معاف کر دو۔“ اس نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خون بہا لے لو۔“

۲۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْقُسَيْلَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوَدْبٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۶۹۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الديات، باب الإمام يأمر بالمعفو في الدم، ح: ۴۴۹۸ من حديث أبي معاوية، وصححه الترمذي، ح: ۱۴۰۷ * الأعمش عن، تقدم، ح: ۱۷۸، وتقوية بعض العلماء لروايته عن أبي صالح ليس بجيد كما حققته في نيل المصنوع، ح: ۵۱۷، ولكن لحديثه شاهد صحيح عند مسلم، ح: ۱۶۹۰، وأبي داود، ح: ۴۵۰۱ وغيرهما.

۲۶۹۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه السائي: ۱۷/۸، والقاسمة، ذكر اختلاف الناقلين لخبر علقمة بن وائل، ح: ۴۷۳۴ عن عيسى بن يونس به.

۲۱۔ ابواب الدیات: دینوں سے متعلق احکام و مسائل

مَالِکٌ قَالَ: أُنْثِی رَجُلٌ بِقَاتِلٍ وَیَوِّهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: «أَغْفُ» فَأَبَى. فَقَالَ: «خُذْ أَرْشًا» فَأَبَى. قَالَ: «فَاذْهَبْ فَاغْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِنْهُ». قَالَ: فَلَحِقَ بِهِ. فَقَبِلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: «أَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِنْهُ» [فَحَلَّتْ سَبِيلُهُ].

اس نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اسے قتل کر دو تم بھی اس جیسے ہو۔“ ایک آدمی اس کے پیچھے جا کر اسے ملا اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اسے قتل کر دو تم بھی اس جیسے ہو۔“ اس نے (فورا) اسے چھوڑ دیا۔

قَالَ: فَرُوذِي يَجْرُ يَسْعَتُهُ ذَاهِبًا إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: نَحْنُ هَذَا نَحْنُ أَوْفَقُهُ.

راوی کہتے ہیں: دیکھا گیا کہ وہ شخص (سر) چڑے کی (ری) کھینچتا ہوا گھر جا رہا تھا۔ (راوی کے اس لفظ سے) معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کے وارث نے اسے باندھا ہوا تھا۔

قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُولَ: «أَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِنْهُ».

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ کے بعد کسی کو یہ کہنے کا حق حاصل نہیں: ”اسے قتل کر دے تو بھی اس جیسا ہے۔“

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا حَدِيثُ الرَّمْلِيِّينَ، لَيْسَ إِلَّا عِنْدَهُمْ.

امام ابن ماجہ نے فرمایا: یہ حدیث رملہ والوں کی ہے۔ صرف انھوں نے روایت کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مقتول کے وارث کو حق حاصل ہے کہ قاتل سے قصاص لے یا معاف کر دے۔ ② قتل خطا کی صورت میں قصاص لینا درست نہیں دیت لی جاسکتی ہے یا معاف کیا جاسکتا ہے۔ ③ قتل خطا کی صورت میں قصاص لینا خود قتل کرنے کے برابر گناہ ہے۔ ④ مقتول کے وارث نے پہلے یہ لفظ نہیں سنا تھا: تو کسی اسی کی طرف ہے اس لیے وہ قصاص کی نیت سے لے کر چلا۔ جب ارشاد نبوی معلوم ہوا تو فوراً چھوڑ دیا۔ ⑤ یسعۃ سے مراد چڑے کا پتلا اور لمبا ٹکڑا ہے جو رسی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اردو میں اسے سہم بھی کہتے ہیں۔ ⑥ حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کا عذر تسلیم کر لیا تھا اس لیے قصاص کے طور پر قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ہم ظاہر پر عمل کے مکلف ہیں۔ اگر ایسے قرآن و دلائل موجود نہ ہوں جن سے اس کا قتل خطا ثابت ہو تو محض مجرم کے کہنے سے قتل خطا تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ ⑦ ”رملہ والوں کی حدیث“ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کی جو سندیں ہیں ان سب میں رملہ سے تعلق رکھنے والے راوی

۲۱۔ ابواب الدیات دلوں سے متعلق احکام و مسائل

موجود ہیں۔ یہ حدیث کی صحت پر شک کا اظہار نہیں بلکہ اس قسم کے نکتے علمائے حدیث کی باریک بینی پر دلالت کرتے ہیں۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ
(التحفة ۳۵)

۲۶۹۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب بھی کوئی ایسا مقدمہ پیش کیا گیا جس میں قصاص ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ:
أَبَانَا حَبَّانُ بْنُ وَهَّابٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بَكْرِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي يَمِيمَةَ قَالَ:
لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا
رُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ فِيهِ
الْقِصَاصُ، إِلَّا أَمَرَ بِهِ بِالْعَفْوِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① قصاص لینا جائز ہے لیکن معاف کر دینا افضل ہے۔ ② حاکم فریقین کو معافی یا صلح کا مشورہ دے سکتا ہے لیکن متعلقہ فریق کے لیے ضروری نہیں کہ اس مشورے کو تسلیم کرے۔

۲۶۹۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے پھر وہ اس (تکلیف پہنچانے والے) کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے۔“

۲۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ،
عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ
يُضَاقُ بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ، فَيَتَصَدَّقُ بِهِ، إِلَّا
رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ».

سمِعْتُهُ أَذُنَايَ، وَوَعَاةَ قَلْبِي.
حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات میرے کانوں نے سنی اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔

۲۶۹۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الدييات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، ح: ۴۴۹۷ من حديث عبد الله ابن بكر به.

۲۶۹۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدييات، باب ما جاء في العفو، ح: ۱۳۹۳ من حديث يونس بن سعيد ابن يحمى أبو السفر الكوفي ثقة لكنه أرسل عن أبي الدرداء كما في التهذيب وغيره، فإسناده منقطع.

۲۱۔ ابواب النبیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَامِلِ يَحِبُّ عَلَيْهَا

باب: ۳۶۔ اگر حاملہ عورت پر قصاص

الْقَوْدُ (التحفة ۳۶)

لازم ہو

۲۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

۲۶۹۴۔ حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو عبیدہ

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ، عَنْ ابْنِ
أَنَعَمْ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ عَنَمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ
ابْنُ الْجَرَّاحِ، وَعَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَشَدَّادُ
ابْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ،
إِذَا قَتَلَتْ عَمْدًا، لَا تُقْتَلُ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي
بَطْنِهَا، إِنْ كَانَتْ حَامِلًا، وَحَتَّى تُكْفَلَ
وَلَدَهَا. وَإِنْ زَنَتْ، لَمْ تُرْجَمْ حَتَّى تَضَعَ مَا
فِي بَطْنِهَا، وَحَتَّى تُكْفَلَ وَلَدَهَا».

بن جرّاح، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد
بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اگر عورت قتل عمد کا ارتکاب کرے اور وہ حاملہ ہو تو
اسے (قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے
پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے اور حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنے بچے کی
پرورش کی ذمہ داری سونپ دے۔ اور اگر وہ زنا کرے
تو اسے رجم نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے پیٹ کا بچہ
پیدا ہو جائے اور حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنے بچے کی پرورش کی
ذمہ داری سونپ دے۔“

🕌 فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم اس کی بابت صحیح مسلم کی روایت میں مروی
ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب زنا کا جرم سرزد ہو گیا اور انھوں نے حاضر ہو کر اقرار کر لیا اور کہا کہ میں امید
سے ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ولادت تک حد کو مؤخر فرمایا۔ ولادت کے بعد جب ایک انصاری صحابی نے
بچے کی پرورش کی ذمہ داری قبول کی تب عائشہ رضی اللہ عنہا کو رجم کیا گیا۔ (صحیح مسلم، الحدود، باب من
اعترف علی نفسه بالزنی، حدیث: ۱۶۹۵)



وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اس کی اقسام

✽ لغوی معنی: وصیت الْإِبْصَاء (وصیت کرنے) کے معنی ہیں ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں: [الْعَهْدُ إِلَى الْغَيْرِ فِي الْقِيَامِ بِفِعْلِ أَمْرٍ حَالِ حَيَاتِهِ أَوْ بَعْدَ وَفَاتِهِ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۸/۸) ”وصیت سے مراد کسی شخص سے یہ عہد لینا ہے کہ وہ فلاں کام موصی (وصیت کرنے والے) کی زندگی یا موت کے بعد کرے گا۔“ جبکہ اس کا اطلاق کسی دوسرے شخص کے لیے مال مقرر کرنے پر بھی ہوتا ہے۔

✽ اصطلاحی تعریف: [تَمْلِيكَ مُضَافٍ إِلَى مَا بَعْدَ الْمَوْتِ بِطَرِيقِ التَّبَرُّعِ، سَوَاءً أَكَانَ الْمَمْلُوكُ غَيًّا أَوْ مَنْفَعَةً] (حوالہ مذکور) ”قریب المرگ شخص کا اپنی موت کے بعد کسی چیز کا تبرعاً کسی کو مالک بنادینا وصیت کہلاتا ہے خواہ وہ چیز کوئی مادی شے ہو یا کوئی فائدہ ہو۔“

✽ وصیت کی مشروعیت: وصیت کرنا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (البقرة: ۱۸۰) ”تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی

۲۲۔ ابواب الوصایا ۔ وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیّت اور اس کی اقسام

مال چھوڑ کر مرنے لگے تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے پر بیڑ گاؤں پر یہ حق ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ [اَلْاٰثْلُکَ وَالْاٰثْلُکَ کَبِیْرٌ] ”ایک تہائی کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔“ (مسنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۷۰۸) نیز آپ نے فرمایا: [مَا حَقُّ اَمْرِیْ مُسْلِمٍ لِّهٖ شَیْءٌ یُّوَصِّیْ فِیْهِ یَبِیْتُ لِکَلِّتَیْنِ اِلَّا وَّوَصَّیْتُہٗ مَکْتُوبَۃً عَنْہٗ] [صحیح البخاری، الوصایا، باب الوصایا، حدیث: ۲۷۲۸] و صحیح مسلم، الوصیۃ، باب وصیۃ الرجل مکتوبۃ عنده، حدیث: ۱۶۲۷) ”کسی مسلمان کے لیے دو راتیں گزارنا بھی جائز نہیں کہ اگر اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو۔“

* مشروعیّت وصیت کی حکمت: اللہ تعالیٰ نے غرباء اور مساکین اقرباء کے لیے مالدار رشتے داروں کے اموال میں حق رکھا ہے تاکہ مالدار شخص کو دنیا میں نیک دعائیں اور نیک نامی حاصل ہو جبکہ آخرت میں اجر عظیم اس کا مقدر بنے لیکن یہ اس شرط پر ہے کہ وصیت کرنے والا اصل ورثاء کو نقصان نہ پہنچائے۔

* وصیت کی اقسام بلحاظ حکم: ① واجب: ایسی وصیت واجب ہے جو حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں ہو مثلاً: قرض کی ادائیگی، امانتوں کی سپردگی، کفارات کی ادائیگی اور روزوں وغیرہ کا نذیر۔

② مستحب: غیر ورثاء رشتے داروں کے لیے وصیت کرنا مستحب ہے۔ ③ مباح: غیر وارث امیر رشتے داروں کے حق میں وصیت کرنا مباح ہے۔ ④ مکروہ تحریمی: گناہوں میں ملوث افراد اور اللہ تعالیٰ کے بانگیوں کے حق میں وصیت کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۲) أَبْوَابُ التَّوْضِيَا (التحفة ۱۴)

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟

(المعجم ۱) - [بَاب] وَهَلْ أَوْضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (التحفة ۱)

۲۶۹۵-۲۶۹۶-۱م المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ترکے میں) نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری نہ اونٹ اور نہ آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔“

۲۶۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْضِيَ بِشَيْءٍ.

🕌 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں یہ فرمایا تھا: ”میرے وارث و دینار اور درہم تقسیم نہیں کریں گے۔ میری بیویوں کے خرچ اور عامل کے اخراجات کے بعد جو بچے وہ صدقہ ہے۔“ (صحیح البخاری) الوصایا، باب نفقة القیم للوقف، حدیث: ۲۴۷۶② بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ خاص وصیتیں کی تھیں، یا ان کے حق میں خلافت کی وصیت کی تھی، یہ تصور بالکل غلط ہے جیسا کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۲۶۹۸، ۲۶۹۹)

۲۶۹۵- أخرجه مسلم، الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء، بوضي فيه، ح: ۱۶۳۵ عن محمد بن عبد الله بن

نعمير به.

۲۲۔ ابواب الوصایا

۲۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْقُوبٍ، عَنْ
طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى: أَوْضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟
قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَكَيْفَ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ
بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْضَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۹۶۔ حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے کہا: کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟ انھوں نے فرمایا: آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کی وصیت کی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ: قَالَ
الْهَزَلِيُّ بْنُ شُرَحْبِيلٍ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى
وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَذَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا، فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامٍ.

حضرت ہزبل بن شرحبیل بن مصریل رحمہ اللہ نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصی کو (جو حضرت علی کو قرار دیا جاتا ہے) نظر انداز کر کے امیر بن سکتے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو یہ چاہتے تھے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کی کسی کے حق میں وصیت مل جاتی، خواہ وہ ان کی ناک میں ٹیکل ہی ڈال لیتا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① مسائل کا سوال خلافت کی وصیت کے بارے میں تھا۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے واضح کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی کوئی وصیت نہیں فرمائی۔ ② مسائل کا دوسرا سوال ایک اشکال کا اظہار ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عام مسلمانوں کو وصیت کا حکم دیا ہے تو خود بھی وصیت کی ہوگی، خصوصاً خلافت جیسے اہم معاملے میں ضرور فرمایا ہوگا کہ میرے بعد فلاں خلیفہ ہوگا تو جواب میں فرمایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے قرآن پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ جس میں یہ حکم بھی ہے: ﴿وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء: ۵۹) ”تم (مسلمانوں) میں سے جو صاحب امر ہوں ان کا حکم مانو۔“ ③ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا سب سے اہم پہلو اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ متعین فرمائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود یہ منصب سنبھال لیں، بلکہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے مقرر کیے ہوئے خطیے کی اطاعت میں آخری حد تک جانے کو تیار ہو جاتے۔

۲۶۹۶۔ أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا، ج: ۴، ۲۷۴: ۴۴۶۰ من حديث مالك بن يعقوب به، ومسلم، الوصية، الباب السابق، ج: ۱، ۱۶۳۴: ۱۶۳۴ من حديث وكيع به، وقول هزيل صحيح، وأخرجه أحمد: ۴/ ۴۸۱، ۴۸۲ عن وكيع به.

۲۶۹۸- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ :
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُعِيَّزَةَ، عَنْ
 أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ :
 كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ : اَلصَّلَاةُ وَمَا
 مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .

۲۶۹۸- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ
 تھا: ”نماز اور تمہارے ملک“۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے انھیں صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد کے محققین نے ان پر تفصیلی بحث کی ہے اس تفصیلی بحث سے تصحیح حدیث کی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء لألبانی) رقم: ۲۱۷۸۰ وفقہ السیرة: ۵۰۱، والموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۲۵/۲، ۲۵/۱۹، ۲۵/۲۱۰ (۲۱۱) ② اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی نماز کی تاکید فرمائی۔ ③ غلاموں کا طبقہ معاشرے کا ایک مظلوم طبقہ تھا جسے اسلام نے اتنی عزت دی کہ غلام بڑے بڑے عہدوں تک پہنچے۔ خاندان غلامان کی بادشاہت برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک ایک روشن باب ہے۔ ④ یہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت تھی۔ نبی ﷺ کی زبان مبارک کے آخری الفاظ یہ تھے: اَللّٰهُمَّ

٢٦٩٧- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ١٦٧/٣ من حديث سليمان التيمي به، وصححه ابن حبان (مؤاد)، ح: ١٢٢٠، وحسن البوصيري، وأخرجه أبي يعلى: ٣٤٨/٥، ح: ٢٩٩٠ عن أحمد بن المقدام به، وتابعه هريم بن عبد الأعلى أبو حمزة الأسدي عنده (ص: ٣٠٩، ح: ٢٩٣٣) عن المعتمر به **قادة** عن، وتقديم، ح: ١٧٥، ولحديثه شواهد، كلها ضعيفة، انظر، ح: ١٦٢٥، والحديث الآتي وغيرهما، الله أعلم.

٣٦٩٨- [استاذ ضيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في حق المملوك، ح: ٥١٥٦ من حديث محمد بن فضيل به منبره عن رتقدم، ح: ١٣٠٢، وأم موسى مجهولة الحال، وللحديث شواهد كلها ضعيفة.

۲۲۔ ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

الرَّفِیقُ الْأَعْلَى [”اے اللہ! بلند مرتبہ ساتھیوں سے ملا دے۔“ (صحیح البخاری، المغازی، باب آخر ماتکلم به النبی ﷺ، حدیث: ۳۳۱۳) ۵] جس طرح ہم خاندانی معاملات کے بارے میں وصیت کرتے ہیں اسی طرح دین کے احکام پر عمل کرنے کی بھی وصیت کرنی چاہیے۔ ۱ رسول اللہ ﷺ کی یہ وصیت دین اور دنیا دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام میں دونوں کو برابر اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ باب: ۳۔ وصیت کی ترغیب

(التحفة ۲)

۲۶۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”مسلان کا یہ حق نہیں کہ اگر
عُمَرُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَمَّا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ دو راتیں بھی اس حال میں
يَبْتَ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، إِلَّا گزاریے کہ اس کی وصیت اس کے بارے میں لکھی
وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ“ ہوئی اس کے پاس موجود نہ ہو۔“



فوائد و مسائل: ۱ وصیت ایسی چیز ہے کہ اس کا فائدہ اور ثواب مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے جب وصیت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ۲ انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم نہیں، ممکن ہے بندے کو اس حال میں موت آ جائے کہ اسے وصیت کرنے کا موقع نہ ملے اس لیے بہتر ہے کہ وصیت ہر وقت تیار رکھی جائے۔ ۳ پہلے سے وصیت لکھ رکھنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اس میں حسب خواہش تبدیلی کر سکتا ہے۔ ۴ قرض اور امانت وغیرہ کی تفصیل ہمیشہ لکھ کر رکھنی چاہیے۔

۲۷۰۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
الْجَهْظِيُّ: حَدَّثَنَا دُرُومْتُ بْنُ زَيْدٍ: ”محرورم وہ ہے جو اپنی
حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وصیت کرنے سے محروم رہا۔“
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْمَحْرُومُ مَنْ حَرِمَ وَصِيَّتُهُ“

۲۶۹۹۔ أخرجه مسلم، الوصية، باب وصية الرجل مكتوبة عنده، ح: ۱۶۲۷ من حديث ابن نمير به، أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا، ح: ۲۷۳۸ من حديث مالك به.

۲۷۰۰۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "لهذا إسناده ضعيف للضعف الرقاشي، تقدم، ح: ۱۰۸۰، والراوي عنه."

۲۲۔ ابواب الوصایا وصیت سے متعلق احکام و مسائل

🕌 **فائدہ:** مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو گیا وہ ان فوائد سے محروم رہ گیا جو اسے وصیت سے حاصل ہو سکتے تھے مثلاً: صدقہ کرنے کی وصیت کرنا تو اسے بعد میں اس کا ثواب ملتا، قرض کی ادائیگی کی وصیت کرنا تو وارث اس کا قرض ادا کر دیتے اور وہ بری الذمہ ہو جاتا۔ فوت ہونے کے بعد اس کو تباہی کی تلافی ناممکن ہے اس لیے ایسا شخص بہت ہی خیر سے محروم رہ گیا۔

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ، مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَمُسْتَبْرَأٍ، وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ، وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ.**

۲۷۰۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وصیت کر کے فوت ہوا وہ سیدھی راہ پر اور مست طریقے پر (عمل کرتا ہوا) فوت ہوا۔ وہ تقویٰ اور شہادت کی موت مرا۔ اور اس حال میں مرا کہ اس کی بخشش ہو چکی تھی۔“

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ [عَنِ] ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **«مَا حَقُّ أَفْرَأَى مُسْلِمٍ بَيْتٍ لِيَلْتَنِينَ، وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».**

۲۷۰۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اسے یہ حق نہیں کہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔“

۲۷۰۱۔ [استادہ ضعیف جداً] وضعه البوصيري، وأخرجه ابن عدي: ۱۶۸۵/۵ عن بقية حدثني يزيد بن عوف حدثني عمر بن صباح عن أبي الزبير عن جابر به * يزيد مجهول (تقريب)، عمر بن صباح متروك، كذب ابن راهويه (أيضاً)، ولعله لوضوح أمره أسقطه محمد بن المصنف، وكان بدلس كما في التقريب وغيره، وبقية تقدم، ج: ۷۱۲، ۵۵۱.

۲۷۰۲۔ أخرجه البخاري من حديث مالك عن نافع به، انظر، ج: ۲۶۹۹، وأخرجه الساجي: ۲۳۹/۶، ح: ۳۶۲۷ بإسناد صحيح عن ابن المبارك عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قوله، يعني أنه موقوف، قلت: وقع في الأصل: 'روح بن عوف عن نافع'، وفي النسخ الهلندية: 'روح بن عون عن نافع'، والصواب: 'روح عن ابن عون عن نافع'، والله أعلم * وروح هو ابن عبادة، وهذا السند لم يذكره الإمام العزي رحمه الله في تحفة الأشراف: ۱۱۲/۶.

۲۲۔ ابواب الوصایا - وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳) - بَابُ الْخَيْبِ فِي الْوَصِيَّةِ

(النحفة ۳)

۲۷۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے وارث کو ترکہ دینے سے بھاگے گا (ایسی وصیت کرے گا جس سے جائز وارث کو حصہ ملے یا اس کے اصل حصے سے کم ملے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کی جنت کی میراث سے محروم فرمادے گا۔“

۲۷۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدی ستر سال تک نیک لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر جب (مرے وقت) وصیت کرتا ہے تو وصیت میں نا انصافی کرتا ہے اس طرح اس کا انجام برے کام پر ہوتا ہے چنانچہ وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ اور ایک آدی ستر سال تک برے لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر (مرے وقت) وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس طرح اس کا انجام نیک کام پر ہوتا ہے چنانچہ وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ ہوتا یہ آیت

پڑھو: ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۲۷۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ الْعُمِّي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ [فَرَّ] مِنْ مِيرَاثٍ وَارِثِهِ، قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۲۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَتَيْنَا مَعْمَرَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شُهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً. فَإِذَا أَوْصَى حَافٍ فِي وَصِيَّتِهِ. فَيُخْتَمَ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً. فَيَعْدِلُ فِي وَصِيَّتِهِ، فَيُخْتَمَ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿تِلْكَ

حُدُودُ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَذَابٌ مُهِينٌ﴾



۲۷۰۳۔ [إسناده ضعيف جداً] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف زيد العمي وابنه عبد الرحيم".

۲۷۰۴۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الرضايا، باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، ح: ۲۸۶۷ من حديث أشعث به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۱۷ قلت: شهر تقدم حاله، ح: ۱۴۹۶، ولم يثبت الجرح المفسر فيه، وقضية السرقة لم تصح، وقال الذهبي في ديوان الضعفاء (ص: ۱۴۵) 'شهر بن حوشب مختلف فيه وحديثه حسن ...'، وقال السفلاني في الفتح ۶۵/۳ "وشهر حسن الحديث وإن كان فيه بعض الضعف".

۲۲۔ ابواب الوصایا

[النساء: ۱۳، ۱۴]۔

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

يُدْخِلُهُ جَنَّتِ تَحْرِيٍّ مِّنْ تَحْنِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيدِينَ
فِيهَا وَ ذَلِكَ الْقَوْرُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَمُصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا بَالِغًا فِيهَا
وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۳﴾ یہ حدیں اللہ کی (مقرر کی
ہوئی) ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ
کی فرماں برداری کرے اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے
جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جن میں وہ
ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو
غضب اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے
اور اس کی (مقررہ) حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم
میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے
لیے رسوا کن عذاب ہے۔“



۲۷۰۵۔ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد (حضرت
قرہ بن ایاس بن ہلال مزی بنی امیہ) سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی وفات کا
وقت آیا تو اس نے وصیت کی اور اس کی وصیت اللہ کی
کتاب کے مطابق تھی اس کا یہ عمل اس کی زندگی میں
ترک شدہ زکا کا کفارہ بن جائے گا۔“

۲۷۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ
سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ، عَنْ خَلِيدِ بْنِ أَبِي خَلِيدٍ، عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْصَى، وَكَانَتْ
وَصِيَّتُهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا تَرَكَ
مِنْ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ».

باب ۳۔ زندگی میں ہر عمل اور مرتے
وقت فضول خرچی کی ممانعت

(المجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْسَانِ
فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبَذِيرِ حَتَّى الْمَوْتِ (التحفة ۴)

۲۷۰۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۱/۴۸، ۱۴۹ من حديث بقية به، وقال البوصيري: "لهذا إسناده
ضعيف، بقية (۱۱۲۱، ۵۵۱) مدلس وشيخه أبو حلبس مجهول * خاليد وتلميذه مجهولان كما في التقريب وغيره،
وللحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني: ۱۹/۳۳ وغيره.

۲۷۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۷۰۶- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ وَابْنِ
شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي رُوَيْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَنَيْتُ مَا أَحَقُّ النَّاسَ مِنِّي
بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ. وَأَبْيَكَ
لَتُنْبَأَنَّ». [قَالَ:] «أُمُّكَ» قَالَ: «نُمُّ مَنْ؟»
قَالَ: «نُمُّ أُمُّكَ» قَالَ: «نُمُّ مَنْ؟» قَالَ: «نُمُّ
أُمُّكَ» قَالَ: «نُمُّ مَنْ؟» قَالَ: «نُمُّ أُمُّكَ»
قَالَ: بَنَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ مَالِي كَيْفَ
أَتَصَدَّقُ فِيهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ. وَاللَّهِ لَتُنْبَأَنَّ»
[أَنْ] تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ. تَأْمُلُ
الْعَيْسَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ. وَلَا تُنْمِلُ. حَتَّى إِذَا
بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَهْنًا، قُلْتَ: مَالِي لِفُلَانٍ،
وَمَالِي لِفُلَانٍ. وَهُوَ لَهُمْ، وَإِنْ كَرِهَتْ».

نے فرمایا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ میرے حسن
سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!
قسم ہے میرے باپ (کے رب) کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔
تیری ماں (تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق
ہے۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تیری
ماں۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تیری
ماں۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا
باپ۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے
مال کے بارے میں بتائیے کہ میں اس میں سے کس
طرح صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! قسم ہے اللہ
کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ (وہ اس طرح ہے کہ) تو اس
وقت صدقہ کرے جب تو تندرست ہو اور مال سے محبت
رکھتا ہو تجھے زندہ رہنے کی امید ہو اور فقر کا اندیشہ ہو۔
(یہ صدقہ کا صحیح وقت ہے) اور مؤخر نہ کرنا حتیٰ کہ جب
تیری جان یہاں (حلق تک) پہنچ جائے پھر تو کہے: میرا
مال فلاں کو دے دینا! میرا مال فلاں کو بھی دے دینا۔ وہ تو
انھی کا ہو چکا اگرچہ تجھے یہ (حقیقت) ناگوار محسوس ہو۔“



🌟 فوائد و مسائل: ① اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے قسم کھانا جائز ہے۔ ② جواب دینے سے پہلے

تہدید کے طور پر کوئی بات کہنے سے سائل جواب کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے جیسے آپ کا یہ فرمانا: ”میں
تجھے ضرور بتاؤں گا۔“ ③ قسم صرف اللہ کی ذات کی کھانا جائز ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں وارد ہے۔ ارشاد نبوی
ہے: ”اللہ تعالیٰ تھمیں پاپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے پس جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش

رہے۔“ (صحیح البخاری، الأدب، باب من لم یزکف من قال ذلک منأولا أو جاهلا، حدیث: ۷۱۰۸) اس لیے اس حدیث میں ”باپ کی قسم“ سے مراد ”باپ کے رب کی قسم“ ہے۔ عربی زبان میں قرینے کی موجودگی میں الفاظ حذف کر دینا عام ہے۔“ جیسے (وَاسْأَلِ الْقُرْیَةَ) ”بہشتی سے پوچھیے۔“ (بو سف ۸۲: ۱۲) یعنی (وَاسْأَلِ أَهْلَ الْقُرْیَةِ) [بہشتی کے باشندوں سے پوچھیے۔“ ⑤ حسن سلوک میں ماں کا حق زیادہ ہے کیونکہ وہ باپ کی نسبت زیادہ نرم دل اور زیادہ حساس ہوتی ہے تاہم اگر ماں کسی ایسے کام کا حکم دے جو شرعاً ممنوع یا مکروہ ہو اور باپ اس غلط کام سے منع کرے تو باپ کا حکم ماننا ضروری ہے اور یہ ماں سے حسن سلوک کے معافی نہیں۔ ⑥ صحت کی حالت میں صدقہ زیادہ افضل ہے کیونکہ اس وقت دل میں مال کی محبت زیادہ شدید ہوتی ہے اور اسے خرچ کرنا اس لیے بھی مشکل محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں حالات خراب ہونے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے جبکہ موت کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ اب میں اسے استعمال تو نہیں کر سکوں گا لہذا صدقہ کر کے فائدہ حاصل کر لوں۔ اس وقت دل میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ ⑦ زندگی کے آخری ایام میں صدقہ کرنا یا وصیت کرنا شرعاً درست ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں بھی صدقے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۰۷۔ حضرت بسر بن جاش قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی پھیلی پر لعاب مبارک والا پھرا اپنی سہیل انگلی (اس کی طرف اشارے کے طور پر) رکھی اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا فرمایا“ پھر جب تیری جان یہاں پہنچ جاتی ہے یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا تب تو کہتا ہے: میں صدقہ کرتا ہوں۔ اب صدقے کا وقت کہاں ہے؟“

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَانَا حَرِيزُ بْنُ عُفَّانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ جَحْشٍ الْقُرْنِيِّ قَالَ: بَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي كَفِّهِ. ثُمَّ وَضَعَ إصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ وَقَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَّى تُعْجِزُنِي، ابْنُ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ. فَإِذَا بَلَغْتَ نَفْسَكَ [إِلَى] هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ - قُلْتَ: أَتَصَدَّقُ. وَأَنَّى أَرَأَاكَ الصَّدَقَةَ؟“

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے وہ ہر لحاظ سے بندے پر قدرت رکھتا ہے جب کہ بندہ ہر لحاظ سے اس کا محتاج ہے۔ ② یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو ایک ناقابل ذکر حقیر چیز سے پیدا کر کے اسے اشرف المخلوقات بنا دیا۔ ③ بعض مقامات پر صراحت کی بجائے کنائے کے الفاظ بولنا بہتر ہوتا ہے۔

۲۷۰۸۔ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے سال میں پیار ہو گیا حتیٰ کہ موت کے کنارے پہنچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا وہ تہائی مال صدقہ کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: آدھا؟ فرمایا: ”نہیں“ میں نے کہا: تہائی؟ فرمایا: ”تہائی (جائز ہے) اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ تیرا اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑنا انھیں مفلس چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے تاجہ پھیلاتے پھریں۔“

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّزِيُّ، وَ سَهْلُ قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ. فَقَادَتْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا. وَلَيْسَ يَرْنِي إِلَّا ابْنَتِي لِي. أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْثُلُثُ؟ قَالَ: «الْثُلُثُ. وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ. أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ».



فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کے حقوق میں شامل ہے اور یہ بہت بڑا نیک عمل ہے۔

② جب انسان محسوس کرے کہ اس کا آخری وقت قریب ہے تو اس وقت اسے ترکے کے ایک تہائی حصے سے زیادہ صدقہ کی وصیت نہیں کرنی چاہیے۔ ③ اگر کوئی شخص تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کر کے فوت ہو جائے تو اس کی وصیت پر صرف تہائی ترکے تک عمل کیا جائے گا۔ (دیکھیے حدیث: ۳۳۵) ④ بہتر یہ ہے کہ تہائی مال سے کم وصیت کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تہائی کی اجازت دینے کے باوجود اسے ”زیادہ“ فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہی سمجھا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۱۷۱۱)

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۲۷۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۷۰۸۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث البنات، ح: ۶۷۳۳، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، ح: ۱۶۲۸ من حديث شعبان بن به.

۲۷۰۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۶۹/۶ من حديث طلحة بن عمرو به، وضعفه البوصيري من أجل طلحة، تقدم، ح: ۸۵۷، وتابعه عفة بن عباد، الأصم عن عطاء به، عند أبي نعيم في الحلية: ۳۲۲/۳ • وعفة: ۴

۲۲۔ ابواب الوصایا وصیت سے متعلق احکام و مسائل

وَيَكْبَعُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَوْتِهِ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ، عِنْدَ وَفَاتِكُمْ، بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ، زِيَادَةً لَكُمْ فِي أَعْمَالِكُمْ".
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ صدقہ کیا ہے کہ وفات کے وقت تمہیں تہائی مال (میں وصیت کا حق) دے دیا ہے تاکہ تمہارے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے لیکن بعض محققین نے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۵۵/۳۵۶ والادواء رقم: ۱۶۳۱) غابریں اسلامی شریعت کے احکام دینا اور آخرت میں فائدے کا باعث ہیں۔ ② اچھے کام کی وصیت کرنے سے مرنے والے کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جب اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا جاتا ہے تو مرنے والے کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔ ③ اگر پسماندگان اچھے کام کی وصیت پر عمل نہ کریں تب بھی فوت ہونے والے کو اچھی وصیت کا ثواب ضرور ملے گا۔

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنَّكَ مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: "يَا ابْنَ آدَمَ ائْتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا: جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَطْمِكَ، لِأُطَهِّرَكَ بِهِ وَأَرْزُقَكَ. وَصَلَاةٌ عِبَادِي عَلَيْكَ، بَعْدَ انْقِضَاءِ أَجَلِكَ".
۲۷۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے آدم کے بیٹے! دو چیزیں (میں نے تجھے دی ہیں) ان میں سے ایک بھی تیرے ہاتھ میں نہیں تھی۔ میں نے تیرے مال میں اس وقت تیرا حصہ مقرر کر دیا جب میں تیری سانس بند کرتا ہوں۔) (یہ اس لیے) تاکہ تجھے پاک صاف کر دوں اور (دوسری چیز) تیری زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد میرے بندوں کا تجھ پر نماز چٹا زہ ادا کرنا۔"

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ضعیف (تقریب)، وللحديث طرق كلها ضعيفة.

۲۷۱۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۱۴۸/۴ من حديث عبيد الله بن موسى به * مبارك بن حسان ضعفه البيهقي (شعب الإيمان: ۵۷/۷)، والجمهور، وهي علة الخير.
۲۷۱۱۔ أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصية بالثلث، ح: ۲۷۴۳ من حديث هشام، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، ح: ۱۶۲۹ من حديث وكيع به.

۲۶- ابواب الوصایا۔ وصیت سے متعلق احکام و مسائل

وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَوَدِدْتُ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ الثَّلَاثِ إِلَى الرَّابِعِ. لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الثَّلَاثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ».

ہے انھوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ لوگ تیسرے حصے کو کم کر کے چوتھے حصے کی وصیت کیا کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تیسرا حصہ ایک بڑی مقدار ہے۔“ یا فرمایا: ”تیسرا حصہ زیادہ ہے۔“

(المعجم ۶) - بَاب: لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ

(الصفحة ۶)

باب: ۶- وارث کے حق میں وصیت

جائز نہیں

۲۷۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَفْضَعُ بِجَرَّتِهَا. وَإِنَّ لِقَامَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْهَا. قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ. فَلَا يَجُوزُ لَوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. أَلَوْلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَمَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ أَوْ قَالَ: عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ».

۲۷۱۲- حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا جب کہ آپ اپنی سواری (اونٹنی) پر سوار تھے۔ اور آپ کی سواری خوب جگلی کر رہی تھی۔ اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان (پشت پر) گر رہا تھا۔ (اس موقع پر) آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کو ترکے کا حصہ تقسیم کر کے دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔ بچہ بستر والے کا ہے اور بدکار کے لیے پتھر چیں۔ جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا کسی اور کی طرف آزادی کی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔“ یا فرمایا: ”نہ نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ترکے میں جن رشتے داروں کا حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے انھیں ان کا مقرره حصہ ضرور ملنا چاہیے۔ ② جن رشتے داروں کا وارثت میں حصہ نہیں ان کے حق میں مناسب وصیت کرنا بہتر

۲۷۱۲- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث، ح: ۲۷۱۲ من حديث قتادة به، وقال: 'حسن صحيح' وأخرجه النسائي: ۴۴۷/۶، ح: ۲۶۷۲ من طريق شعبة عن قتادة به.

۲۲۔ ابواب الوصایا..... وصیت سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ ⑤ بعض لوگ جتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ لے کر شریعت کے نظام میراث پر اعتراض کرتے ہیں مثلاً: ایک شخص فوت ہوتا ہے اس کا ایک بیٹا زندہ ہے دوسرا بیٹا فوت ہو چکا ہے لیکن اس فوت شدہ بیٹے کا ایک بیٹا جو اب فوت ہونے والے کا پوتا ہے وہ موجود ہے۔ اصول میراث کے مطابق یہ پوتا محرم ہے کیونکہ قرہی عصر کی موجودگی میں دور کا عصر رشتے دار محرم ہوتا ہے۔ اس قسم کی استثنائی اور نادر صورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون میں تبدیلی کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔ شرعی طور پر اس کا حل موجود ہے اور وہ یہ کہ فوت ہونے والا اپنے غیر وارث پوتے کے حق میں کچھ وصیت کر جائے۔ اگر وصیت نہ ہو تو وارثوں کے لیے مستحب اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ وارث محرم الارث پوتوں وغیرہ کو وراثت میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دیں۔ قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقَرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ (النساء: ۸) ”وراثت کی تقسیم کے وقت رشتے دار یتیم اور مساکین آ حاضر ہوں تو تم مالی وراثت میں سے انہیں کچھ دے دو۔“ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اس حکم قرآنی کو محض اخلاقی ہدایت سمجھ کر اپنے نہایت قرہی رشتے داروں (بھتیجیوں وغیرہ) کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام کا قانون وراثت تنقید و اعتراض کا نشانہ بنتا ہے حالانکہ اس میں تو ایسی کوئی چیز نہیں جس پر انگشت نمائی کی جاسکے۔ اگرچہ ”چائے“ اپنے بھتیجیوں وغیرہ کے ساتھ شفقت و ہمدردی اور صلہ رحمی کا معاملہ کریں جیسا کہ اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے تو ایک اسلامی معاشرے میں پوتوں وغیرہ کی وراثت یا عدم وراثت کا مسئلہ زیر بحث ہی نہ آئے کیونکہ صلہ رحمی کے اعتبار سے ان کی محرومی وراثت کا ازالہ خوش اسطولی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں تعجب کی بات ہے کہ اس قسم کے اعتراضات ان غیر مسلموں کی طرف سے بھی پیش کیے جاتے ہیں جن کے ہاں وراثت کا کوئی اصول و ضابطہ سرے سے موجود ہی نہیں سوائے اس کے کہ مرنے والے کا بڑا بیٹا یا بیٹی تمام تر کے کی مالک بن جاتی ہے خواہ یہ کروڑوں کی جائیداد ہو۔ میت کی باقی اولاد بالکل محروم ہوتی ہے حالانکہ اولاد ہونے کے لحاظ سے وہ اس کے برابر حق دار ہیں۔ انصاف سے اس قدر بعید و راجح پر عمل کرنے والوں کی طرف سے اسلام کے انتہائی عادلانہ نظام وراثت کی ایک شق تلاش کر کے اس پر غلط سلاط اعتراض کرنا اور اس طرح پوری شریعت کو ناقابل عمل قرار دینے کی کوشش کرنا معقول طرز عمل نہیں۔ انہوں نے کچھ بعض نام نہاد مسلمان بھی غیر مسلموں سے متاثر ہو کر انہی کی زبان بولنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنا ایمان خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ ⑥ وارث کے حق میں وصیت سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اگر وہ وصیت قرآن و سنت کے مطابق ہو تو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان وارثوں کو شرعاً وہی حصہ ملے گا خواہ وصیت کی جائے یا نہ کی جائے اور اگر اس کی وصیت قرآن و سنت کے خلاف ہو تو اس وصیت پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اس طرح وہ کالعدم ہے۔ ⑦ بچہ بستر والے کا ہونے کی وضاحت حدیث: ۲۰۰۴ میں گزر چکی ہے۔ ⑧ نسبی تعلق ایک ناقابل تبدیل تعلق ہے اسی وجہ سے اسلام کی نظر میں مصطفیٰ (منہ بولے بیٹے) کو اصل باپ کی بجائے اپنی طرف منسوب کرنا اور ظہار

۲۲- ابواب الوصایا

وہیت سے متعلق احکام و مسائل

(بیوی کو ماں، بہن قرار دینا) غیر قانونی بلکہ گناہ ہے۔ ④ ولاء (آزادی) کا تعلق بھی ناقابل تبدیلی ہے جس نے کسی کو آزاد کیا ہے اسی کا آزاد کردہ (مولیٰ) کہنا چاہیے۔ آزاد کرنے والے کے احسان کو فراموش کر کے کسی اور کو مولیٰ قرار دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۷۱۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۲۷۱۳- حضرت ابوالمامہ (صدیق بن عثمان) باہلی رحمہ اللہ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ النَّاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ، عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ».

سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو اپنے خطبہ مبارک میں یہ فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

۲۷۱۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۲۷۱۴- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَتَمُتُ نَافِقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ عَلَيَّ لُعَابُهَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، أَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ».

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے (منہ کے) نیچے کھڑا تھا جبکہ مجھ پر اس کا لعاب گر رہا تھا۔ (اس وقت) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

(المعجم ۷) - بَابُ الَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب: ۷- وصیت پوری کرنے سے

(التحفة ۷)

پہلے قرض ادا کیا جائے

۲۷۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۷۱۵- حضرت علی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے

۲۷۱۳- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الوصايا، باب ما جاء في الوصية للوارث، ح: ۲۸۷۰، ۳۵۶۵ من حديث إسماعيل به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۲۰.

۲۷۱۴- [صحیح] أخرجه الدارقطني: ۶۹/۴ من حديث ابن جابر به * وسعيد بن أبي سعيد الساهلي (كما في السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۲۶۵، والدارقطني، وصرح به ابن عبد الهادي كما في هامش تحفة الأشراف: ۱/۲۲۵)، وهو مجهول كما في التفریب، ولحديثه شواهد صحيحة، والحديث صحيحه البوصيري وغيره.

۲۷۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الإخوة من الأب والأم، ح: ۲۷۰۹۴



وَكَيْفَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَهَا:
﴿يَا بَعْدُ وَصِيَّتِي يُوْحَىٰ بِهَا أَوْ دِينٌ﴾ [النساء: ۱۱۱]
فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصیت پوری کرنے سے پہلے
قرض ادا کرنے کا حکم دیا اور تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَمِينُ﴾
﴿يَا بَعْدُ وَصِيَّتِي يُوْحَىٰ بِهَا أَوْ دِينٌ﴾ [النساء: ۱۱۱]
بعد جودہ وصیت کرے یا قرض کے بعد۔“ (النساء: ۱۱۱)
اور گئے بھائی ایک ماں کے بیٹے وارث ہوں گے
سو تیلے بھائی نہیں۔

❦ فوائد و مسائل: ① قرض کی اہمیت وصیت کے مقابلے میں اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ قرض زندگی میں بھی
واجب الادا ہوتا ہے اور موت کے بعد بھی جبکہ وصیت موت کے بعد ہی قابل عمل ہوتی ہے۔ قرض جتنا بھی ہوا
کرنا ضروری ہوتا ہے جب کہ وصیت اگر تہائی ترکے سے زیادہ ہو تو تہائی تک قابل عمل ہوتی ہے زائد نہیں۔
② میت کے مال میں سے سب سے پہلے نفن و فن پر خرچ کیا جاتا ہے پھر قرض ادا کیا جاتا ہے پھر جو کچھ بچے
اس کے تہائی مال یا اس سے کم کی جو وصیت ہو وہ پوری کی جاتی ہے۔ اس کے بعد باقی ترکہ داروں میں تقسیم کیا
جاتا ہے۔ ③ آیت میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے وصیت پوری کی جائے پھر
قرض ادا کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں چیزیں واجب ہیں ان میں سے جو چیز پائی جائے وہ ادا کی
جائے۔ اگر دونوں (وصیت اور قرض) موجود ہوں تو ترکے میں سے دونوں کی ادائیگی کرنے کے بعد باقی ترکہ
تقسیم کیا جائے۔ علاوہ ازیں وصیت کا ذکر پہلے کرنے میں یہ نکتہ بھی ہو سکتا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے کو زیادہ
اہمیت نہیں دی جاتی جب کہ قرض تو لوگ زبردستی بھی وصول کر لیتے ہیں۔ وصیت کو پہلے بیان کر کے واضح کر
دیا کہ اس پر عمل کرنے میں بھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے گو اس پر عمل قرض کی ادائیگی کے بعد ہی کیا جائے
گا۔ ④ میت کے گئے بہن بھائی اس کے سوتیلے بہن بھائیوں پر مقدم ہیں۔ ⑤ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل
محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید اس کی بابت لکھا ہے کہ اسی مفہوم کی ایک حدیث حسن درجے کی
پہلے گزر چکی ہے وہ اس کی شاہد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے فاضل محقق کے نزدیک مذکورہ
روایت کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے۔ علاوہ ازیں بعض محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ
روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے
دیکھیے: (الإرواء: ۶/۱۰۷-۱۰۹، رقم: ۶۶۷۷)

۲۲- أبواب الوصایا وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۸) - بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ
ہل يتصدق عنه؟ (الصفحة ۸)

باب: ۸- جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جاسکتا ہے؟

۲۷۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا. وَلَمْ يُوصِ. فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ تَصَدَّقَتْ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

۲۷۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن وصیت نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۷۱۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنْ أُمِّي أَفْطَلَتْ نَفْسَهَا. وَلَمْ تُوصِ. وَإِنِّي أَطْنُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ لَتَصَدَّقَتْ. فَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا، وَلِي أَجْرٌ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ».

۲۷۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور انھوں نے وصیت نہیں کی۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر انھیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا اور کیا مجھے بھی ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① انسان کو مرنے کے بعد جس طرح ان اعمال کا ثواب پہنچتا رہتا ہے جو اس نے زندگی میں کیے تھے اور ان کے نیک اثرات بعد میں جاری رہے اسی طرح اس صدقے وغیرہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے جو والدین کی وفات کے بعد اولاد ان کی طرف سے کرے۔ ② فوت شدہ والدین کی طرف سے صدقے کے لیے یہ شرط نہیں کہ انھوں نے وصیت کی ہو۔ ③ آج کل ایصالِ ثواب کے نام سے جو پھولیں برپا کی جاتی ہیں اور کھانے کھلائے جاتے ہیں ان کی حیثیت محض ایک رسم کی ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ خاموشی سے کسی مستحق کی

۲۷۱۶- أخرجه مسلم، الوصية، باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ح: ۱۶۳۰ من حديث العلامة.

۲۷۱۷- أخرجه مسلم، الوصية، الباب السابق، ح: ۱۰۰۴ بعد، ح: ۱۶۳۰، والزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه، ح: ۱۰۰۴ من حديث أبي أسامة به.

باب: ۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ۹]

۲۷۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : بَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : لَا أَجِدُ شَيْئًا. وَلَيْسَ لِي مَالٌ. وَلِي يَتِيمٌ لَهُ مَالٌ. قَالَ : «كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ. غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَأَنِّبٍ مَالًا». قَالَ وَأَخْبِيهِ قَالَ : «وَلَا تَقْبَلْ مَالَكَ بِمَالِهِ» .

🌟 **فوائد و مسائل:** ① یتیم کا مال کھانا بڑا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَ هِيَ صَٰغِرَةٌ﴾ (سج: ۱۰) ”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھڑ رہے ہیں اور وہ عقریب (جہنم کی) آگ میں جلیں گے۔“ ② اگر یتیم کا سرپرست مفلس ہو تو وہ یتیم کے مال سے اپنے انتہائی ضروری اخراجات پورے کر سکتا ہے لیکن حیضات اور آسائشات پر اس کا مال خرچ نہیں کر سکتا۔ ③ مفلس آدمی کے لیے بھی بہتر یہی ہے کہ محنت مزدوری سے اپنے اخراجات پورے کرے اور یتیم کا مال محفوظ رکھے۔ ④ یتیم کے مال کے ذریعے سے اپنا مال بچانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے قرض مانگا تو یتیم کا مال دے دیا اپنا محفوظ رکھا۔ یا ذاتی ضروریات پر اس کا مال خرچ کیا اور اپنا بچالیا۔ ⑤ یتیم کے مال سے تجارت کر کے یتیم کو اس کا حصہ دینا (مضاربت) درست ہے لیکن یہ درست نہیں کہ اس کے مال سے تجارت کر کے سارا نفع خود رکھ لے یا اس کے مال کو اس طرح خرچ کرے جس طرح اپنا مال بے درک لوگ خرچ کرتا ہے۔

الفرائض (وراثت) کی لغوی واصطلاحی تعریف مشروعیت، اسباب وموانع اور شرائط

✽ لغوی معنی: [فَرَّائِضٌ] فَرَّيَضَةٌ کی جمع ہے۔ یہ فَرَض سے اسم مصدر ہے۔ امام جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فرض سے مراد اللہ تعالیٰ کی واجب کردہ اشیاء ہیں۔

✽ اصطلاحی تعریف: [عَلِمَ يُعْرِفُ بِهِ مَنْ يَرِثُ وَمَنْ لَا يَرِثُ وَبِقَدَارِ مَا لِكُلِّ وَارِثٍ] ”فرائض سے مراد وہ علم ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کون وارث ہے، کون وارث نہیں اور ہر وارث کا کیا حق ہے۔“

✽ وراثت کی مشروعیت: اسلام سے قبل دنیا میں یہ دستور تھا کہ طاقتور وارث بنتا اور کمزور کو اپنے اقرباء کی وراثت سے کچھ نہ دیا جاتا، عورتوں کو یکسر محروم رکھا جاتا کیونکہ مردوں کا خیال تھا کہ وہ جائیداد کے اکیلے وارث ہوں گے اس لیے کہ وہی میدان جنگ میں شریک ہوتے اور اپنے قبیلے کا دفاع کرتے ہیں۔ ان تمام غلط خدایات اور مظالم کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت کے حق داروں اور ان کے حصوں کا تعین فرمادیا تاکہ ہر شخص کو اس کا حق بغیر ظلم کے مل سکے۔

۲۳۔ أبواب الفرائض ... الفرائض (وراثت) کی لغوی و اصطلاحی تعریف، شروعات، اسباب و موانع اور شرائط

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِّلرَّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ (النساء: ۷) ”جو مال ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ مرے، تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی یہ (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: [الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلْأُولَىٰ رَجُلٍ ذَكَرَ] (صحیح البخاری، الفرائض، باب میراث الولد من أبيه و أمه، حدیث: ۶۴۳) و صحیح مسلم، الفرائض، باب ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر، حدیث: ۱۶۱۵) ”مقررہ حصے ان کے مستحقوں کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: [إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَىٰ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرَاثٍ] (سنن أبی داود، البیوع، باب فی تضمین العارية، حدیث: ۳۵۶۵) ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے، تاہم اب وراثت کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔“

✽ وراثت کے اسباب و موانع اور شرائط: اسباب: وراثت کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:

① نسبی قرابت: میت کے وہ ورثاء جو خونی رشتے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں، ان کا تعلق فرد (اولاد یا اولاد کی اولاد) سے ہو یا اصول (والدین یا والدین کے والدین) سے یا اطراف (بھائی، چچا یا ان کی اولاد) سے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ﴾ (النساء: ۳۳) ”اور ہر مال میں جو والدین اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں ہم نے حق دار مقرر کیے ہیں۔“

② نکاح: مسنون نکاح کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں خواہ رخصتی و غلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ﴾ (النساء: ۴) ”اور تمھاری بیویوں کے ترکے میں سے تمھارے لیے نصف ہے۔“ ③ دلاء: کوئی شخص غلام یا لونڈی کو آزاد کرے اور آزاد شدہ فوت ہو جائے اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ] (صحیح البخاری، الزکاة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ، حدیث: ۱۳۴۳) و صحیح مسلم، العتق، باب بیان أن الولاء

۲۳۔ أبواب الفرائض الفرائض (وراثت) کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت، اسباب و موانع اور شرائط

لنن أعتق، حدیث: (۱۵۰۳)

✽ موانع: ① کفر: مسلمان کا فرک اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا، خواہ کتنی ہی قریبی رشتے داری ہو۔ ② قتل: جس قتل کی وجہ سے قصاص یا دیت لازم آئے اس قتل کی بنا پر قاتل وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بن سکتا۔“ (سنن أبی داود، الذیات، باب دیات الأعضاء، حدیث: ۲۵۶۳) ③ غلامی: غلام نہ خود وارث بنتا ہے نہ اس کا کوئی وارث بنتا ہے کیونکہ اس کی تمام کمائی مالک کی ہوتی ہے البتہ وہ غلام جس کا کچھ حصہ آزاد ہو تو وہ اپنے آزاد شدہ حصے کے مطابق وارث ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب مکاتب غلام حد یا میراث کو پہنچے تو وہ آزاد شدہ حصے کے مطابق وارث بنایا جائے گا۔“ (سنن أبی داود، الذیات، باب فی دیۃ المکاتب، حدیث: ۴۵۸۲) ④ ولد زنا: زنا سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے زانی باپ کا اور باپ اس بچے کا وارث نہیں ہوگا البتہ وہ اپنی ماں کا اور اس کی ماں اس کی وارث ہوگی۔ ⑤ لعان: لعان کے بعد میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں رہتے۔ ⑥ مردہ بچہ پیدا ہو تو وہ بھی وارث نہیں ہوتا۔

شرائط: ① وراثت کے موانع موجود نہ ہوں۔ ② وارث اپنے موتہ کی وفات کے وقت زندہ ہو۔ ③ موتہ کی موت کا یقین ہو۔ (احکام وراثت سے متعلق تفصیل کیلئے دیکھیے: ”اسلامی قانون وراثت“ طبع دارالسلام)

بَابُ الْفَرَائِضِ

(المعجم ۲۳) أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ (الْحَفْظَةُ ۱۵)

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱: علم میراث حاصل کرنے کی ترغیب

(المعجم ۱) - بَابُ الْخُذِّ عَلَى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ (الْحَفْظَةُ ۱)

۲۷۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَطَافِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ فَإِنَّهُ يَنْصِفُ الْعِلْمَ. وَهُوَ يُنْسَى. وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي».

۲۷۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! تم لوگ میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے اور یہ بھلا دیا جاتا ہے۔ میری امت سے سب سے پہلے یہی علم اٹھایا جائے گا۔“



فائدہ: علم کے اٹھائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو سیکھنے سکھانے کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے اس کے جانے والے ختم ہو جائیں گے اور امت میں سے یہ علم اٹھ جائے گا۔

(المعجم ۲) - بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ

(الْحَفْظَةُ ۲)

۲۷۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ

۲۷۲۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۷۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۰۹/۶ من حديث حفص بن عمر به، وقال: 'نفرد به حفص بن عمر، وليس بالقوي'، والحديث ضعفه الذهبي، والبوصيري من أجل حفص المذكور.

۲۷۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الصلب، ح: ۲۸۹۱ من حديث ابن عقيل به، وصححه الترمذي، ح: ۲۰۹۲، والحاكم: ۴۳۳/۵، ۴۳۴، والذهبي: ابن عقيل ضعيف وتقدم، ح: ۳۹۰.

۲۳۔ ابواب الفرائض روایت سے متعلق احکام و مسائل

الْعَدْنِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ سَعْدَ بْنَ الرَّبِيعِ بِابْنَتِي سَعْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدٍ. قِيلَ، مَعَكَ، يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ جَمِيعَ مَا تَرَكَ أَبُوهُمَا. وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَنْتَكِحُ إِلَّا عَلَى مَالِهَا. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَنْزَلَتْ آيَةُ النِّمِرِاثِ. فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. فَقَالَ: «أَعْطِ ابْنَتِي سَعْدٍ ثُلثِي مَالِي. وَأَعْطِ امْرَأَتَهُ الثَّمَنَ. وَخُذْ أَنْتَ مَا بَقِيَ».

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیوں کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سعد رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں۔ وہ غزوہ احد میں آپ کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھیں۔ ان کے چچا نے ان کے باپ کا چھوڑا ہوا سارا ترکہ لے لیا ہے اور مال کے بغیر عورت کا نکاح بھی نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بھائی کو بلایا اور فرمایا: ”سعد کی دونوں بیٹیوں کو اس کے مال میں سے دو تہائی دے دو۔ اور اس کی بیوی کو آٹھواں حصہ دو۔ اور جو باقی بچے وہ تم لے لو۔“



🌟 فائدہ: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت اس سند سے ضعیف ہونے کے باوجود شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۱۰۸/۳۳ و صحیح سنن أبی داؤد للکلبانی رقم: ۲۵۷۳/۲۵۷۳) ② شریعت نے بعض وارثوں کے لیے ترکے میں ایک خاص حصہ مقرر کیا ہے ایسے وارثوں کو اصحاب الفروض کہتے ہیں۔ اصحاب الفروض کو حصے دینے کے بعد جو ترکہ بچے وہ جن رشتہ داروں کو ملتا ہے انھیں عصب کہتے ہیں۔ ③ اگر کسی کی ایک ہی بیٹی ہو تو اسے کل ترکے کا نصف حصہ ملے گا۔ اگر ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو انھیں کل مال کے تین حصے کر کے ان میں سے دو حصے دے جائیں گے۔ (دیکھیے: سورۃ النساء، آیت: ۱۱) ④ اگر میت کے وارث بیٹے بھی ہوں اور بیٹیاں بھی تو ان کی تعداد کے مطابق ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ (حوالہ مذکورہ بالا) ⑤ اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو اس کی بیوی کو کل ترکے کا چوتھا حصہ دیا جائے گا اور اگر میت کی اولاد ہو جیسے کہ حدیث میں مذکورہ واقعے میں ہے تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو یکساں چوتھا یا آٹھواں حصہ ان سب میں تقسیم کیا جائے گا۔ ⑥ میت کا بھائی عصب ہے اس لیے اصحاب الفروض (بیوی اور بیٹیوں) کو دے کر جو کچھ باقی بچا وہ اسے دیا گیا۔ ⑦ حدیث میں مذکورہ واقعے میں کل مال کے چوبیس حصے کیے گئے جن میں سے تین حصے (کل مال کا آٹھواں حصہ) بیوہ کو ملے اور سولہ

۲۳۔ ابواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

ہے (کل مال کی دو تہائی) دونوں بیٹیوں کو (ہر بیٹی کو آٹھ حصے) ملے باقی پانچ حصے بچے وہ بھائی کو مل گئے۔

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنِ الْهَزْزَلِيِّ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَاسْلَمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ. فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَتِهِ، وَابْنَةِ ابْنِ، وَأَخْبِتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ. فَقَالَا: لِلْابْنَةِ النِّصْفُ. وَمَا بَقِيَ، فَلِلْأَخْبِتِ. وَابْنِ مَسْعُودٍ، فَسَيِّئَا بَعَثَا. فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ ضَلَلْتَ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَهَنِّدِينَ. وَلَكِنِّي سَأَفْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ. وَلِلْابْنَةِ الْإِنْسِ السُّدُسُ. تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ. وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْبِتِ.

۲۷۲۱۔ حضرت ہزلی بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ باہلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن (کی وراثت) کا مسئلہ دریافت کیا۔ ان دونوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔ اور (سائل سے) کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہماری تائید کریں گے۔ اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا اور ان دونوں حضرات کی بات بھی بتائی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں بھی یہی فتویٰ دوں) تب تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا لیکن میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ جس سے (دونوں کا) کل حصہ دو تہائی ہو جائے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔



فائدہ: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اجتہادی مسائل میں اختلاف رائے ہو جاتا تھا لیکن وہ اس کی بنیاد پر یا بھی مخالفت اور دشمنی کا رویہ نہیں اپناتے تھے۔ ② اجتہادی رائے کے مقابلے میں قرآن و حدیث کی نص قابل عمل ہے۔ اجتہاد کی اہمیت صرف اسی وقت تک ہے جب عالم کو پیش آمدہ مسئلے میں قرآن و حدیث کی نص معلوم نہ ہو۔ ③ دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی رائے کی بنیاد غالباً اس اصول پر تھی کہ قریب کی موجودگی میں دور کا وارث محروم ہوتا ہے اس لیے انھوں نے بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو محروم قرار دیا۔ اور بیٹی سے بچا ہوا حصہ بہن کو دلویا۔ ④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے کی بنیاد ارشاد نبوی پر رکھی اور وہ اصول بیان فرمایا جو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم نہ تھا۔ ⑤ اگر وارث صرف دو بیٹیاں ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہے۔ بیٹیوں کی

۲۷۲۱۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث ابنة ابن مع ابنة، ح: ۶۷۳۶ من حديث أبي قيس، ص: ۱۷۴۲ من حديث سفیان الثوري به مختصراً.

۲۳۔ ابواب الغرائض وراثت سے تعلق احکام و مسائل

عدم موجودگی میں پوتیوں کا بھی حصہ ہے۔ جس طرح ایک بیٹی کا حصہ نصف ہے اسی طرح بیٹی کی عدم موجودگی میں ایک پوتی کا حصہ نصف ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں ایک بیٹی اور ایک پوتی کی صورت میں بیٹی کا حصہ نصف ہے اور بیٹی اور پوتی کا مجموعی حصہ دو تہائی ہے، لہذا دو تہائی میں سے نصف بیٹی کو دے کر باقی چھٹا حصہ پوتی کو ملتا ہے۔ ① اس صورت میں بیٹی اور پوتی کو برابر حصہ نہیں ملتا کیونکہ ان کا درجہ یعنی میت سے تعلق برابر نہیں۔ ④ بیٹی، بیٹیوں یا پوتی، پوتیوں کی موجودگی میں بہن حصہ ہے۔ ⑤ تقلید سراسر گمراہی ہے خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے امام یا صحابی ہی کی کیوں نہ ہو۔

(المعجم ۳) - بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ

(التحفة ۳)

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَوَيْتُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَرْفُوعًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ [عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ]، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْأُمَزِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ بَرِيضَةٌ فِيهَا جَدٌّ، فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا، أَوْ ثُلُسًا.

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَدٍّ، كَانَ فَيْتًا، بِالثُّلُسِ.

۲۷۲۲۔ حضرت معقل بن یسار مرفوعاً سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں وراثت کا ایک مسئلہ پیش کیا گیا جس میں دادا بھی تھا۔ تو میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ نے اسے تیسرا حصہ یا چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۲۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۷۲/۴، ح: ۶۳۳۳ من حديث يونس بن مفلح: «أبو إسحاق عن، وتقدم، ح: ۴۶، وانظر الحديث الآتي، وحديث أبي داود (۲۸۹۴، ۲۸۹۵) يعني عنه.

۲۷۲۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۷۲/۴، ح: ۶۳۳۴ من حديث هثيم بن، وتابعه خالد عند أبي داود، ح: ۲۸۹۷ وغيره • الحسن تقدم، ح: ۷۱.

🕌 نوادر و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سناضعیف قرار دیا ہے اور پہلی روایت کی بابت لکھتے ہیں کہ اس سے سنن ابی داود کی روایت (۲۸۹۵، ۲۸۹۴) کفایت کرتی ہے جبکہ دیگر محققین نے

۲۳۔ ابواب الفرائض - دراشت سے متعلق احکام و مسائل

دونوں روایتوں کو صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے قسح حدیث والی بات ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳/۳۳۳، ۳۳۳/۳۳۳) وصحیح سنن أبی داود للآلبانی (رقم: ۲۵۷۶) ⑦ میت کے والد کی عدم موجودگی میں والد کا چھٹا حصہ میت کے دادے کو ملتا ہے، لیکن اگر والد موجود ہو تو پھر یہ چھٹا حصہ والد کو ملے گا اور دادے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اس مسئلے کی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (المغنی لابن قدامة: ۹/۶۵-۸۱)

(المعجم ۴) - بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ
(التحفة ۴)

۲۷۲۴۔ حضرت قیسہ بن ذؤیب بن حطلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک نانی دراشت (میں سے حصہ دلوائے جانے) کا مطالبہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں تو تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی تیرا کوئی حصہ میرے علم میں نہیں اس لیے (فی الحال) واپس چلی جاتی کہ میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے دریافت کر لوں۔ (اس کے بعد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں نانی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی (گواہ) ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر

۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: أَنَّ بَنَاتَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ: أَنَّ بَنَاتَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا عَنْ قَيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ ابْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ. وَمَا عَلِمْتُ لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا. فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ. فَسَأَلَ النَّاسَ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَعْطَاهَا السُّدُسَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ



۲۷۲۴۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الجدة، ح: ۲۸۹۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بحی): ۵۱۳/۲، وصححه الترمذی، ح: ۲۱۰۱، وابن الجارود، ح: ۹۵۹، وابن حبان، ح: ۱۲۲۴، والحاكم: ۳۳۸/۴ علی شرط الشيخین، ووافقه الذهبي، وأعله الذهبي، والمستقلاني وغيرهما بأن قیصة لم یسمع من الصديق رضي الله عنه فالسند منقطع، وللحديث شواهد.

۲۳۔ ابواب الفرائض۔ روایت سے متعلق احکام و مسائل
غَيْرِكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ الْأَنْصَارِيُّ. وہی بات کہی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی
فَقَالَ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. فَأَنْفَذَهُ. چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ اس خاتون کے حق
لَهَا أَبُو بَكْرٍ. میں صادر فرمادیا۔

ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى، مِنْ قِبَلِ
الْأَبِ، إِلَى عُمَرَ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ: مَا
لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ. وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ
الَّذِي قَضَيْ بِهِ إِلَّا لِيُغَيِّرَكَ. وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي
الْفَرَائِضِ شَيْئًا. وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ الشُّدُسُ.
فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ، فَهُوَ بَيْنَكُمَا. وَأَيُّكُمَا
خَلَفَ بِهِ، فَهُوَ لَهَا.

اس کے بعد ایک دادی باپ سے تعلق رکھنے والی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث (کے حصے) کا مطالبہ
لے کر آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں
تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں۔ اور جو فیصلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے زمانہ مبارک میں کیا گیا تھا وہ تیرے لیے نہیں تھا۔
اور میں مقررہ حصوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ وہی
چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم (دادی اور نانی) دونوں اس میں
شریک ہو جاؤ تو وہ تمہارے درمیان (نصف نصف) ہوگا
ورنہ تم دونوں میں سے جو ہوگی وہ (حصہ) اس کا ہو گیا۔

فوائد و مسائل: ① جدہ کا لفظ نانی اور دادی دونوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس واسطے میں دوسری خاتون
کا ذکر "باپ کی طرف سے جدہ" کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پہلی خاتون نانی تھیں
دوسری دادی۔ ② نانی ہو یا دادی اس کا حصہ کل ترکے کا چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ میت کی ماں موجود نہ ہو اور باپ
کی موجودگی میں دادی محروم ہو جاتی ہے البتہ نانی وارث بنتی ہے۔ اگر یہ دونوں موجود ہوں تو یہی چھٹا حصہ ان
دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا [مُسْلِمٌ] بْنُ قُسَيْبَةَ عَنْ
شُرَيْبٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَثَ جَدَّةٍ مُدْسَاً.

۲۷۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جدہ (نانی یا دادی) کو وراثت
میں چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۲۵۔ [صحیح] أخرجه البيهقي: ۶/ ۲۳۴ من حديث شريك (القاضي) به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف
لضعف لث بن أبي سليم، وتدليس"، وفيه علة أخرى، وأخرج أبو داود، ح: ۲۸۹۵ بإسناد حسن عن بريدة رضي الله
عنه: "أن النبي ﷺ جعل للجدّة المدّس، إذا لم تكن دونها أم"، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۰ أبو المنيب
الغني حسن الحديث كما في نيل المصنوع، ح: ۶۳۶.

(المعجم ۵) - بَابُ الْكَلَالَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ کالالہ کی میراث

۲۷۲۶۔ حضرت محمدان بن ابوطالبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ جمعے کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے یا راوی نے کہا: انھوں نے جمعے کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں اپنے بعد کالالہ کے مسئلے سے زیادہ پریشان کن مسئلہ چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ مسئلہ) دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں مجھے ایسا سخت جواب نہیں دیا جیسا اس مسئلے میں ناگواری کا اظہار فرمایا حتیٰ کہ رسول ﷺ نے میرے پہلو یا سینے میں انگلی مار کر فرمایا: ”اے عمر! تجھے موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت کافی ہے جو سورہ نساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے۔“

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. أَوْ خَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: إِنِّي، وَاللَّهِ! مَا أَدْعُ بِنَدِي شَيْئًا هُوَ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلَالَةِ. وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ، مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا. حَتَّى طَعَنَ بِأَضْبَعِهِ فِي جَنْبِي، أَوْ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ تَخْفِيفُ آيَةِ الضَّعِيفِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ».



فوائد ومسائل: ① کالالہ سے مراد وہ میت ہے جس کے ماں باپ بھی نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو۔ اس کی وراثت اس کے بھائی بہنوں میں تقسیم ہوگی۔ ② موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت سے مراد سورہ نساء کی آیت ۱۷۶ ہے۔ اس میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر مرنے والے کالالہ مرد کی ایک حقیقی (ماں اور باپ دونوں میں شریک) بہن ہو یا ایک علاقائی (باپ شریک) بہن ہو تو اسے اپنے بھائی کا نصف ترکہ ملے گا البتہ مرنے والی کالالہ عورت کا ایک بھائی ہو تو اسے پورے کا پورا ترکہ مل جائے گا۔ ③ اسی آیت میں ہے کہ اگر کالالہ کی دو حقیقی یا علاقائی بہنیں ہوں تو انھیں ترکہ کا دو تہائی دیا جائے گا۔ ④ اگر کالالہ میت کے وارث حقیقی یا علاقائی بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ترکہ ان میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دگنا ملے گا۔ ⑤ اختیائی (ماں شریک) بھائی یا بہن کا حکم یہ ہے کہ اگر میت کا ایک ہی اختیائی بھائی یا بہن ہو تو اسے ترکہ کا چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر دو بھائی یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو سے زیادہ بھائی بہنیں ہوں تو ترکہ کا ایک تہائی حصہ ان سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اس صورت میں بھائی کا حصہ بہن سے دگنا نہیں ہوگا۔ (سورہ النساء آیت ۱۲)

۲۳۔ ابواب الفرائض روایت سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَّاجِيلَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: ثَلَاثٌ، [لَأَنْ] يَكُونُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُهُنَّ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: الْكَلَالَةُ وَالرِّبَا وَالْخِلَافَةُ.

۲۷۲۷۔ حضرت مرہ بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین مسائل ایسے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ان کی (مزید) وضاحت فرمادی ہوتی تو (یہ وضاحت) مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔ کالائے سود اور خلافت۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ محققین نے کہا ہے تاہم بخاری و مسلم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کالائے سود کا ذکر ملتا ہے خلافت کا نہیں لہذا مذکورہ روایت میں بیان کردہ دو باتوں کی توثیق و تائید صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات سے ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت "خلافت" کے ذکر کے علاوہ قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے مذکورہ حدیث کی تحقیق و تخریج۔ ② کالائے بھائی بہن تین طرح کے ہو سکتے ہیں: (۱) حقیقی (ب) علاقائی (ج) اخائی۔ پہلے دو طرح کے بھائی بہنوں کا حکم سورہ نساء کی آیت ۱۷۶ میں بیان کر دیا گیا ہے اور تیسری قسم کے بہن بھائیوں کا حکم سورہ نساء کی آیت ۱۲ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِدِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي هُوَ وَابُو بَكْرٍ مَعَهُ، وَهُمَا مَا شِئَانِ. وَقَدْ أَغْمِيَ عَلَيَّ. فَنَوَّضًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ رُضُونِهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ

۲۷۲۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر غشی طاری تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا۔ (اس سے میں ہوش میں آ گیا۔) میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ اپنے مال کے بارے

۲۷۲۷۔ [اسنادہ ضعیف] صرح البوصیری بأنہ منقطع، ونقل عن أبي حاتم الرازي: مرة عن عمر مرسل، وأخرج البخاري، ح: ۵۵۸۸، ومسلم، ح: ۳۰۳۲ وغيرهما عن عمر رضي الله عنه قال: "ثلاث وددت أن رسول الله ﷺ لم يخارنا حتى يعهد إلينا بهذا: الجدة والكَلَالَة، وأبواب من أبواب الربا" ولم يذكر الخلافة.

۲۷۲۸۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۴۳۱.

۲۳۔ ابواب الفرائض

أَصْنَحُ؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ حَتَّى نَزَلَتْ
آيَةُ الْوِصَايَا، فِي آخِرِ النِّسَاءِ: ﴿وَإِنْ
كَانَ رَجُلٌ يُوْرَثُ كَلَالَةً﴾ [النساء: ۱۲]
﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي
الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ۵۷] الآية .

واعت سے حلق احکام و مسائل
میں کیا فیصلہ کروں؟ تب میراث کی وہ آیت نازل
ہوئی جو سورہ نساء کے آخر میں ہے: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ
يُوْرَثُ كَلَالَةً﴾ ”اور جس کی میراث لی جاتی ہے اگر
وہ مرد (یا عورت) کلالہ ہو.....“ اور (وہ آیت اتری)
﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾
”آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ
تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے.....“

🌟 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسنون اور مسلمان کے حقوق میں شامل ہے۔ ② پیدل چل کر جانا
کسی بزرگ کی شان کے خلاف نہیں۔ ③ دوسری آیت میں کلالہ کے حقیقی اور علاقائی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا
گیا ہے۔ پہلی آیت میں کلالہ کے اخائی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے حدیث:
۲۷۲۹ کے فوائد)



(المعجم ۶) - بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ (الصفحة ۶)

باب ۶۔ مشرکوں کے ترکے میں مسلمانوں کا حصہ کتنا ہے؟

۲۷۲۹۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کا فر کا وارث نہیں ہوتا اور
کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔“

۲۷۲۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُسَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ:
«لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ
الْمُسْلِمَ».

🌟 فائدہ: کافر سے ہر غیر مسلم مراد ہے خواہ وہ اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) ہو یا کسی دوسرے مذہب سے تعلق
رکھتا ہو مثلاً: ہندو، سکھ، بدھ و ہر یہ قادیانی اور بھائی وغیرہ۔

۲۷۲۹۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب: لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، ... الخ، ح: ۶۷۶۴،
من حديث الزهري به، ومسلم، الفرائض، باب: لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم، ح: ۱۶۱۴ من
حديث سفیان به.

۲۳۔ ابواب الغرائض وراثت سے حلقی احکام و مسائل

۲۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّ أَبَا يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنْزِلُ فِي ذَارِكِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعِ أَوْ ذَوْرٍ؟»

۲۷۳۰۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں تشریف رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان یا گھر چھوڑا ہے؟“

وَكَانَ [عَقِيلٌ] وَرَثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا. لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ. وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

ابو طالب کی وراثت عقیل اور طالب کو ملی تھی اور حضرت جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور طالب کا کافر تھا۔

فَكَانَ عَمْرُو، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ای وجہ سے کہا کرتے تھے: مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

وَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.

اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ جیزہ الوداع کے موقع پر پیش آیا۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب: إذا أسلم قومُ في دار الحرب، ولهم مال وأرضون فبھی لهم، حدیث: ۳۰۵۸) ② جب ابو طالب کی وفات ہوئی اس وقت عقیل رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں تھے اس لیے عقیل رضی اللہ عنہ کو بھی وراثت میں سے حصہ ملا۔ حضرت علی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما مسلمان تھے اس لیے انھوں نے اپنے والد ابو طالب کی وراثت سے حصہ نہ لیا۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ③ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے سے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ دار الحرب میں رہنے

۲۷۳۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها... الخ، ح: ۱۵۸۸ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الحج، باب نزول الحاج بمكة وتوريث دورها، ح: ۱۳۵۱ عن أحمد بن عمرو بن السرح، أبي طاهر به، وانظر الحديث السابق لشطره الأخير.

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

والا اگر مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے گھر اور زمین وغیرہ کا بدستور مالک رہے گا۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب: إذا أسلم قوم في دار الحرب.....، حدیث: ۳۰۵۸) ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے یہ مکان فروخت کر دیا تھا۔ (فتح الباری: ۵۷۱/۳)

۲۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ وَلَيْتَيْنِ».

۲۷۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو مختلف گھرانوں کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دو مختلف گھرانوں (قوموں) سے مراد ملت اسلام اور ملت کفر ہے۔ ② ایک غیر مسلم دوسرے غیر مسلم کا وارث ہوتا ہے خواہ ان کا مذہب ایک دوسرے سے مختلف ہو۔

(المعجم ۷) - بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ (النسفة ۷)

باب: ۷۔ ولایت کی میراث

۲۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: تَزَوَّجَ رَبَّابُ بْنُ خُذَيْفَةَ [بْنِ سَعِيدٍ] ابْنِ سَهْمٍ، أُمَّ وَائِلٍ، بِنْتَ مَعْمَرِ الْجُمَحِيَّةِ. فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةً. فَتَوَفَّيْتُ أُمَّهُمْ. فَوَرَّثَهَا بَنُوها، رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيها. فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى الشَّامِ. فَمَاتُوا فِي طَاعُونٍ عَمَّوَسًا. فَوَرَّثَهُمْ عَمْرُو، وَكَانَ

۲۷۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رباب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے حضرت ام وائل بنت معمر جمحیہ سے شادی کی۔ ان سے ان کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے پھر ان کی والدہ (ام وائل) کی وفات ہو گئی تو ام وائل کے بیٹوں کو وراثت میں کچھ زمین اور غلاموں کی ولایت ملی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ان (بیٹوں) کو لے کر شام گئے (وہاں) عمواس کے طاعون میں وہ (سب بیٹے) فوت ہو گئے چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ ان کے عصبہ ہونے

۲۷۳۱۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب: هل يرث المسلم الكافر، ح: ۲۹۱۱ من طريق آخر عن عمرو ابن شعيب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۷، والحافظ ابن الملقن وغيرهما، وللحديث طرق أخرى عند الترمذي، ح: ۲۱۰۸ وغيره.

۲۷۳۲۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الولاء، ح: ۲۹۱۷ من حديث حسين به.



۲۳۔ ابواب الغرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

کی وجہ سے ان کے وارث ہوئے۔ جب حضرت عمرو بن عاصؓ شام سے واپس آئے تو مہاجر کے بیٹوں نے حضرت عمرؓ کی عدالت میں اپنی بہن (ام وائل) کی ولاء کے حصول کے لیے دعویٰ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان اسی ارشاد کے مطابق فیصلہ کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے: ”بیٹا یا باپ جو ولاء حاصل کرے وہ اس کے حصہ کو لے لے گا خواہ کوئی ہو۔“ (حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے) فرمایا: حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ ہمارے حق میں دے دیا۔ اور اس مضمون کی ایک تحریر لکھ کر ہمیں دی جس پر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور ایک آدمی (علیؓ) کی گواہی ثبت تھی۔ اس کے بعد غلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں اس خاتون کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اس نے دو ہزار دینار ترکہ چھوڑا۔ مجھے خبر ملی کہ اس فیصلے میں (جو حضرت عمرؓ نے کیا تھا) تبدیلی کر دی گئی ہے (فیصلہ مذکورہ بالا قانون کے مطابق نہیں کیا گیا۔) یہ معاملہ ہشام بن اسماعیل کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے ہمیں (غلیفہ) عبدالملک کے پاس بھیج دیا (تا کہ وہی اس مقدمے کا فیصلہ کریں۔) چنانچہ ہم نے حضرت عمرؓ کی تحریر انھیں دکھائی۔ عبدالملک نے کہا: میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ ایسا فیصلہ ہے جس میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ مدینے والوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ وہ اس میں شک کریں۔ پھر عبدالملک نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور ہم اب تک اس (میراث) پر قابض ہیں۔

عَصَيْتَهُمْ. فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ، يُخَاصِمُونَهُ فِي وَلَاءِ أُخْتِهِمْ، إِلَى عُمَرَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصْبَتِهِ، مَنْ كَانَ» قَالَ: فَقَضَى لَنَا بِهِ. وَكُتِبَ لَنَا بِهِ كِتَابًا، فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرٍ. حَتَّى إِذَا اسْتَخْلَفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، تَوَفَّيَ مَوْلَى لَهَا. وَتَرَكَ الْهَمِي دِينَارًا. فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غَيَّرَ. فَخَاصَمُوا إِلَيَّ هِشَامَ ابْنَ إِسْمَاعِيلَ. فَرَفَعْنَا إِلَيَّ عَبْدَ الْمَلِكِ. فَأَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ. فَقَالَ: «إِنْ كُنْتُ لَأُرَى أَنَّ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ. وَمَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أُمَّرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَلَغَ هَذَا. أَنْ يُشْكُوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ».

فَقَضَى لَنَا بِهِ. فَلَمَّا نَزَلَ فِيهِ بَعْدُ.



۲۳۔ ابواب الفرائض ... دراست سے متعلق احکام ومسائل

🌞 فوائد مسائل: ① وراثت کی تقسیم میں پہلے اصحاب الفروض کو ان کے مقررہ حصے دیے جاتے ہیں۔ جو کچھ ان سے بچے وہ میت کے عصبہ رشتے داروں کو دیا جاتا ہے۔ اگر آزاد کردہ غلام کے عصبہ رشتے دار نہ ہوں تو آزاد کرنے والے کو ملے گا۔ ② حضرت ام وائل کی ولاء ان کے بیٹوں کو ملی۔ بیٹوں کی وفات کے بعد ولاء اسی خاندان میں یعنی ان بچوں کے دوھیال اور ام وائل کے سرال میں رہی۔ ام وائل کے میکے اور بچوں کے تھیال والے جو اس ترکے کے دعویدار تھے ان کا دعویٰ قبول نہیں کیا گیا۔ ③ عصبہ کی موجودگی میں ذوی الارحام وراثت نہیں ہوتے۔

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ،
عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَزْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّبَيْعِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ
مِنْ نَحْلَةٍ. فَمَاتَ. وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَتْرِكْ
وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْبَتِهِ».

۲۷۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا آزاد کردہ ایک غلام کجور کے درخت سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس نے کچھ مال چھوڑا تھا لیکن اس کی کوئی اولاد یا رشتے دار نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث اس کی بہتی کے کسی آدمی کو دے دو۔“



🌞 فوائد مسائل: ① اس شخص کی وراثت کے حق دار اصل میں رسول اللہ ﷺ خود تھے لیکن آپ نے مال لینا پسند نہ فرمایا اور بطور صدقہ اس کی بہتی کے کسی مستحق کو دے دینے کا حکم دے دیا۔ ② جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا مال بیت المال میں جمع کر دیا جاتا ہے جو تمام مسلمانوں کے فائدے کے کاموں میں استعمال ہو جاتا ہے۔ ③ بیت المال کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں لا وارث کا ترکہ اس کی بہتی والوں کو دیا جاسکتا ہے۔

۲۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۳۳۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (حضرت امامہ یا

۲۷۳۳۔ [مسندہ حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۹۰۲ من حديث وكيع به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۰۵.

۲۷۳۴۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۸۶/۴، ح: ۶۳۹۸ من حديث حسين بن علي الجعفي به. • ابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، وخالفه شعبة عن الحكم عن عبد الله بن شداد به مرسلًا، أخرجه أبو داود في المراسيل، ح: ۳۶۴، وتابعه غير واحد عن الحكم به، فالحديث منقطع كما قال البيهقي: ۲۴۱/۶، وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي وغيره.

۲۳۔ ابواب الغرائض۔ دراشت سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ بِنْتِ حُمَزَةَ، قَالَ مُحَمَّدٌ، يَغْنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ، لِأُمِّهِ قَالَتْ: مَاتَ مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً. فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ. فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ، وَلَهَا النِّصْفَ.

حدیث کا ترجمہ: زائیدہ سے روایت ہے کہ میرے فاضل متفق نے سداضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإدواء للألبانی: رقم: ۱۵۹۶) بخاری میں اگر فوت ہونے والے کی ایک بیٹی ہو تو اس بیٹی کو ترکہ میں سے نصف ملتا ہے چنانچہ مذکورہ بالا واقعے میں متوفی کی بیٹی کو نصف ترکہ دیا گیا۔ باقی عصب کا حق تھا، وہ آزاد کرنے والی صحابیہ (رضی اللہ عنہا) کو ملا کیونکہ متوفی کا اور کوئی عصب نہیں تھا۔

(المعجم ۸) - بَابُ مِيرَاثِ الْفَائِلِ
(التحفة ۸)

۲۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ النَّائِبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْفَائِلُ لَا يَرِثُ».

۲۷۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فائل وارث نہیں ہوتا۔“

فوائد و مسائل: ① قتل وراثت سے محرومی کا باعث ہے یعنی اگر قاتل مقتول سے ایسا رشتہ رکھتا ہو جس کی بنا پر وہ وراثت میں حصے کا مستحق ہے تو قاتل کی وجہ سے وہ اپنے اس حق سے محروم ہو جائے گا۔ ② یہ حکم ہر قاتل کے لیے ہے خواہ اصحاب الفروض میں سے ہو یا عصب میں سے ہو مثلاً: اگر ایک شخص کے دو بیٹے ہوں ان میں سے ایک اپنے باپ کو قتل کر دے تو مقتول کے ترکہ میں سے اصحاب الفروض کا حصہ نکال کر باقی مال مقتول کے اس

۲۳- أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

بچے کو ملے گا جو قتل کے جرم میں شریک نہیں۔ دوسرا بیٹا جو قاتل ہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ ⑤ قتل کا محرک بہت دفعہ یہ جذبہ بھی ہوتا ہے کہ قاتل متحول کی وراثت جلد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حدیث میں مذکورہ قانون کی وجہ سے یہ محرک قسٹ ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ قانون انسانوں کی جانوں کا محافظ ہے۔

۲۷۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ، فَقَالَ: «الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ. وَهِيَ تَرِثُ مِنْ دِيَّتِهَا وَمَالِهَا. مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً عَمْدًا، لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا. وَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً خَطَأً، وَرِثَ مِنْ مَالِهِ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ».

۲۷۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ

۲۷۳۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن (خُطبے کے لیے) کھڑے ہوئے اور (خُطبے میں) فرمایا: ”عورت اپنے خاوند کی دیت اور اس کے مال میں سے وراثت (کا حصہ) حاصل کرتی ہے اور خاوند اس کی دیت اور مال میں سے وراثت حاصل کرتا ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو جان بوجھ کر قتل نہ کیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو عمدًا قتل کیا تو وہ نہ اس کی دیت سے وراثت پائے گا نہ اس کے مال سے۔ اور اگر ایک نے دوسرے کو غلطی سے قتل کیا ہو (قتل خطا کا ارتکاب کیا ہو) تو اس کے مال میں سے وراثت پائے گا اور اس کی دیت میں سے وراثت نہیں پائے گا۔“



باب: ۹- ذوی الارحام کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ

(التحفة ۹)

۲۷۳۷- حضرت ابوامامہ اسعد بن ہبل بن حنیف

۲۷۳۶- [حسن] أخرجه الدارقطني: ۷۲/۴ من حديث عبيدالله بن موسى به، وقال: "محمد بن سعيد الطائفي ثقة"، ووافقه البيهقي: ۲۲۱/۶ بعبان أنه غير المصلوب، وجاء في رواية محمد بن يحيى: عمر بن سعيد، ومن طريقه صحيحه ابن الجارود، ح: ۹۶۷، وله طريق آخر عند الدارقطني: ۷۶، ۷۵/۴، لكنه لا يستشهد به لشدة ضعفه. ابن سعيد هو غير المصلوب، جهله صاحب التقریب، وثقة الدارقطني، وابن الجارود، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، والله أعلم، والسند ضعفه الوصيري على ظن أنه المصلوب.

۲۷۳۷- [حسن] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الخال، ح: ۲۱۰۳ من حديث سفيان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۴، وابن حبان (مؤرد)، ح: ۱۲۲۷ قلت: الثوري

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام ومسائل

جیسا کہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا۔ مقتول کا ایک ماموں کے سوا کوئی وارث نہ تھا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر یہ مسئلہ دریافت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) خط لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مولیٰ ہے۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔“

عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرْفِيِّ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حَكِيمٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُسَيْنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ. وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ. فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عِيْنَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ. فَكُتِبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَلَّى مَنْ لَا مُوَلَّى لَهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ».

🌟 فوائد ومسائل: ① مولیٰ آزاد کردہ غلام کو بھی کہتے ہیں اور آزاد کرنے والے کو بھی۔ اس تعلق کی بنا پر وراثت کا مسئلہ پہلے گزر چکا ہے۔ (دیکھئے حدیث: ۲۷۳۲) اگر کسی آزاد ہونے والے کی وفات کے بعد اس کے آزاد کرنے والوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ترکہ بیت المال میں جمع ہو جائے گا جس طرح کسی بھی لا وارث شخص کا ترکہ بیت المال کے لیے ہوتا ہے۔ ② جس کے وارثوں میں کوئی اصحاب الفروض یا عصبہ موجود نہ ہو تو اس کا ترکہ ذوی الارحام میں تقسیم ہوگا۔ ③ وارثوں کی تین قسمیں ہیں: (۱) اصحاب الفروض: وہ درجہ جن کا حصہ قرآن وحدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ کل بارہ افراد ہیں چار مردوں میں سے اور آٹھ عورتوں میں سے جو کہ درج ذیل ہیں: ① خاوند ② باپ ③ دادا ④ مادری بھائی ⑤ بیوی ⑥ ماں ⑦ دادی ⑧ نانی ⑨ بیٹی ⑩ پوتی پڑپوتی ⑪ حقیقی بہن ⑫ پوری بہن ⑬ مادری بہن۔ (۲) عصبہ: میت کے وہ قرہبی رشتے دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب الفروض سے بچا ہوا ترکہ لیے ہیں نیز ان کا تعلق میت سے کسی عورت کے واسطے سے نہیں ہوتا مثلاً: بچا (باپ کا بھائی) بھتیجا (بھائی کا بیٹا) چچا زاد بھائی (باپ کے بھائی کا بیٹا) ان مثالوں میں میت سے تعلق مردوں ہی کے ذریعے سے قائم ہوا ہے۔ (۳) ذوی الارحام: میت کے وہ قرہبی رشتے دار جو اصحاب الفروض یا عصبہات میں سے نہ ہوں اور ان کا تعلق عورت کے واسطے سے ہو مثلاً: ماموں (ماں کا بھائی) بھانجا (بہن کا بیٹا) نانا (ماں کا باپ) نواسا (بیٹی کا بیٹا) ان مثالوں میں وارث اور میت کا تعلق ایک عورت

عن عن، ولحدیثہ شاهد حسن عند ابن حبان، ح: ۱۲۲۶، وللحدیث شواہد أخری عند أبي داود، ح: ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، والحاكم: ۳۴۴/۴ وغيرهما، انظر الحديث الآتي.

(ماں بہن یا بیٹی وغیرہ) کے ذریعے قائم ہو رہا ہے۔ عصبہ کی عدم موجودگی میں یہ وراثت ہوتے ہیں۔

۲۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۲۷۳۸- رسول اللہ ﷺ کے ایک شاہی صحابی حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ . ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، [قَالَ :] حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنِي بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ النُّعْمَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ زَائِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهُوزَنِيِّ ، عَنْ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ ، رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ تَرَكَ مَالًا ، فَلْيُورَثْهُ . وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا ، فَلْيَتَّزِمْهُ وَرَبْمَا قَالَ : فَلْيَلِي اللَّهُ وَاللَّهُ رَسُولِي وَأَنَا وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ . أَغْقِلْ عَنْهُ وَأَرِثْهُ . وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ . يَغْقِلْ عَنْهُ وَيَرِثْهُ .»

۲۷۳۸- حضرت مقدم ابو کریمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مال چھوڑ (کرفوت ہو) جائے تو وہ مال اس کے وارث کا ہے۔ اور جو کوئی بوجھ (قرض یا نابالغ بچے) چھوڑ جائے تو اس کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ یا فرمایا: اس کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔ اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا میں وارث ہوں۔ اس کے ذمے دیت بھی میں ہی دوں گا اور اس کی وراثت بھی میں لوں گا۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔ اس کے ذمے دیت بھی وہی دے گا اور اس کی وراثت بھی وہی لے گا۔“

فوائد ومسائل: ① نادار اور محتاج مسلمانوں اور یتیم بچوں کی کفالت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

② قتل خطا میں دیت دینا قاتل کے عصبہ (برادری) کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن اگر کسی کے عصبہ رشتے دار موجود نہ ہوں تو یہ ذمہ داری ریاست کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ③ عصبہ کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام وراثت ہوتے ہیں۔ اور دیت کی ادائیگی کے ذمے دار بھی۔ مزید حدیث ۲۷۳۳ کے فوائد بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ

باب: ۱۰- ترکے میں عصبہ کا حصہ

(الحقة ۱۰)

۲۷۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ : ۲۷۳۹- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْبَكْرَاوِيُّ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

۲۳۔ أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام ومسائل

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ أُغْنِيَ ابْنِي الْأُمُّ بَتْرَازُونَ، دُونَ ابْنِي
الْعَلَّاتِ. يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ، لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.
دُونَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيهِ.

کہ ایک ماں کے بیٹے یعنی مجھے بھائی ایک دوسرے کے
وارث ہوں گے۔ سوتیلے بھائی نہیں۔ آدمی اپنے اس
بھائی کا وارث ہے جو اس کے باپ اور اس کی ماں کا
بیٹا ہے اس کا وارث نہیں جو اس کے باپ کا بیٹا ہے
(ماں کا نہیں۔)

🌟 فائدہ: دیکھیے حدیث: ۲۷۱۵ کے فوائد۔

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
الْعَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْسِمُوا الْمَالَ
بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلَى كِتَابِ اللَّهِ. فَمَا
تَوَكَّبَ الْفَرَائِضُ، فَلَا وَلَى رَجُلٍ ذَكَرَ».

۲۷۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اصحاب الفروض میں
اللہ کی کتاب کے مطابق مال تقسیم کرو۔ مقررہ حصہ دینے
کے بعد جو بچ جائے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہے۔“



🌟 فوائد ومسائل: ① اصحاب الفروض سے مراد وہ وارث ہیں جن کے حصے قرآن مجید اور حدیث شریف میں
مقرر کر دیے گئے ہیں۔ یہ بارہ افراد ہیں جن میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں۔ ان کی تفصیل حدیث: ۲۷۳۷
کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ ② مندرجہ بالا افراد میں سے بعض افراد ایک حالت میں اصحاب الفروض میں شامل
ہوتے ہیں اور ایک حالت میں حصہ بن جاتے ہیں مثلاً: ایک بیٹی یا ایک سے زیادہ بیٹیاں اس وقت اصحاب
الفروض میں شامل ہیں جب میت کا کوئی بیٹا موجود نہ ہو اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹی یا بیٹیاں حصہ بن جاتی ہیں۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ مَنْ لَا وَاْرَثَ لَهُ

(التحفة ۱۱)

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: ۲۷۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۷۴۰۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه، ح: ۶۷۳۲، ۶۷۳۵، ۶۷۴۶ من حديث
عبدالله بن طائوس، ومسلم، الفرائض، باب: ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلاولئى رجل ذكر، ح: ۱۶۱۵ من
طريق عبد الرزاق، به.

۲۷۴۱۔ [استاذ حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۹۰۵ من حديث عمرو بن
نہاربه، وحسن الترمذی، ح: ۲۱۰۶ قلت: عوسجة وثقه أبو زرعة، وابن حبان وغيرهما، وتعديله راجع، والله أعلم.

۲۳۔ أبواب الفرائض

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَدَعْ لَهُ وَارِثًا، إِلَّا عَبْدًا، هُوَ أَعْتَقَهُ. فَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ إِلَيْهِ.

(المعجم ۱۲) - بَابُ تَحْوِزِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ

مَوَارِيثَ (التحفة ۱۲)

۲۷۴۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُؤَيْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ تَحْوِزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ. عَتِيقَتَهَا، وَلَقِيطَتَهَا، وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عَتَتْ عَلَيْهِ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَرِيدٍ: مَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ هِشَامٍ.



128

..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل
ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا۔ صرف ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے اس کا ترکہ اس (آزاد کردہ غلام) کو دے دیا۔

باب: ۱۲۔ عورت کو تین افراد کا ترکہ ملتا ہے

۲۷۴۲۔ حضرت واہلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورت تین ترکے حاصل کرتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کا، اس لا وارث بچے کا جسے اس نے پالا ہو اور اپنے اس بچے کا جس پر اس نے لعان کیا ہو۔“

محمد بن یزید نے کہا: اس روایت کو ہشام کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے۔ لقیط (گرے پڑے بچے) کے بارے میں اختلاف ہے کہ عورت لا وارث بچے کی وارث ہوگی یا نہیں تاہم اپنے آزاد کردہ غلام اور لعان کردہ بچے کی وہ خردی وارث ہوتی ہے۔ آزاد کردہ غلام کی وراثت سے متعلق دیکھیے حدیث: ۲۷۴۳۔ ② لعان کردہ بچے سے مراد وہ بچہ ہے جسے منکوحہ عورت نے جنم دیا ہو لیکن اس کا خاندان اسے اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دے اور قاضی کے سامنے گواہوں اور قسموں کے بعد ایک دوسرے پر لعان کریں۔ اس صورت میں بچے کا تعلق اپنی ماں سے ہوتا ہے ہاپ (عورت کے خاندان) سے اس کا تعلق تسلیم نہیں کیا جاتا اس لیے عورت اپنے اس بچے کی وارث ہوتی ہے۔ (مزید دیکھیے حدیث: ۲۷۶۹)

۲۷۴۲۔ [سننہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب ميراث ابن الملائنة، ح: ۲۹۰۶ من طريق محمد بن حرب به، وحسنه الترمذی، ح: ۲۱۱۵، حدیث عمر بن زؤبہ عن عبد الواحد ضعیف کما حققته فی نیل المقصود.

۲۳- أبواب الفرائض رواحت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۳) - بِأَبِيكَ مِنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ

(التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے

سے انکار کرنا

۲۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَمِيلَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مِنْ نِسْرِ دِيْنِهِمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ. وَلَوْ بَلَغَتْهَا حَبَّتُهُ. وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَنْكَرَ وَلَدَهُ، وَقَدْ عَرَفَهُ، اخْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ».

۲۷۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت کسی قوم میں اس (بیچے) کو شامل کرے جو (درحقیقت) ان میں سے نہیں اس عورت کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اسے اپنی جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا۔ اور جو مرد اپنے بیٹے کو پہچان کر اسے (اپنا بیٹا) تسلیم کرنے سے انکار کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پردے میں رہے گا (اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا) اور اسے سب لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔“

۲۷۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كُفِّرَ بِامْرِئٍ [اِدْعَاءُ] نَسَبٍ لَا يَغْرِفُهُ، أَوْ جَحْدُهُ، وَإِنْ دَقَّ».

۲۷۴۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان کا یہ کام بھی کفر ہے کہ وہ اس نسب کا دعویٰ کرے یا انکار کرے جس کے بارے میں اسے یقینی علم نہیں، اگرچہ (یہ انکار یا دعویٰ) صراحت سے نہ ہو۔“

❦ نوادہ و مسائل: ① نسب کے ثبوت یا عدم ثبوت پر بہت سے معاملات کا دار و مدار ہے اس لیے اس میں

۲۷۴۴- [حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، يحيى بن حرب مجهول" • وموسى بن عبيدة تقدم، ج: ۲۵۱، وله شاهد حسن عند أبي داود، ج: ۲۲۶۳ وغيره، وصححه الدارقطني، والحاكم، والذهبي.

۲۷۴۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱۰۸/۲ من طريق أنس بن عياض عن يحيى بن سعيد الأنصاري به، وقال: "لم يروه عن يحيى بن سعيد إلا أنس بن عياض"، وصححه البوصيري، قلت: يحيى غير مطلق كما حققه الحافظ في التكت على ابن الصلاح: ۲/ ۶۳۸، ۶۳۷، وله، ولحديثه شواهد.

۲۳۔ أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ ① کفر کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام مسلمان کی شان کے لائق نہیں، ایسے کام تو کفر کیا کرتے ہیں۔

(المعجم ۱۴) - بِسَابٍ فِي ادْعَاءِ الْوَلَدِ باب: ۱۳۔ بچے کا دعویٰ کرنا (الصفحة ۱۴)

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَاهَرَ أُمَّةً أَوْ حُرَّةً، فَوَلَدَهُ وَلَدٌ زَنَا. لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ».

۲۷۴۵۔ حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد (حضرت شعيب بن محمد) سے اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی لونڈی سے یا کسی آزاد عورت سے زنا کیا تو اس کا (زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا) بیٹا ناجائز اولاد ہے۔ وہ (اس زانی کا) وارث نہیں ہوگا اور نہ اس کی وراثت (زانی کو) ملے گی۔“



نوافذ و مسائل: ① ترک وغیرہ کے مسائل میں شرعی طور پر اسی نسب کا اعتبار ہے جس کی بنیاد نکاح کے شرعی تعلق پر ہو۔ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اگرچہ حقیقت میں زانی کا بیٹا ہے لیکن اس کا یہ رشتہ قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا اس لیے وہ اپنے ناجائز باپ کا وارث نہیں ہوتا نہ اس کے مرنے کی صورت میں یہ شخص اس کا وارث بن سکتا ہے۔ ② ماں کا رشتہ ثابت ہونے میں تعلق کے جائز یا ناجائز ہونے سے فرق نہیں پڑتا اس لیے ناجائز بچہ اور اس کی ماں کے درمیان وراثت کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ اسی طرح ختمیالی رشتے داروں سے بھی اس کا وراثت کا تعلق قائم رہتا ہے۔

۲۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنِ بَلَّالٍ الدَّمَشَقِيُّ: أَثْبَاتًا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۲۷۴۶۔ حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بچے کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد، یعنی جس کا وہ بچہ کہلاتا تھا، اس سے ملانے

۲۷۴۵۔ [حسن] تقدم حال المشي، ح: ۲۴۰۱، وتابعه ابن لهيعة عند الترمذي، ح: ۲۱۱۳، وهو أيضاً ضعيف مدلس (انظر، ح: ۳۳۰ وغیره)، وللهديث شاهد عند ابن حبان في صحيحه (موارد)، ح: ۱۶۹۹، وانظر الحديث الآتي.

۲۷۴۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطلاق، باب في ادعاء ولد الزنا، ح: ۲۲۶۵ من حديث محمد بن راشد به، وحسنه البوصيري.

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هَ كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتَلْحَقَ بَعْدَ أَبِيهِ، الَّذِي يُدْعَى لَهُ، ادْعَاهُ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَضَى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا، فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ. وَلَيْسَ لَهُ فِيمَا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَمِيرِاثِ شَيْءٌ. وَمَا أَدْرَكَ مِنَ مِيرَاثٍ لَمْ يَقْسَمْ، فَلَهُ نَصِيبُهُ. وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَا يَمْلِكُهَا. أَوْ مِنْ حُرَّةٍ غَاهَرَ بِهَا، فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يُوَرِّثُ. وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادْعَاهُ، فَهُوَ وَلَدُ زِنَا. لِأَهْلِ أُمَّةٍ مَنْ كَانُوا. حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ.

کا دعویٰ کیا جائے، یعنی اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس بچے کا دعویٰ کریں (کہ وہ فوت ہونے والے کا بیٹا ہے اس لیے ہم اس کے سرپرست ہوں گے) اور وہ ہم میں شمار ہوگا) اس کا فیصلہ یہ ہے کہ جو بچہ اس لونڈی سے ہو جس سے ملاپ کے موقع پر وہ اس شخص (بچے کے باپ) کی ملکیت تھی تو وہ اس سے ملایا جائے گا جس نے (اپنے خاندان میں) ملانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اسے اس ترکے میں سے کچھ نہیں ملے گا جو اس (کو ملانے) سے پہلے تقسیم ہو چکا۔ اور جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی اس میں سے اسے حصہ ملے گا۔ اگر اس کے اس باپ نے اسے بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا جس کا یہ بیٹا کہلاتا ہے تو اسے اس کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ اگر یہ بچہ اس لونڈی سے پیدا ہوا ہے جو مرنے والے کی ملکیت نہ تھی یا اس آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے جس سے مرنے والے نے زنا کیا تھا تو اسے اس (مرنے والے) سے نہیں ملایا جائے گا۔ نہ اسے وراثت دی جائے گی اگرچہ وہ جس کا بیٹا مشہور ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہو (کہ یہ مجھ سے ہے) کیونکہ یہ ناجائز اولاد ہے۔ یہ اپنی ماں کے خاندان سے شمار ہوگا وہ جو کوئی بھی ہوں خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا لونڈی۔“

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ: يَغْنِي بِذَلِكَ مَا قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ. محمد بن راشد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد وہ تقسیم ہے جو اسلام سے پہلے جاہلیت میں ہو چکی۔

🕌 نوٹ و مسائل: ① جاہلیت میں زنا عام تھا۔ لونڈیوں سے زنا کوئی عیب شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ آزاد عورت سے زنا معیوب تو سمجھا جاتا تھا تاہم اس قسم کے تعلقات بھی عام تھے۔ ② لونڈی سے جس طرح آقا اولاد

۲۳۔ أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

حاصل کرتا تھا آقا کے مرنے کے بعد اس کا کوئی قریبی رشتے دار (بھائی وغیرہ) اس سے اولاد حاصل کرتا تھا اسی طرح کوئی اجنبی بھی اس سے ناجائز تعلق قائم کر لیتا تھا اور پھر اس کی اولاد کے بارے میں دعویٰ کر دیتا کہ یہ میری اولاد ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہونے والوں میں اس قسم کے جھگڑے سامنے آئے مثلاً: ایک شخص نے اسلام قبول کرنے سے پہلے ناجائز تعلقات قائم کیے اور اس کے نتیجے میں اولاد پیدا ہوئی۔ اسلام لانے کے بعد اس کی وراثت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ (۱) اس قسم کے واقعات میں پیدا ہونے والے بچے کے دو عویدار پیدا ہو جاتے تھے۔ ایک عورت کا قانونی شوہر یا اس لوٹڑی کا اصل مالک دوسرا وہ مرد جس نے اس آزاد عورت یا لوٹڑی سے زنا کیا ہوتا۔ دونوں اس کے باپ ہونے کے مدعی ہوتے تھے۔ یا ان دونوں کے بیٹے اس بچے کے بھائی ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے۔ جاہلیت میں اس کا فیصلہ قیافہ وغیرہ سے کیا جاتا تھا۔ (۲) نبی اکرم ﷺ نے یہ قانون بیان فرمایا: (۱) اگر یہ بچہ جائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے یعنی لوٹڑی کا بچہ اس کے مالک سے ہے یا آزاد عورت کا بچہ اس کے خاوند سے ہے تو وہ اپنے باپ کا وارث ہے کیونکہ اس کا نسب شرعاً معتبر ہے۔ (۲) یہ بچہ جس شخص کا کہلا رہا ہے (عورت کا خاوند یا لوٹڑی کا مالک) اگر اس نے زندگی میں یہ کہہ دیا ہو کہ یہ بچہ میرا نہیں تو اسے اس کا بیٹا نہیں مانا جائے گا اور اسے وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ (۳) اگر یہ بچہ ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے یعنی مرنے والے نے کسی آزاد عورت یا لوٹڑی سے زنا کیا تھا اب اگر یہ شخص زندگی میں اعتراف بھی کر چکا ہو کہ یہ لڑکا مجھ سے پیدا ہوا ہے اس لیے میرا بیٹا ہے تب بھی اسے اس کا بیٹا تسلیم نہیں کیا جائے گا نہ اسے وراثت میں حصہ ملے گا۔

(المعجم ۱۵) - بِأَبِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ باب: ۱۵۔ ولاء کو بیچنا یا ہبہ کرنا منع ہے وَعَنْ هَبِيَّةَ (التحفة ۱۵)

۲۷۴۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ سَفْيَانُ، عَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِيَّةٍ.

۲۷۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۷۴۷۔ أخرجه البخاري، العتق، باب بيع الولاء وهبته، ح: ۲۵۳۵، الفرائض، باب إثم من تبرأ من موالیه، ح: ۱۷۵۶، ومسلم، العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته، ح: ۱۵۰۶ من حديث شعبة، ومغياي التوري (وغیرہما) ہ۔

۲۷۴۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته، ح: ۱۲۳۶ من حديث يحيى



۲۲۔ آیوب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

ابن أبي الشَّوَّارِبِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِئَةٍ.

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① آزاد کرنے والے کا آزاد ہونے والے سے جو تعلق ہوتا ہے۔ اسے ”ولاء“ کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسے بعض خاص حقوق حاصل ہوتے ہیں مثلاً: آزاد ہونے والے کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ اور آزاد ہونے والا آزاد کرنے والے کے قبیلے کا فروشار ہوتا ہے۔ ② ولاء کا تعلق ناقابل انتقال ہے۔ اسے نہ بیچا خریدا جاسکتا ہے نہ بلامعاوضہ کسی کو دیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِثِ

(التحفة ۱۶)

باب ۱۶۔ ترکے کی تقسیم

۲۷۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میراث جاہلیت میں تقسیم ہو چکی وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق قائم رہے گی۔ اور جس کی تقسیم سے پہلے اسلام آ گیا (فوت ہونے والا اور اس کے وارث مسلمان ہو گئے) تو وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق تقسیم ہوگی۔“

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَهْيَةَ، عَنْ عَقْبِلٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَذْرَكَهُ الْإِسْلَامُ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① جو کام اسلام قبول کرنے سے پہلے خلاف اسلام کیے گئے ہوں اسلام لانے سے وہ معاف ہو جاتے ہیں، البتہ اگر ان کی اصلاح ممکن ہو تو اصلاح ضروری ہے مثلاً: اگر کسی کے نکاح میں دو عورتیں تھیں جو آپس میں نہیں تھیں اسلام قبول کرنے سے پہلے ان سے جو اولاد ہوئی وہ جائز اولاد شمار ہوگی لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں سے ایک کو طلاق دینا ضروری ہوگا۔ ② زنا جاہلیت میں بھی معیوب اور

بہا بن سلیم بہ مطلقاً، وقال: "هو وهم"، وهم فيه يحيى بن سليم، ورجع أنه من رواية عبد الله بن دينار عن ابن عمر به، وقال: "لهذا أصح".

۲۷۴۹۔ [حسن] أخرجه ابن عدي ۱/ ۱۴۶۸ من حديث محمد بن رُمح به، وضعفه البوصيري من أجل ابن لهيعة، ج: ۳۳۰، وللحديث شاهد حسن، ج: ۲۴۸۵.

۲۳- أبواب المفرائض وراثت سے حلقہ احکام و مسائل

براکام سمجھا جاتا تھا اور جائز اور ناجائز اولاد میں فرق کیا جاتا تھا اس لیے اسلام قبول کرنے سے پہلے ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کو جائز اولاد کا مقام نہیں دیا جاسکتا جیسا کہ باب ۱۲ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَاب: إِذَا اسْتَهْلَ الْمُؤَلُّودُ
وَوَرِثَ (التحفة ۱۷)
باب: ۱۷- جو بچہ پیدا ہو کر روئے
وہ وارث ہوگا

۲۷۵۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَهْلَ الصَّبِيُّ صُلْبِي عَلَيْهِ، وَوَرِثَ»
۲۷۵۰- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بچہ آواز نکالے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور وہ وارث ہوگا۔“

۲۷۵۱- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهْلَ صَارِخًا»
۲۷۵۱- حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ وارث نہیں ہوگا حتیٰ کہ آواز کے ساتھ چیخے۔“

فَالَ: وَاسْتَهْلَاهُ، أَنْ يَبْكِي وَيَصِيحَ
أَوْ يَعْطِسَ.
راوی نے کہا: آواز نکالنے کا مطلب ہے کہ وہ
روئے یا چیخے یا چھینک مارے۔

۲۷۵۰- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۹۹۳/۳ من طريق الربيع * والربيع بن بدير، تقدم، ح: ۲۶۹ وتابعه سفيان الثوري (المدلس وعنه في جميع الطرق)، ابن حبان، ح: ۱۲۲۳، وصححه الحاكم، والذهبي على شرط الشيخين: ۳۴۸، ۳۴۹، وتابعهما إسماعيل بن مسلم المكي، وتقدم، ح: ۳۰۱ عند الترمذي، ح: ۱۰۳۲ وغيره، وأبو الزبير عمن، تقدم، ح: ۳۹۵، فالخير لم يصب بهذه الشواهد، وانظر الحديث الآتي.

۲۷۵۱- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۰۳/۵، ح: ۴۵۹۶ من طريق العباس بن الوليد به، وتابعه إبراهيم بن عتيق، أبو إسحاق العمري عند السهمي في تاريخ جرجان (ص: ۴۷۱ ت: ۹۳۸) * وإبراهيم صدوق كما في الجرح والتعديل: ۱۲۲/۲.

۲۲۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① مردہ پیدا ہونے والا بچہ اپنے سے پہلے فوت ہونے والے کا وارث نہیں ہوتا۔ ② آواز نکالنا زندہ پیدا ہونے کی علامت ہے۔ عام طور پر بچہ پیدا ہونے کے بعد روتا ہے اس لیے رونے کا ذکر کیا گیا۔ ورنہ کوئی بھی ایسی علامت جس سے بچے کے زندہ ہونے کا یقین ہو جائے کافی ہے۔ ③ مذکورہ صورت میں وراثت کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بچے کو زندہ فرض کر کے میت کا ترکہ تقسیم کیا جائے اور بچے کا حصہ معلوم کیا جائے پھر بچے کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اس کا حصہ اس کے وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(المعجم ۱۸) - يَدِّي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى
يَدِّي الرَّجُلِ (النحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ کسی کے ہاتھ پر مسلمان
ہونے والا

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اہل
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَجِيمًا کتاب کے اس شخص کے بارے میں کیا قانون ہے جو
الدَّارِي يَقُولُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا ایک آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ رسول اللہ
السُّلْمِيُّ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، يُسْلِمُ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”زندگی اور موت دونوں حالتوں میں
عَلَى يَدِّي الرَّجُلِ؟ قَالَ: «هُوَ أَزْنَى النَّاسِ اس کا اس سے تعلق سب لوگوں سے زیادہ ہے۔“
بِمَحَبَّتِهِ وَمَمَاتِهِ»

فوائد و مسائل: ① یہ بھی ولاء کی ایک صورت ہے کہ ایک غیر مسلم کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے۔ اس کو مسلم کے دوسرے رشتے دار غیر مسلم ہونے کی وجہ سے اس کے وارث نہیں ہو سکتے اس لیے یہی اس کا وارث ہوگا۔ ② اگر کوئی مسلم کے دوسرے مسلمان وارث موجود ہوں تو وہی اس کا ترکہ لیں گے البتہ اگر وہ اصحاب الفروض ہوں اور اس کا کوئی حصہ رشتے دار مسلمان نہ ہو تو مسلمان کرنے والا اس کو مسلم کا حصہ ہو کر وارث ہوگا۔ واللہ اعلم۔



۲۷۵۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الرجل يسلم على يدِي الرجل، ح: ۲۹۱۸ من حديث عبد العزيز، وصححه الحاكم: ۲/ ۲۱۹، وتعقب الذهبي، وعلقه البخاري في صحيحه بصيغة التعريض (فتح: ۱۲/ ۴۵)، وضعفه الشافعي، وأحمد، والبخاري، والترمذي وغيرهم، وقال أبو زرعة الدمشقي: "فَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ، لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَاهُ"، وللتنزيل راجع نيل المقصود، ولم أر لمضعفه حجة.



جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

* لغوی معنی: جہاد [الْجَهْدُ] سے مشتق ہے جس کا مطلب کسی مقصد کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کرنا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: [جَهَدَ الرَّجُلُ فِي كَذَا] ”اس شخص نے اس مسئلے میں انتہائی کوشش صرف کی ہے۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾ (الحج ۴۸: ۷۸)
 ”اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے۔“

* اصطلاحی تعریف: علمائے کرام نے جہاد کی تعریف یوں کی ہے: [يَبْذُلُ الْوُسْعَ وَالطَّاقَةَ فِي قِتَالِ الْكُفَّارِ وَمُذَافَعَتِهِمْ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۴/۱۳۱)
 ”(اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کافروں سے جنگ اور دفاع کے لیے جان و مال اور زبان سے بھرپور کوشش کرنا جہاد ہے۔“ لہذا دین اسلام کے غلبے اس کے تحفظ اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے بھرپور سعی اور کوشش کرنا جہاد ہے۔

* جہاد کی فرضیت: علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ جہاد مندرجہ ذیل تین احوال میں فرض عین ہوتا ہے یعنی ہر اس مسلمان پر واجب ہو جاتا ہے جسے کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ ① جب امام جنگ کا اعلان کر دے یا کسی خاص گروہ کو حکم دے دے تو پھر اس گروہ پر جہاد کے لیے نکلنا فرض ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَعَّلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَأْتِلُمُ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ إِلَّا تَتَفَعَّلُوا يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ يَسْتَبْدِلَ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (التوبة: ۳۹، ۴۰) ”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ چنانچہ (جان رکھو کہ) دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت (کے مقابلے) میں بہت حقیر ہے۔ اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ سمجھ نہ لگاؤ سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

اگر جہاد فرض عین نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس طرح سخت گرفت نہ فرماتا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [لَا يَهْجُرُهُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفَرُوا] (صحیح مسلم، الإمامۃ باب المبايعۃ بعد فتح مکة..... الخ، حدیث: ۱۸۶۳) ”فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور (جہاد کی) نیت (قیامت تک کے لیے) باقی ہے۔ اور جب تمہیں (جہاد کے لیے) نکلنے کا حکم دیا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو۔“ ② جب کا فر کسی مسلمان ملک پر حملہ آور ہوں اور اس پر قابض ہو جائیں تو مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ ③ دشمن سے صف آرا ہونے کے بعد میدان جنگ سے فرار حرام ہے۔ اس وقت موجود لوگوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

* جہاد کی فضیلت و اہمیت: اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی سر بلندی، اس کی حفاظت اور اس کی ترویج و ترقی کے لیے جہاد فرض کیا ہے۔ انسانوں کو مخلوق کی عبودیت سے نکال کر مخلوق کے پروردگار کی عبودیت میں لانا جہاد کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ اس عظیم کام کو سر انجام دینے والوں کو اجر عظیم، بلندی درجاء

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

مغفرت کے حصول دنیا میں شاندار شان و شوکت اور بلند مقام و مرتبے کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں کفار اور مشرکین ذلیل و رسوا ہوتے ہیں جبکہ اہل ایمان کے دلوں کو اطمینان اور روحانی مسرت نصیب ہوتی ہے۔ اس عمل میں شریک اعلیٰ بھتوں کو ان کی سرفروشی اور جان بازی کی جزا اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا کی صورت میں ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝ تَوَلَّوْا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَ مَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَذْنٍ ذَلِكِ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾ (الصف: ۶۱، ۱۰-۱۲)

”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے یہی تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم جانو۔ (اس طرح) وہ (اللہ) تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی اور پاکیزہ محلات میں (جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

جہاد میں شرکت کرنے والوں کا سونا جانا، کھانا پینا، چلنا پھرنا غرض ایک ایک حرکت عبادت شمار ہوتی ہے اور ان کے جانوروں کا کھانا پینا، لید اور پیشاب بھی قیامت کے روز نیکیوں کی ترازو میں رکھے جائیں گے جبکہ جہاد سے جی چرانا، بغیر شرعی عذر کے پیچھے رہنا اور کفار و مشرکین سے خلاف قتال کرنے سے بھاگنا غضب الہی کو دعوت دینا ہے، نیز یہ نفاق کی علامت ہے۔ ایسے لوگوں کو سخت وعید اور دردناک عذاب کا مژدہ سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَ كَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ قَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كُنَّا لَا يَفْقَهُونَ ۝﴾ (التوبة: ۸۱) ”جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ رسول اللہ کے پیچھے اپنے پیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں

۲۴- أبواب الجہاد جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف 'ضریت اور اہمیت و فضیلت

سے جہاد کرنا انھیں برا لگا اور انھوں نے لوگوں سے کہا: اس شدید گرمی میں (جنگ کے لیے) نہ لگو۔ (اے نبی! ان سے) کہہ دیجیے جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش انھیں اس کا شعور ہوتا۔“

رسول اللہ ﷺ نے امت کی ذلت و رسوائی اور ان کی کفار کے ہاتھوں ہزیمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”جب تم سودی لین دین کرنے لگو گے، بیلوں کی ڈم میں تھام لو گے (جانوروں سے محبت کرنے لگو گے)، کھیتی باڑی میں لگن رہو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس وقت تک اسے دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس نہ چلو گے۔“ (سنن ابی داؤد البیوع، باب فی النہی عن العینۃ، حدیث: ۴۳۶۲)

✽ جہاد کی اقسام: جہاد کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں: ① جہاد بالمال۔ ② جہاد بالنفس۔ ③ جہاد باللسان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (التوبہ ۹: ۳۱) ”تم نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔“

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نکیل سمیت اپنی اوثیٰ لایا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز تمھیں اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ساری کی ساری نکیل والی ہوں گی۔“ (صحیح مسلم، الإمامۃ، باب فضل الصدقۃ فی سبیل اللہ.....، حدیث: ۱۸۹۲) آپ نے جہاد بالنفس کی ترغیب دی اور امت کو اس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مسلمانوں کو اس بات سے دکھ نہ پہنچتا کہ میں انھیں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جاؤں (تو میں ضرور ایسا کرتا) اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ ہر آدمی کو اپنے ساتھ لے جا سکوں۔ اگر میں ایسا کر سکتا تو میں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والی کسی بھی فوجی ہم سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“ (سنن ابن ماجہ، الجہاد، باب فضل الجہاد فی سبیل اللہ، حدیث: ۲۷۵۳)



۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

جہاد باللسان کی عملی مثال حضرت حسان بن ثابتؓ نے قائم کی جب انھوں نے کفار و مشرکین کی جھوٹ کی تو نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”اے حسان بن ثابت! مشرکوں کی جھوٹ کو اور جبرائیل تمھارے ساتھ ہیں۔“ (صحیح البخاری، المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الأحزاب.....، حدیث: ۴۱۲۳، ۴۱۲۴)

لہذا آج کے دور میں کفار کے پراپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دینا بھی جہاد کی ایک اعلیٰ قسم ہے۔

✽ جہاد کے مقاصد: جہاد فی سبیل اللہ کے چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ پوری دنیا میں دین اسلام کی سر بلندی اور اس کی نشر و اشاعت۔

۲۔ لوگوں کو مخلوق کی عبودیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی عبودیت میں داخل کرنا۔

۳۔ اسلامی ممالک کا تحفظ اور ان کی سالمیت کی حفاظت۔

۴۔ دنیا سے ظلم و ستم، دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ۔

۵۔ مسلمانوں کی یکجہتی اور وحدت کی حفاظت۔

۶۔ اسلامی عقائد کی ترویج میں مانع اشیاء کا قلع قمع، نیز غیر مسلموں کو اسلامی قوانین کے تابع بنانا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۴) أَبْوَابُ الْجِهَادِ (التحفة ۱۶)

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي

باب ۱- اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت

سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱)

142

۲۷۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [الْفَضْلِ] عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادَ فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانٍ بِي، وَتَضَلُّيقٍ بِرُسُلِي. فَهُوَ عَلَى ضَامِنٍ أَنْ أَذْجَلَهُ الْحَنَّةُ، أَوْ أَرْجَعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سِرِّي تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا. وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ. وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي. وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَحَلَّفُونَ بَعْدِي.

۲۷۵۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے اللہ نے اس کے لیے (یہ اجر و ثواب) تیار کیا ہے (کہ وہ فرماتا ہے): یہ شخص صرف میری راہ میں جہاد کے لیے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کو سچا مان کر نکلتا ہے اس لیے میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ یا اسے (شہادت سے سرفراز کر کے) جنت میں داخل کر دوں گا یا اسے حاصل ہونے والے ثواب یا غنیمت کے ساتھ اسے اس کے گھر میں واپس پہنچا دوں گا جس سے وہ نکلا تھا۔“ پھر فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری وجہ سے مسلمانوں کو مشقت (اور تکلیف) ہوگی میں کبھی اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی جہادی دے سے پیچھے نہ رہتا“ لیکن میرے پاس اتنی محاش نہیں ہوتی

۲۷۵۳ - أخرجه البخاري، الإيمان، باب: الجهاد من الإيمان، ح: ۳۶، ومسلم، الإمامة، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله، ح: ۱۸۷۶ من حديث عمارة به مطولاً ومختصراً.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَالَّذِي نَفْسٌ مُّحَمَّدٌ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ أَغْرُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْرُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْرُوَ فَأُقْتَلَ.

کہ انھیں سواریاں مہیا کر سکوں۔ اور ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ (اپنے خرچ پر) میرے ساتھ (جہاد کے لیے) چلے جائیں اور نہ مجھ سے پیچھے رہنے پر ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں (اس لیے میں بھی بعض اوقات جہاد کے لیے جانے والے لشکر کے ساتھ نہیں جاتا۔) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جنگ کر کے شہید ہو جاؤں، پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں۔“

نور و مسائل: ① جس طرح ہر نیک عمل کی قبولیت کے لیے خلوص نیت شرط ہے اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کی قبولیت کے لیے بھی خلوص نیت شرط ہے۔ ② جہاد تمام رسولوں پر ایمان کا ثبوت ہے کیونکہ اس کا حکم تمام شریعتوں میں موجود رہا ہے البتہ بعض انبیاء نے اس کی شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے جہاد باسبب نہیں کیا۔ ③ خلوص کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب ہر صورت میں ملتا ہے خواہ جہاد فنیست حاصل کر کے خیریت سے گمر بیخج جائے یا کافروں سے لڑتا ہوا شہید ہو کر جنت میں پہنچ جائے۔ ④ بعض حالات میں جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں پیچھے رہنے والے گناہ گار نہیں ہوتے۔ اگر کوئی حکمت پیش نظر ہو تو افضل کام چھوڑ کر دوسرا جائز کام کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ کسی جماعت کے سربراہ یا قوم کے قائد کو متبعین کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے بشرطیکہ ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہو۔ ⑥ بات میں تاکید پیدا کرنے کے لیے اللہ کی قسم کھانا جائز ہے۔ ⑦ قسم میں اللہ کے نام کی بجائے اس کی کسی صفت کا ذکر کرنا بھی جائز ہے۔ ⑧ نامکمل کام کی تمنا جائز ہے جب کہ وہ نیکی سے تعلق رکھتا ہو۔ ⑨ شہادت کا مقام اتنا عظیم ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہیدوں سے افضل ہونے کے باوجود یہ تمنا رکھتے تھے کہ انھیں شہادت کا مقام بھی حاصل ہو۔

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲۷۵۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اللہ کی طرف سے یہ ضمانت حاصل ہے کہ وہ

۲۷۵۴۔ [حسن] أخرجه ابن أبي شيبة - شيخ المصنف - في المصنف: ۳۱۹/۵ عن عبيد الله بن، وانظر، ح: ۳۷ لحال عطية، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۸۷۸، والترمذي، ح: ۱۶۲۰ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَطِيَّةٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللَّهِ. إِمَّا أَنْ يَخَفَتْهُ إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، وَإِمَّا أَنْ يَرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ. وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، الَّذِي لَا يَقْتَرُ، حَتَّى يَرْجِعَ».

اسے یا تو (شہادت کی موت دے کر) اپنی بخشش اور رحمت کے واسطے میں لے لے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس (گھر) لے آئے گا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہی تک اس روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے کی طرح (ثواب حاصل کرتا) ہے جو (فعلی روزوں اور نقلی نمازوں سے) تھکتا نہیں۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مسلسل روزے رکھنا یا مسلسل نماز میں مشغول رہنا ایک ناممکن عمل ہے کیونکہ انسان اپنی جسمانی ضروریات پوری کرنے کے لیے نماز سے باہر آنے اور روزہ افطار کرنے پر مجبور ہے لیکن مجاہد جب عملی طور پر جنگ میں مشغول نہ ہو پھر بھی اسے ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے جہاد زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ ② مالی غنیمت مجاہد کے لیے ایک انعام ہے کیونکہ وہ اسے بھی تنگی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے اس طرح مزید ثواب حاصل کرتا ہے۔

باب ۳۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت

(المعجم ۲) - بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (النحفة ۲)

۲۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں (گزرنے والی) ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”اللہ کی راہ میں“ اگرچہ اس سے خلوص سے کی جانے والی ہر نیکی مراد لی جاسکتی ہے تاہم قرآن و حدیث میں یہ لفظ زیادہ تر جہاد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ② [دنیا و مافیہا] سے مراد دنیا میں

۲۷۵۵۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء في فضل الغدو والروح في سبيل الله، ح: ۱۶۶۹ من حديث أبي خالد به، وقال: "حسن غريب"، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۲۸۵/۵ • ابن عجلان عن تقدم، ح: ۱۹۶۷، ولحديثه شاهد عند البخاري، ح: ۲۷۹۳، ومسلم، ح: ۱۸۸۲ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

موجودہ تمام دولت اور تمام خزانے ہیں، یعنی جس طرح ایک دنیا کے طالب کے لیے یہ سب کچھ انتہائی محبوب اور قیمتی ہے اللہ کی نظر میں جہاد اس سے بھی بڑھ کر محبوب اور قیمتی ہے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مومن کی نظر میں جہاد دنیا کے تمام خزانوں سے قیمتی ہے، یعنی دنیا کی دولت ختم ہونے والی ہے جب کہ جہاد کا ثواب جنت کی نعمتیں ہیں جو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا بھر کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کا جتنا ثواب ہو سکتا ہے جہاد میں گزرا ہوا قصور اس وقت اس سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ جو مطلب بھی مراد لیا جائے حدیث کا اصل مقصود جہاد کی فضیلت اور بے حساب ثواب کا اثبات ہے۔

۲۷۵۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت ہشام بن عمارؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک صغیر یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔“
اللَّهُ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۲۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ [الْجَهَنَمِيُّ] وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لِلْعُدْوَةِ أَوْ رَوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۸۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک صغیر یا ایک شام یقیناً دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔“

(المعجم ۳) - بَابُ مَنْ جَهَّزَ حَارِثًا

(التحفة ۳)

۲۷۵۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب العُدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم في الجنة، ح: ۲۷۹۴، ومسلم، الإمارة، باب فضل العُدوة والروحة في سبيل الله، ح: ۱۸۸۱ وغيرهما من طرق عن أبي حازم به * زكريا، تقدم، ح: ۲۴۸۱، وتابعه سفيان الثوري، وعبد العزيز بن أبي حازم وغيرهما.

۲۷۵۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب العُدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم في الجنة، ح: ۲۷۹۲، ۲۷۹۶ من حديث حميد به، وصرح بالسماع عنه، وتابعه ثابت البناني عند مسلم، الإمارة، باب فضل العُدوة والروحة في سبيل الله، ح: ۱۸۸۰.

۲۴۔ أبواب الجهاد

۲۷۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَسْتَقِيلَ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ، حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُرْجَعَ».

۲۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عِنْدَهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجْرِ الْغَارِي شَيْئًا».

جہاد سے متعلق احکام و مسائل
۲۷۵۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو اتنا سامان دیا کہ اسے (جہاد کے سلسلے میں) کسی چیز کی (مزید) ضرورت نہ رہی اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا اس مجاہد کو شہادت یا واپسی تک ملے گا۔“

۲۷۵۹۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو سامان مہیا کیا اسے بھی اس (مجاہد) کے برابر ثواب ملے گا جب کہ مجاہد کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

نوائد و مسائل: ① نیکی کے کسی کام میں تعاون کرنا اس نیکی میں شریک ہونے کے برابر ہے۔ ② جہاد میں مالی تعاون بھی جہاد ہے۔ ③ جس نیکی میں ایک سے زیادہ افراد شریک ہوں ان سب کو پورا ثواب ملتا ہے۔ کسی کے حصے کا ثواب کم کر کے دوسرے کو نہیں دیا جاتا۔ ④ نیکی کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس پر ثواب ملنا اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے۔

۲۷۵۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۰/۱ عن يونس وغيره به، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵۱/۵، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۵۴، والحاكم: ۸۹/۲، والذهبي، قلت: الوليد بن أبي الوليد ثقة، وثقه أبو زرعة، والعلجلی، وابن شاهين، وابن حبان، والذهبي في الكاشف وغيرهم، وعثمان صرح بالسماع من جده لأمه، عمر رضي الله عنه عند الطبري في تهذيب الآثار، ونفاه ابن المديني وغيره، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

۲۷۵۹۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن جهز غارياً، ح: ۱۶۳۰ من طريق عبد الملك به، وصححه ابن حبان، ح: ۶۱۹، وابن خزيمة، ح: ۲۰۶۴، وأعله ابن المديني بالانقطاع بين عطاء وزيد بن خالد رضي الله عنه، وأخرجه البخاري، ح: ۲۸۴۳، ومسلم، ح: ۱۸۹۵ وغيرهما من حديث يسر بن سعيد عن زيد بن خالد به نحو المعنى.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۴) - بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى (التحفة ۴)

باب: ۳۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

۲۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللِّثِي: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ. وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۷۶۰۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا خرچ کیا ہو اسب سے افضل دینار وہ ہے جو وہ اہل و عیال (بیوی بچوں) پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو وہ اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو آدمی اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران میں) اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔“

🕌 نوٹ و مسائل: ① اپنی ذات کی نسبت دوسروں پر خرچ کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ ② بیوی بچوں کے ضروری اخراجات پورے کرنا فرض ہے۔ مناسب حد سے زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی میں شامل ہے جو اچھی عادت نہیں۔ ناجائز مصارف میں خرچ کرنا یا بیوی بچوں کو ایسے اخراجات کے لیے دینا گناہ ہے۔ ③ جہاد میں استعمال ہونے والی اشیاء کے حصول کے لیے اور انہیں درست حالت میں رکھنے کے لیے جو کچھ خرچ کیا جائے وہ بھی سب سے افضل اخراجات میں شامل ہے۔ ④ جہاد کے دوران میں ایک دوسرے کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس موقع پر اپنے ساتھیوں پر خرچ کرنا بھی جہادی عمل ہے اور بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

۲۷۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَلِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ الْخَلِيلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي الذَّرْدَاءِ،

۲۷۶۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو امامہ باہلیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ

۲۷۶۰۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم، ح: ۹۹۴ من حديث حماد بن زيد به.

۲۷۶۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۵۱۵/۲، ح: ۲۷۳۰. عن أبيه عن هارون بن عبد الله به مختصراً من حديث عمران بن حصين رضي الله عنه، وقال ابن كثير: "هذا حديث غريب" ۳۲۵/۱: سورة البقرة: ۲۶۱، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، الخليل بن عبد الله لا يعرف"، وفيه علة أخرى.

۲۴- ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ بھیجتا ہے اور خود گھر میں مقیم رہتا ہے اسے ایک درہم کے بدلے میں سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص خود اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور اس سلسلے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے ایک درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہم کا ثواب ملتا ہے۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ ”اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے ثواب دگنا کر دیتا ہے۔“

وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَعُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ بِتَقْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَقَامَ فِي تَبَتُّهِ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِتَقْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ [البقرة: ۲۶۱].



148

(المعجم ۵) - بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ

الْجِهَادِ (التحفة ۵)

باب: ۵- جہاد نہ کرنے پر سخت وعید

۲۷۶۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نہ جہاد کیا نہ کسی مجاہد کو سامان مہیا کیا اور نہ کسی مجاہد کی غیر حاضری میں اس کے گھروالوں کی اچھی طرح خبر گیری کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے ہی کسی آفت میں مبتلا کر دے گا۔“

۲۷۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَنْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

🌟 نوآمد و مسائل: ① ذاتی طور پر جنگ میں حصہ لینے کے علاوہ مجاہد کی مالی امداد یا مجاہد کے اہل خانہ کی خدمت اور خبر گیری بھی جہاد میں شرکت کے برابر ہے۔ ② اگر کوئی شخص جنگ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اسے دوسرے دو کاموں میں ضرور شریک ہونا چاہیے ورنہ وہ ترک جہاد کا مجرم سمجھا جائے گا۔ ③ بعض گناہوں کی سزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے۔

۲۷۶۲- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب كراهية ترك الغزو، ح: ۲۵۰۳ من حديث الوليد بن مسلم، ونابعه بالسماع المسمول عند ابن عساكر في "الأربعين في البحث على الجهاد" (ص: ۸۵، ۸۶، ح: ۲۰) وغيره، ونابعه صدقة بن خالد عند الطبراني في مسند الشاميين، ح: ۸۸۳.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۶۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ : حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ ، هُوَ إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ لَهُ أَثَرٌ فِي
سَبِيلِهِ ، لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَمَةٌ» .

۲۷۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے اس حال
میں ملتا ہے کہ اس کا اللہ کی راہ (جہاد) میں کوئی حصہ نہیں
تو وہ اللہ سے عیب وار ہو کر ملتا ہے۔“

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُدُوُّ عَنِ
الْجِهَادِ (التحفة ۶)

باب ۶۔ جو عذر کی وجہ سے جہاد
میں شریک نہ ہو سکے

۲۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى :
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَلَدْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ ،
قَالَ : «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا ، مَا سِيرْتُمْ مِنْ
مَسِيرٍ ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا ، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ
فِيهِ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ؟
قَالَ : «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ . حَبَسَهُمُ الْعُدُوُّ» .

۲۷۶۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک
سے واپسی پر مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: ”مدینہ
میں کچھ افراد ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا اور جو بھی وادی
طے کی وہ اس میں تمھارے ساتھ تھے۔“ صحابہ نے کہا:
اے اللہ کے رسول! اور وہ مدینہ میں ہیں؟ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) وہ مدینہ میں ہیں۔ انھیں کسی
عذر نے روک لیا تھا۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مدینہ میں ہونے کے باوجود سفر میں مجاہدینا کے ساتھ ہونے کا مطلب سفر کی مشقتوں
کے ثواب میں شرکت ہے۔ یہ ثواب انھیں غلوں نیت کی وجہ سے ملا۔ ② کسی واقعی عذر کی وجہ سے جہاد میں
شریک نہ ہونے والا اگر غلوں دل سے شرکت کی تمنا رکھتا ہو تو وہ ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ③ عذر والے صحابہ
رضی اللہ عنہم کا جہاد میں شریک ہونا ذاتی طور پر نہ تھا کیونکہ ایک انسان ایک وقت میں دو مقامات پر موجود نہیں ہو سکتا۔
اگر یہ کرامت کسی کو حاصل ہو سکتی تو ان مجلسِ محلیہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوتی لیکن رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما

۲۷۶۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل العرايط، ح: ۱۶۶۱ من طريق
الوليد بن مسلم به، وقال: "غريب" . . . وانظر، ح: ۱۳۳۷ لحال إسماعيل بن رافع .

۲۷۶۴۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب من حبه العدو عن الغزو، ح: ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۴۴۲۳ من طريق
عن حميد به، وصرح بالسماع .

۲۴- ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وہی کہ وہ حضرات عملی طور پر مدینے ہی میں تھے جہاد میں اور جہاد کے سفر میں ذاتی طور پر حاضر نہیں تھے ورنہ عذر کے رکاوٹ بننے کا کوئی مفہوم نہیں رہتا۔ اگلی حدیث میں وضاحت ہے کہ یہ شرکت ثواب میں تھی۔

۲۷۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ رَجُلًا، مَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، وَلَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا، إِلَّا سَرَّكُوكُمْ فِي الْآخِرِ. حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ».

۲۷۶۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینے میں کچھ افراد ہیں تم نے جو وادی طے کی اور جس راستے پر چلے (ان سب میں) وہ تمہارے ساتھ ثواب میں شریک رہے (کیونکہ انہیں عذر نے (جہاد میں جانے سے) روک دیا تھا۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ : أَوْ كَمَا قَالَ : كَتَبْتُهُ لَفْظًا .

امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: یا جس طرح شیخ (احمد بن سنان) نے کہا: میں نے اس حدیث کو ویسے ہی لفظ بلفظ لکھا ہے۔



باب: ۷- اللہ کی راہ میں مورچہ بند

رہنے کی فضیلت

(المعجم ۷) - بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۷)

۲۷۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : خَطَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ النَّاسَ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : لَمْ يَمْتَنِعْ [أَنْ أَخَذْتُكُمْ بِهِ إِلَّا الصَّنُ بِكُمْ

۲۷۶۶- حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جو تم سے صرف اس لیے بیان نہیں کی تھی کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنے کی شدید خواہش رکھتا تھا۔ اب (یہ حدیث سن کر) ہر شخص کو اختیار ہے چاہے اپنی ذات کے لیے

۲۷۶۵- أخرجه مسلم، الإمارة، باب ثواب من حبسه عن الغزو مرض أو عذر آخر، ح: ۱۹۱۱ من حديث الأعمش به .

۲۷۶۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عبد الرحمن بن زيد، ح: ۲۳۸، ولم ينفرد به، أخرجه الحاكم: ۸۱ / ۲ وغيره من طرق عن كهس عن مصعب بن ثابت به نحو المعنى، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي * مصعب، تقدم حاله، ح: ۱۷۴۷، وهو لم يدرك جده عبد الله بن الزبير، فالسند مع ضعفه منقطع، وحسنه الحافظ ابن حجر كما في فيض القدير للمناوي: ۵۰۱ / ۳، وحديث النسائي (۳۱۷۱) يعني عنه .

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَبَصَحَابَيْكُمْ. فَلْيَخْتَرْ مَخْتَارًا لِيَقْبِلُوا أَوْ (اس عظیم عمل کا) انتخاب کرنے یا نہ کرے۔ میں نے لَبَدْعُ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص مَمَّنْ رَابَطٌ لِّلَّيْلَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات محاذ پر رہتا ہے تو اسے كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ، صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا“۔ ایک ہزار رات کے قیام و صیام کا ثواب ملتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید کہا ہے کہ سنن نسائی کی روایت (۳۱۷۱) اس سے کفایت کرتی ہے نیز اسی مفہوم کی ایک روایت مسند احمد میں بھی مروی ہے جسے الموسوعة الحدیثیہ کے محققین نے تفصیل گفتگو کے بعد حسن قرار دیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: [خَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا] وَيَصَامُ نَهَارُهَا [تحققین کی تفصیلی بحث سے تخمین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود حدیث میں مذکور فضیلت صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیہ مسند الإمام أحمد: ۱/۳۸۸، ۳۸۹) ② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں یہ حدیث بیان کرنے سے اس لیے تامل کیا تھا کہ یہ حدیث سن کر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی جہاد کے لیے چلے جائیں گے جب کہ امیر المؤمنین کو اہم معاملات میں مشورے کے لیے ان کی مدینہ منورہ میں موجودگی کی ضرورت تھی۔ ③ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے بیان فرمادی کہ جو شخص نیکی کا ایک عمل کر کے بلند درجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اس (جہاد بھی عظیم) نیکی سے روکنا مناسب نہیں۔ ④ روزہ دن کے وقت ہوتا ہے اس لیے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیاری کی حالت میں ایک رات گزارنے کا ثواب ایک ہزار دن کے روزوں اور ایک ہزار راتوں کے قیام کے برابر ہے۔

۲۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں محاذ جنگ پر جہاد کے لیے تیار ہونے کی حالت میں فوت ہوا تو وہ ابوبہ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَمَّنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرُ عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، جاری فرمادیتا ہے۔ اور اس کا رزق جاری فرمادیتا ہے۔ اسے آزمانے والوں (مفکر کبیر) کا خوف نہیں ہوتا۔ اور

۲۷۶۷۔ [صحیح] أخرجه أبو عروبة في مستخرجه على صحيح مسلم: ۹۱/۵ عن يونس به، وقال البيهقي: ”هذا إسناده صحيح ورجاله ثقات * معبد بن عبدالله وثقه ابن حبان، والبيهقي وغيرهما، ولحديثه شواهد عند مسلم، ح: ۱۹۱۳ وغيره، وبها صح الحديث“۔

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقًا، وَأَمِنَ مِنَ الْفُتَانِ، اللَّهُ اِذَا قِيَامَتِ كَدُّنَ خَوْفٍ سَ مَحْفُوظًا لِّمَائِةٍ كَا۔
وَبَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْقَرْعِ۔

☀️ فوائد و مسائل: ① تیاری کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرحد پر جنگ کے لیے بالکل تیار ہوتا ہے کہ جو بھی جنگ شروع ہو وہ فوراً اس میں شریک ہو جائے۔ ② خلوص نیت کی وجہ سے نیک عمل کا ثواب مل جاتا ہے اگرچہ اس عمل کو انجام دینے کا موقع نہ ملا ہو۔ ③ ثواب جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندگی میں جو نیک اعمال کرتا تھا موت کے بعد بھی مسلسل ان اعمال کے برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ ④ رزق سے مراد جنت کا رزق ہے۔ ⑤ [فُتَان] "آزمانے والوں" سے مراد قبر میں حساب لینے والے فرشتے ہیں۔ ایسے شخص سے قبر میں حساب نہیں لیا جاتا یا وہ سادہ سادہ صحیح جواب دے کر کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس لفظ کو [فُتَان] بھی پڑھا گیا ہے اس صورت میں اس سے دجال یا شیطان یا عذاب کا فرشتہ مراد ہے۔ محاذ پر وفات پانے والا ان سے محفوظ رہے گا۔



۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ [صُنَيْج] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَرْبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، مُحْتَسِبًا، مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. وَرَبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، مُحْتَسِبًا، مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا أَرَأُو قَالَ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. فَإِنْ رَدَّ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ

۲۷۶۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے سوا کسی اور مہینے میں مسلمانوں کی سرحد پر خطرے کی جگہ ایک دن ثواب کی نیت سے اللہ کی راہ میں ٹھہرنا سو سال کی عبادت، یعنی اتنے عرصے کے روزوں اور تہجد سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اور رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کی سرحد پر خطرے کی جگہ اللہ کی راہ میں ایک دن ثواب کی نیت سے ٹھہرنا ایک ہزار سال کی عبادت، یعنی اتنے عرصے کے روزوں اور تہجد سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس (نیک عمل کے فاعل) کو گنج سلامت اس کے گھر لے آتا تو ہزار سال تک اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے اور نیکیاں لکھی جائیں گی اور اسے قیامت تک سرحد کی رکھوالی کا ثواب ملتا رہے گا۔"

۲۷۶۸۔ [إسناده ضعيف جدًا موضوع] وضعه البوصيري لضعف محمد بن يعلى تقدم، ح: ۱۲۴۲، وشيخه عمر ابن صبح، ح: ۲۷۰۱، وفيه علة أخري، وقال المنطري: "وأثار الوضع ظاهرة عليه"، وقال ابن كثير: "أخلف بهذا الحديث أن يكون موضوعاً".

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

سَالِمًا، لَمْ تُكُتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةُ أَلْفِ سَنَةٍ.
وَتُكُتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ، وَيُجْزَى لَهُ أَجْرُ
الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(المعجم ۸) - بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ
وَالْتَكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۸)

باب: ۸۔ جہاد میں پہرہ دینے
اور تکبیر کرنے کی فضیلت

۲۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
أَبْنَانَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُثْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ
حَارِسَ الْحَرَسِ».

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ
الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ
شَابُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي طَوِيلٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «حَرَسٌ لَيْلَةٌ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَتِيَامِهِ، فِي

۲۷۶۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ عافیتوں
(مسلمانوں کا دفاع کرنے والے مجاہدین) کا پہرہ دینے
والے پر رحمت فرمائے۔“

۲۷۷۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے
تھے: ”اللہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا گھر میں ایک
ہزار سال تک روئے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل
ہے جب کہ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہو اور ہر دن ہزار
سال کے برابر ہو۔“

۲۷۶۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۲/۲۰۳ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي به، وقال: 'عمر بن
عبد العزيز لم يلق عقبه بن عامر'، وقال البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف، صالح بن محمد ضعفه ابن معين،
وأبو زرعة، وأبو حاتم، والبخاري، وأبو داود، والنسائي، وابن عدي وغيرهم'، وأخرجه الحاكم: ۲/۸۶ من طريق
محمد بن صالح بن قيس الأزرق عن صالح بن محمد بن زائدة عن عمر بن عبد العزيز عن أبيه عن عقبه به، وصححه،
ووافقه الذهبي، وعلته ظاهرة مع ضعف الأزرق.

۲۷۷۰۔ [إسناده موضوع] أخرجه المعقيلي في الضعفاء: ۲/۱۰۳ من طريق محمد بن شعيب به، وذكر كلاهما، وقال
البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف، سعيد بن خالد، قال البخاري: فيه نظر، وقال أبو عبد الله الحاكم: روى عن أنس
أحاديث موضوعه، وقال أبو نعيم: روى عن أنس منكر، وقال أبو حاتم: أحاديثه عن أنس لا تعرف'.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

أَهْلِيهِ، أَلْفَ سَنَةٍ: السَّنَةُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ
يَوْمًا. وَالْيَوْمُ ثَمَانِيَةُ سَنَةٍ.

۲۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ،
وَالْتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ».

فوائد و مسائل: ① اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ کو پیش نظر رکھنے کی ہر جگہ ضرورت ہوتی ہے لیکن جہاد میں اس کا
خیال رکھنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ غلوں نیت اطاعت امیر جہاد کی مشکلات پر صبر اور مال قیمت
میں خیانت سے اجتناب وغیرہ جیسے مشکل حالات پر آسانی سے عمل ہو سکے۔ ② عام سفر میں بھی بلند جگہ پر
اللہ اکبر اور نیچے اترتے ہوئے سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب التکبیر
إذا علا شرفاً، حدیث: ۲۹۹۳)



(المعجم ۹) - بَابُ الْخُرُوجِ فِي النَّفِيرِ
(التحفة ۹)
باب ۹۔ جب (جہاد کے لیے) کوچ کا اعلان
کیا جائے تو (جہاد کے سفر میں) نکلنا چاہیے

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ: ۲۷۷۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَمَّادُ بْنُ عُبَيْدَةَ: أَنَبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ
ﷺ فَقَالَ: كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ. وَكَانَ
أَجْوَدَ النَّاسِ. وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ. وَلَقَدْ

۲۷۷۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [وصف المسافر ... الخ]، ح: ۳۴۴۵ من
حديث أسامة به، وقال: "هَذَا حديث حسن"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، والحاكم على
شرط مسلم: ۴۴۵/۱، ۴۴۶، ۹۸/۲، ووافقه الذهبي، وقال البغوي في شرح السنة: ۱۴۳/۵: "هَذَا حديث
حسن"، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵۹/۱۰، ۵۱۷/۱۲.

۲۷۷۲۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الشجاعة في الحرب والجبن، ح: ۲۸۲۰، ۲۸۲۶، ۲۹۰۸،
ومسلم، الفضائل، باب شجاعته ﷺ، ح: ۲۳۰۷ من حديث حماد به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً. فَانْطَلَقُوا قِتْلَ الصُّوْتِ. فَتَلَقَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصُّوْتِ. وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ، عُرِيٍّ. مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ. فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ. وَهُوَ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَنْ تَرَاغَوْا» يَرُدُّهُمْ. ثُمَّ قَالَ، لِلْفَرَسِ: «وَجَدْنَا بَحْرًا» أَوْ «إِنَّهُ لَبَحْرٌ».

چنانچہ وہ لوگ آواز کی طرف گئے تو (راستے میں) انھیں رسول اللہ ﷺ ملے۔ آپ ان سے پہلے آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ (اور حالات کا جائزہ لے کر واپس تشریف لارہے تھے۔) آپ حضرت ابوطالبہؓ کے ایک گھوڑے کی نگلی پیچہ پر سوار تھے جس پر کاٹھی نہیں تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے گلے میں تلوار (تک رہی) تھی اور آپ فرما رہے تھے: ”لوگو! مت گھبراؤ۔“ آپ انھیں واپس جانے کو کہہ رہے تھے پھر گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ”ہم نے اسے سمندر (کی طرح) سبک رفتار پایا۔“ یا فرمایا: ”یہ تو سمندر ہے۔“

قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ: كَانَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُبْطَأُ. فَمَا سَبِقَ، بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(حدیث کے راوی) حماد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابتؓ نے یا (حضرت انسؓ کے) کسی اور شاگرد نے فرمایا: یہ حضرت ابوطالبہؓ کا ایک گھوڑا تھا جو بہت سست رفتار تھا۔ اس دن کے بعد کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں گزر سکا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں میں سب سے ممتاز تھے۔ ② مسلمانوں کے لیے کوئی خطرہ محسوس ہو تو ہر مسلمان کو اس کے مقابلے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیار ہونا چاہیے۔ ③ گھوڑے پر زین وغیرہ ڈالے بغیر سوار ہونا جائز ہے۔ ④ مسلمانوں کا لیڈر اعلیٰ خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے جو عوام کے لیے ایک نمونہ بن سکے۔ ⑤ کسی کی خوبی کے اعتراف میں نکلے سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس سے ساتھیوں اور مانتوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے البتہ بے موقع تعریف جس سے فخر و تکبر کے جذبات پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور خوشامد ممنوع ہے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ سے کثیر مواقع پر حاصل ہونے والی برکت رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔

۲۷۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۷۷۴۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۱۰/۴۱۳، ح: ۱۰۸۴۴ من حديث الوليد بن مسلم به، تقدم، ح: ۲۵۵، ولم يصرح بالسماع المثلل * والأعمش عن ابن تقدم، ح: ۱۷۸، وللحديث شاهد عند البخاري، ح: ۲۷۸۳ وغيره. ومسلم، ح: ۱۳۵۳ وغيرهما من حديث طاووس عن ابن عباس به نحوه.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن بکّار بن عبد الملک بن الولید بن بُسر
ابن اُبی اُزطاة: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي
شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا
اسْتَفْتَوْنَا فَأَنْفِرُوا»۔

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہیں (جہاد کے لیے)
نکالے کو کہا جائے تو نکلا کرو۔“

فوائد و مسائل: ① جب کافروں سے جہاد کا موقع آئے تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جہاد میں عملی طور پر
شریک ہونا چاہیے۔ ② ایک باقاعدہ اسلامی حکومت میں امیر کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے لیکن اگر ایسی صورت
حال نہ ہو اور کسی علاقے کے مسلمان کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہوں تو مسلمانوں کو خود منظم طور پر جہاد کرنا
چاہیے۔ اس صورت میں امیر جہاد جس محاذ پر بھیجے جانا چاہیے۔

۲۷۷۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ
كَأْسِبٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ،
عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ، فِي جَوْفِ عَبْدٍ
صَلِيمٍ»۔

۲۷۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے اندر اللہ کی راہ میں
اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں (دو ذوں) جمع نہیں
ہو سکتے۔“

فوائد و مسائل: ① سفر میں گرد و غبار سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس مشقت سے ڈر کر جہاد سے کنارہ کشی جائز
نہیں۔ ② جہاد کے لیے غلوں کے ساتھ سفر کرنے والا جہنم کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۲۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ
بِزَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشُّسْتَرِيِّ: حَدَّثَنَا
۲۷۷۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ایک بار اللہ کی راہ

۲۷۷۴- [صحیح] أخرجه الترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله، ح: ۱۶۳۳ من
حديث محمد بن عبد الرحمن، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۹۸، وللحديث طرق كثيرة.

۲۷۷۵- [إسناده حسن] وأوردته الضياء المقدسي في المختارة، وحسنه البوصيري، والسيوطي في الجامع الصغير
* وشيخ حسن الحديث على الراجح، والشستري روى عنه جماعة، ووثقه ابن حبان، والضياء وغيرهما، وقال
الذهبي في الكاشف: ثقة.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَاحَ رَوْحَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ يَجْثِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ، وَشَكَأَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

میں نکلا اے جتنا گرد و غبار پہنچے گا قیامت کے دن اسے اتنی کستوری ملے گی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① راوی جہاد کی مشکلات قیامت کے دن عزت افزائی کا باعث ہوں گی۔ ② گرد و غبار کے مطابق کستوری قیامت کے دن مجاہد کو دوسروں سے ممتاز کرے گی جس سے میدانِ حشر کے سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ شخص مجاہد ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

(التحفة ۱۰)

باب ۱۰۔ سمندری جہاد کی فضیلت

۲۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمِيعٍ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ حَبَّانَ، هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ حَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي. ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَبْسُومٌ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَزْكِبُونَ ظَهَرَ هَذَا الْبَحْرِ، كَمَا لَمْلَمُوا عَلَى الْأَسْرَةِ» قَالَتْ: فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا. ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ. فَقَعَلَ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا. فَأَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهَا الْأَوَّلِ. قَالَتْ: فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

۲۷۷۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کی انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس (میرے گھر میں) سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ افراد مجھے دکھائے گئے جو سمندر کی پشت پر اس طرح سوار تھے (اور کشتیوں میں اس شان سے بیٹھے تھے) جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر ہوتے ہیں۔“ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ دوبارہ سو گئے پھر ایسے ہی ہوا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے وہی بات عرض کی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے والا جواب دیا۔ انھوں نے (دوبارہ) کہا: اللہ سے

۲۷۷۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ح: ۲۷۹۹ من حديث الليث بن سعد به، ومسلم، الإمامة، باب فضل الغزو في البحر، ح: ۱۹۱۲ عن محمد بن رميح به.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ تو آپ نے فرمایا: ”تو پہلے گروہ میں سے ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب مسلمانوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی معیت میں پہلا سمندری سفر کیا تو ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے روانہ ہوئیں۔ جب وہ لوگ جنگ سے واپس آئے تو (سفر کے دوران میں) شام میں (ایک مقام پر) ٹھہرے۔ (روانگی کے وقت) سوار ہونے کے لیے سواری کا جانور آپ کے قریب لایا گیا تو اس (جانور) نے انھیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔

قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا، عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، غَارِيَّةً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. فَلَحْمًا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَائِهِمْ قَافِلِينَ، فَزَلُّوا الشَّامَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِيَتْرَكِبَ، فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.

فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری فوج حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیار کی۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ جس فکر میں حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں یہ پہلی بحری فوج تھی جو ۳۸ھ میں پیش آئی۔ (فتح الباری' الجہاد' باب غزوة المرأة في البحر: ۹۳/۶) ② کسی فضیلت کے حصول کے لیے دعا کرنا یا کروانا درست ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کا پورا ہونا آپ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ④ عورت جہاد میں اپنے شوہر یا محرم کے ساتھ شریک ہو سکتی ہے۔ ⑤ حادثاتی موت بھی شہادت ہے۔ ⑥ بحری جنگ میں شریک ہونے والوں کی تعریف سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ فضائیہ بھی ایک لحاظ سے بحری فوج کے مشابہ ہے بلکہ بعض لحاظ سے اس سے برتر ہے اس لیے یہ فضیلت بحریہ کے ساتھ ساتھ فضائیہ کے لیے بھی ہے تاہم بری فوج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۷۷۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: عَنْ أَبِي بَحْجَسٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: "مُسْتَدْرٌ فِي جَنْبِ جَنْبِ خَشْلِكٍ فِي وَسْ جَنْجَلِ لُزْنِ كِ بَرَابِرِ هِ- اَوْرُ حُضْ خُضْ كَا (سمندری سفر کی وجہ سے) سمندر میں سر پھرتا ہے

۲۷۷۷- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف معاوية بن يحيى، تقدم، ح: ۸۴۲، وشيخه ليث بن أبي سليم، ح: ۲۰۸، وانظر، ح: ۵۵۱ لحال بقية.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ. وَالَّذِي يَسْلُزُ فِي الْبَحْرِ، كَأَلَمْ تَسْحَطْ فِي دَمِهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ».

وہ اللہ پاک کی راہ میں اپنے خون سے آلودہ ہو کر ترپنے والے کی طرح ہے۔“

۲۷۷۸- حَدَّثَنَا عُثَيْبٌ عَنْ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيِّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدِ الْبَرِّ. وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَأَلَمْ تَسْحَطْ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ. وَمَا بَيْنَ [الْمَوْجَتَيْنِ] كَقَطْعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ. إِلَّا شَهِيدَ الْبَحْرِ، فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ. وَيَغْفِرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا، إِلَّا الدِّينَ. وَلِشَهِيدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبَ وَالْدِّينَ».

۲۷۷۸- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”سمندر کا شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ اور سمندر (کے سفر) میں جس کا سر پکراتا ہے وہ خشکی میں اپنے خون سے آلودہ ہو کر ترپنے والے کی طرح ہے۔ اور دو موجوں کے درمیان (کا فاصلہ) طے کرنے والا ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں ساری دنیا کا فاصلہ طے کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے سمندر کے شہید کے ان کی روحیں اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے۔ وہ خشکی کے شہید کے سارے گناہ بخش دیتا ہے سوائے قرض کے، اور سمندر کے شہید کے گناہ بھی بخش دیتا ہے اور قرض بھی۔“

(المعجم ۱۱) - بَابُ ذِكْرِ الدِّيْنِ وَفَضْلِ قَرْوَيْنَ (النحفة ۱۱)

باب: ۱۱- دینم کا ذکر اور قزوین کی فضیلت

۲۷۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۷۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا کا صرف ایک دن

۲۷۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۲۰۱/۸، ح: ۷۷۱۶ من طريق قيس بن محمد به، وقال البوصيري: "لهذا إسناده ضعيف، عفير بن معدان المؤذن ضعفه أحمد، وابن معين، ودحييم، وأبو حاتم، والبخاري، والنسائي وغيرهم"، وفيه علة أخرى.

۲۷۷۹- [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۱۱۵۸ لحال قيس بن الربيع.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَلَاثًا عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، لَطَوَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ [جَبَل] الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةَ».

بھی باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ میرے گھر والوں (اہل بیت) میں سے ایک آدمی (مہدی) بادشاہ بنے گا۔ وہ دہلیم کے پہاڑ اور قسطنطنیہ کے شہر پر قبضہ کرے گا۔“

🌞 فائدہ: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یہ پیش گوئی ضرور پوری ہوگی۔ اگر تحسین یہ معلوم ہو جائے کہ کل قیامت آنے والی ہے اور آج آخری دن ہے اور اس وقت تک یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی ہو تب بھی یہ ضرور پوری ہو کر رہے گی تاہم یہ روایت ضعیف ہے۔



۲۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْأَفَاقُ، وَسَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَدِينَةَ يَمَانَ لَهَا قَرْوِينٌ. مَنْ رَابَطَ فِيهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، كَانَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ عَمُودٌ مِنْ ذَهَبٍ. عَلَيْهِ زَبَرُ جَدَّةٍ خَضْرَاءُ. عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءُ. لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مِضْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُلِّ مِضْرَاعٍ

۲۷۸۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے علاقے فتح ہوں گے۔ تم ایک شہر فتح کرو گے جس کا نام قزوین ہوگا۔ جو شخص اس کو فتح کرنے کے لیے چالیس دن یا چالیس رات محاذ پر موجود رہا اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا“ اس پر ایک ہمزہ زبرد ہوگا جس پر سرخ یا قوت کا ایک خیمہ ہوگا۔ اس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے جو سونے کے ہوں گے۔ ہر دروازے پر خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس (مختی) کی ایک بیوی موجود ہوگی۔“

۲۷۸۰۔ [إسناده موضوع] وهو في الموضوعات لابن الجوزي: ۵۵/۲ من طريق ابن ماجه، وقال ابن الجوزي: "هذا حديث موضوع بلا شك فيه" * يزيد، ح: ۱۰۸۰، والربيع، ح: ۷۰ تقدم حالهما، وداود بن المحير مروي (تقريب)، كلبه الدارقطني، وأحمد بن حنبل، وابن حبان وغيرهم، وتوثيق ابن معين لا يزيد إلا وهما، انظر هامش الفوائد المجموعة للشوكاني، ص (۳۰) بقلم الإمام المصلي رحمه الله.

۲۱- أبواب الجهاد رَوْجَةُ مِنَ الْخَوَرِ الْعَيْنِ ۹.

(المعجم ۱۲) - بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَلَهُ
أَبْوَانٍ (الصفحة ۱۲)

باب: ۱۲- ماں باپ کے زندہ ہوتے
ہوئے جہاد کرنا

۲۷۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّائِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيْحَكَ أَحَيَّةُ أُمِّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «ارْجِعْ فَبَرِّهَا» ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخِرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيْحَكَ أَحَيَّةُ أُمِّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَيْهَا فَبَرِّهَا» ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ أَمَامِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيْحَكَ أَحَيَّةُ أُمِّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَيْحَكَ

۲۷۸۱- حضرت معاویہ بن جاہمہ سلمیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں! اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہو! کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ”واپس جا کر اس کی خدمت کر۔“ پھر میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں! اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہو! کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں! اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو! کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ

۲۴۔ ابواب الجہاد

الزَّمَّ رِجْلَهَا. قَتَمَ الْجَنَّةَ.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہوا اس کے قدموں میں پڑا رہے جنت وہیں ہے۔“

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ أُمِّي النَّبِيِّ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ح) ہارون بن عبد اللہ جمال کے واسطے سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت جاحمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر (مندرجہ بالا بات) عرض کی تھی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جاحمہ رضی اللہ عنہا بن مرواس سلمی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جنہوں نے غزوہ خندق کے موقع پر نبی ﷺ سے شکوہ کیا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا جَاهِمَةُ ابْنُ عَبَّاسٍ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيِّ، الَّذِي عَاتَبَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ خَنْدَقٍ.

🕌 فوائد و مسائل: ① عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے اس لیے بعض لوگ پیچھے رہ سکتے ہیں۔ ② جب والدین کی خدمت کرنے والا کوئی اور بیٹا نہ ہو تو جہاد کی نسبت والدین کی خدمت زیادہ اہم ہے۔ ③ جس طرح جہاد سے جنت ملتی ہے اسی طرح والدین کی خدمت سے بھی جنت ملتی ہے۔ ④ ماں کی خدمت باپ کی خدمت سے زیادہ اہم ہے تاہم باپ کی ناراضی سے بھی بچنا ضروری ہے۔

۲۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَاءِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۲۷۸۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ کی رضا

۲۷۸۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۱۱/۶، الجهاد، الرخصة في التخلف لمن له والدة، ح: ۱۰۶ من حديث حجاج عن ابن جريج به، ومن طريقه، صحيحه الحاكم: ۱۰۴/۴، ۱۵۱، والذهبي، وقواه المنذري. ۲۷۸۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، ح: ۲۵۲۸ من طريق عطاء به، وصححه ابن حبان، والحاكم، والذهبي، رواه شعبه، والثوري، وحماد بن زيد وغيرهم عن عطاء به، وله طرق أخرى.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: أَنَّى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي جِئْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَارَ الْآخِرَةَ، وَلَقَدْ أَتَيْتُ، وَإِنَّ وَالِدَيَّ يَنْكِيَانِ. قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا».

اور آخرت کے گھر کے حصول کی غرض سے آپ کی معیت میں جہاد کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ جب میں آیا تو میرے ماں باپ رو رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واپس جا کر انھیں اسی طرح ہنساؤ (خوش کرو) جس طرح انھیں رلایا (اور غمگین کیا) ہے۔“

فوائد و مسائل: ① والدین کو پریشان اور غمگین کرنے سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ ② والدین کو پریشان کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّبِيِّ فِي الْقِتَالِ باب ۱۳۔ جنگ میں اخلاص نیت

(التحفة ۱۳)

۲۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حِمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۷۸۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی بہادری کے اظہار کے لیے جنگ کرتا ہے ایک آدمی اپنے قبیلے کی حمایت میں لڑتا ہے ایک آدمی دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے۔ (کیا انھیں بھی فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے شمار کیا جاسکتا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس مقصد کے لیے جنگ کرتا ہے کہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہے۔“

فوائد و مسائل: ① ہر نیکی کے کام میں اخلاص ضروری ہے، ورنہ وہ عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔ ② بظاہر بہت بڑی نیکی بھی خلوص کے بغیر بے کار ہے۔ ③ جہاد کے دوران میں مومن کی نیت صرف اللہ کی رضا کا حصول اور اس کے دین کی خدمت ہونی چاہیے اس کے ساتھ اگر مال غنیمت مل جائے یا مسلمانوں کی نظروں میں اس کا مقام بلند ہو جائے تو یہ اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ پہلے سے ان چیزوں کی نیت ہو تو ثواب نہیں ملے گا۔

۲۷۸۳۔ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾، ح: ۷۴۵۸ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإمامة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ح: ۱۹۰۴ عن محمد بن عبد الله بن نمير به، وللحديث طرق أخرى عندهما.

۲۴۔ أبواب الجهاد

۲۷۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَقْبَةَ، وَكَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ فَارَسَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. فَصَرَّيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي، وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ. فَلَبَّغْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ».

۲۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَبِوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ نَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُصِيبُوا غَنِيمَةً، إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي آخِرِهِمْ. فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً، تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ».

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۸۳۔ حضرت ابو حنیفہ (رشید فاری) رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ یہ کسی فاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انھوں نے فرمایا: جنگ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ساتھ (جہاد میں) حاضر تھا۔ میں نے ایک مشرک مرد پر ضرب لگائی اور کہا: یہ لو میں فاری جوان ہوں۔ یہ بات نبی ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے تو فرمایا: ”تو نے یہ کیوں نہ کہا: یہ یوں انصاری جوان ہوں۔“

۲۷۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو جماعت اللہ کی راہ میں جنگ کرتی ہے اور ان افراد کو غنیمت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اپنا دوتہائی ثواب جلدی (دنیا ہی میں) وصول کر لیتے ہیں۔ اگر انھیں غنیمت نہ ملے تو (آخرت میں) پورے ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔“

🕌 قواعد و مسائل: ① جہاد میں زیادہ مشکلات برداشت کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ② غنیمت نہ ملنے پر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انجام کے لحاظ سے یہ بہتر ہے۔ ③ مال غنیمت کو صرف ذاتی ضروریات

۲۷۸۴۔ [سننہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في العصبية، ح: ۵۱۲۳ من طريق حسين به • جرير صح بالساع عند الدولابي في الكنى: ۴۵/۱، ابن إسحاق عن تقدم، ح: ۱۲۰۹، وعبد الرحمن بن أبي عتبة مستور، لم يوثقه غير ابن حبان فيما أعلم.

۲۷۸۵۔ أخرجه مسلم، الامارة، باب بيان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم يغنم، ح: ۱۹۰۶ من حديث عبد الله بن يزيد به.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

پوری کرنے کے بجائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے تاکہ پورا ثواب مل جائے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ اِزْتِیَاطِ الْخَیْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (الصفحة ۱۴)

باب: ۱۴۔ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑے تیار رکھنا

۲۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِتَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۷۸۶۔ حضرت عروہ باریقیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔“

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْخَيْلُ لِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۷۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے۔“

فائدہ: یعنی مجاہدین کے گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہمیشہ کے لیے خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔ گھوڑوں کی اس خیر و برکت کی وضاحت دوسری روایت میں ”ثواب اور قیمت“ سے کی گئی ہے۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب الجہاد ماض مع البر والفاخر، حدیث: ۲۸۵۲) یعنی گھوڑوں پر جہاد کر کے ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور قیمت بھی ملتی ہے اور یہ فائدہ قیامت تک حاصل ہوتا رہے گا۔ آج کل کلاشکوف اور ٹینک کے دور میں بھی میدان جہاد میں گھوڑے بہت کام آتے ہیں بالخصوص پہاڑوں اور جنگلات کے علاقوں میں۔

۲۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو الشَّوَّارِبِ: حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

۲۷۸۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر ہے۔“ یا فرمایا: ”گھوڑوں کی

۲۷۸۹۔ [إسناده صحيح] تقدم، ح: ۲۳۰۵ من حديث عامر الشعبي عن عروة البارقي به.

۲۷۸۷۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضيلة الخيل وأن الخير معقود بتوابعها، ح: ۱۸۷۱ عن محمد بن رُمح به.

۲۷۸۸۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، ح: ۲۶/۹۸۷ عن ابن أبي الشوارب به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ - أَوْ قَالَ: الْحَيْلُ مَغْفُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ قَالَ سَهَيْلٌ: أَنَا أَشْلُكُ، الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ.

پیٹانیوں سے قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔“ (بہر فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے ہیں: وہ کسی کے لیے ثواب کا باعث ہوتے ہیں کسی کے لیے (عزت قائم رکھنے والا) پردہ ہوتے ہیں اور کسی کے لیے (گناہ کا) بوجھ ہوتے ہیں۔

فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَيُعِدُّهَا لَهُ. فَلَا تُعْيِبُ شَيْئاً فِي بَطُونِهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرٌ. وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَا أَكَلَتْ شَيْئاً إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ. وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ جَارٍ [كَانَ] لَهُ بِكُلِّ فِطْرَةٍ تُعْبِئُهَا فِي بَطُونِهَا أَجْرٌ. حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاقِهَا وَلَوْ اسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ.

یہ ثواب کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو اللہ انھیں کی راہ میں (جہاد کے لیے) رکھتا اور تیار کرتا ہے۔ یہ گھوڑے اپنے پیٹوں میں جو کچھ ڈالتے ہیں (اس کے عوض) مالک کے لیے ثواب لکھا جاتا ہے۔ اگر وہ انھیں کسی چراگاہ میں چرائے تو یہ جو کچھ کھائیں گے اس کے بدلے میں اس (مالک) کے لیے ثواب لکھا جائے گا۔ اگر وہ انھیں بہتی نہر (بادری) سے پانی پلائے گا تو وہ جو قطرہ اپنے پیٹوں میں ڈالیں گے اس کے بدلے میں اس (مالک) کو ثواب ملے گا..... راوی نے گھوڑوں کے پیشاب اور لید پر ثواب ملنے کا بھی ذکر کیا ہے..... اگر وہ (رسی اور لگام سے آزاد ہو کر اپنی مرضی سے) ایک دو چکر لگائیں تو ان کے ہر قدم کے بدلے میں (مالک کے لیے) ثواب لکھا جائے گا۔

وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَجَمُّلاً وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبَطُونِهَا، فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا.

اور یہ پردے کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انھیں عزت اور زینت کے لیے پالتا ہے اور تنگی ترشی ہو یا آسانی وہ ان کی کٹیتھوں اور پیٹوں کا حق فراموش نہیں کرتا۔

وَأَمَّا الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ، فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَبَطْرًا وَبَذْخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ، فَذَلِكَ

اور یہ گناہ کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انھیں فخر، غرور، تکبر اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے۔ تو



جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴- أبواب الجهاد

یہ اس پر (گناہ کا) بوجھ ہیں۔“

الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ“.

فوائد و مسائل: ① جہاد کے مقصد کے لیے تیار کی جانے والی چیز کی دیکھ بھال ثواب کا باعث ہے۔ ② جہاد کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں استعمال ہونے والا پٹرول اور ان کی مرمت پر ہونے والا خرچ سب نیکیوں میں درج ہوتا ہے۔ ③ گھوڑوں کی لید اور پیشاب پر قیاس کر کے کہا جاسکتا ہے کہ جہاد کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ ④ اپنی جائز ضروریات کے لیے ذاتی گاڑی رکھنا جائز ہے لیکن اس کا حق یہ بھی ہے کہ کسی غریب ضرورت مند کو بلا معاوضہ اس کی منزل پر پہنچایا جائے اور عساکروں اور رشتے داروں کی چھوٹی موٹی ضروریات پوری کی جائیں۔ ⑤ کوئی بھی ضرورت کی چیز جو معاشرے میں دولت مندی کی علامت سمجھی جاتی ہو محض فخر کے اظہار کے لیے اسے حاصل کرنا اور جا بے جا اس کا اظہار کرنا بڑا گناہ ہے۔

۲۷۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حضرت ابو قتادہ (حارث بن ربیع) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین گھوڑا وہ ہے جو سیاہ ہو پیشانی پر تھوڑا سا سفید نشان ہو چاروں پاؤں میں سفیدی ہو ناک اور اوپر والا ہونٹ سفید ہو اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ اگر سیاہ (مٹھی) رنگ نہ ہو تو انہی صفات کا حامل کیت گھوڑا عمدہ ہے۔“

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ، الْأَفْرَحُ، الْمُحَجَّلُ، الْأَزْنَمُ، طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنَى. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ، فَكُمَيْتٌ. عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ».

فوائد و مسائل: ① گھوڑے اپنے اپنے رنگ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ یا ادنیٰ شمار کیے جاتے ہیں۔ بعض رنگ عمدہ سمجھے جاتے ہیں جن میں سے کئی اقسام اس حدیث میں ذکر کی گئی ہیں: (۱) سیاہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔ (۲) سیاہ گھوڑا جس کے پاؤں سفید ہوں۔ (۳) سیاہ گھوڑا جس کا ہونٹ اور ناک سفید ہو۔ (۴) سیاہ گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ (۵) کیت (سیاہی مائل سرخ) گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو (۶) کیت گھوڑا جس کے پاؤں سفید ہوں (۷) کیت گھوڑا جس کا ہونٹ اور ناک سفید ہو۔ (۸) کیت گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ ② مجاہد کو جہاد میں استعمال ہونے والے جانوروں

۲۷۸۹- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء ما يستحب من الخيل، ح: ۱۶۹۷ عن محمد بن بشارة، وقال الترمذي: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۳۲، والحاكم: ۹۲/۲، والذهبي، وله طرق أخرى.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں کہ کون سا جانور بہتر ہے اور کس قسم کا جانور مفید نہیں۔ اسی طرح گازیوں اور اسلحے کی مختلف اقسام اور ان کی خوبیوں اور خامیوں سے واقفیت ہونی چاہیے تاکہ اچھی چیز حاصل کی جائے جس سے جہاد کے کام میں آسانی ہو اور زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے اور کئی چیز حاصل نہ کی جائے۔

۲۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي رُزْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ جَبْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشَّكَّالَ مِنَ الْخَيْلِ.

🌞 فائدہ: گزشتہ حدیث میں ہے کہ اگر دایاں اگلا پاؤں سفید نہ ہو باقی تین سفید ہوں تو وہ اچھا ہے۔ تو اس حدیث سے ایسا گھوڑا مراد ہوگا جس کا کوئی اور ایک پاؤں سفید نہ ہو اور باقی تین سفید ہوں۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَوْحِ الدَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الْقَاضِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَالَجَ عَافَهُ يَدِيهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ».

🌞 فائدہ: گھوڑا باندھنے کا مطلب گھوڑا پالنا اور جہاد کے لیے تیار رکھنا ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: ۱۵۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا
شُبْحَانَهُ [وَتَمَالَى] (النحفة ۱۵)

۲۷۹۰۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب ما يكره من صفات الخيل، ح: ۱۸۷۵ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۲۷۹۱۔ [حسن] أخرجه الدلاوي في الكنى: ۳۰/۱ عن عيسى بن محمد به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، محمد وأبوه عقيب وجده مجهولون والمجد لم يسم" * وأحمد بن يزيد مستور (تقريب)، وله شواهد عند أحمد: ۴۵۸/۶، والبخاري، ح: ۲۸۵۳ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ: حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنِ يُعَافِرٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ».

۲۷۹۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جو مسلمان مرد اللہ کی راہ میں اتنی دیر لڑائی کرے جتنا اونٹنی کا دودھ دو بار دوہنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اونٹنی کا دودھ ایک بار دوہنے کے بعد تھوڑا سا وقفہ دیا جاتا ہے پھر باقی دودھ دوہا جاتا ہے اس معمول سے درمیانی وقفے کو فَوَاق کہا جاتا ہے۔ ② حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے جہاد کرنے سے جنت حاصل ہو جاتی ہے چاہے بالکل تھوڑی سی دیر جہاد میں شرکت کی ہو۔ ③ جنت میں داخلے کے لیے اسلام شرط ہے۔

169

۲۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا ذَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَوْاحَةَ: بِسَا نَسْفَسِ أَلَا أَرَاكَ تَكْثُرُ هِمِّنَ الْجَنَّةِ أَخْلِفَ بِاللَّهِ لَنَنْزِلَنَّهُ طَائِعَةً أَوْ لِنُكْرِهِنَهُ.

۲۷۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک جنگ میں شریک ہوا۔ (اس جنگ میں) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ رجز کہی: ”اے میری جان! تو جنت کو کیوں ناپسند کرتی ہے؟ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں تجھے ضرور اس (کے) حصول کے لیے میدان جنگ میں خوشی سے اترنا ہوگا ورنہ تجھے اس پر مجبور کیا جائے گا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ غزوہ موت کا ہے جس میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار شہید ہوئے یعنی حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ نے فوج کی

۲۷۹۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن سأل الشهادة، ح: ۱۶۵۴، ۱۶۵۷ من حديث ابن جريج به، وقال: "حسن صحيح"، أخرجه أبو داود، ح: ۲۵۴۱ من طريق آخر عن مالك بن بخامر به.

۲۷۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن سعد في الطبقات: ۵۲۹/۳ عن عفان بن مسلم به، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۵۲۶/۸، وحسنه البوصيري.

٢٤- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

قیادت سنبھالی اور بڑی حکمت سے مسلمانوں کی چھوٹی سی فوج کو دشمن کی تینتیس گنا فوج کے نرغے سے نکال لائے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد کو "سیف اللہ" کا لقب دیا۔ ⑤ جنگ کے دوران میں بہادری کا اظہار کرنے والے اور جوش دلانے والے شعر پڑھتا جائز ہے۔ ⑥ جان کے جنت کو ناپسند کرنے کا مطلب موت سے گھبراہٹ ہے جو انسان میں فطری چیز ہے لیکن میدان جہاد میں موت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح جو شخص موت سے گھبراتا ہے وہ گویا جنت میں داخل ہونے میں دیر کر رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ موت سے نہ ڈرو کیونکہ اس موت کے ذریعے سے جنت ملے گی۔ ⑦ اشعار کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت ابی بن رواحہ رضی اللہ عنہ موت سے ڈرتے تھے بلکہ ان اشعار کے ذریعے سے دوسرے مجاہدین میں جوش و جذبہ پیدا کرنا مقصود تھا۔ ⑧ جن اشعار میں خلاف شریعت امور نہ ہوں ایسے شعر کہنا سننا یا دکرنا اور دوسروں کو سننا ناسب جائز ہے۔

۲۷۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثَيْبٍ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ
 دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ
 حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ : أَتَيْتُ
 النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَيُّ
 الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : «مَنْ أَهْرَقَ دَمَهُ،
 وَغَضَرَ جَوَادُهُ» .

۲۷۹۳- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 انھوں نے فرمایا : میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر
 ہو کر عرض کیا : اے اللہ کے رسول ! کون سا جہاد افضل
 ہے ؟ آپ نے فرمایا : ”جس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا
 گھوڑا بھی قتل ہو گیا (اس کا جہاد بہترین ہے۔“)

فائدہ: جان اور مال دونوں کی قربانی، صرف جان کی قربانی سے افضل ہے۔

۲۷۹۵- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ وَأَخْمَدُ بْنُ
ثَابِتٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَا : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ
عِيسَى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ
ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۷۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی
ہوتا ہے اور یہ بات اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ
میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس انداز سے

٢٧٩٤- [ص: ١١٢] وضمنه البوصيري من أجل محمد بن كزبان الجهضمي لأنه ضعيف كما في التقريب وغيره، وله شواهد كثيرة، منها ما أخرجه أبوداود، ح: ١٤٤٩ وغيره، وإسناده حسن، وقواه الحافظ المنذري، والعسقلاني.

٢٧٩٥- [ص: ١١٢] أخرجه أحمد: ٥٢٠/٢ عن صفوان به، وصححه البوصيري ٥ ابن عجلان عن تقدم، ح: ١٤٦٧، وندجه مسلم، ح: ١٨٧٦ وغيره من حديث أبي صالح به، وله طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۲۶۔ **أبواب الجهاد**۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

[قَالَ:] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجُرْحُهُ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ جُرِحَ. اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرَّيْحُ رِيحُ مَسْلِكٍ»۔

حاضر ہوگا کہ اس کا زخم ایسا ہی (تازہ) ہوگا جیسے زخمی ہونے کے دن تھا۔ اس کا رنگ خون کا ہوگا اور مہک کستوری کی ہوگی۔“

🌞 **فوائد و مسائل:** ① جہاد میں زخمی ہونا بھی بہت بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ ② قیامت کے دن جس طرح شہید کی عزت افزائی ہوگی اسی طرح جہاد میں زخمی ہونے والے کی بھی عزت افزائی ہوگی۔ ③ یہ عزت افزائی صرف اس شخص کی ہوگی جس نے طلوع ول کے ساتھ محض اللہ کی رضا کے لیے جہاد کیا ہوگا۔ ④ نیت کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمیں ظاہری حالات کے مطابق مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔ اگر اس کی نیت درست نہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی اسے سزا دے دے گا۔ شہید یا زخمی کے زخم کا تازہ ہونا اس کا نیک عمل لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے ہوگا اور خون کا خوشبودار ہونا اللہ کی خوشنودی کا مظہر ہوگا اور اس کی قربانی قبول ہونے کی علامت ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، إِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ إِهْزِمْهُمْ وَزَلِّزْلُهُمْ» "اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! جماعتوں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لٹکھرا دے۔"

۲۷۹۶۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دشمنوں کی) جماعتوں کے خلاف دعا فرمائی۔ اور فرمایا: اللہم منزل الكتاب، سریع الحساب، اہزم الأحزاب، اللہم اہزمهم وزلزلهم "اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! جماعتوں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لٹکھرا دے۔"

🌞 **فوائد و مسائل:** ① جماعتوں سے مراد مختلف قبائل کے وہ جنگجو دستے ہیں جو غزوہٴ احزاب کے موقع پر متحد ہو کر مدینے پر حملہ آور ہوئے تھے لیکن خندق کی وجہ سے شہر میں داخل نہیں ہو سکے تھے۔ ② ہر مشکل کے موقع

۲۷۹۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، ج: ۲، ۲۹۳۳، ۶۳۹۲، ۷۴۸۹، وسلم، الجهاد، باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، ج: ۲، ۱۷۴۲، ۲۱، ۲۲ من حديث ابن أبي خالده.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

پر اللہ ہی سے دعا کرتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ اور توحید کا تقاضا ہے۔ ① دعا میں موقع محل کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرنا سنوں ہے۔

۲۷۹۷۔ حضرت اہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجات تک پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر ہی پر فوت ہو۔“

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى

وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْبُصْرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ ابْنَ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ مِنْ قَلْبِهِ، بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ».

نوافد و مسائل: ① اخلاص کی برکت بہت عظیم ہے۔ ② شہادت کی تمنا رکھنا بہت بڑا نیک عمل ہے۔

باب ۱۶۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

(المعجم ۱۶) - بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱۶)

۲۷۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے

روایت کرتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے شہیدوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”زمین سے شہید کا خون خشک بھی نہیں ہوا ہوتا کہ اس کی دونوں بیویاں (حوریں) اتنی تیزی سے اس کے پاس آتی ہیں جیسے دودھ پلانے والی دو دایاں جو بے آب و گیاہ زمین میں اپنے بچے کم کر بیٹھی ہوں (تو وہ ان کی تلاش میں بے قرار ہو کر بھاگتی پھرتی ہیں)۔ دونوں حوروں کے ہاتھ میں ایک

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذُكِرَ الشَّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشُّوَيْدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ رَوْحَتَاهُ. كَأَنَّهُمَا ظِفْرَانِ أَضْلَعْنَا فَبَيْلَهُمَا فِي بَرَاجٍ مِنَ الْأَرْضِ. وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ

۲۷۹۷۔ أخرجه مسلم، (الامارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ح: ۱۹۰۹ عن حزملة به.

۲۷۹۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۹۷ عن ابن أبي عدي به، وناحه [إسماعیل عنده: ۲/ ۲۷۷،

والحدیث فی مصنف ابن أبي شيبة: ۵/ ۲۹۰ • هلال بن أبي زينب مجهول (تقريب)، وضعفه البوصيري.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ أبواب الجہاد

[مِنْهُمْ] حُلَّةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔“

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْقَدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ حِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْقَرْعِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَتَرْجُو مِنَ الْحَوَرِ الْعَيْنِ، وَيَسْتَفْعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ.»

۲۷۹۹۔ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے پاس شہید کے لیے چھ انعامات ہیں: خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے وہ (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اسے ایمان کا لباس فاخرہ پہنایا جائے گا خوبصورت آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کر دی جائے گی اور اس کے ستر رشتے داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“



🌟 فوائد و مسائل: ① یہ انعامات اس شہید کے لیے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے خلوص قلب کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوتا ہے۔ ② جنت میں گھر دکھایا جاتا اس کے لیے خوش خبری ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے جان نکلنے کے دوران میں ہی اسے جنت کی بشارت مل جاتی ہے۔ ③ گناہ گاروں کے لیے قبر کا عذاب بہت ہی احادیث سے ثابت ہے۔ شہید اس سے محفوظ رہتا ہے۔ ④ قیامت کے دن گناہ گار اپنے اپنے گناہوں کے مطابق پریشان ہوں گے۔ شہید کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے اس لیے وہ پریشانی سے محفوظ رہے گا۔ ⑤ ایک ہی طرح کے دو کپڑوں کو حُلَّة (جوڑا) کہتے ہیں۔ ایمان کے حُلَّة سے مراد ایسا لباس ہے جو اس کے ایمان کی علامت ہوگا۔ ⑥ عوروں سے مراد وہ چھٹی عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے لیے اپنی قدرت کاملہ سے جنت میں پیدا کی ہیں۔ ہر شہید کو کم از کم دو حوریں ملیں گی۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی طرف سے اجازت ملنے پر ہی کی جا سکے گی۔ یہ گناہ گاروں کے لیے مغفرت کا باعث ہو گی اور شفاعت کرنے والے کے لیے ایک عظیم اعزاز۔ ⑧ کسی مومن کا درجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کے حق میں شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

۲۴- أبواب الجهاد

۲۸۰۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْحِزَامِيُّ الْأَنْصَارِيُّ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ
خِرَاشٍ. سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:
لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، يَوْمَ
أُحُدٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا جَابِرُ! لَا
أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِيكَ؟»
قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا
مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ. وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَا حَا.
فَقَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَى أُعْطِكَ. قَالَ:
يَا رَبِّ! تُحْسِنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ: إِنَّهُ
سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجِعُونَ، قَالَ:
يَا رَبِّ! فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي». فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ (آل عمران: ۱۶۹) الْآيَةَ كُلَّهَا.



جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۰۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن جب (جابر رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ قتل (شہید) کر دیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر! کیا میں تجھ کو بتاؤں کہ اللہ عز و جل نے تیرے والد سے کیا فرمایا؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہر کسی سے پس پروردہ کر کلام فرماتا ہے لیکن تیرے والد سے آنے سانسے کلام فرمایا۔ اللہ نے ان سے فرمایا: ”میرے بندے! کوئی خواہش کر میں تجھے دوں گا۔“ انھوں نے (حضرت عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہ) عرض کیا: اے میرے مالک! مجھے زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ نے فرمایا: ”میرا یہ فیصلہ پہلے سے جاری ہو چکا ہے کہ“ فوت ہونے والے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجے جائیں گے۔“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رب! میرے پسماندگان کو میرا پیغام پہنچا دے۔ تو اللہ عز و جل نے یہ ساری آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾۔ ”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کر دیے جائیں انھیں مردہ نہ سمجھو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والے کے پسماندگان کو تسلی و تقفی دینی چاہیے اور ایسی باتیں کہنی چاہئیں جن سے ان کا غم ہلکا ہو۔ ② وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ③ جنت میں اللہ کا دیدار ممکن ہے اور جنتیوں کو اپنے درجات کے مطابق کم یا زیادہ وقفے سے یہ نعمت حاصل ہوگی۔ ④ فوت ہو جانے والے لوگ یا شہید دوبارہ دنیا میں نہیں آ سکتے لہذا اس قسم کی حکایتوں میں کوئی صداقت نہیں کہ فلاں

۲۸۰۰- [حسن] أخرجه ابن أبي حاتم في الجهاد، ح: ۱۹۶۱ عن إبراهيم بن المنذر، وحسنه الترمذي، ح: ۳۰۱۰، والمنذري، وصححه ابن حبان (۱۰۰۰ حسن)، ح: ۸۳/۹، ح: ۶۹۸۳، والحاكم، ح: ۲۰۳/۳، ۲۰۴، وانظر، ح: ۱۹۰.

۲۱۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

صحابی یا شہید یا ولی نے اپنی وفات کے بعد فلاں صاحب سے ملاقات کی اور فلاں معاملے میں اس کی رہنمائی کی۔ ⑤ اس واقعے میں حضرت عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کے حقیقی اور بلند درجات کا حامل ہونے کی بشارت ہے۔

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزُقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹] قَالَ: أَمَّا إِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: أَرَأَوُاهُمْ كَطَيْرٍ خُضِرَ نَسْرُحٌ فِي الْحَيَّةِ فِي أَيَّهَا شَاءَتْ. ثُمَّ تَأَوَّيَ إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعُرْسِ. فَيَسْتَمِئُ هُمْ كَذَلِكَ. إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ أَطْلَاعَةً. فَيَقُولُ: سَلُونِي مَا شِئْتُمْ. قَالُوا: رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ، وَنَحْنُ نَسْرُحٌ فِي الْحَيَّةِ فِي أَيَّهَا شِئْنَا؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُرْزَقُونَ مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا، قَالُوا: نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نَقْتُلَ فِي سَبِيلِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ، تَرَكُوهُ.

۲۸۰۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرمایا: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزُقُونَ﴾ ”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کر دیے جائیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انھیں رزق دیا جاتا ہے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہیدوں کی روحیں ہز پرندوں کی طرح جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی چلتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لگی ہوئی تدلیوں میں بسیرا کرتی ہیں۔ اسی حال میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: مجھ سے جو چاہو مانگ لو۔ انھوں نے کہا: یا رب! ہم تجھ سے کیا مانگیں؟ ہم تو جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پیتے گھومتے ہیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک کچھ سوال نہ کریں تو انھوں نے کہا: (اے اللہ!) ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسوں میں ڈال کر ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ پھر تیری راہ میں شہید ہو جائیں۔ جب اللہ نے دیکھا کہ ان کا اور کوئی مطالبہ نہیں تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① شہیدوں کو قیامت سے پہلے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ ② برزخی زندگی میں

۲۸۰۱۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب بيان أن أرواح الشهداء في الجنة... إلخ، ج: ۱، ۱۸۸۷ من حديث أبي معاوية به.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

شہیدوں کو دوسرا جسم ملتا ہے جو ہیز پرندوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ⑤ قیامت کے بعد وہ دوسرے جنتیوں کی طرح انسانی جسم کے ساتھ جنت کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔ ⑥ شہیدوں کی رو میں دوبارہ دنیا میں نہیں آتیں اور نہ انھیں دوبارہ دنیوی زندگی ہی ملتی ہے۔ ⑦ عرش الہی جنت سے اوپر ہے۔

۲۸۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،
وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، وَبَشْرُ بْنُ
أَدَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى: أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْقَتْلِ
إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنَ الْقَرْصَةِ».

۲۸۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کو قتل ہوتے وقت
صرف اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کسی کو چوٹی کے کاٹنے
سے ہوتی ہے۔“

🕌 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے قاضی محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے حسن قرار دیا ہے
اور الموسوعة الحديثية کے محققین نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:
(الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۳۳۳ والصحيحة للألباني' رقم: ۹۲۰۰) بہر حال یہ
بھی شہید پر اللہ کا انعام ہے کہ اس پر جان ٹٹنے کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے یہ تکلیف ناقابل
برداشت نہیں ہوتی۔



(المعجم ۱۷) - بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ
الشَّهَادَةُ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷- کون کون سی موت سے
شہادت کا درجہ ملنے کی امید ہے

۲۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعَمَاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
۲۸۰۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے

۲۸۰۲- [سناده ضعيف] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرباط، ح: ۱۶۶۸ عن ابن
بشار به، وقال: "حسن غريب صحيح" * ابن عجلان عن ابن تقدم، ح: ۱۹۶۷، ولحديثه شاهد ضعيف عند الطبراني
في الأوسط: ۱/۱۹۸، ح: ۲۸۲.

۲۸۰۳- [سناده حسن] أخرجه أبو داود، الجنائز، باب في فضل من مات بالطاعون، ح: ۳۱۱۱ من حديث عبدالله
ابن عبدالله به مطولاً، ورواه ابن حبان، ح: ۱۶۱۶، والحاكم: ۱/۳۵۲، ۳۵۳، والنسعي، وقال النووي: "وهو
صحيح باتفاق، وإن لم يخرج الشبان".

۲۶۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن عبد اللہ بن جابر بن عتیق، عن أبيه، عن جده أَنَّهُ مَرَّضَ فَأَنَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُهُ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ: إِنْ كُنَّا لَنَرُجُو أَنْ تَكُونَ وَقَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ شَهَادَةً أُمِّي إِذَا لَقِيلَ: أَلْقَتُلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةً. وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةً. وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ شَهَادَةٍ - يَغْنِي الْحَامِلُ - وَالْعَرُوقُ وَالْحَرُوقُ وَالْمَجْرُوبُ - يَغْنِي ذَاتُ الْجَنْبِ - شَهَادَةٌ».

تشریف لے گئے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: ہمیں تو امید تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہادت کی موت پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر صرف میدان جنگ میں مرنا ہی شہادت ہے) جب تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے۔ طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے۔ اور جو عورت حمل کی حالت میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔ ڈوب کر مرنے والا جل کر مرنے والا اور ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔“

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي الشَّهِيدِ فَيَكْمُ؟» قَالُوا: أَلْقَتُلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: «إِنَّ شَهَادَةً أُمِّي إِذَا لَقِيلَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ».

۲۸۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو (کہ شہید کون ہوتا ہے؟)“ حاضرین نے کہا: اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا (شہادت ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب تو میری امت کے شہید تھوڑے ہی ہوں گے۔ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں فوت ہو گیا وہ بھی شہید ہے۔ اور پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔“

قَالَ سُهِيلٌ: وَأَخْبَرَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَالْعَرُوقُ شَهِيدٌ».

ایک روایت میں ہے: ”اور ڈوب کر مرجانے والا شہید ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے جان دینا اصل شہادت ہے۔ شہید کے عظیم ترین درجات انہی افراد کے لیے ہیں۔ ② جہاد کے سفر کے دوران میں یا جہاد کے دوران میں کسی بھی وجہ سے فوت

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ہو جانا بھی شہادت کے برابر ہے تاہم اس شہید کے احکام عام میت کے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دے کر دفن کیا جائے گا۔ ① طاغوتوں سے یا پچھت کی بیماری سے فوت ہونے والا بھی شہادت کا درجہ پاتا ہے۔ کسی ناقابل علاج مرض سے فوت ہو جانے والا بھی اسی حکم میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ② ڈوب کر مر جانے والا اور جل کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔ دوسری حادثاتی اموات کو بھی اسی حکم میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ③ بچے کی پیدائش کے وقت فوت ہو جانے والی عورت کی موت بھی شہادت کی موت ہے۔ ④ جہاد کے دوران میں دشمن کے ہتھیار سے مرنے والے کے علاوہ باقی سب شہادتیں کم درجے کی ہیں۔ ان کے احکام ان شہیدوں کے سے نہیں لہذا انھیں غسل اور کفن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ السَّلَاحِ (الشفعة ۱۸) باب: ہتھیاروں کا بیان

۲۸۰۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ.

۲۸۰۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① جنگ میں ہتھیاروں کا استعمال یا دشمن کے ہتھیاروں سے بچاؤ کی اشیاء کا استعمال توکل کے متناہی نہیں۔ ② مکہ مکرمہ حرم ہے جہاں جنگ اور قتال منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن جہاد کے لیے خاص طور پر اجازت دی تھی۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو پابندی دوبارہ نافذ ہو گئی۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً: خود اور زرہ استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں اس لیے جدید ترین ٹینک، آبدوزیں، کٹر بندوقاڑیاں اور جنگی لباس مثلاً: ہیلٹ، اندھیرے میں دیکھنے کے لیے چشمے وغیرہ کا حصول، تیاری اور استعمال شریعت کا تقاضا ہے۔

۲۸۰۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۸۰۵- أخرجه البخاري، جزء الصید، باب دخول الحرم ومكة بغیر إحرام، ح: ۱۸۴۶، ۳۰۴۴، ۴۲۸۶، ۵۸۰۸، ومسلم، الصحيح، باب جواز دخول مكة بغیر إحرام، ح: ۱۳۵۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۲۳/۱.

۲۸۰۶- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۵۸۳، والترمذي في الشمائل (ب: ۱۴، ح: ۱۰۴) من حديث سفيان به، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ۲۵۹۰، والحديث صحيحه البوصيري على شرط البخاري، وله شاهد عند

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل
 حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ
 حُصَيْنَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، إِنْ شَاءَ
 اللَّهُ تَعَالَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ، أَخَذَ
 وَدْعَيْنِ، كَأَنَّهُ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 إِزَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ:
 حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ
 حَبِيبٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ. قَرَأَ
 فِي سُورَتِنَا شَبْنًا مِنْ حِلْيَةِ فِضَّةٍ. فَقَضَبَ
 وَقَالَ: لَقَدْ فَتَحَ الْفَتْوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَ حِلْيَةُ
 سُورَتِهِمُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ. وَلَكِنَّ الْأَنْكَ
 وَالْحَبِيدَ وَالْعَلَابِيَّ.

۲۸۰۷۔ حضرت سلیمان بن حبیب رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے غزوہ احد کے دن دو
 زرہیں اوپر نیچے پہنیں۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: أَلْعَلَابِيُّ
 الْعَصَبُ.

ابوالحسن قطان نے فرمایا: علابی پٹھے کو کہتے ہیں۔

❦ فوائد و مسائل: ① جنگ میں ہتھیاروں کا استعمال یا کسی کے ہتھیاروں سے بچاؤ کی اشیاء کا استعمال
 توکل کے معانی نہیں۔ ② کد کد حرم ہے جہاں جنگ اور قتال منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح
 کد کے دن جہاد کے لیے خاص طور پر اجازت دی تھی۔ جب کد فتح ہو گیا تو پابندی دوبارہ نافذ ہو گئی۔ ③ رسول
 اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً: خود اور زره استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء
 استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں اس لیے جدید ترین ٹینک آبدوزیں بکتر بند گاڑیاں اور
 جنگی لباس مثلاً: ہیلیمٹ اندھیرے میں دیکھنے کے لیے چشمے وغیرہ کا حصول تیاری اور استعمال شریعت کا
 تقاضا ہے۔

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ
 ۲۸۰۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

الترمذي.
 ۲۸۰۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ما جاء في حلية السيوف، ح: ۲۹۰۹ من حديث الأوزاعي به.
 ۲۸۰۸۔ [استناه حسن] أخرجه الترمذي، السير، باب في النفل، ح: ۱۵۶۱ (ب) من حديث ابن أبي الزناد به،
 وقال: 'حسن غريب'.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

الصَّلَاتِ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ تِلْكَ الْوَارِدَةُ لِقَوْلِهِ "ذَوَالْفَقَارِ" جَنَاحٌ بَدَأَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَنَقَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ "اللہ اور اس کے رسول کا" قرار دیا ہے۔

(سورہ انفال آیت: ۴۱) اسلامی حکومت میں یہ حصہ بیت المال میں داخل ہو کر مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ اپنے ذاتی اخراجات غنیمت کے پانچویں حصے (شس) سے پورے کیا کرتے تھے اس لیے جہاد کی ضرورت کے لیے تلوار بھی شس میں سے لے لی۔ ③ اس تلوار کو "ذوالفقار" اس لیے کہتے تھے کہ اس پر کچھ گہرے نشانات تھے جس طرح کمر کی ہڈی کے گہرے ہوتے ہیں۔ دیکھیے: (النهاية لابن اثير

مادہ فقر)

۲۸۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

فرمایا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کی معیت میں جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو اپنے ساتھ نیزہ بھی اٹھا کر لے جاتے۔ جب واپس ہوتے تو نیزہ وہیں پھینک دیتے، اس خیال سے کہ کوئی اٹھا کر لے آئے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گا۔ نبی ﷺ نے (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: "ایسا نہ کرو اگر تم ایسا کرو گے تو واقعاً گمشدہ چیز بھی کوئی نہیں اٹھائے گا۔"

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

ابنِ سُمَرَةَ: أَتَيْنَا وَكَيْعَ عَنْ شَفِيَّانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا. فَإِذَا رَجَعَ طَرَحَ رُمْحَهُ حَتَّى يُحْمَلَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَا تُكْرِنَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ. فَإِنَّكَ إِنِ فَعَلْتَ لَمْ تُرَفَّعْ صَلَاةً».

۲۸۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں فارسی کمان دیکھی تو فرمایا:

۲۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

ابنِ سُمَرَةَ: أَتَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ،

۲۸۰۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۴۸/۱ من حديث شفيان الثوري به * شفيان تقدم، ح: ۱۶۲، وأبو إسحاق تقدم، ح: ۴۶ وقد عمننا، وفيه علة أخرى، ذكرها البوصيري.

۲۸۱۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عبد الله بن بسر الحبراني (لأنه ضعيف كما في التقريب وغيره)، وأشعث بن سعيد الشمان متروك، وراجع التقريب وغيره.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي زَائِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسَ عَرَبِيَّةٍ. قَرَأَى [رَجُلًا] يَبْدُو قَوْسَ فَارِسِيَّةٍ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟ أَلْفَهَا. وَعَلَيْكُمْ بِهَذِهِ وَأَشْبَاهِهَا، وَرِمَاحَ الْقَنَا. فَإِنَّهُمَا يَزِيدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّينِ. وَيُمْكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ».

(المعجم ۱۹) - بَابُ الرَّمِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱۹)

۲۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا هِشَامَ الدَّسْتَوَائِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [زَيْدٍ] الْأَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَّاحِدِ، الثَّلَاثَةَ، الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ، يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ. وَالرَّامِيَ بِهِ. وَالْمُعْدِي بِهِ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْمُوا وَارْكَبُوا. وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ النَّمْرُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمْيُهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيَةُ قَوْسِهِ، وَمُلَاعَبَتُهُ أَمْرًا لَهُ. فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ».

۲۸۱۱۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک اسے بنانے والا جب کہ وہ اسے بنانے میں نیکی کا ثواب حاصل ہونے کی امید رکھتا ہو اور (دوسرا) اسے چلانے والا اور (تیسرا) اسے (تیر انداز کو) پکڑنے والا۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیر چلاؤ اور سواری کرو۔ اور تمھارا تیر اندازی کرنا مجھے تمھاری شہسواری سے زیادہ پسند ہے۔ مسلمان تفرق کے طور پر جو کام بھی کرتا ہے وہ باطل (بے کار) ہے سوائے کمان سے تیر چلانے اور گھوڑوں کو تربیت دینے کے اور پیوی سے دل لگی کرنے کے اس لیے کہ یہ (تینوں کام) حق ہیں۔“

۲۸۱۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، ح: ۱۶۳۷ من حديث يزيد بن، وقال: "حسن صحيح" يحيى بن أبي كثير صرح بالسماع عند أحمد: ۱۶۴/۴، وسمع أيضا من رجل عن أبي سلام به، فالطريقان محفوظان، عبادة (ويقول: خالد) بن زيد الأزرق وثقه ابن حبان، والحاكم: ۹۵/۲، والذهبي، والهيتمي: ۳۲۹/۴ وغيرهم، وانظر نيل المصنوع في التعليق على سنن أبي داود، ح: ۲۵۱۳، وللحديث شواهد.

۲۴۔ أبواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌟 فوائد و مسائل: ① مسلمان کو تفریق کے طور پر ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے دین یا دنیا کا کوئی فائدہ حاصل ہو سکے۔ ”تفریح برائے تفریح“ کا نظریہ غلط ہے۔ ② تیر اندازی کی مشق سے ذاتی دفاع کا مقصد بھی حاصل ہوتا ہے اور دین کے لیے جنگ کرنے کا بھی اس لیے یہ جائز تفریح ہے۔ ③ جدید دور میں جو اسلحہ کفار کے خلاف جنگ میں استعمال ہو سکتا ہے اس کی تربیت حاصل کرنا ”تیر اندازی کی مشق“ کے حکم میں ہے۔ ④ گھوڑے کو تربیت دینے کا مقصد جنگ میں اس سے کام لینا ہے اس لیے مختلف گاڑیوں، ٹینکوں اور طیاروں وغیرہ کے چلانے اور اڑانے کی تربیت اور ان کی مرمت اور دیکھ بھال کرنا سیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ ⑤ بیوی سے دل لگی کرنا خود کو اور اس کو گناہ سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور پاک دائمی اسلامی معاشرے کی مطلوب اشیاء میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اخلاق و کردار کی حفاظت بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح ملکی سرحدوں کا دفاع۔ اس کے علاوہ بیوی سے نیک اولاد کا حصول اسلامی سلطنت کے دفاع کا اہم ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافر مالک مسلمانوں کو آبادی کم کرنے کا سبق دیتے ہیں اور خود اپنی آبادی بڑھانے میں کوشاں ہیں۔



۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ، فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ، أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، فَيَنْدِلُ رَقَبَةً».

۲۸۱۳۔ حضرت عمرو بن عبد اللہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص دشمن کی طرف ایک تیر پھینکے اور وہ دشمن تک پہنچ جائے، خواہ دشمن کو لگے یا نہ لگے وہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① تیر چلانے کا اصل مقصد جنگ میں دشمن کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے لیکن اگر کسی کا پیچھا ہوا تو کسی دشمن کو زخمی یا ہلاک نہ کر سکے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ مجھے اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ ② نیت صحیح ہو تو مکمل کام بھی ثواب سے خالی نہیں ہوتا۔ ③ میزائل بم اور توپ کے گولے کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ نشانے پر نہ لگ

۲۸۱۲۔ [صحیح] أخرجه البيهقي ۱۶۲/۹، والحاكم ۹۶/۲ من حديث ابن وهب به ۵ القاسم بن عبد الرحمن لم يدرك عمرو بن عبسة فيما أظن، وأخرج الطبراني في الأوسط ۱۲۰/۴، ح: ۳۱۸۹ من حديث ابن لهيعة عن سليمان بن عبد الرحمن عن القاسم أبي عبد الرحمن عن شرحبيل بن السمط عن عمرو بن عبسة . . . الخ به، ونابعه مسلم بن عامر عن شرحبيل به، أخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۸۲/۲، ح: ۹۵۷ بإسناد صحيح، والنسائي ۲۶/۶ وغيرهما عنه، وللحديث طرق كثيرة جداً عند أبي داود، ح: ۳۹۶۵، والترمذي، ح: ۱۶۲۸ وغيرهما.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل
 سکتے تو ہتھیار چلانے والے کو پھر بھی ثواب ملتا ہے کیونکہ اس کی کوشش اور نیت (نشانے) کو جہاد کرنے کی
 ہوتی ہے۔

۲۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
 عَبْدِ الْأَعْلَى: أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ:
 أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ
 الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ
 يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى
 الْمُنْبَرِ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ
 قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ۶۰] أَلَا وَإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ.
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۸۱۳۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مہر پر یہ آیت تلاوت
 کرتے سنا: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾
 ”دشمن کے مقابلے کے لیے جتنی زیادہ ہو سکے طاقت
 تیار رکھو۔“ پھر تین بار فرمایا: ”خبردار! طاقت سے مراد
 تیر اندازی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کو کافروں کے مقابلے میں ہر قسم کے اسلحے میں برتر ہونا چاہیے۔ ② [رمی]
 کے اصل معنی ”پھینکنے“ کے ہیں۔ دور نبوت میں صرف تیری دور سے پھینک کر استعمال کیا جانے والا ہتھیار تھا
 اس لیے اس کا ترجمہ ”تیر اندازی“ کیا جاتا ہے تاہم اصل نفوی معنی کے لحاظ سے ہر قسم کی راکٹ، ہندوق
 کلاشکوف، توپ اور میزائل وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ ③ مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لیے اس قسم کے اسلحے پر
 خاص توجہ دینی چاہیے جسے دور سے پھینکا جاتا ہے اور اسے پھینکنے کے آلات (راکت لانچر اور بمبار طیارے
 وغیرہ) بھی تیار کرنے چاہییں۔

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى
 الْبُصْرِيُّ: أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ:
 أَخْبَرَنِي ابْنُ لَبِيحَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ
 الرُّعَيْنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نُهَيْكٍ أَنَّهُ سَمِعَ
 عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ

۲۸۱۴۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے
 تھے: ”جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ دی اس نے
 میری نافرمانی کی۔“

۲۸۱۳۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه، ح: ۱۹۱۷ من حديث ابن
 وهب، ب.

۲۸۱۴۔ [حسن] أخرجه المزي في تهذيب الكمال (ق/۲/۹۲۱) من حديث حزملة ب * وابن لبيحة صرح بالسماع
 عنه، عثمان والمغيرة مجهولان كما في التقريب وغيره، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۹۱۹ وغيره.

☀️ **فائدہ:** اسکو ٹریننگ لینے کے بعد اس کی مشق کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کے استعمال کی مہارت قائم رہے اور جہاں کے مواقع پر مشکل پیش نہ آئے۔

۲۸۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أُنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُحَصِّنِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْزِلٍ يُرْمُونَ . فَقَالَ : «رَمَيْتُمْ إِسْمَاعِيلَ . فَإِنَ أَنَا كُنتُمْ كَأَن رَمَيْتُمَا»

۲۸۱۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اسماعیل کے بیٹو! تیر چلاؤ تمھارے جدا مسجد بھی تیر انداز تھے۔“

فوائد و مسائل: ① تیر اندازی مستحسن مشغلہ ہے۔ ② جہاد میں کام آنے والے تمام کھیلوں کا یہی حکم ہے۔ ③ بزرگوں کو چاہیے کہ اچھے کام کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ ④ مہاجرین اور انصار کے قبائل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس نام سے پکارا۔ ⑤ مختلف قبائل اور شاخوں کے افراد کو مشترک نام سے پکارنے کا ناکاندہ یہ ہے کہ ان میں محبت، اتحاد و اتفاق اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ ⑥ دادا پر دادا وغیرہ بزرگوں کو ”والد“ کے نام سے یاد کیا جاسکتا ہے۔ ⑦ جو مسلمان نسلی طور پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے نہیں، روحانی اور اعتقادی طور پر وہ بھی ان کی آل میں شامل ہیں اس لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مسلمانوں کے بھی باب ہیں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الرَّابَّاتِ وَالْأَلْوِيَةِ باب: ۲۰ - جھنڈے اور پرچم

(التحفة ٢٠)

۲۸۱۶- حَلَّتَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت حارث بن حسان رحمہ اللہ سے روایت

٢٨٩٥- [صحیح] أخرجه أحمد: ١/ ٣٦٤ عن عبد الرزاق به، وصححه الحاكم: ٩٤/ ٢ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. ٥ سفیان الثوري تقدم، ح: ١٦٢، والأعشى تقدم، ح: ١٧٨ وقد عفا، وللحديث شاهد عند ابن حبان في صحيحه، ح: ١٦٢٦، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن، وأخرج البخاري في صحيحه، ح: ٢٨٩٩ وغيره من حديث سلمة بن الأكوع نحوه.

٢٨١٦ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٤٨١/٣ عن أبي بكر بن عياش به، وصححه البوصيري، وأخرجه الترمذي، التفسير، سورة الذاريات، ح: ٣٢٧٤، والنسائي في الكبرى عن طريق سلام بن سليمان النخعي أبي المنذر عن عاصم بن أبي النجود عن أبي وائل عن الحارث البكري به، بزيادة أبي وائل، وإسناده حسن، وهو الراجح.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ
الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ.
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَانِي عَلَى الْمَنْبَرِ، وَبِلَالٌ
فَاتَمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، مُتَقَلِّدٌ سِنْفًا. وَإِذَا رَأَيْتَ
سُودَاءَ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا
عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ، قَدِيمٌ مِنْ غَزَاةٍ.

ہے انھوں نے فرمایا: میں مدینے آیا تو میں نے دیکھا
کہ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ مجھے ایک سیاہ جھنڈا نظر آیا۔ میں نے کہا: یہ کون
ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں
جہاد سے آئے ہیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① خطبے کے لیے منبر پر کھڑا ہونا مستون ہے۔ ② حفاظتی نقطہ نظر سے کسی بڑے عالم یا
قائد کے پاس مسلح شخص کھڑا ہو سکتا ہے۔ ③ جنگی ہم کے لیے جانے والے دستے کا ایک جھنڈا ہونا چاہیے۔
④ جہاد سے واپس آنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کا مناسب استقبال کرنا چاہیے۔

۲۸۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْخَلَّالُ، وَعَبْدُهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ
عَدَارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ، يَوْمَ
الْفَتْحِ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے
تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
الْوَاسِطِيُّ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ،
عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ: سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَرٍ يُحَدِّثُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَأْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ
سُودَاءَ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا جھنڈا
سفید تھا۔

۲۸۱۷۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرايات والألوية، ح: ۲۵۹۲ من حديث يحيى بن آدم به *
أبو الزبير تقدم، ح: ۳۹۵، وصححه الحاكم: ۱۰۴/۲، ۱۰۵، على شرط مسلم، وقال الترمذي "غريب"،
ح: ۱۶۷۹، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۱۸۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء في الرايات، ح: ۱۶۸۱ من حديث يحيى بن إسحاق به،
وقال: "حسن غريب" * أبو مجلر لا يلدس كما حققه الحافظ في التكت: ۶۳۸/۲، وتلميذه حسن الحديث ووثقه
الجمهر، والحديث السابق شاهد له.

۲۴۔ أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سیاہ سے مراد خالص سیاہ نہیں بلکہ یہ جھنڈا دھاری دار کپڑے سے بنا ہوا اور چوکور تھا۔

(جامع الترمذی، الجہاد، باب ماجاء فی الرايات، حدیث: ۲۸۰۰) ② جنگ میں مختلف دستوں کے جھنڈے مختلف رنگوں کے ہو سکتے ہیں۔ ③ [والہ] اور [لوہاء] دونوں کے معنی جھنڈا ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہم معنی الفاظ ہیں تاہم ایک قول کے مطابق [راہہ] بڑا جھنڈا ہوتا ہے اور [لوہاء] چھوٹا جھنڈا (حاشیہ سنن ابن ماجہ رحمہ اللہ) عبدالباقی، ہم نے دوسرے قول کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ

باب: ۲۱۔ جنگ میں ریشمی لباس پہننا

وَالَّذِي يَاجِ فِي الْحَرْبِ (التحفة ۲۱)

۲۸۱۹۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے، انھوں نے ریشم کے ثنوں والا ایک جبہ نکالا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ لباس اس وقت پہنتے تھے جب (جنگ میں) دشمن کے مقابل ہوتے۔

۲۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، مَوْلَى أَشْمَاءَ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً مَرْزُورَةً بِالذِّيَّاجِ. فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هَذِهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے تاہم صحیح روایت سے ثابت ہے کہ مردوں کے لیے

خالص ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ (صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب تحریم لبس الحریر وغیر ذلک للرجال، حدیث: ۲۰۶۸) البتہ کپڑوں کے کناروں، مثلاً: دامن اور گریبان وغیرہ پر لگانا جائز ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ حد چار انگلیوں کے برابر ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں صراحت موجود ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

بَارِیک ریشم اور موٹے ریشم سے متع فرماتے تھے مگر جو الْأَخْوَالِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ

۲۸۱۹۔ [إسناده ضعيف] فيه حجاج بن أرطاة تقدم، ح: ۴۹۶، وأصل الحديث عند مسلم، اللباس والزينة، باب تحریم لبس الحریر وغیر ذلک للرجال، ح: ۲۰۶۹ من حدیث مولى أسماء به.

۲۸۲۰۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقد ما يجوز منه، ح: ۵۸۲۹ من حدیث عاصم به، ومسلم، اللباس، الباب السابق، ح: ۱۳/۲۰۶۹ من حدیث حفص بن غياث به.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِ إِلَّا مَا كَانَ مُكْنًى. ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

(ابو عثمان رحمہ اللہ) نے ایک انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری انگلی سے پھر تیسری انگلی سے پھر چوتھی انگلی سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع فرماتے تھے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① کپڑے کے کناروں مثلاً: دامن کے چاک یا گریبان پر حاشیے کی صورت میں تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو ایسا لباس پہننا جائز ہے۔ ② جائز ریشم کی مقدار زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کے برابر ہو سکتی ہے تاہم کم ہو تو بہتر ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي الْحَرْبِ (التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ جنگ میں عمامہ پہننا

۲۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ، قَدْ أَرُخِيَ طَرَفُهَا بَيْنَ كَيْفَيْهِ.

۲۸۲۱۔ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: (وہ منظر اب بھی میرے تصور میں ہے) گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے سیاہ عمامہ پہن رکھا ہے اور اس کے دونوں کنارے (پشت کی طرف) دونوں کندھوں کے درمیان لٹک رہے ہیں۔

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۲۸۲۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① پگڑی ہاتھنا سنون ہے۔ ② سیاہ پگڑی پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الشَّرَاءِ وَالتَّبَعِ فِي الْقَزْوِ (التحفة ۲۳)

باب: ۲۳۔ جنگ کے دوران میں خرید و فروخت

۲۸۲۱۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.

۲۸۲۲۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في العمام، ح: ۴۰۷۶ من حديث حماد به، وصححه الرملي، ح: ۱۷۳۵، والحدیث السابق شاهد له.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقْمِيِّ: أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ بْنُ عُزْوَةَ الْبَارِقِيَّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبِي عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُو فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيَتَجَرُّ فِي غَزْوَيْهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبِي: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشُوكَ، نَشْتَرِي وَيَبِيعُ، وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا.

۲۸۲۳- حضرت خارج بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ میرے والد (حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ) سے پوچھ رہا تھا کہ اگر ایک آدمی جہاد کرے اور غزوے کے دوران میں خرید و فروخت اور تجارت بھی کرے تو کیا حکم ہے؟ میرے والد نے فرمایا: ہم تب تک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم خرید و فروخت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ہمیں دیکھتے تھے اور منع نہیں فرماتے تھے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ تَشْيِيعِ الْغَزَاةِ
وَوَدَاعِهِمْ (الصفحة ۲۴)

باب ۲۴- مجاہدین کو الوداع کہنا

۲۸۲۴- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ زَبَّانِ بْنِ فَاثِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا أَنْ شِيعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَكْفَهُهُ عَلَى رَحْلِهِ، غَدَوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۸۲۴- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے کہ ایک صحیح یا ایک شام اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو الوداع کروں اور اس کے سامان کی دیکھ بھال کروں۔“

۲۸۲۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۲۸۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۲۸۲۳- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني: ۱۳۸، ۱۳۷/۵ من طريق آخر عن خالد بن حيّان به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف علي بن عروة وسنيد بن داود" * سنيد توبع، تقدم، ح: ۱۳۲۲، فالعلة من علي بن عروة لأنه متروك كما في التقریب وغيره.

۲۸۲۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۰/۳ من حديث ابن لهيعة: ثنا زبان به، وصححه الحاكم: ۹۸/۲، والذهبي، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۱۱۶، لعلته.

۲۸۲۵- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۵۸/۲ من حديث ابن لهيعة به، ومن أجله وضعفه البوصيري، ولكن تابعه الليث



۲۴- أبواب الجهاد
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ: «أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ
وَكَائِدُهُ».

چاہوئے متعلق احکام و مسائل
نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے رخصت کرتے وقت
فرمایا: [أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ]
”میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی
چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“

فوائد و مسائل: ① مسافر کو الوداع کہتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے ② مجاہدین کو اہتمام سے رخصت کرنا
چاہیے اور نمایاں شخصیات کو چاہیے کہ انھیں خود رخصت کریں۔

۲۸۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ: «أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَكَائِدُهُ».

۲۸۲۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکر روانہ فرماتے تھے تو روانہ
ہونے والے سے فرماتے: [أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ دِينَكَ وَ
أَمَانَتَكَ وَخَوَائِمَ عَمَلِكَ] ”میں تیرا دین، تیری
امانت اور تیرے کام کے انجام کو اللہ کی حفاظت میں
دیتا ہوں۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا
ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب
معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قائل عمل اور قائل حجت
ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۹/۸، ۱۲۱، والصحيحة
للألبانی رقم: ۲۹، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد رقم: ۳۸۲۶)

(المعجم ۲۵) - بَابُ السَّرَايَا (التحفة ۲۵)
باب: ۲۵- فوجی دستے

ابن سعد عن الحسن بن ثوبان أراه عن موسى بن وردان به الخ، وللحديث شواهد كثيرة، راجع نيل المفقود، ج: ۲، ص: ۲۶۰۰.

۲۸۲۶- [إسناده ضعيف] ابن أبي ليلى تقدم حاله، ح: ۸۵۴، وتابعه إبراهيم بن عبد الرحمن بن يزيد بن أمية (وهو
مجهول، قريب) عند الترمذي، ح: ۳۴۴۲، وقال: "غريب"، ولأصل الحديث طرق كثيرة عن ابن عمر وغيره،
انظر الحديث السابق.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۸۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکنم بن جہنم غزالی سے فرمایا: ”اکنم! اپنے قبیلے کے سوا دوسروں کے ساتھ مل کر جہاد کر تیرا اخلاق بہتر ہو جائے گا“ اور تیرے ساتھیوں کی نظر میں تیری عزت ہوگی۔ اکنم! بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دست چار سو کا ہے، اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور بارہ ہزار (کی فوج) کو تعداد کم ہونے کی وجہ سے شکست نہیں ہو سکتی۔

۲۸۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْعَامِلِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَکُنْمْ بَنِي الْحَوْنِ الْخَزَاعِي: «يَا أَكُنْمْ! اغْرُمَ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكُمْ يَحْسُنُ خُلُقُكُمْ، وَتَكْرُمَ عَلَى رُفَقَائِكُمْ. يَا أَكُنْمْ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعِيَّةٌ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةٌ. أَلَا فِی. وَلَنْ يَغْلِبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلِيلَةٍ».

فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ سفر میں اکیلے آدمی کو نہیں جانا چاہیے خاص طور پر جب پیدل سفر ہو یا لباسفر ہو۔ ارشاد نبوی ہے: ”ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔“ (سنن أبي داود، الجہاد، باب الرجل یسافر وحده) حدیث: ۲۳۰۷

۲۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا نَحْدُثُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا، يَوْمَ بَدْرٍ، ثَلَاثِمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ. عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ [طَالُوتَ]. مَنْ جَارَ مَعَهُ النَّهْرُ. وَمَا جَارَ مَعَهُ

۲۸۲۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تین سو دس سے کچھ زیادہ تھے، جتنی تعداد طالوت کے ساتھ نہر پار کرنے والوں کی تھی۔ ان کے ساتھ صرف ایمان رکھنے والے تمہارے پار پیچھے تھے۔

۲۸۲۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] ذكره ابن أبي حاتم في علل الحديث، ح: ۲۳۹۸ من حديث عبد الملك بن معلق، وقال أبو حاتم: 'أبو سلمة العاملي متروك الحديث، كان يكذب، والحديث باطل'، وضعفه البوصيري لضعف أبي سلمة العاملي الأزدي (وهو متروك، ورواه أبو حاتم بالكذب، تقريب)، وعبد الملك بن محمد الصنعاني لئيل الحديث، تقريب، وله طريق آخر عند البيهقي: ۱۵۷/۹، وإسناده ضعيف مظلم، وأما الشطر الأخير: خير الصحابة أربعة... الخ، فأخرجه أبو داود، ح: ۲۶۱۱، وحسنه الترمذي، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۳۸، وابن حبان، ح: ۶۶۳، والحاكم: ۴۴۳/۱، ۱۰۱/۲، والذهبي، وإسناده ضعيف لضعف الزهري تقدم، ح: ۷۰۷، وفيه علل أخرى.

۲۸۲۸۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب عدة أصحاب بدر، ح: ۳۹۵۹ من حديث سفیان الثوري به.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل
إِلَّا مُؤْمِنِينَ .

🌞 فوائد و مسائل: ① جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد مشہور قول کے مطابق تین سو تیرہ تھی جن میں سے ۲۳۱ مجاہد انصاری تھے۔ ② قبیلہ اوس سے ۶۱ اور قبیلہ خزرج سے ۷۹۔ مجاہدین کی تعداد مشہور قول کے مطابق ۸۲ تھی۔ بعض علماء نے ۸۳ یا ۸۶ بیان کی ہے۔ اس وجہ سے کل لشکر کی تعداد بھی ۳۱۳ یا ۳۱۷ ذکر کی گئی ہے۔ دیکھیے: (الرحیق المختوم مولانا مفتی الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ) ③ طاہرہ طاہرہ اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ سورہ بقرہ آیت: ۲۴۶ تا ۲۵۱ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ④ جس طرح حضرت طاہرہ کا ساتھ دینے والے بچے مومن تھے اسی طرح غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامل مومن تھے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل تھے۔

۲۸۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ ابْنِ لُهِيعَةَ .
أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ لُهِيعَةَ بْنِ
عُثْمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْوُرْدِ ، صَاحِبَ
النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِي إِنْ
لَقِيتُ فَرْتُ ، وَإِنْ غَنِمْتُ غَلْتُ .

۲۸۲۹۔ حضرت ابوورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایسا لشکر مت بنو جو جنگ کا موقع آئے تو (میدان چھوڑ کر) بھاگ جائے اور اگر اسے غنیمت ملے تو خیانت کرے۔

(المسجم ۲۶) - بَابُ الْأَكْلِ فِي الْقُدُورِ
الْمُشْرِكِينَ (التحفة ۲۶)

باب: ۲۶۔ غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا کھانا

۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
سُفْيَانَ ، عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ
ابْنِ مُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ عَنْ طَعَامِ التَّصَارُيَ . فَقَالَ : لَا

۲۸۳۰۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عیسائیوں کا کھانا کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”تیرے دل میں کوئی کھانا کھانا پیدا نہ کرے جس سے نصراہیت سے تیری مشابہت ہو جائے۔“

۲۸۲۹۔ [إسناده ضعيف] * لُهِيعَةُ مَسْنُونٌ (تقريب)، وَهِيَ عِلَّةٌ أُخْرَى، وَقَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ مُوقُوفٌ".

۲۸۳۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأظمعة، باب كراهية التفرغ للطعام، ج: ۳۷۸۴ من حديث سماعة به، وحين الترمذي، ج: ۱۵۶۵.

۲۴- ابواب الجہاد

يَخْتَلِفُ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَتْ فِيهِ
نَضْرَابَةٌ.

🕌 فوائد و مسائل: ① یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں اصل شرعی حکم یہی ہے کہ جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے لیکن آج کل عیسائی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر کوئی یہودی یا عیسائی اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حلال ہے۔ ② جس کھانے میں گوشت یا گوشت سے حاصل ہونے والی کوئی چیز (چربی یا جیلٹین وغیرہ) استعمال نہ ہوئی ہو وہ غیر مسلم کے ہاتھ سے تیار ہوا ہو تب بھی جائز ہے۔ اسی طرح مسلمان کے ذبح شدہ جانور کا گوشت اگر غیر مسلم پکائے تو مسلمان کے لیے اس کا کھانا جائز ہے۔

۲۸۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو نعیمہ حشنی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم مشرکوں کی ہڈیوں میں کھانا پکا لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں کھانا نہ پکاؤ۔“ میں نے کہا: اگر ہمیں ضرورت پیش آ جائے اور ان کو استعمال کیے بغیر چارہ نہ ہو تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”انھیں اچھی طرح دھو لو پھر (ان میں کھانا) پکا کر کھا لو۔“

۲۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو قُرَّةَ يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ زُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ وَلَقِيَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلُورُ الْمُشْرِكِينَ نَطْبُخُ فِيهَا؟ قَالَ: «لَا تَطْبُخُوا فِيهَا» قُلْتُ: فَإِنْ اخْتَجْنَا إِلَيْهَا، فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بُدًّا؟ قَالَ: «فَارْحَضُوهَا رَحْضًا حَسَنًا، ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا».

🕌 فوائد و مسائل: ① غیر مسلموں کے برتن استعمال کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے ② اس احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے برتنوں میں شراب پیتے اور غیر مذہبی، یعنی مردار جانوروں کا گوشت پکاتے اور کھاتے ہیں۔ ③ اگر ایسے غیر مسلم کا برتن استعمال کرنا پڑے تو اسے اچھی طرح دھو لینا چاہیے یا مٹی سے مانج کر صاف کر لینا چاہیے پھر اس میں کھانا پینا درست ہوگا۔ ④ اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کا ملازم ہے اور مسلمانوں کے گھر سے مسلمانوں کا پکا ہوا کھانا کھاتا ہے تو اس کے برتن بھی دھو کر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ⑤ جس برتن میں شراب نہیں رکھی جاتی، صرف پانی رکھا جاتا ہے اس سے پانی پیا جاسکتا ہے خواہ وہ برتن غیر مسلم کا ہو البتہ اسے دھو لیا جائے۔

۲۸۳۱- [صحیح] وضعفه البوصیری من أجل یزید بن سنان تقدم، ح: ۲۵۸۱، وللحديث شواهد كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما، انظر، ح: ۳۲۰۷، وأخرجه أبو داود، ح: ۲۸۳۹ من حديث أبي ثعلبة به نحوه، وإسناده صحيح.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْإِسْتِغَاثَةِ

بِالْمُشْرِكِينَ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۷۔ (جنگ میں) مشرکوں

سے مدد لینا

۲۸۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] نُبَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ».

۲۸۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے۔“

قَالَ عَلِيُّ: فِي حَدِيثِهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَوْ زَيْدٌ.

(امام ابن ماجہ کے استاذ) علی بن محمد نے اپنی حدیث میں راوی کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے کہ وہ عبد اللہ بن یزید ہے یا عبد اللہ بن زید۔

193

فوائد و مسائل: ① مسلمان اپنے عقیدے کے دفاع کے لیے جہاد کرتا ہے۔ مسلمانوں کے ملک کی زمین کا دفاع بھی اسی لیے اہم ہے کہ یہ دین کے دفاع کا ایک حصہ ہے۔ شرک چونکہ اس عقیدے کو تسلیم نہیں کرتا اس لیے وہ غلوں کے ساتھ اس کے دفاع کے لیے جنگ نہیں کر سکتا۔ ② غیر مسلم یا تو مسلمانوں کے کھلے دشمن ہوتے ہیں یا مسلمانوں کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کا شرک (حرابی) اسلامی فوج میں شامل نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلامی فوج اس کے خلاف لڑتی ہے۔ دوسری قسم کا شرک (ذمی) مسلمانوں کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ اور جس کی حفاظت مسلمان کرتے ہیں اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور دفاع کرے۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْخُدَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ

(التحفة ۲۸)

باب: ۲۸۔ جنگ میں دھوکا

۲۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۲۸۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی

۲۸۳۲۔ أخرجه مسلم، الجهاد، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر إلا لحاجة . . . الخ، ح: ۱۸۱۷ من حديث مالك عن الفضيل بن أبي عبد الله عن عبد الله بن نيار الأسلمي عن عروة به . . . الخ، وكذا رواه أبو داود، ح: ۲۷۲۲، والترمذي، ح: ۱۵۵۸، وقال: "حسن غريب" وغيرهما عن مالك به، وهو الصواب، وقال العزي في سند ابن ماجه: "كذا عنده وهو تخليط فاحش والصواب ما تقدم" (تحفة الأشراف: ۱۲/۱۳).

۲۸۳۳۔ [صحیح متواتر] أخرجه البيهقي في الدلائل: ۴۴۷/۳ من حديث ابن إسحاق قال: حدثنا يزيد بن رومان به ۴۴

۲۴۔ أبواب الجهاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

☀️ فوائد و مسائل: ① جنگ کا بنیادی مقصد دشمن پر غلبہ حاصل کرنا ہوتا ہے اس لیے اس کی جنگی چالوں کو ناکام بنانا ضروری ہے۔ ② جنگ میں دھوکا دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی نقل و حرکت کی جائے جس سے دشمن دھوکا کھا جائے اور مسلمانوں کی فوج کے اصل مقصد کو نہ سمجھ سکے، لہذا بروقت مسلمانوں کی چال کا توڑ نہ کر سکے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی طرف جنگی ہم روانہ کرنے کا ارادہ ہوتا تو کسی دوسری طرف کے علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ (صحیح البخاری، المغازی، باب حدیث کعب بن مالک، حدیث: ۳۳۸۸) مقصد یہ ہوتا تھا کہ بات اگر دشمن کے کسی چاسوس تک پہنچے تو وہ اس سے صحیح نتیجہ نکال سکے اور اس طرح دشمن اندھیرے میں رہے۔ ④ اس لفظ کو [خُدْعَةٌ] بھی پڑھا گیا ہے، یعنی جنگ دھوکا دینے والی چیز ہے۔ ہر فریق فوج کی امید رکھتے ہوئے لڑتا ہے لیکن ہر ایک کی امید پوری نہیں ہوتی۔



194

۲۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مَيْمُونٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

۲۸۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنگ دھوکا ہے (یا جنگ دھوکا دینے والی ہے)“

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْمَبَارَزَةِ وَالسَّلْبِ
(الحفۃ ۲۹)

باب: ۲۹۔ (جنگ کے شروع میں) انفرادی مقابلہ اور مقتول کا ذاتی سامان

۲۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ

۲۸۳۵۔ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

«مَطْلُوعًا، وَالحديث: الحرب خدعة، متواتر (قطف الأزهار، ص: ۲۵۵، نظم المتناثر، ص: ۱۵۲)، وأخرج البخاري، ج: ۳۰۲۸-۳۰۳۰، ومسلم، ج: ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، وغيرهما، انظر تخریج السيرة لابن هشام (ق: ۱۵۴) يسأل الله لنا طيبه.

۲۸۳۴۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۰۰/۱۱، ح: ۱۱۷۹۸ من حديث يونس به، وقال الهيثمي (مجمع: ۲۲۰/۵) 'رفیه مطرین میمون وهو ضعيف'، وضعفه البوصيري من أجل مطرین میمون، وانظر الحديث السابق.

۲۸۳۵۔ أخرجه البخاري، المغازی، باب قتل أبي جهل، ح: ۳۹۶۸ من حديث وكيع، ومسلم، التفسير، باب في قوله تعالى: "خذلان خصمان اختدسا في وبيهم"، ح: ۳۰۳۳ من حديث ابن مهدي، من حديث "غيبان النووي به، ونا به هشيم: أخبرنا أبو هاشم به (البخاري، ج: ۲۹۶۹ وغيره).

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ فرماتے سنا: یہ آیت ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾..... إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ ”یہ دونوں مخالف اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں..... اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“ غزوہ بدر کے دن چھ افراد کے بارے میں تازل ہوئی۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (ایک طرف) عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (دوسری طرف) جنگ بدر کے دن یہ لوگ (حق و باطل کے) دلائل (کو) تسلیم کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

وَحُصِّنُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَنَّنَا وَكَيْعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرَّمَانِيِّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هُوَ يَحْيَى بْنُ الْأَسودِّ، عَنْ أَبِي بَجَلَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ: لَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السَّيِّئِ يَوْمَ بَدْرٍ: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [المع: ۱۹] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ [المع: ۱۴] فِي حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبِيدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ. اخْتَصَمُوا فِي الْحُجَجِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

🕌 فوائد و مسائل: ① عتبہ شیبہ اور ولید کافروں کے سردار تھے۔ عتبہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کا باپ تھا جبکہ حضرت ہندہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ شیبہ عتبہ کا بھائی تھا اور ولید عتبہ کا بیٹا تھا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوطالب بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کے عم زاد ہوئے جب کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عبدالمطلب کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ ③ جہاں ایمان کا معاملہ ہو وہاں خون کے رشتے بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

۲۸۳۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کا مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کا سامان مجھے دلوا لیا۔

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ وَعِكْرَمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْخَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ. فَتَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْبَةً.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فوائد و مسائل: ① سَلْب سے مراد مقتول کا ذاتی سامان ہے، مثلاً: لباس، تلوار وغیرہ۔ یہ چیزیں اسی مجاہد کا حق ہیں جو اس کا قتل کرے۔ ② سلب کے علاوہ باقی مال غنیمت مجاہدین کی اجتماعی ملکیت ہے۔ اس میں سے ہر مجاہد وہی کچھ لے سکتا ہے جو مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اس کے حصے میں آئے۔

۲۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
أَنْبَأَنَا شَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ،
عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ،
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، [عَنْ أَبِي قَتَادَةَ] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَفَلَهُ سَلْبَ قَتِيلٍ، قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

۲۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ قَتْلَهُ السَّلْبَ».

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ
النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ (الصفحة ۳۰)

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت صاحب بن جنامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حَدَّثَنَا شَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا الصُّعْبُ بْنُ جَنَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۲۸۳۷۔ أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع السلاح في الفتنة وغيره، ح: ۲۱۰۰ وغيره، ومسلم، المغازي، باب
استحقاق القاتل سلب القتل، ح: ۱۷۵۱ من حديث يحيى بن سعيد به.

۲۸۳۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۲/۵ عن أبي معاوية به، وتابعه أبو إسحاق (الفرازي) عند البيهقي: ۳۰۹/۶.

ابن سمرة بن جندب، والحديث السابق شاهد له، وله شواهد أخرى.

۲۸۳۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذراري، الخ، ح: ۳۰۱۲،
ومسلم، الجهاد، باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات غير نعمة، ح: ۱۷۴۵ من حديث شفيان به.

۲۴۔ ابواب الجہاد جو اسے متعلق احکام و مسائل
عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی انہی میں سے ہیں۔“
فَضَابُ النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانَ؟ قَالَ: دَهُمُ
وَهُنَّ“۔

فوائد و مسائل: ① جو بچے یا عورتیں جنگ میں شریک نہ ہوں ان پر حملہ کرنا یا انہیں قتل کرنا جائز نہیں۔ (دیکھیے
حدیث: ۲۸۴۱) ② دشمن کی فوج پر حملہ کرتے وقت اگر کوئی عورت یا بچہ زد میں آجائے تو وہ معاف ہے۔ ③ رات
کو حملہ کرنا (شب خون مارنا) جائز ہے تاکہ دشمن کو اچھی طرح دفاع کرنے کا موقع نہ ملے اور اسے شکست ہو جائے۔
④ وہ ”انہی میں سے ہیں“ معنی وہ بھی مشرک ہیں اس لیے اگر نا دانستہ طور پر وہ قتل ہو جائیں تو گناہ نہیں۔

۲۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
أَبَانَا وَكَيْعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم نے
غَزَوْنَا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازِنَ، عَلَى عَهْدِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قبیلہ ہوہوزن سے جنگ کی۔
النَّبِيِّ ﷺ. فَأَتَيْنَا مَاءَ لَيْحِي فَوَارَاهُ فَعَرَسْنَا. ہم بنو ہوزنہ کے ایک چشمے پر پہنچے اور رات کا آخری
حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَتَّاهَا عَلَيْهِمْ حصہ وہاں ٹھہرے رہے۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے ان پر
غَارَةً. فَأَتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّضْنَاهُمْ، بلکہ بول دیا۔ ہم نے چشمے والوں پر شب خون مار کر انہیں
فَقَتَلْنَاهُمْ. بِشَعَةِ أَوْ سَبْعَةِ آيَاتٍ. قتل کر دیا۔ وہ نو یا سات گھر تھے۔

۲۸۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُفَيْرٍ: أَنَبَانَا مَالِكُ بْنُ کہ نبی ﷺ نے ایک راستے میں ایک مقتول عورت
أَنَسِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دیکھی تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔
رَأَى امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ. فَتَنَهَى
عَنْ قَتْلِ النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ۔

فوائد و مسائل: ① عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔ اسی طرح بوڑھے، رامب اور دوسرے ایسے افراد

۲۸۴۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرجل ينادي بالشعار، ح: ۲۵۹۶، وحديث: ۲۶۳۸
من حديث عكرمة به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱۰۷/۲، ووافقه الذهبي.
۲۸۴۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/۲۳، ۷۶، ۱۷۵، من حديث مالك به، وأخرجه البخاري،
ح: ۳۰۱۱، ۳۰۱۵، ومسلم، ح: ۱۷۴۴، وغيرهما من حديث نافع به، فهو متفق عليه.

۲۴- أبواب الجهاد..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

جو جنگ میں شریک نہیں ہوتے، انھیں بھی قتل کرنا درست نہیں۔ ① جب کوئی غلط کام سامنے آئے تو اس سے فوراً روک دینا چاہیے تاکہ دوسروں کو بھی معلوم ہو جائے اور وہ اس غلطی کے ارتکاب سے بچیں۔

۲۸۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْنَدِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ،
 عَنْ الْمُرْقَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ
 حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ. فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ قَدْ اجْتَمَعَ
 عَلَيْهَا النَّاسُ. فَأَقْرَجُوا لَهَا. فَقَالَ: «مَا
 كَانَتْ هَذِهِ تَقَاتِلُ فِيمَنْ يَقَاتِلُ» ثُمَّ قَالَ
 لِرَجُلٍ: «انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَقُلْ
 لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ، يَقُولُ: لَا
 تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا».

۲۸۴۲- حضرت حنظلہ کا تب (حنظلہ بن ربیع
 تمیمی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ
 رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک غزوے میں گئے۔
 ہمارا گزر ایک مقتول عورت (کی لاش) کے پاس سے
 ہوا۔ اس کے پاس لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔ انھوں نے
 رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ بنا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: ”یہ عورت تو جنگ کرنے والوں کے ساتھ جنگ
 میں شریک ہونے والی نہ تھی۔“ پھر ایک آدمی سے فرمایا:
 ”خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اسے کہو: رسول اللہ
ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو اور مردوں کو ہرگز
 قتل نہ کریں۔“



۲۸۴۲- (۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری
 سند سے یہ روایت اسی طرح ہی رحمہ اللہ سے بیان کی ہے۔

۲۸۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : [حَدَّثَنَا
 قُتَيْبَةُ] حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْمُرْقَعِ عَنْ جَدِّهِ
 رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يُخْطِئُ
 الثَّوْرِيُّ فِيهِ.

ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: سفیان ثوری نے اس
 حدیث میں غلطی کی ہے کہ انھوں نے اسے حنظلہ سے
 روایت کیا ہے۔

۲۸۴۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۴، عن وکیع به، وصححه البوصیری، وابن حبان (مراردا)، ح: ۱۶۵۵،
 وله شاهد عند أبي داود، ح: ۲۶۶۹، وإسناده صحيح، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۴۲- (۴) [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۸۸/۳، ۳۴۶/۴ من حديث المغيرة بن عبد الرحمن به، وتابعه ابن أبي
 الزناد (مسند أحمد: ۴۸۸/۳، ۱۷۸/۴)، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۵۶، وانظر الحديث السابق.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۱) - بَابُ التَّحْرِيقِ بِالْأَرْضِ

باب: ۳۱۔ دشمن کے علاقے میں (درختوں

اور مکانوں وغیرہ کو) آگ لگانا

الْمَقْلُ (النحفة ۳۱)

۲۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

۲۸۴۳۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت

ابْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ضَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى. فَقَالَ: «إِثْبِثْ أُبْنَى صَبَاحًا، ثُمَّ حَرِّقْ».

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اُبنی نامی بستی کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”صبح کے وقت اُبنی جاؤ اور اسے نذر آتش کر دو۔“

فائدہ: زہیر شاولش بیان کرتے ہیں: اُبنی ایک جگہ کا نام ہے جو موجودہ ”اردن“ میں واقع ہے۔ (حاشیہ

ضعیف سنن ابن ماجہ از علامہ البانی رحمہ اللہ)

۲۸۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ

۲۸۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

الْبَيْهَقِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ [بَنِي] النَّضِيرِ، وَقَطَعَ. وَهِيَ الْبُؤْرَةُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَكَبْتُمْ هَآؤَ قَائِمَةً﴾ [الحشر: ۵] الْآيَةَ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہودیوں کے قبیلے) بنو نضیر کے گھجوروں کے درختوں کو جلادیا اور کاٹ دیا۔ یہ مقام (جہاں گھجوروں کے یہ باغ واقع تھے) پورہ کہلاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَكَبْتُمْ هَآؤَ قَائِمَةً.....﴾ ”تم نے گھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنھیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا (یہ سب اللہ کے فرمان سے تھا اور اس لیے بھی کہ اللہ فاسقوں کو رسوا کرے۔“)

فوائد و مسائل: ① یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ کیا تھا کہ کفار مکہ کے خلاف مسلمانوں کی مدد کریں گے لیکن انھوں نے عہد شکنی کی اور قبیلہ بنو نضیر نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کی سازش بھی کی۔ اس

۲۸۴۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الحرق في بلاد العدو، ح: ۲۶۱۶ من حديث صالح به، وانظر، ح: ۱۰۹۸ لسانه، وفيه علة أخرى، انظر، ح: ۷۰۷.

۲۸۴۴۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب حديث بني النضير ۴۰۳۱ من حديث الليث، ومسلم، المغازي، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۴۶ عن ابن رُمح به.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان پر لکھ کر کشی کی۔ وہ کچھ عرصہ اپنے قلعوں میں محصور رہے لیکن آخر جان بخشی کی صورت میں جلا وطنی پر آمادہ ہو گئے۔ ① اس محاصرے کے دوران میں مسلمانوں نے بنو نضیر کے کچھ درخت کاٹ ڈالے اور کچھ جلا دیے تاکہ دشمنوں کی آڑ ختم ہو اور وہ اپنے باغوں کو اجڑا دیکر کرنا چلے کے لیے میدان میں آئیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے افعال اور صحابہ کے وہ افعال جو رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے کیے گئے ہوں وہ شرعی طور پر جواز کی دلیل ہیں۔

۲۸۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَفِيَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کے کچھ درخت جلائے
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَقَ اور کاٹے اور اسی کے بارے میں شاعر نے کہا:
نَحْلُ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعُ. وَفِيهِ يَقُولُ
شَاعِرُهُمْ:

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ
”بنو لوی (قریش) کے سرداروں کے لیے آسان
ہو گیا کہ یومہ میں ہر طرف پھیلتی ہوئی آگ لگی ہو۔“

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (صحیح البخاری، الحارث والمزارعة)
باب قطع الشجر والنخل، حدیث: (۲۳۲۶) ② علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا
شعر کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے: ”بنی لوی کے عمامہ پہ ہو گیا آسان۔ لگی ہو آگ یومہ میں ہر طرف سوزاں
③ کسی ضرورت کے موقع پر پھل دار یا سایہ دار درخت کو کاٹنا جائز ہے۔“

(المعجم ۳۲) - بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارَى باب: ۳۲- قیدیوں کا فدیہ

(التحفة ۳۲)

۲۸۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قبیلہ ہوازن سے جنگ

۲۸۴۵- أخرجه مسلم، الجهاد، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۱۶ من حديث عفة به.

۲۸۴۶- أخرجه مسلم، المغازي، باب التفتيل وفداء المسلمين بالأسارى، ح: ۱۷۵۵ من حديث عكرمة به.

۲۴- ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن الاکثوع، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْنَا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازِنَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَقَلَّبْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي قِرَارَةَ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ، عَلَيْهَا قُشِعَ لَهَا، فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَبُوكَ هَبْهَا لِي» فَوَهَبْتُهَا لَهُ. فَبَعَثَ بِهَا، فَقَادَى بِهَا أَسَارِي مِنْ أَسَارَى الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا بِمَكَّةَ.

کی (اور فتح پائی۔) انھوں نے مجھے ہونوارہ کی ایک لڑکی انعام کے طور پر عطا فرمائی جو عرب کی انتہائی حسین عورتوں میں سے تھی۔ اس نے پرانی پوشین اور کھانسی تھی۔ میں نے مدینہ پہنچ جانے تک اس کا پٹرا بھی (اس کے جسم سے) ہٹا کر نہ دیکھا۔ (مدینے میں) مجھے نبی ﷺ بازار میں ملے تو فرمایا: ”تیرا بھلا ہو یہ مجھے ہیرہ کر دو۔“ میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کو ہیرہ کر دی۔ آپ نے اسے (کے) بھیج کر اس کے بدلے میں ان مسلمان قیدیوں کو چھڑا لیا جو مکہ میں قید تھے۔

نوائد و مسائل: ① مال غنیمت تمام مجاہدین میں برابر تقسیم کیا جاتا ہے تاہم بہتر کارکردگی دکھانے والوں کو اس کے علاوہ بھی انعام دیا جاسکتا ہے اسے ”ظفل“ کہتے ہیں۔ ② امام (خلیفہ یا کمانڈر) کسی مجاہد کو دیا ہوا انعام واپس لے سکتا ہے جب اسے واپس لینے میں کوئی بڑی مصلحت ہو۔ ③ مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے لیے کافر قیدیوں کو آزاد کرنا جائز ہے یعنی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ شرعاً درست ہے۔

(المعجم ۳۳) - بِأَبَى مَا أَخْرَزَ الْعَدُوَّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ (التحفة ۳۳)

باب: ۳۳- (مسلمانوں کی) کوئی چیز کافروں کے قبضے میں جانے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے

۲۸۴۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرا ایک گھوڑا بھاگ گیا تو اسے دشمن نے پکڑ لیا، پھر (جنگ کے بعد) اس پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تو وہ واپس مجھے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) دے دیا گیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کا ہے۔

۲۸۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَبَتْ قَرْصَنٌ لَهُ، فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ. فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ. فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي رَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(اس کے علاوہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام

قَالَ: وَأَبَى عَبْدُ لَهُ، فَلَجَّحَ بِالرُّومِ. فَظَهَرَ

۲۸۴۷- أخرجه البخاري، الجهاد، باب: إذا غنم المشركون مال المسلم، ثم وجده المسلم، ح: ۳۰۶۷، تعليقا، وأبو داود، ح: ۲۶۹۹، من حديث ابن نمير عن عبد الله به.

۲۴۔ ابواب الجہاد ... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ. فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کسی مسلمان کا کوئی مال کافروں کے قبضے میں چلا جائے اور بعد میں وہ دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آجائے تو اسے عام غنیمت میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اسی مسلمان کو ملے گا جس کے قبضے سے نکلا تھا۔ ② مسلمانوں کی جو چیز کافروں کے قبضے میں چلی جائے تو قانونی طور پر وہ اسی مسلمان کی ملکیت رہتی ہے۔ جب ممکن ہو اسے دے دی جائے۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْغُلُولِ (النصفۃ ۳۴)

باب: ۳۳۔ مالی غنیمت میں خیانت

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ
اللَّبِثَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عُمَرَ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: تَوَفَّى رَجُلٌ
مِنْ أَشْجَعٍ بِحَبِيرٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُّوا
عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَأَثَكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ،
وَوَعَّيَرَتْ لَهُ [وَجُوهُهُمْ]. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
قَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غُلٌّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۸۴۸۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قبیلہ اشجع کا ایک آدمی خیبر میں (جنگ کے دوران میں) فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا اور چہروں پر حیرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ نبی ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: ”تمھارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران میں) غنیمت میں (خیانت کی ہے۔“

قَالَ زَيْدٌ: فَانْتَمَسُوا مَتَاعَهُ، فَإِذَا خَرَزَاتٍ
مِنْ خَرَزٍ يَهُودٍ، مَا نَسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ نے اس کے سامان کی تلاشی تو یہ یہودیوں کے چند مکے ملے جن کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔



۲۸۴۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجہاد، باب في تعظيم الغلول، ج: ۲۷۱۰ من حديث يحيى بن، وصححه ابن الجارود، ج: ۱۰۸۱، وابن حبان (موارد)، ج: ۴۸۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۱۲۷/۲، ووافقه الذهبي. قلت: أبو عمرة الأنصاري لم يخرج عنه البخاري، ومسلم، ووافقه ابن حبان، والحاكم وغيرهما، وقال الذهبي: "صديق"، وأشار المنذري إلى تحسين حديث فهو ليس بالمجهول، بل حسن الحديث.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى نَقْلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَزِيزَةُ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ» فَلَهُبُوا يَنْظُرُونَ. فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كِسَاءً أَوْ عِبَاءَةً، قَدْ غُلِّهَا.

۲۸۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے سامان کی دیکھ بھال پر ایک آدمی متعین تھا جسے کرکرہ کہتے تھے۔ وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنم میں ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھنے لگے (کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے) تو انھیں اس کے پاس ایک چادر یا عبا ملی جو اس نے (مال غنیمت میں سے) چرائی تھی۔

🕌 نوامد و مسائل: ① مال غنیمت میں خیانت بہت بڑا جرم ہے۔ ② چرائی ہوئی چیز معمولی ہو تو بھی جرم کی شامت میں فرق نہیں پڑتا۔ ③ اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ مومن جہنم میں نہیں جاسکتا۔ کتاب وصیت کے دلائل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے گناہ کی وجہ سے ایک گناہ گار مومن شخص بھی جہنم کا مستحق ہو سکتا ہے تاہم جہنم کا دائمی عذاب صرف کافروں اور مشرکوں کے لیے ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْقُبَ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُتَيْنٍ، إِلَى جَنْبِ بَعِيرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ. ثُمَّ تَنَاولَ شَيْئًا مِنَ الْبُعِيرِ. فَأَخَذَ مِنْهُ قَرْدَةً. يَغْنِي وَبَرَّةً. فَجَعَلَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: دَنَا إِلَيْهَا النَّاسُ! إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِكُمْ. أَدُّوا الْخِطُّ وَالْمَخِطُّ، فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، فَمَا دُونَ ذَلِكَ. فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَشَتَّارٌ وَتَارٌ.

۲۸۵۰۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: غزوہ حُتَین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے تھوڑے سے بال لیے، انھیں اپنی دو انگلیوں میں پکڑا اور فرمایا: ”اے لوگو! یہ بھی تمھاری غنیمتوں میں سے ہیں۔ سوئی دھاگا اور اس سے کم و بیش چیز بھی ادا کرو۔ (غنیمت میں) خیانت یا قیامت کے دن خیانت کرنے والے کے لیے عار عیب اور آگ بن جائے گی۔“

۲۸۴۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب القليل من الغلول، ح: ۳۰۷۴ من حديث شعيان به.

۲۸۵۰۔ [حسن] وحسنه أبو بصير ۵ وفيه عيسى بن سنان وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، ولكن لحديثه شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ۲۶۹۴، وابن حبان، ح: ۱۶۹۳، والحاكم ۱۳۶/۲، ۱۳۷، وغيرهم.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① نماز کے بعد وعظ و نصیحت کرنا مسنون ہے کیونکہ اس وقت سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔
② وعظ و نصیحت میں حالات کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ③ مال غنیمت میں سے کوئی چیز کوئی مجاہد اپنے طور پر اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتا بلکہ معمولی سی چیز بھی امیر لشکر کے پاس جمع کرانی چاہیے پھر تقسیم کے بعد جو چیز کسی کے حصے میں آ جائے وہ جائز ہے۔ جو چیز کسی دوسرے مجاہد کے حصے میں آ گئی ہے اس سے خریدی جا سکتی ہے۔ ④ قیامت کے دن دنیا میں کمائے ہوئے گناہ بدنامی اور ندامت کا باعث ہوں گے۔ جہنم کی سزا اس کے علاوہ ہے۔ ⑤ مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت کا ناجائز استعمال جرم ہے۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ النَّفْلِ (التحفۃ ۳۵) باب: ۳۵۔ غنیمت کے حصے کے علاوہ

زائد انعام

۲۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَفِيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ الثَّلَاثَ بَعْدَ الْخُمْسِ.

۲۸۵۱۔ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غنیمت کے بعد تہائی حصہ بطور انعام دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① امیر لشکر کو حق حاصل ہے کہ کوئی خاص کارنامہ انجام دینے والے دستے کو غنیمت میں ان کے حصے کے علاوہ خصوصی انعام بھی دے۔ یہ خصوصی انعام غنم میں سے دیا جاتا ہے۔ ② غنم کے بعد "غنم" کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت میں سے بیت المال کا پانچواں حصہ الگ کرنے کے بعد باقی مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا اس کے بعد غنم میں سے کچھ حصہ مزید انعام کے طور پر دیا۔ بعض علماء کے نزدیک غنم نکال کر باقی چار حصوں میں سے کچھ خاص انعام دیا پھر سب مجاہدین میں تقسیم کیا۔

۲۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۸۵۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شروع میں چوتھا حصہ اور ابھی میں

۲۸۵۱۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ح: ۲۷۴۸ من حديث شفيان الثوري، وصححه الحاكم: ۱/۲۳، ووافقه الذهبي. مكحول صرح بالسماع، انظر: ح: ۲۷۵۰ من نيل المصنوع.

۲۸۵۲۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، السير، باب في النفل، ح: ۱۵۶۱ من حديث شفيان الثوري، وقال: "حسن". مكحول عنعن، تقدم، ح: ۴۸۱، ولحديثه شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۲۷۵۰، انظر الحديث الآتي.

۲۴۔ أبواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن الحارث الزرقعي، عن سليمان بن موسى، عن مكحول، عن أبي سلام الأعرج، عن أبي أمامة، عن عبادة بن الصامت أن النبي ﷺ نفل، في البدأ، الرُّبْع وفي الرجعة، الثُلث.

🌟 فائدہ: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر جنگ کے شروع میں کوئی دست بہادری کا خاص کارنامہ انجام دے مثلاً: دشمن پر حملہ کرنے میں پہل کرے اور غنیمت حاصل کرے تو انہیں اس میں سے چوتھائی حصہ بطور انعام دیا جائے اور اگر کوئی دستہ اس قسم کا کارنامہ اس وقت انجام دے جب لشکر واپس ہو رہا ہو تو انہیں اس غنیمت میں سے تیسرا حصہ انعام دیا جائے۔

۲۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: أَنَّكَ رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا تَنْفَلُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَرُدُّ الْمُسْلِمُونَ قَوِيَّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ.

۲۸۵۳۔ حضرت رجاء بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی زائد انعام نہیں۔ قوی مسلمان ضعیف مسلمانوں کو بھی (غنیمت میں سے) حصہ دیں۔

قَالَ [رَجَاءُ]: فَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ لَهُ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مُسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ، فِي الْبَدَأِ، الرُّبْعَ وَحِينَ قُتِلَ، الثُّلُثَ. فَقَالَ عَمْرُو: أَحَدَّثَكَ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّي، وَتَحَدَّثَنِي عَنْ مَكْحُولٍ؟

۲۸۵۳۔ (ب) رجاء بن ابی سلمہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہما (عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کو) کہہ رہے تھے: مجھے مکحول نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے شروع میں چوتھائی اور واپسی میں تہائی انعام عطا فرمایا۔ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے والد کی اپنے دادا سے روایت

۲۸۵۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۷۲ من حديث رجاء بن موسى به مراسلاً، وحنه البوصيري.

۲۸۵۳۔ ب۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل الفل، ح: ۲۷۵۰ من حديث سليمان بن موطأ، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۷۲، والحاكم: ۱۳۳/۲، والذهبي * مكحول ثقة إمام، حديثه صحيح على الراجح، إذا صرح بالسماع، وانظر، ح: ۴۸۱.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

سنار ہا ہوں اور تم مجھے کھول کی روایت سنار ہے ہو؟

🌞 فوائد و مسائل: ① سند کے لحاظ سے عمرو بن شعیب کی حدیث زیادہ قوی ہے اگرچہ کھول کی روایت بھی صحیح ہے اس لیے عمرو بن شعیب نے حدیث کی قوت کی طرف توجہ دلائی۔ ② عمرو بن شعیب کی حدیث کی سند تو قوی ہے لیکن یہ صحابی (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) کا فتویٰ ہے جب کہ کھول کی حدیث مرفوع ہے یعنی انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا عمل پیش کیا ہے۔ اس کے بعد جب تک یہ حکم منسوخ ہونے کی واضح دلیل نہ ہو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ ہاں اگر رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہونے کی واضح دلیل مل جائے تو پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن یہاں ایسی کوئی دلیل نہیں۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ
(النهضة ۳۶)

۲۸۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر سوار کو تین حصے عطا فرمائے دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔
عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْهَمَ، يَوْمَ خَيْبَرَ، لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ؛ لِلْفَرَسِ سَهْمَانٍ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد کے لیے گھوڑے پالنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے پر کافی سرمایہ خرچ ہوتا ہے اس لیے مال غنیمت میں گھوڑے کا بھی حصہ رکھا گیا ہے ورنہ ممکن تھا کہ مجاہد کا حصہ گھوڑے کی خدمت ہی پر خرچ ہو جاتا اور وہ خود مال غنیمت میں سے اپنی ذاتی ضروریات کے لیے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکتا۔ ② گھوڑے کا حصہ آدمی کے حصے سے دگنا ہے اس لیے گھوڑے والے مجاہد کو تین حصے ملے ہیں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ النِّبِيدِ وَالنِّسَاءِ
يَسْتَهْدُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ (النهضة ۳۷)

۲۸۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت آبی النعم رضی اللہ عنہ..... وکیع رضی اللہ عنہ نے

۲۸۵۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في سهمان الخيل، ح: ۲۷۳۳ من حديث أبي معاوية؛ حدثنا عبيد الله بن، وأخرجه البخاري، ح: ۲۸۶۳، ومسلم، ح: ۱۷۶۲ وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن عمر نحوه، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۲۸۵۵- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة، ح: ۲۷۳۰ من

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ مُهَاجِرٍ بْنِ قُفْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ، مَوْلَى أَبِي اللَّهِخَمِّ قَالَ وَكِيعٌ: وَكَانَ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ قَالَ: عَزَّوْتُ مَعَ مَوْلَايَ، يَوْمَ خَيْبَرٍ، وَأَنَا مَمْلُوكٌ. فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ. وَأَعْطَيْتُ، مِنْ خُرْبَيْ الْمَنَاعِ، سِتْفًا. وَكُنْتُ أَجْرُهُ إِذَا تَقَلَّدْتُهُ.

فرمایا: (ان کا یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ) وہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔۔۔۔۔ کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ خیبر کے موقع پر جبکہ میں غلام تھا، میں اپنے آقا کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا تو مجھے غنیمت میں سے (آزاد مردوں کی طرح) حصہ نہیں ملا۔ مجھے معمولی سامان میں سے ایک ٹکڑا دی گئی۔ جب میں اسے گلے میں لگا تا تو وہ زمین پر گھسٹی تھی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① ”آبی اللحم“ کا مطلب ہے ”گوشت کھانے سے انکار کرنے والا۔“ ان کا یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ یہ زمانہ اسلام سے پہلے بھی غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ان کا نام ”خلف“ بیان کیا گیا ہے۔ (تقريب التهذيب) ② جہاد میں تاباں لڑنے کے بھی شریک ہو سکتے ہیں اور غلام بھی۔ ③ جن افراد کو مال غنیمت میں سے مقرر حصہ نہیں دیا جاتا انہیں بھی کچھ نہ کچھ انعام ضرور دینا چاہیے۔ ④ تلوار زمین پر اس لیے لگتی تھی کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا قد کم سن ہونے کی وجہ سے چھوٹا تھا۔

207

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنَعَ عَزَّوَاتٍ. أَخْلَفُهُمْ فِي رَحَالِهِمْ. وَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ. وَأَذَاوِي الْجُرْحَى. وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

۲۸۵۶۔ حضرت ام عاتکہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سات جنگوں میں حصہ لیا۔ (صحابہ کے جنگ کے لیے چلے جانے پر) میں خیموں میں رہتی (سامان کی حفاظت کرتی) ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخموں کا علاج کرتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں جہاد میں شریک ہوتی رہی ہیں لیکن ایسا زیادہ تر پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہوا ہے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں عورتوں کے شریک ہونے کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ عورتوں کے لیے غنیمت میں باقاعدہ حصہ مقرر نہ کرنا بھی اسی مقصد کے لیے ہے۔

④ حديث محمد بن زيد به، وقال الترمذي، ح: ۱۵۵۷، 'حسن صحيح'، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۶۹، والحاكم: ۱۳۱/۲، والذهبي.

۲۸۵۶۔ آخر جہاد مسلم، باب النساء المنازعات يرضع لهن ولا يسهم، الخ، ح: ۱۸۱۲ عن ابن أبي شيبة به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

⑥ عورتیں جب محاذ پر موجود ہوں تب بھی انھیں جنگ میں براہ راست حصہ نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ ان کے احترام اور حجاب کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ انھیں وہ کام کرنے چاہئیں جن کے دوران میں وہ مردوں کے ساتھ اختلاط سے حتی الامکان محفوظ رہیں۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ

(الصفحة ۳۸)

باب: ۳۸۔ امام (خلیفہ) کا فوج کو روانہ

کرتے وقت نصیحت کرنا

۲۸۵۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ

ابْنُ الْحَارِثِ أَبُو رَوَيْقٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنِي

أَبُو الْغَرِيفِ غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ

صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ فِي سَرِيَّةٍ. فَقَالَ: «سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ،

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. وَلَا

تَمَثَّلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَعْلُوا، وَلَا

تَقْتُلُوا وَلَيْدًا».

۲۸۵۷- حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر

میں (ایک جنگی مہم پر) روانہ کیا تو (الوداع کہتے وقت)

آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں چلو۔

اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جنگ کرو اور مشد نہ

کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور

کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔“

۲۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَّابِيُّ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ ابْنِ

بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِذَا أَمَرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي

خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا. فَقَالَ: «أَغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ،

۲۸۵۸- حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد

(حضرت بریدہ بن حبیب السلی رضی اللہ عنہ) سے روایت

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کسی

شخص کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے خود اپنی ذات کے

بارے میں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتے اور ساتھ

والے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت

کرتے۔ رسول اللہ ﷺ (مجاہدین کو نصیحت کرتے

۲۸۵۷- [استاد حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۵/ ۲۶۰، ح: ۸۸۴۷ من حديث أبي أسامة به، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن".

۲۸۵۸- أخرجه مسلم، الجهاد، باب تأمير الإمام الأمراء على البعث ووصيته إياهم بأداب الغزو وغيرها، ح: ۱۷۳۱ من حديث سفیان الثوري به.

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَأَبُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. أَغْرُوا وَلَا تُغْدِرُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَنْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا. وَإِذَا أَنْتَ لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَذْعُفْهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِلَالٍ، أَوْ خِصَالٍ. فَأَيُّهُمْ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا، فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ. وَأَخْبِرْهُمْ، إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنْ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنََّّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يَجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَسَلِّهِمْ إِعْطَاءَ الْجَزْيَةِ. فَإِنْ فَعَلُوا فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَاسْتَبِعْ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ. وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا، فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ، فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ. وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ. فَإِنْ كُنْتُمْ، إِنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ، أَهْوَنَ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ

ہوئے) فرماتے تھے: ”اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جنگ کرو۔ جہاد کرو اور (جہاد کے دوران میں) عہد شکنی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، مثلاً نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔“ (اور امیر لشکر کو وصیحت فرماتے:) ”جب تیرے مشرک دشمنوں سے تیرا سامنا ہو تو انھیں تین باتوں کی دعوت دے۔ وہ ان میں سے جو بات بھی مان لیں اسے قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لے (اور جنگ نہ کرے) انھیں (پہلے) اسلام کی دعوت دے۔ اگر وہ یہ بات مان لیں (اور مسلمان ہو جائیں) تو ان کا یہ عمل قبول کر لے (انھیں مسلمان تسلیم کر لے) اور ان سے ہاتھ روک لے پھر انھیں دعوت دے کہ اپنے علاقے (دار الکفر) سے ہجرت کر کے مہاجرین کے علاقے (دارالاسلام) میں آ جائیں۔ اور انھیں بتا کر اگر وہ ہجرت کریں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق حاصل ہوں گے اور ان پر مہاجرین کے فرائض عائد ہوں گے۔ اگر وہ (ہجرت سے) انکار کریں تو انھیں بتا دینا کہ انھیں اعرابی (خاند بدوش) مسلمانوں والے حقوق حاصل ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہ قانون نافذ ہو گا جو (عام) مومنین پر نافذ ہے۔ اور انھیں مالی فائدے اور مالی غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا“ سوائے اس صورت کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کریں۔ (لیکن) اگر وہ لوگ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ کی ادائیگی کا مطالبہ کر۔ اگر وہ (یہ مطالبہ) تسلیم کر لیں تو ان سے (جزیہ) منظور کر کے ہاتھ روک لے۔ اگر وہ (جزیہ

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولِهِ . وَإِنْ حَاصِرَتْ حِصْنًا فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ ، فَلَا تَنْزِلُهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ . وَلَكِنْ أَنْزِلُهُمْ عَلَى حُكْمِكَ . فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتُصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لَا ۚ

دینے سے بھی) انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد کی دعا کرو اور ان سے جنگ کرو۔ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو ان کے لیے اللہ کا اور اپنے نبی کا ذمہ دے (اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر اسن دے) تو انھیں اللہ کا ذمہ نہ دینا اور اپنے نبی کا ذمہ نہ دینا بلکہ اپنا اپنے باپ کا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا کیونکہ اگر تم اپنا اور اپنے باپوں کا وعدہ توڑ دو گے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑنے سے ہلکا گناہ ہوگا۔ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ کرے اور وہ اللہ کا فیصلہ قبول کرتے ہوئے (قلعے سے) دست بردار ہونے پر رضا مندی کا اظہار کریں تو انھیں اللہ کے فیصلے پر دست بردار ہونے کو مت کہہ بلکہ انھیں اپنا فیصلہ قبول کرنے (کا مطالبہ کرتے ہوئے اسی شرط) پر دست بردار ہونے کو کہہ کیونکہ تجھے نہیں معلوم کہ تو اللہ کے فیصلے کے مطابق (فیصلہ) کر سکے گا یا نہیں۔“

قال علقمة: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَقَائِلَ بَنِي حَبَانَ ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ مَقْرُونٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَمِثْلَ ذَلِكَ .
حدیث کے راوی حضرت علقمہ بن مرجم کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کو بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے مسلم بن ہیسیم نے نعمان بن مقرن کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① امیر المؤمنین کو چاہیے کہ جہادی لشکر روانہ کرتے وقت ان سے خطاب کرے اور مناسب ہدایات دے۔ ② یوں تو تقویٰ اور اخلاص ہر عمل میں ضروری ہے لیکن جہاد میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں اللہ کے بندوں کی جانیں لی جاتی ہیں اور مال چھینتے ہیں۔ اگر دوسروں کے جان و مال میں تصرف اللہ کی رضا کے لیے نہ ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ ③ جہاد میں انسانوں کو قتل کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود لوگوں کو سچا دین قبول کرنے پر آمادہ کرنا یا اسے قبول کرنے والوں کی راہ سے رکاوٹیں دور کرنا ہے اس لیے اگر کافر اسلام قبول کر لے تو یہ بھی درست ہے کیونکہ اس طرح وہ دوسروں کو اسلام قبول کرنے سے روکنے کی طاقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ④ ہجرت کرنے والے مسلمانوں اور ہجرت نہ



۲۴- أبواب الجہاد امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

کرنے والے مسلمانوں میں بعض مسائل میں فرق ہے۔ ⑤ ہجرت غیر مسلموں کے علاقے سے مسلمانوں کی سلطنت کی طرف کی جاتی ہے۔ ⑥ مجاہدین غیر مسلموں کو امان دے سکتے ہیں۔ ⑦ امان دیتے وقت اپنی ذاتی ذمہ داری پر امان دینا چاہیے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر امان ہے۔ ⑧ جنگ کے دوران میں دشمن کے قلعے کا محاصرہ کرنا درست ہے۔ ⑨ اگر محصورین مسلمانوں کے امیر لشکر کا فیصلہ قبول کرنے اور ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہوں تو ان کا مطالبہ تسلیم کر کے ان کے ساتھ جنگی قیدی کی حیثیت سے مناسب معاملہ کرنا چاہیے۔ ⑩ حالات کے مطابق جنگی قیدیوں کو قتل نہ کرنا یا جلا وطن نہ کرنا درست ہے۔

(المعجم ۳۹) - جَابَ طَاعَةَ الْإِمَامِ باب: ۳۹- امام کی اطاعت

(النسخة ۳۹)

۲۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطَاعَنِي، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ. وَمَنْ عَصَانِي، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ. وَمَنْ أَطَاعَ الْإِمَامَ، فَقَدْ أَطَاعَنِي. وَمَنْ عَصَى الْإِمَامَ، فَقَدْ عَصَانِي».

۲۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امام کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

🌟 نوآمد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اصل میں اللہ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے حکم نہیں دیتے بلکہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام کو نافذ کرتے ہیں یا اللہ کی اجازت سے انتظامی احکام جاری کرتے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی حرام ہے کیونکہ یہ اصل میں اللہ کی نافرمانی ہے۔ ③ امام سے مراد مسلمانوں کا مرکزی حکمران یعنی خلیفہ اور امیر المومنین بھی ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا مقرر کردہ کوئی گورنر جیج، امیر لشکر وغیرہ بھی۔ رسول اللہ ﷺ مرکزی حکمران کی حیثیت سے ان عہدوں پر اہلیت رکھنے والے افراد کو فائز فرماتے تھے۔ ④ مسلمان حکمرانوں کے جو احکام صراحتاً شرعی احکام کے منافی ہوں انہیں تسلیم نہیں کرنا چاہیے بلکہ خلیفہ یا اس کے مقرر کردہ افسر کو شرعی حکم کی طرف توجہ دلانی چاہیے تاکہ وہ اپنے حکم میں تبدیلی کر لے۔

۲۶۔ ابواب الجہاد

۲۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
وَأَبُو بَشِيرٍ، يَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي
أَبُو الثَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ
اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ
زَيْبَةٌ».

۲۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ الْحَصَنِ، عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحَصَنِ
قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ
أُمِرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ
وَأَطِيعُوا، مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ».

۲۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الرِّبْدَةِ،
وَقَدْ أَقِمَتِ الصَّلَاةُ. فَإِذَا عَبْدٌ يُؤْشَهُمْ. فَقِيلَ:
هَذَا أَبُو ذَرٍّ. فَذَهَبَ يَتَأَخَّرُ. فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ:
أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ، وَإِنْ
كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو
اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر
منگے جیسا ہو۔“

۲۸۶۱۔ حضرت ام حنین (بنت اسحاق) رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اگر تم پر ایک ناک کان
کٹا حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بات سنو
اور تسلیم کرو جب تک وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق
لے کر چلے۔“

۲۸۶۲۔ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ربذہ تشریف لائے تو نماز کی
اقامت ہو چکی تھی اور ایک غلام ان کی امامت کرا رہا
تھا۔ (اسے) کہا گیا: یہ ابو ذر رضی اللہ عنہ (آگئے) ہیں۔ وہ
پچھے بیٹھے گا (تاکہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ سکیں) تو حضرت
ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت
کی ہے کہ میں سنوں اور مانوں اگرچہ (حاکم) ناک کان
کٹا حبشی غلام ہی ہو۔

۲۸۶۰۔ أخرجه البخاري، الأذان، باب إمامة العبد والمولى، ح: ۶۹۳ عن محمد بن بشار.

۲۸۶۱۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وتحريرها في المعصية، ح: ۱۸۳۸ عن ابن أبي شيبة.

۲۸۶۲۔ [صحيح] تقدم، ح: ۱۲۵۶.

۲۴۔ أبواب الجهاد۔ امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

🌟 فوائد و مسائل: ① مسلمان حاکم کی اطاعت فرض ہے۔ ② اسلامی حکومت میں عہدہ اہلیت و قابلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، نیک و نسل یا غنا ہری حسن و جمال کی بنیاد پر نہیں۔ ③ حکمرانوں کا فرض ہے کہ اسلامی سلطنت کا نظم و نسق احکام شریعت کے مطابق چلائیں ورنہ خلاف شریعت حکم تسلیم کرنے سے انکار کیا جاسکتا ہے اور اسے بناوٹ قرار نہیں دیا جائے گا۔ ④ عالم کا احترام کرنا چاہیے۔ ⑤ عالم کے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی موجودگی میں کم درجے کا عالم نماز نہ پڑھائے۔ ⑥ عالم کی اجازت سے کم درجے کا شخص بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔ ⑦ حاکم اپنے عہدے کی بنا پر نماز کا امام بننے کا حق رکھتا ہے۔ ⑧ مسلمانوں میں اجتماعی و جماعی فتنے قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

باب: ۴۰۔ اللہ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

(المعجم ۴۰) - بَاب: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ (التحفة ۴۰)

۲۸۶۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علقمہ بن مجزز رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ فرمایا۔ میں بھی اس میں شامل تھا۔ جب وہ (لشکر) غزوے کے مقام پر پہنچا یا ابھی راستے ہی میں تھا کہ فوج کے ایک حصے نے (دشمن پر حملہ کرنے میں پھیل کرنے کے لیے آگے جانے کی) اجازت طلب کی۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی اور حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بھی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ان (عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مل کر جنگ کی۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے (وہیں سے آسمان سامنا نہیں ہوا تھا) کہ (اس دستے کے) لوگوں نے سردی سے بچاؤ کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے آگ جلائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کچھ مزاحیہ طبعیت رکھتے تھے۔ انھوں نے (ساتھیوں سے) کہا: کیا میرا حکم سن کر اطاعت کرنا تم پر

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَفْوٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزَّزٍ عَلَى بَعْثٍ، وَأَنَا فِيهِمْ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاوِهِ، أَوْقَانَ يَبْعُضُ الطَّرِيقِ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَنَاشِ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ حُذَافَةَ بْنُ أَقْبَسِ السُّهْمِيِّ. فَكَثُرَتْ فِيمَنْ فَرَّأَ مَعَهُ. فَلَمَّا كَانَ يَبْعُضُ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَضْطَلُّوا أَوْ لِيَضْطَلَّوْا عَلَيْهَا ضَبْعًا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ: أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَمَا أَنَا بِأَمْرِكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَعْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَلَوْنِي أَغْرِمُ

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَاقَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ. فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا. فَلَمَّا ظَنُّوا أَنَّهُمْ وَائِيُونَ، قَالَ: أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ. فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْرُحَ مَعَكُمْ.

لازم نہیں؟ انھوں نے کہا: لازم ہے۔ فرمایا: میں تمہیں جو بھی حکم دوں کیا تم مانو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں چھلانگیں لگا دو۔ (یہ حکم سن کر) بعض افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور چھلانگیں لگانے کو تیار ہو گئے۔ جب عبد اللہ ﷺ نے دیکھا کہ یہ لوگ (آگ میں) کودنے والے ہیں تو فرمایا: رک جاؤ! میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا۔

فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمَرَكَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَلَا تُطِيعُوهُ».

(حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا:) جب ہم واپس (مدینہ) آئے تو صحابہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”من (امیروں) میں سے جو کوئی تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔“



فوائد و مسائل: ① فوج کے عمومی کمانڈر کے علاوہ ماتحت افر بھی مقرر کیے جاسکتے ہیں۔ ② کمانڈر کی اجازت سے فوج کا کوئی دستہ کسی خاص کارروائی کے لیے روانہ ہو سکتا ہے۔ ③ فوجی کارروائیوں میں کمانڈر کو اپنے ماتحت افسروں سے مشورہ کرنا اور اس کے مطابق کارروائی کرنا درست ہے۔ ④ مزاح اس حد تک درست ہے جس سے کسی کو جانی یا مالی نقصان نہ ہو اور کسی کی توہین بھی نہ ہو۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے احکام کی تعمیل میں جان تک دینے کو تیار رہتے تھے۔ جب انھوں نے محسوس کیا کہ اطاعت رسول کا تقاضا یہ ہے کہ آگ میں چھلانگ لگا دی جائے تو وہ فوراً تیار ہو گئے اگرچہ انھیں معلوم تھا کہ اس عمل کا کوئی دینی یا جہادی فائدہ نہیں۔ ⑥ اطاعت امیر غیر محمد و نہیں خلاف شریعت حکم کی تعمیل جائز نہیں۔

۲۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَشَوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

۲۸۶۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان آدمی پر (امیر کی) اطاعت فرض ہے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے سوائے اس کے کہ کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ جب کسی

۲۸۶۴۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب وجوب طاعة الأئمة في غير معصية وتحريمها في معصية، ح: ۱۸۳۹ من حديث الليث به.

۲۴۔ ابواب الجہاد امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْأَمْكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَعْلَاهُ كَالْعَمَلِ دِيَا جَائِئِ تَوْهَمَنَّا بِهِ»

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَعْلَاهُ كَالْعَمَلِ دِيَا جَائِئِ تَوْهَمَنَّا بِهِ»

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَعْلَاهُ كَالْعَمَلِ دِيَا جَائِئِ تَوْهَمَنَّا بِهِ»

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَعْلَاهُ كَالْعَمَلِ دِيَا جَائِئِ تَوْهَمَنَّا بِهِ»

فوائد و مسائل: ① نیک کام میں امیر کی اطاعت سے انکار نہیں کرنا چاہیے خواہ وہ کام طبعی طور پر ناگوار محسوس ہو۔ ② ناجائز حکم کی تعمیل کرنا جائز نہیں۔

۲۸۶۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد کچھ ایسے لوگ بھی تمہارے معاملات کے مگران (اور تمہارے حکمران) ہوں گے جو سنت کی روشنی کو بھائیں گے بدعت پر عمل پیرا ہوں گے اور نماز کو (افضل) وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں انہیں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اے ام عبد کے بیٹے! مجھ سے پوچھتے ہو کہ کیا کروں؟ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔“

۲۸۶۵۔ حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ. ح: وَحَدَّثَنَا وَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ حُثَيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَسْبُوكِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رَجَالٌ يُطْفِئُونَ مِنَ السُّنَّةِ وَيَعْمَلُونَ بِالدُّعَاةِ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَذْرَكْتَهُمْ، كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: «تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ غَيْفٍ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ».

فوائد و مسائل: ① سنت کو چھوڑ کر بدعتوں پر عمل کرنا مگرانی ہے۔ ② اگر حکومتی ارکان بدعتوں کی ترویج کریں تو رعایا کو اس میں تعاون نہیں کرنا چاہیے۔ علماء کو چاہیے کہ بدعت کی تردید کریں اور سنت سے روشناس کرائیں اور عوام کو چاہیے کہ بدعتوں سے بچتے ہوئے سنت پر عمل پیرا رہیں۔ ③ علمائے حق کا ہر دور میں یہی شیوہ

۲۴۔ ابواب الجہاد

بیعت سے حلق احکام و مسائل

رہا ہے کہ وہ حکومتی گمراہیوں کے مقابلے میں سنت پر عمل کرنے اور اس کی اشاعت کرنے میں ثابت قدم رہتے ہیں اور ہر قسم کی سختیوں اور ترغیب و تحریص سے متاثر ہوئے بغیر حق کا اعلان کرتے ہیں جیسے امام مالک رحمہ اللہ نے جبری طلاق کے مسئلے میں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے خلق قرآن کے مسئلے میں استقامت کا مظاہرہ فرمایا۔

باب: ۴۱۔ بیعت کا بیان

(المعجم ۴۱) - بَابُ الْبَيْعَةِ (التحفة ۴۱)

۲۸۶۶۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہم (ہر حال میں) سب گئے اور قہر کر دیں گے، مشکل میں بھی آسانی میں بھی دل کی آمادگی کی حالت میں بھی اور طبعی ناگواری کی حالت میں بھی اور اس وقت بھی جب ہم پر (دوسروں کو) ترجیح دی جائے۔ اور حکومت کے معاملات میں ہم اہل حکومت سے گفتگو نہیں کریں گے۔ اور ہم جہاں بھی ہوں گے سچ کہیں گے۔ اور اللہ (کی رضامندی کے کام) میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَ عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّعْيِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالنَّشِيطِ وَالْمَكْرُهِ وَالْآثَرَةِ عَلَيْنَا. وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ. وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا. لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِيَمَ.



فوائد و مسائل: ① امیر کی اطاعت ملک و سلطنت کے نظم و ضبط میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ ② زندگی

میں کئی معاملات ایسے پیش آ سکتے ہیں جب ایک انسان امیر کی اطاعت سے جی چراتا اور اس کی حکم عدولی کی طرف مائل ہو سکتا ہے مثلاً: (۱) مشکل حالات میں انسان قانون شکنی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ (۲) راحت کے موقع پر آرام چھوڑ کر مشکل حکم کی تعمیل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ (۳) بعض اوقات کام ایسا ہوتا ہے جس کو طبیعت قدرتی طور پر ناپسند کرتی ہے۔ (۴) بعض اوقات انسان خود کو ایک منصب کا اہل سمجھتا ہے یا کسی انعام کا مستحق سمجھتا ہے لیکن وہ منصب یا انعام کسی اور کو مل جاتا ہے اور انسان محسوس کرتا ہے کہ اس کی حق تلفی یا بے قدری ہوئی ہے اس سے دل پر اثر پڑتا ہو کہ وہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات یا اپنے فرائض میں دلچسپی کم کر دیتا ہے۔ حدیث میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایسے تمام مواقع پر اللہ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے اطاعت امیر میں سرگرم رہنا

۲۸۶۶۔ أخرجه البخاري، الأحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس؟ ح: ۷۱۹۹ من حديث يحيى، ومسلم،

الإمامة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية... الخ، ح: ۱۷۰۹ من حديث ابن إدريس به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

قرب الہی اور بلندی درجات کا باعث ہے۔ ⑤ حکمران بھی انسان ہوتے ہیں ان سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن یہ غلطیاں بغاوت کا جواز نہیں بنتیں کیونکہ بغاوت سے جو بد نظمی پیدا ہوتی ہے اس کا نقصان غلط کار حکمران کی غلطیوں کے نقصان سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ ⑥ اطاعت امیر کا یہ مطلب نہیں کہ ہر صحیح اور غلط بات میں اس کی تائید کی جائے۔ اس کی غلطی کو واضح کرنا چاہیے لیکن مقصد مسلمانوں کا اجتماعی مفاد اور امیر سے خیر خواہی ہو نہ کہ اس پر بے جا تنقید کر کے عوام کو اس کے خلاف ابھارنا اور ملک کے امن و امان کو تباہ کرنا۔ ⑦ جس کام پر ضمیر مطمئن ہو کہ یہ صحیح ہے اور وہ خلاف شریعت بھی نہ ہو اور اس سے کوئی بڑی خرابی پیدا ہونے کا خطرہ بھی نہ ہو وہ کر لینا چاہیے اگرچہ لوگ اسے اپنے رسم و رواج یا مفاد کے خلاف سمجھ کر طعن و تشنیع کریں تاہم تنقید کرنے والوں کو دلائل کے ساتھ سمجھانے اور قائل کرنے کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔

۲۸۶۷۔ حضرت ابو مسلم (عبداللہ بن ثوب خولانی)

بخاری سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے پیارے دیانتدار صحابی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی۔ وہ مجھے پیارے تھے اور میری نظر میں دیانت دار تھے۔ انھوں نے فرمایا: ہم سات یا آٹھ یا نو افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟“ ہم نے ہاتھ بڑھا دیے۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ (اب کس بات پر بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرو گے پانچوں نمازیں قائم کرو گے اور حکم سن کر مانو گے۔“ پھر آہستہ سے ایک بات فرمائی: ”اور لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے۔“ ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک صاحب کو دیکھا کہ (سواہی پر بیٹھے ہوئے) ان کا کوڑا (ہاتھ سے چھوٹ کر) گر پڑا تھا تو

۲۸۶۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَنَّ هُوَ لَائِي ، فَحَبِيبٌ . وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي ، فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً ، فَقَالَ : «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ؟ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا . فَقَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ . فَعَلَّامٌ بُبَايَعُكَ؟ قَالَ : «أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا . وَتَقِيْمُوا الصَّلَاةَ الْخَمْسَ . وَتَسْمَعُوا وَتَطِيعُوا ، - وَأَسْرَ كَلِمَةً خُفِيَةً - . وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلَئِكَ النَّفَرِ يَنْسُقُ سَوْطُهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَنْوِلُهُ [إِيَّاهُ] .

کسی کو یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ کھڑا پکڑا دیں۔ (خود سوار کی
سے اتر کر اٹھا لیتے تھے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ کی اپنے استاد کی تعریف کرنے سے سلف صالحین میں استاد کے
احترام اور ان کی محبت کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ طالب علم کا اپنے استاد سے تعلق ایسا ہی ہونا چاہیے۔
② بیعت اسلام یا بیعت خلافت کے علاوہ کسی نیک کام کے التزام یا گناہ سے اجتناب کے لیے بھی کسی نیک
عالم کے ہاتھ پر بیعت کی جاسکتی ہے۔ اس بیعت کی حیثیت محض ایک وعدے کی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وعدہ
کرنے والے کے لیے تنگی پر قائم رہنے یا گناہ سے بچنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ③ مروجہ خانقاہی نظام میں
بہت سی غیر شرعی اشیاء شامل ہو چکی ہیں۔ اس بیعت سے اس مکمل نظام کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ ④ خودداری
ایک مطلوب اسلامی وصف ہے۔

۲۸۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَتَّابٍ ،
مَوْلَى هُرْمُزٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ : بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ
وَالطَّاعَةِ . فَقَالَ : «فِيمَا امْتَنَعْتُمْ» .
ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے سماع و طاعت (حکم کو
توجہ سے سن کر پوری طرح اطاعت کرنے) پر رسول اللہ
ﷺ کی بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے
جس قدر ممکن ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کا ہر قول و فعل شریعت ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کی سماع و طاعت اسلام
کی بنیاد ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: ”جس قدر تم سے ہو سکے۔“ آپ کی شفقت کا اظہار ہے۔ مقصد یہ
تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی صحابی کے لیے پورا کرنا مشکل ہو اور وہ مشقت اٹھا کر اسے پورا کرنے کی کوشش کرے
اور اگر نہ کر سکے تو وعدے کی خلاف ورزی شمار ہو۔ ③ قائد کو اپنے ساتھیوں کی مشکلات کا احساس کرنا چاہیے
اور ہر شخص سے وہی کام لینا چاہیے جس کو انجام دینے کی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

۲۸۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنَبَانَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ
قَالَ : جَاءَ عَبْدُ قَبَائِقِ الشَّيْبِيِّ ﷺ عَلَى
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: ایک غلام نے حاضر ہو کر نبی ﷺ سے ہجرت
کی بیعت کر لی۔ نبی ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے۔

۲۸۶۸- [استادہ حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۳ ، أطراف المسند: ۱/ ۴۴۴ عن وكيع به ، وهو في مسند الطيالسي.
ج: ۲۰۸۳ عن شعبة به .

۲۸۶۹- [أخرجه مسلم ، المصنف ، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان ، من جنسه ، مضافاً ، ح: ۱۶۰۲ عن ابن رجب به .

۲۴۔ ابواب الجہاد..... بیعت سے متعلق احکام و مسائل

الْهَجْرَةِ . وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ . فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بِعَيْنِي» فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ . ثُمَّ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ ، حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ؟

(بعد میں) اس کا آقا اسے لینے آگیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ (غلام) میرے ہاتھ فروخت کر دو۔“ چنانچہ آپ نے دو سیاہ قام غلاموں کے عوض اسے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ یہ پوچھے بغیر کسی سے بیعت نہیں لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟

🌞 فوائد و مسائل: ① غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح آقا اس سے خدمت لینے کے حق سے محروم ہو جاتا ہے۔ ② غلاموں اور موہنیوں کی خرید و فروخت تعداؤں کی بیشی کے ساتھ تادلے کی صورت میں جائز ہے مثلاً: ایک عمدہ بھیڑ کے بدلے میں دو ادنیٰ قسم کی بھیڑیں یا دو مکینے لینا یا دینا جائز ہے جب کہ زرعی اشیاء کا تادلہ کی بیشی کے ساتھ درست نہیں مثلاً: ایک من عمدہ گندم کا ڈیڑھ من بلی کی قسم کی گندم سے تادلہ درست نہیں۔ (دیکھیے: سنن ابن ماجہ حدیث: ۲۲۵۶) ③ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی مفت ہے۔

(المجموع ۴۲) - بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

(الشفعة ۴۲)

باب: ۴۲۔ بیعت پر قائم رہنا

۲۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْقَلَاءِ يَنْمُوهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسُلْعَةٍ بَعْدَ الْغَضْرِ، فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَأَخَذَهَا بِكَذِّا وَكَذًّا، فَصَدَّقَهُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا، لَا يَبَايِعُهُ

۲۸۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (ایک) وہ آدمی جو بیابان میں اپنی ضرورت سے زائد پانی پر (قابض) ہے مسافر کو نہیں لینے دیتا۔ (دوسرا) وہ آدمی جس نے عصر کے بعد کسی آدمی کو کوئی چیز بیچی (بھاء طے کرتے وقت) اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ چیز اتنے کی لی تھی گا کہ نے اسے سچا سمجھ لیا، حالانکہ وہ سچا نہ تھا۔ (تیسرا) وہ آدمی جس نے کسی امام (خلیفہ یا اس کے

۲۴- أبواب الجهاد

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

إِلَّا لِدِينَا. فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَبْ لَهُ. (نائب) کی بیعت کی اور بیعت صرف دنیا کے (حصول کے) لیے کی اگر اس (امام) نے دنیا کا کچھ مال دے دیا تو وہ وفادار رہا اور اگر اسے کچھ نہ دیا تو اس نے بھی وفاندگی۔“

🌟 فائدہ: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیے: حدیث: ۲۴۰۷

۲۸۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے (انتظامی معاشرتی، دینی اور دنیاوی) امور کی دیکھ بھال ان کے انبیاء کرام کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا۔ (لیکن) میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی آنے والا نہیں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر (ان معاملات کا) کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”خلفاء ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔“ انھوں نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: ”پہلے خلیفہ کی بیعت پر قائم رہو پھر اس کے بعد جو (بیعت کے لحاظ سے) پہلا ہو۔ تم پر جو فرائض ہیں ادا کرو ان کے فرائض کے بارے میں اللہ تعالیٰ ان سے باز پرس فرمائے گا۔“



🌟 فوائد و مسائل: ① سیاست کا مطلب ہے: ”کسی چیز (جانور وغیرہ) یا افراد سے متعلق وہ کام انجام دینا جس میں ان کے حالات کی اصلاح (اور ان کی ضروریات کی تکمیل) ہو۔“ (نہایہ ابن اثیر) ② قوم کے اجتماعی معاملات کی اصلاح اور دیکھ بھال اسلامی سلطنت کا انتظام، رعیت کی رہنمائی بنیادی طور پر انبیاء کا فریضہ ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ چونکہ آخری نبی ہیں اس لیے اب یہ منصب علمائے کرام کا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ملک کا انتظام کریں اور عوام کی رہنمائی کریں۔ ④ علمائے کرام کا یہ کام نہیں کہ عوام کے جذبات

۲۴۔ ابواب الجہاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

واحساسات کے مطابق کام کریں بلکہ ان کا اصل فریضہ یہ ہے کہ ان کے جذبات کو صحیح رخ پر ڈال کر ان کے تعاون سے معاشرے کی اصلاح اور دین کی سربلندی کا مقصد حاصل کریں۔ ① ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرا خلیفہ بنانا درست نہیں۔ پہلی کی وفات کے بعد دوسرا شخص خلیفہ مقرر کیا جائے گا اور اس کی بیعت کی جائے گی۔ ② شرعی امیر کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں۔ ③ اگر امیر سے اس کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو تو یہ اس بات کا جواز نہیں کہ رعیت بھی اسے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے لگے۔

۲۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: ح: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔“

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: ح: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”قیامت کے دن جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ① جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ② جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ③ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ④ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑤ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑥ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑦ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑧ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑨ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑩ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑪ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑫ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑬ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑭ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑮ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑯ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑰ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑱ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑲ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑳ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉑ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉒ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉓ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉔ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉕ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉖ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉗ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉘ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉙ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉚ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉛ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉜ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉝ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉞ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉟ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊱ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊲ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊳ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊴ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊵ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊶ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊷ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊸ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊹ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊺ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊻ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊼ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊽ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊾ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊿ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔

فوائد و مسائل: ① شرعی حکمران اور خلیفہ کی بیعت کرنے کے بعد اسے توڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ② قیامت کے دن ایسے مجرم کی بہت زیادہ بدنامی اور رسوائی ہوگی۔ ③ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ④ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑤ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑥ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑦ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑧ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑨ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑩ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑪ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑫ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑬ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑭ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑮ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑯ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑰ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑱ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑲ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ⑳ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉑ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉒ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉓ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉔ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉕ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉖ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉗ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉘ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉙ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉚ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉛ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉜ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉝ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉞ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㉟ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊱ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊲ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊳ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊴ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊵ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊶ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊷ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊸ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊹ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊺ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊻ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊼ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊽ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊾ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔ ㊿ جھنڈا اور سوائی ہوگی۔

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: ح: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔“

۲۸۷۲۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الْجَزِيَّةُ وَالْمَوَادَّةُ، بَابُ إِقَامَةِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ، ح: ۳۱۸۶ من حديث أبي الوليد، وسلم، الجهاد والسير، باب تحريم القدر، ح: ۱۷۳۶ عن ابن بشار من حديث شعبة به.

۲۸۷۳۔ [صحیح] أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ، الْفَتَنُ، بَابُ مَا أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ح: ۲۱۹۱ عن عمران بن موسى به مطولاً، وقال: "حسن صحيح"، وضعفه البوصيري لضعف علي بن زيد بن جدعان تقدم، ح: ۱۱۶، ولكن تابعه المستمر بن الربان وغيره عند مسلم، ح: ۱۷۳۸ وغيره ۴۴

۲۴- أبواب الجهاد

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ: «أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، بِقَدْرِ عَدْرَتِهِ».

(المعجم ۴۳) - بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

(النحفة ۴۳)

باب: ۴۳- عورتوں سے بیعت لینا

۲۸۷۴- حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں کچھ خواتین کے ساتھ بیعت کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”جن کاموں کی تمہیں استطاعت اور طاقت ہو (ان میں میرے حکم کی تعمیل ضروری ہے) میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔“

۲۸۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدَّرِ قَالَ: سَمِعْتُ أُمِّمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ نُبَايَعُهُ. فَقَالَ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ». إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ».

فوائد و مسائل: ① حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔ ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بیٹی تھیں۔ حضرت امیرہ کے والد کا نام عبداللہ بن جہاد تھی تھا۔ (دیکھیے: تقرب التهذيب ۸۱۳۳) ② بیعت عورتوں سے بھی لی جاسکتی ہے۔ ③ مرد کے لیے غیر محرم عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ ④ عورتوں سے بیعت میں پردے کے شرعی احکام کی پابندی لازمی ہے۔

۲۸۷۵- نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مومن عورتیں جب ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو آپ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کے مطابق ان سے اقرار لیتے تھے: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَتَّبِعْنَكَ...» حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

۲۸۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: [قَالَ]: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ. أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُمْتَحَنْنَ

۴۴ فائدة: حديث الترمذي بطوله لم يصح عندي كما حققته في تخريج النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۳۸.

۲۸۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ما جاء في بَيْعَةِ النِّسَاءِ، ح: ۱۵۹۷ من حديث شُعْبَانَ، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۴، وهو في الموطأ (يعني): ۹۸۲ عن ابن السكندر به. ۲۸۷۵- أخرجه البخاري، الطلاق، باب: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوْ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الدِّمِيِّ أَوْ الْحَرَبِيِّ، ح: ۵۲۸۸ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الإمارة، باب كيفية بَيْعَةِ النِّسَاءِ، ح: ۱۸۶۶ عن ابن السرح به.



فرمایا: جس مومن عورت نے ان چیزوں کا اقرار کر لیا اس نے آزمانش (میں پورا کرنے) کا اقرار (اور وعدہ) کر لیا۔ جب عورتیں زبان سے بول کر ان کا اقرار کر لیتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ انہیں فرماتے: ”جاد“ میں نے تم سے بیعت لے لی۔“ قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی (انجمنی) عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا بلکہ آپ زبانی طور پر ان سے بیعت لیتے تھے۔

يَقُولُ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيْعُكَ﴾ [المحجۃ: ۱۲] إِلَىٰ آجِرِ الْآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمَحْجَةِ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقَرَّ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ طَلِفْنَ فَقَدْ بَايَعْتِكُنَّ» لَا. وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ. غَيْرَ أَنَّهُ يَبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے صرف وہی عہد لیا جس کا اللہ نے حکم دیا تھا۔ آپ کی پھٹلی کبھی کسی (غیر محرم) عورت کی پھٹلی سے نہیں چھوئی۔ رسول اللہ ﷺ جب عورتوں سے عہد لیتے تو انہیں زبان سے فرماتے: ”میں نے تم سے بیعت لے لی۔“

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللَّهُ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا مَا أَمَرَهُ اللَّهُ. وَلَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ [قَطُّ]. وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتِكُنَّ»، كَلَامًا.

🌟 نوادر و مسائل: ① حدیث میں مذکور آیت کے مکمل الفاظ اس طرح ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يُنَبِّئْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايَعُهُنَّ وَاسْتَغْفِرَ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ”اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، بدکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں گی، کوئی ایسا بہتان نہ بانٹیں گی جو خود اپنے ہاتھوں بیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں آپ کی حکم عدولی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے دعائے مغفرت کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“ ② آپ عورتوں سے یہ عہد بھی لیتے تھے کہ وہ خود و غیرہ نہیں کریں گی۔ سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جس نیکی کے بارے میں ہم سے وعدہ لیا

۲۴۔ أبواب الجهاد

گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

گمایا تھا کہ ہم اس میں نبی ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم چہرہ (نوج کر) ڈنکی نہ کریں (داوود) اور (بن) نہ کریں گریبان چاک نہ کریں اور بال نہ نکھیریں۔ (سنن أبی داود، الجنائز، باب النوح، حدیث: ۴۳۱)

(المعجم ۴۴) - بَابُ السَّبَقِ وَالرَّهَانِ

(النهضة ۴۴)

باب ۴۴۔ گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم

کا بیان

۲۸۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دو گھوڑوں (کی دوڑ) میں گھوڑا شامل کیا اور اس کو یقین نہیں کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ (عمل) جوا نہیں۔ اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین ہے کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ جوا ہے۔“

۲۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا سُوْفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْخَلَ قَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ قَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَهُوَ قِمَارٌ».

۲۸۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تقصیر کی۔ آپ تقصیر شدہ گھوڑوں کو حنفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑاتے تھے۔ اور غیر تقصیر شدہ گھوڑوں کو ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی زریق تک۔

۲۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ضَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلَ. فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضَمَرَتْ، مِنَ الْحَنْفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① تقصیر سے مراد گھوڑوں کی ایک خاص انداز سے تربیت کرنا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر مونا کرتے ہیں پھر اس کا چارہ کم کر دیتے ہیں اور اسے ایک کوفڑی میں بند کر

۲۸۷۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في المحلل، ح: ۲۵۷۹ من حديث سفيان به • سفيان بن حسين عن الزهري ضعيف كما في التهذيب وغيره، ولهذا جرح مفسر مقدم على التعديل، نعم أنه ثقة في غير الزهري كما هو المقرر في الأصول، وتابعه سعيد بن بشير وهو ضعيف (تقريب) عن الزهري به، أبو داود، ح: ۲۵۸۰. ۲۸۷۷۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، ح: ۱۸۷۰ من حديث ابن نمير به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

دیتے ہیں۔ اسے وہاں پسینہ آتا ہے اور وہیں خشک ہوتا ہے۔ اس طرح اس کی قوت برداشت زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ بغیر تھکے زیادہ دوڑ سکتا ہے۔ ① [حفباء] اور [ثنية الوداع] دو جگہوں کے نام ہیں جن کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے۔ ② [ثنية الوداع] سے مسجد نبی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔ ③ دوڑ کے مقابلے میں مناسب فاصلے کا تعین ہونا چاہیے۔ ④ نبی زریق ایک قبیلے کا نام ہے۔ وہ لوگ اس مسجد کے قریب رہتے اور اس میں نماز پڑھتے تھے، لہذا مسجد کو کسی قبیلے یا گروہ کی طرف پہچان کے لیے منسوب کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ سب مسجدیں اللہ ہی کی ہوتی ہیں۔

۲۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۸۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”دوڑ صرف اونٹ گھوڑے کی
عَمْرُو، عَنْ أَبِي الْأَحْكَمِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ ، ہوتی ہے۔“
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
”لَا سَبَقَ إِلَّا فِي حُفٍّ أَوْ خَافِرٍ“

🌞 فوائد و مسائل: ① [حافر] اس کھر کو کہتے ہیں جو آگے سے دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوتا جیسے گھوڑے گدھے یا فخر کا کھر ہوتا ہے۔ یہاں مراد وہ جانور ہیں جن کا اس طرح کا کھر ہوتا ہے۔ ② گھوڑے جہاد میں استعمال ہوتے ہیں اس لیے ان کی تربیت اور دیکھ بھال کی ترغیب کے لیے ان کی دوڑ کے مقابلے کرائے جاسکتے ہیں۔ دوسری احادیث سے پیدل دوڑ میں اندازہ کی اور کشتی کے مقابلوں کا ثبوت بھی ملتا ہے لہذا ہر اس کھیل کی حوصلہ افزائی کرنے کا حواز ہے جس سے جہاد میں مدد ملے۔ دوسرے کھیلوں میں حصہ لینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا دولت اور صلاحیتوں کا ضیاع ہے اس لیے ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ③ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے میں اور علم و تعلیم میں مسابقت شرعاً مستحسن ہے۔ (سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۲۰۸) اس لیے تعلیمی اداروں میں حفظ قرآن، تجویذ حفظ حدیث، حسن قراءت، نعت رسول اور مختلف دینی موضوعات پر تقریر و تحریر کے مقابلے منعقد کرنا اور ان میں سبقت حاصل کرنے والوں کو انعام دینا درست ہے کیونکہ اس سے دینی علوم کے حصول کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہ ایک قسم کا علمی جہاد ہے۔

۲۸۷۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، الخليل والسق والرمي، باب السبق، ح: ۳۶۱۹ من حديث محمد بن عمرو به
• أبو الحكم مستور الحال، وتابعه نافع بن أبي نافع (أبو داود، ح: ۲۵۷۴)، رَحَنَ الترمذي، ح: ۱۷۰۰، وصححه
ابن حبان، ح: ۱۶۳۸، وللحديث طرق أخرى.

۲۴- أبواب الجهاد

(المعجم ۴۵) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ
بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (التحفة ۴۵)

خمس کی تقسیم کا بیان

باب: ۴۵- دشمن کے علاقے میں قرآن
لے کر سفر کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۸۷۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا اس خطرے سے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں آجائے گا۔

۲۸۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ وَأَبُو عَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۲۸۸۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ دشمن کے علاقے میں قرآن لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے اس خطرے سے کہ وہ دشمن کے ہاتھ آجائے گا۔

۲۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.



فوائد ومسائل: ① دار الحرب میں قرآن مجید اور مقدس کتابیں لے جائیں تو ان کی حفاظت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے ورنہ ایسے موقع پر قرآن مجید ساتھ نہ لے جائیں۔ ② مسلمان کو قرآن مجید کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور یاد ہونا چاہیے تاکہ خاص حالات میں تلاوت سے محروم نہ رہے۔ ③ غیر مسلموں کے جن علاقوں میں ایسا خطرہ نہ ہو ہاں قرآن مجید لے جانا چاہیے تاکہ تلاوت کی جائے اور غیر مسلموں کو تبلیغ کی جاسکے۔ ④ جس غیر مسلم سے یہ خطرہ نہ ہو کہ قرآن مجید اور احادیث کی بے حرمتی کرے گا اسے ایسی کتابیں دینے میں حرج نہیں جن میں آیات و احادیث لکھی ہوئی ہوں تاکہ وہ اسلام سے متعارف ہو اور اسے ہدایت نصیب ہو جائے۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ

(التحفة ۴۶)

باب: ۴۶- خمس کی تقسیم

۲۸۸۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: ۲۸۸۱- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۸۷۹- أخرجه البخاري، الجهاد، باب كراهية السفر بالمصحف إلى أرض العدو، ح: ۲۹۹۰، ومسلم، الإمارة، باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى أرض الكفار... الخ، ح: ۱۸۶۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۴۶/۲.

۲۸۸۰- أخرجه مسلم، الإمارة، باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى أرض الكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم، ح: ۱۸۶۹ عن محمد بن رُمح به.

۲۸۸۱- أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة حبيب، ح: ۴۲۲۹ من حديث يونس به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

فہم کی تقسیم کا بیان

کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر خیر کے فہم میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ملنے والے حصے کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ ان دونوں نے کہا: آپ نے ہمارے بھائیوں (یعنی) بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حصہ عطا فرمایا (اور ہم بنو عبد شمس کو نہیں دیا) حالانکہ ہماری قرابت ایک ہی (درجے کی) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی چیز سمجھتا ہوں۔“

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ جَاءَهُ هُوَ وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَكْلِمَانِيهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرٍ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. فَقَالَا: قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. وَقَرَأْنَا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَرَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ شَيْئًا وَاحِدًا».

❦ فوائد و مسائل: ① مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ایک حصہ بیت المال کا ہوتا ہے۔ بیت المال کا یہ حصہ (خمس) جہاں مفاد عامہ کے معاملات پر خرچ کیا جاتا ہے وہاں اس میں سے ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا ہے جنہیں زکاۃ اور صدقات لینا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (الانفال: ۴۱) ”جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں پانچواں حصہ اللہ کا، رسول کا (رسول کے) قرابت داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے۔“ ② ہاشم، مطلب، عبد شمس اور نوفل سب عبد مناف کے بیٹے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ صرف ہاشم اور مطلب کی اولاد کو ملتا ہے۔ انہی پر زکاۃ حرام ہے۔ عبد شمس اور نوفل کی اولاد اس حکم میں شامل نہیں۔ ③ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما عبد شمس کی اولاد میں سے تھے۔ انھیں خمس میں سے حصہ نہیں ملا۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ایک ہونے کی مختلف انداز سے وضاحت کی گئی ہے۔ زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بنو مطلب نے اسلام سے پہلے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا تھا۔ اور نبی ﷺ کی بعثت کے بعد جب سب لوگوں نے نبی ﷺ کے قبیلہ بنو ہاشم کا بائیکاٹ کیا، اس وقت بھی بنو مطلب نے بنو ہاشم کا ساتھ دیا تھا اور شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کے ساتھ رہے اور تکلیفیں برداشت کیں۔ جب کہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس نے بائیکاٹ کرنے والوں کا ساتھ دیا، اس لیے ان کا بائیکاٹ نہیں کیا گیا چنانچہ خمس کے استحقاق میں بھی بنو ہاشم اور بنو مطلب کو برابر رکھا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

حج کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

* لغوی معنی: لغت میں حج کے معنی ”قصد کرنا“ ہیں جبکہ امام بخاری فرماتے ہیں: ”حج کے معنی ہیں: جس کی آپ تعظیم کرتے ہوں اس کا بیشتر قصد کرنا۔“ امام جوہری کہتے ہیں: ”پھر بعد میں حج سے مراد عبادت کے لیے مکہ مکرمہ کا قصد کرنا معروف ہو گیا۔“

* اصطلاحی تعریف: فقہائے کرام نے حج کی تعریف کچھ اس طرح سے کی ہے:

[هُوَ قَصْدُ مَوْضِعٍ مُّخْصُوصٍ وَهُوَ الْبَيْتُ، بِصِفَةِ مُّخْصُوصَةٍ فِي وَقْتٍ مُّخْصُوصٍ بِشَرَايِطَ مُّخْصُوصَةٍ] ”حج مخصوص شرائط کے ساتھ خاص وقت میں مخصوص

حالت کے ساتھ بیت اللہ کا قصد کرنے کا نام ہے۔“

* مشروعیت حج: اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمانوں پر اپنے گھر حاضر ہونا اور عبادت کرنا فرض قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران ۹۷) ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسلام کا ایک اہم رکن بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا:

۲۵۔ ابواب الصنائع حج کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

[يُنْبِئُ الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ] (صحيح البخاري)
 (الإيمان' باب: دعائكم إيمانكم.....' حديث: ۸)

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“
 مشروعیت حج کی حکمت جاننے کے لیے علمائے کرام نے عقلاً و کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات بیان فرمائے ہیں:

① حصول عجز و انکسار: اللہ تعالیٰ نے انسانی نفوس کو اپنے ذکر پر ابھارنے اور اپنی عظمت کے سامنے عاجز بنانے کے لیے کچھ عرصے کے لیے ان کو گھروں سے نکال کر ایک مخصوص جگہ پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر کو دیکھ کر اور اس کی مقررہ حدود کے اندر ٹھہر کر ان کے دلوں میں اپنے رب کی عظمت و جلال کا اضافہ ہوتا ہے۔

② قیامت کی یاد دہانی: جس طرح لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے نکل کر ایک کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں اسی طرح روز قیامت ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر اپنے اعمال کے جوابدہ ہوں گے۔ اس طرح حج انھیں آخرت کی یاد دہانی کراتا ہے۔

③ رحمت الہی کا حصول: جب لاکھوں لوگ یک رنگ اور یک زبان ہو کر اپنے رب کے سامنے گریہ زاری کرتے ہیں تو انھیں رحمت ربانی حاصل ہوتی ہے۔

④ سابقہ امتوں کی رہبانیت کے ثواب کا حصول: حاجی ہزاروں میل کا سفر کر کے وطن اہل خانہ اور اقرباء کو چھوڑ کر اللہ کے حکم پر مکہ مکرمہ پہنچتا ہے۔ اس طرح اسے عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے۔

⑤ انسانیت کے لیے رحمت و شفقت کے جذبات کا پیدا ہونا: اتنے بڑے ہجوم میں لوگوں کے ساتھ چندوں گزارنا انتہائی صبر آزما ہوتا ہے۔ اس طرح دوسروں کی ایذا پر صبر کر کے دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تعلیم ملتی ہے جس سے باہمی مودت و محبت پیدا ہوتی ہے۔

* حج کی فضیلت و اہمیت: حج ایک بابرکت عبادت ہے جس سے نہ صرف گزشتہ تمام گناہ معاف



۲۵۔ أبواب المناسک حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعت اور اہمیت و فضیلت

ہو جاتے ہیں بلکہ جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ بے درپے حج و عمرہ ہتھائی اور فقر کا شافی علاج بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات مبارکہ پر ایک نظر ڈالے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: [الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْحَنَّةُ] (صحیح البخاری، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث: ۱۷۷۳) ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرے کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ نیز فرمایا: [مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْثُ وَلَمْ يَنْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ] (صحیح البخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: ۱۵۲۱) ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کیا اور اس دوران میں کوئی بے ہودہ بات یا گناہ نہ کیا تو وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مبارک نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے درپے حج اور عمرہ کر ڈے شک یہ دونوں فقرا اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۸۸۷)

سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صاحب استطاعت مسلمان کے حج نہ کرنے پر سخت ناراض دکھائی دیتے ہیں، فرماتے ہیں: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں نے طاقت ہونے کے باوجود حج نہیں کیا ان پر بڑیہ مقرر کر دیں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔“ (تیل الاوطار، کتاب المناسک،

باب وجوب الحج علی الفور: ۳/۳۱۷)

✽ حج کی اقسام: حج کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

- ① حج تَمَتُّع: وہ حج جس میں حاجی عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں آتا ہے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے پھر ۸ ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھ کر مناسک حج ادا کرتا ہے۔
- ② حج افراد: میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اور پھر مناسک حج کی ادائیگی تک احرام ہی میں رہنا۔ اس میں قربانی کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

۲۵- أبواب المناسک حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

③ حج قرآن: وہ حج جس میں حاجی عمرے اور حج کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچتا ہے۔ اس میں عمرے کی سعی کر کے قحط نہیں کروائی جاتی بلکہ مناسک حج تک احرام کی پابندیاں باقی رہتی ہیں۔ ایسا حج کرنے والوں کے لیے قربانی ساتھ لے کر جانا مسنون ہے۔ ان کے لیے قربانی کرنا واجب ہے۔

✽ میقات حج: رسول اکرم ﷺ نے حج کے لیے مندرجہ ذیل میقات مقرر کیے:

① ذُو الْحُلَيْفَةِ: اہل مدینہ اور ان کے راستے سے آنے والوں کے لیے ہے، اسے آج کل آبار علی کہتے ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

② الْجُحْفَةُ: شام مصر ترکی یورپ اور امریکہ والوں کے لیے ہے۔ اب یہ بستی موجود نہیں مگر قریب ہی رابغ نامی جگہ سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ مکہ سے شمال مغرب میں 187 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

③ قُرُونُ الْمَنَازِل: اہل نجد اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات۔ اسے آج کل السبیل کہتے ہیں۔ یہ مکہ سے 94 کلومیٹر دور ہے۔

④ ذَاثُ الْعُرْق: عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ اب یہ بستی موجود نہیں مگر قریب ہی الضریبہ نامی جگہ سے لوگ احرام باندھتے ہیں جسے خریبات بھی کہتے ہیں۔ یہ مکہ سے شمال مشرق میں 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

⑤ يَلْمَلَمُ: بیت اللہ کے جنوب میں ایک مقام ہے جو یمن، چین، بنگلہ دیش، افغانستان، بھارت اور پاکستان وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے 92 کلومیٹر پر واقع ہے۔ اسے آج کل السعدیہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۵) أَبْوَابُ الْقَنَاسِكِ (التحفة ۱۷)

حج و عمرہ کے احکام و مسائل

باب: ۱- حج کے لیے روانگی کا بیان

(المعجم ۱) - بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ

(التحفة ۱)

۲۸۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ آدمی کو نیند سے اور کھانے پینے سے روک دیتا ہے اس لیے جب کوئی اپنے سفر سے مقصود کام پورا کر لے تو اسے چاہیے کہ جلدی گھر لوٹ آئے۔“

۲۸۸۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو مُضْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ. يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشِرَابَهُ. فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيُعَجِّلِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ».

۲۸۸۲- (۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یعقوب بن حمید بن کاسب کے واسطے سے یہ روایت نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

۲۸۸۲ - أخرجه البخاري، العمرة، باب: السفر قطعة من العذاب، ح: ۱۸۰۴، ۳۰۰۱، ۵۴۲۹، ومسلم، الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب ... الخ، ح: ۱۹۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يعني): ۹۸۰/۲.

۲۸۸۲- ۴ - [صحیح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۱/۴۲۸، ح: ۷۶۷ عن أحمد بن كثير أبي أيوب الطيالسي قال حدثنا محمد بن جعفر الوركانی قال حدثنا مالك بن أنس عن سهيل به ... الخ.

۲۵- أبواب المناسک

النَّسَبِ ۖ يَنْتَحِرُهُ .

حج کے لیے روانگی کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① سفر میں کئی طرح کی تکلیف اور مشقت ہوتی ہے جب کہ گھر کی راحت اور آرام اللہ کا احسان ہے اس لیے کسی معقول سبب کے بغیر خواہ نواہ اور ہر گھومنا مناسب نہیں۔ ② محض تفریح کے طور پر طویل سفر کرنا ایک فضول مشغلہ ہے جو وقت اور دولت کا ضیاع ہے خاص طور پر غیر مسلم ممالک میں جہاں جاہلی تہذیب تمام تباہیوں کے ساتھ پوری قوت سے اثر انداز ہوتی ہے۔ بلا ضرورت وہاں کا سفر کر کے اپنے ایمان اور عفت کو خطرے میں ڈالنا محض حماقت ہے۔ ③ شرعی طور پر جائز مقاصد کے لیے سفر کرنا جائز ہی نہیں مستحسن بھی ہے بلکہ بعض اوقات فرض بھی ہو جاتا ہے مثلاً: فرض حج و عمرہ کی ادائیگی کے لیے یا ایسے علم کے حصول کے لیے جو وطن میں دست یاب نہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی جائز مقصد کے لیے سفر کرنا درست ہے مثلاً: مسجد حرام، مسجد نبوی یا مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے اسی طرح کسی نیک آدمی یا رشتے داروں اور دوستوں سے ملاقات کے لیے اور تجارت و ملازمت وغیرہ کے لیے۔



۲۸۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس یا حضرت فضل

بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیونکہ ممکن ہے آدمی بیمار ہو جائے یا اس کی سواری گم ہو جائے یا کوئی اور ضرورت پیش آ جائے۔ (جس کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکے)۔“

۲۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَائِيلَ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَخِيهِمَا عَنِ الْأَخْبَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ، وَتَفْضِلُ الضَّالَّةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی کا موقع ملے تو اسے جلد انجام دے لینا بہتر ہے ممکن ہے یہ موقع نکل جانے کے بعد دوبارہ موقع نہ ملے۔ ② حج سال میں ایک ہی بار خاص ایام میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اگر طاقت ہونے کے باوجود اگلے سال پر چھوڑ دیا جائے تو ممکن ہے اگلے سال جانا ممکن نہ ہو۔ یا شاید زندگی میں اگلا حج نہ آئے اور اگر آئے تو آدمی کو استطاعت نہ ہو۔

۲۸۸۳- [حسن] أخرجه أحمد: ۱/ ۲۱۴، ۳۵۵ عن وكيعة * أبو إسرائيل الملائي ضعيف كما في الكاشف للذهبي: ۱/ ۷۶، غيره: وله طرق أخرى عند أبي داود، ح: ۱۷۳۲، وأحمد: ۱/ ۲۲۵ وغيرهما، وسند أحمد حسن، وصححه الشيخ: ۱/ ۴۴۸، قلت: أبو صفوان حسن الحديث على الراجح.

(المعجم ۲) - بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ (التحفة ۲)

باب ۲- حج کی فریضت

۲۸۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ حِجُّ الْقَبَائِلِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران: ۹۷) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالُوا: [أ] فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ: «لَا. وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. لَوَجِبَتْ». فَتَزَلَّتْ: ﴿يَكُنَّ أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُونَ﴾ (المائدة: ۱۰۱).

۲۸۸۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ حِجُّ الْقَبَائِلِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“ تو صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ انھوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال ادا کرنا) فرض ہو جاتا۔“ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُونَ﴾ ”اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج صرف اس شخص پر فرض ہے جو طاقت رکھتا ہو یعنی گھر سے روانہ ہونے سے لے کر واپسی تک کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو۔ اس میں کھانے پینے کے اخراجات بھی شامل ہیں اور سواری کا خرچ، یعنی کرایہ وغیرہ بھی۔ ② نبی اکرم ﷺ اپنی مرضی سے کسی کام کو فرض یا حرام قرار نہیں دیتے تھے تاہم صحابہ کرام رحمہم اللہ کا سوال کرنا ان کے شوق عبادت کو ظاہر کرتا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو صحابہ کی کسی نیکی سے محبت اور اس کا شوق اس قدر پسند آجائے کہ اس کا حکم نازل ہو جائے اس لیے صحابہ کرام رحمہم اللہ کو زیادہ سوالات سے منع فرما دیا گیا تھا تا کہ کوئی ایسا حکم نازل نہ ہو جائے جو بعد والوں کے لیے مشقت کا باعث ہو۔ ③ اسلامی شریعت کے احکام آسان اور قابل عمل ہیں لہذا ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا عروہ کی باعث ہے۔ ④ حج زندگی میں ایک ہی بار ادا کرنا فرض ہے۔ دوسرا حج نفل ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے یا غلامی کی حالت

۲۸۸۴- [حسن] أخرجه الترمذي - الحج، باب ما جاء كم فرض الحج، ح: ۸۱۴، ۳۰۵۵ من حديث منصور به، وقال: "حسن غريب" عبد الأعلى تقدم، ح: ۱۵۵۴، وأبو البخترى سعيد بن فيروز لم يسمع من علي رضي الله عنه كما قال البزار وغيره، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۳۳۷ وغيره، من غير ذكر الآيات، والله أعلم.

۲۵۔ ابواب المناسک حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

میں حج کیا ہے تو اس کا یہ حج فاضل ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد یا آزادی ملنے پر اگر استطاعت ہو تو دوبارہ حج ادا کرنا فرض ہوگا۔

۲۸۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو وہ فرض ہو جاتا اور اگر وہ فرض ہو جاتا تو تم اسے (پابندی سے) ادا نہ کر سکتے اور اگر تم اسے پابندی سے ادا نہ کرتے تو قسمیں عذاب ہوتا۔“

۲۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْأَعْصَنِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: «وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا عَذَبْتُمْ».

🌟 فائدہ: فرض کا ترک عذاب کا باعث ہے۔

۲۸۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال (ادا کرنا فرض) ہے یا (زندگی میں) ایک ہی بار؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ ایک ہی بار (فرض ہے) پھر جسے طاقت ہو تو وہ نفلی حج ادا کر لے۔“

۲۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ [هَارُونَ] أَتْبَانَا سَفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ، أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: «بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَمَنْ اسْتَطَاعَ، فَتَطَوَّعَ».

باب ۳۔ حج اور عمرے کی فضیلت

(المعجم ۳) - بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

(التحفة ۳)

۲۸۸۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

۲۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۸۸۵۔ [صحیح] وصحہ البوصیری • الأعمش عن، تقدم، ح: ۱۷۸، ولحديثه شواهد صحيحة، انظر الحديث السابق.

۲۸۸۶۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب فرض الحج، ح: ۱۷۲۱ من حديث يزيد بن • سفيان بن حسين تابعه محمد بن أبي حفصة وعبد الجليل بن حميد وغيرهما، والزهري عن، تقدم، ح: ۷۰۷، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابقين.

۲۸۸۷۔ [صحیح] أخرجه الحميدي، ح: ۱۷ عن سفيان بن عيينة به، وضعفه البوصيري للضعف عاصم بن عبيدة،

۲۵۔ ابواب المناسک..... حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَإِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ».

نے فرمایا: ”حج اور عمرے مسلسل کرتے رہا کرو کیونکہ انہیں پے درپے ادا کرنا مفلسی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھی لوہے کے میل پکیل کو دور کر دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرِ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُثَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے محمد بن بشر کے واسطے سے یہ روایت بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① حج و عمرے پے درپے ادا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کیا جائے تو اس کے بعد عمرہ بھی کیا جائے۔ اور اگر عمرے کا موقع مل جائے تو کوشش کی جائے کہ حج بھی ادا کر لیا جائے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حج اور عمرہ بار بار ادا کیا جائے۔ جب بھی حج کا موقع ملے حج کر لیا جائے اور جب عمرے کا موقع ملے عمرہ کر لیا جائے۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ حج و عمرہ کا خرچ بھی اللہ کی راہ میں ہے اس لیے اس سے بھی مال میں اضافہ ہوتا ہے اور فقر و فاقہ سے نجات ملتی ہے۔ ③ حج اسلام کا بنیادی رکن ہے اور عمرہ بھی ایک قسم کا حج ہی ہے اس لیے اسے ”حج اصغر“ (چھوٹا حج) بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اور یہ بہت سے گناہوں سے معافی کا باعث بنتے ہیں۔

۲۸۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ،

۲۸۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور

الحج: ۹۰۷، ولكن لحديثه شواهد، منها حديث ابن مسعود، أخرجه الترمذي، ح: ۸۱۰، وقال: ”حسن صحيح قريب“، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۱۲، وابن حبان، ح: ۳۶۸۵، وحديث ابن عباس، أخرجه النسائي، ح: ۲۶۳۱ بإسناد حسن.

۲۸۸۸۔ أخرجه البخاري، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، ح: ۱۷۷۳، ومسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرة، ح: ۱۳۴۹ من حديث مالك ب، وهو في الموطأ (بخي): ۳۴۶/۱.

۲۵۔ أبواب المناسک

حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْعُمْرَةُ حَجٌّ مُبَرَّرٌ (نیکوئی والے حج) کا بدلہ محض جنت ہے۔»
إِلَى الْعُمْرَةِ تَكْفَارَةٌ مَّا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ
لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

فوائد و مسائل: ① ”حج مبرور“ سے مراد وہ حج ہے جس میں ہر قسم کی لڑائی جھگڑے اور گناہوں سے پرہیز کی پوری کوشش کی جائے اس لیے اس لفظ کا ترجمہ ”مقبول حج“ بھی کیا جاتا ہے۔ ② عمرے سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ③ احادیث میں بہت سی نیکیوں کے بارے میں مذکور ہے کہ ان سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا دار و مدار نیکیوں کو سنت کے مطابق ادا کرنے اور خلوص قلب پر ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات نیکی میں ایسی کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کے ثواب میں بہت کمی ہو جاتی ہے۔ ایسی نیکی اتنے گناہوں کی معافی کا باعث نہیں بن سکتی جتنے گناہ صحیح نیکی سے معاف ہوتے ہیں۔



۲۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَشُعْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ، رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَے فرمایا: ”جو شخص اس گھر (کعبہ شریف) کا حج کرے اور (حج کے دوران میں) بے ہودہ گوئی نہ کرے اور گناہ نہ کرے وہ (واپس آتا ہے تو اس طرح) (گناہوں سے پاک) ہوتا ہے جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا
یُوْفَتْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ“۔
وہ وقت تھا۔“

فوائد و مسائل: ① بے ہودہ گوئی سے مراد فحش کلمات یا فحش حرکات ہیں۔ حج کے سفر میں جب خاوند اپنی بیوی سے بے تکلفی والی ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا جو عام حالات میں اس کے لیے جائز ہے تو انجمنی عورت کی طرف غلط نگاہ سے دیکھنا اس کے لیے کیوں کر جائز ہوگا؟ ② احرام کھولنے کے بعد مرد کے لیے بیوی کے ساتھ اختلاط جائز ہو جاتا ہے۔ ③ انسان گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے اور بالغ ہونے تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔ یہود و نصاریٰ کا یہ عقیدہ غلط ہے کہ انسان گناہ گار پیدا ہوتا ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ باب ۳۔ کجاوے پر سوار ہو کر حج کرنا

(التحفة ۴)

۲۸۸۹۔ أخرجه البخاري، المعاصر وجزاء الصيد، باب قول الله عز وجل: "ولا فسوق ولا جدال في الحج"، ح ۱۸۲۰ من حديث شفيان، ومسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرة، ح ۱۳۵۰ عن ابن أبي شيبة من حديث منصور به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان

۲۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک پرانے کجاوے پر اور ایک ایسی (معمولی) چادر اوڑھ کر حج ادا کیا جس کی قیمت چار درہم تھی یا چار درہم کے برابر بھی نہ تھی۔ اور فرمایا: ”اے اللہ! حج (کے فرض کی ادائیگی مقصود) ہے دکھلاؤ اور شہرت (مقصود) نہیں۔“

فوائد ومسائل: ① حج کے سفر میں ضروری سامان کا استعمال درست ہے مثلاً: اونٹ پر کجاوہ رکھ کر سفر کیا جاسکتا ہے اس طرح بس اور جہاز کا سفر درست ہے کیونکہ یہ ایک ضرورت ہے اس سے پیش و عشرت مقصود نہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ نے معمولی قسم کا لباس پہنا اور معمولی سواری پر سفر کیا تاکہ زریب و زینت کا اظہار نہ ہو۔ ③ معمرین اور محدثین زریب و زینت کا اظہار درست ہے لیکن حج و عمرہ کے سفر میں زیادہ سے زیادہ سادگی اختیار کرنا مناسب ہے۔ ④ نیکی کے عمل میں اخلاص کو زیادہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۲۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُو خَلْفٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم کے اور مدینے کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک وادی سے گزرے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سی وادی ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: یہ وادی اُزرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ”گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔“ آپ نے ان کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں کچھ فرمایا (جو راوی حدیث) داود (بن ابی ہند) کو یاد نہیں رہا۔ ”انھوں

۲۸۹۰۔ [حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۰۶/۴ عن وكيع به، وضعفه البوصيري من أجل يزيد بن أبيان تقدم، ح: ۱۰۸۰ * والربيع بن صبيح صدوق سيء الحفظ، وكان حابذاً مجاهدًا (تقريب) وضعفه السيوطي في الجامع الصغير (فيض القدير: ۱۸۲/۲، ح: ۱۵۳۴) وله شواهد، منها ما أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۲۶۲/۴، ح: ۲۸۲۶ * فيه سعيد بن بشير القرشي المصري، وعبدالله بن حكيم الكناني جهلما أبو حاتم، ووقفهما ابن خزيمة. ۲۸۹۱۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السموات وفرض الصلوات، ح: ۱۶۶ من حديث ابن أبي عدي به.

۲۵۔ ابواب المناسک

بِالْثَّلْبَةِ. مَارًا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ: ثُمَّ مِيرْنَا
حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثِيْبَةٍ. فَقَالَ: «أَيُّ ثِيْبَةٍ هَذِهِ؟»
قَالُوا: ثِيْبَةُ هَرَضَى أَوْ لَقَب. قَالَ: «تَكُنِّي
أَنْظُرْ إِلَى يُونُسَ، عَلَى نَاقَةٍ حُمْرَاءَ، عَلَيْهِ
جُبَّةٌ صُوفٍ. وَيَخْطُطُ نَاقِيَهُ خُلْبَةً، مَارًا بِهَذَا
الْوَادِي، مُلْكِيًّا».

حاجی کی دعا کی فضیلت
نے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہوئی ہیں وہ اللہ سے بلند
آواز سے فریاد کرتے ہوئے لپیک پکارتے ہوئے اس
وادی سے گزر رہے ہیں۔ ”سحابی نے فرمایا: پھر ہم نے
سفر جاری رکھا حتیٰ کہ ایک گھائی تک پہنچے تو آپ
نے فرمایا: ”یہ کون سی گھائی ہے؟“ لوگوں نے کہا:
ہر ضبی یا لغت کی گھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں
مگویا یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار
ہیں۔ اُون کا جبہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی
مہار گھوڑ کی سی کی ہے اور وہ لپیک پکارتے ہوئے اس
وادی سے گزر رہے ہیں۔“



فوائد ومسائل: ① بنی اسرائیل کے انبیائے کرام علیہم السلام بھی کعبہ شریف کا حج کرتے تھے اگرچہ ان کا قبلہ
بیت المقدس تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی وحی کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ گزشتہ واقعات آپ کو اس انداز سے دکھا
دے جاتے تھے گویا کہ وہ ابھی واقع ہو رہے ہیں اس طرح ماضی کے واقعات یا جنت اور جہنم کے حالات سے
نبی ﷺ اس طرح واقف ہو جاتے تھے جس طرح کوئی شخص چشم دید واقعات کو جانتا اور یاد رکھتا ہے۔ ③ لپیک
بلند آواز سے پکارتا مستحب ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۲۲ تا ۲۹۲۳) ④ مرد کو احرام کی حالت میں سلا
ہوا لباس پہننا منع ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۲۹) ممکن ہے حضرت یونس علیہ السلام کی شریعت میں اس کی
اجازت ہو اس لیے انھوں نے اونٹنی جبہ پہنا ہوا ہو۔

(المعجم ۵) - بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ
(التحفة ۵)

۲۸۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
النَّجَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
صَالِحٍ، مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ

۲۸۹۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ
تعالیٰ کے ملاقاتی (اور مہمان) ہیں۔ اگر وہ اللہ سے دعا

۲۸۹۲ - [حسن] أخرجه البيهقي ۶۶۲/۵ من حديث إبراهيم بن المنذر به، وقال: 'صالح بن عبدالله سكر
الحديث'، وناؤه البوصيري: 'هذا إسناد ضعيف' * صالح بن عبدالله قال فيه البخاري: 'سكر الحديث'، وله شاهد
حسن، انظر الحديث الآتي.

حاجی کی دعا کی فضیلت

۲۵- أبواب المناسك

ابن نجی بن عبّاد بن عبد اللہ بن الزبیر،
عن أبي صالح السَّمان، عن أبي هريرة
عن رسول الله ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْحُجَّاجُ
وَالْعُمَرَاءُ وَفَدُ اللَّهِ. إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنْ
اسْتَعْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ».

۲۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ:
حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُبَيْثَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفَدُ اللَّهِ. دَعَاهُمْ
فَأَجَابُوهُ. وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ».

۲۸۹۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا
(مجاہد) حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔
اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے تعمیل کی۔ انھوں نے
اللہ سے مانگا تو اللہ نے دے دیا۔“

فائدہ: یہ تین سفر بہت افضل ہیں کیونکہ ان افراد نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں سفر کی مشقت برداشت کی ہے
اپنا ذاتی مقصد پیش نظر نہیں اس لیے اللہ بھی ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

۲۸۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، [عَنْ
عُمَرَ] أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ.
فَإِذْنَهُ، وَقَالَ لَهُ: «يَا أُخَيَّ! أَتُذِرُنَا فِي
شَيْءٍ مِنْ دُعَائِكَ، وَلَا تَنْتَسَا».

۲۸۹۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں
نے نبی ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو نبی ﷺ
نے اجازت دے دی اور فرمایا: ”بھائی! اپنی کسی دعائیں
ہمیں بھی شریک کر لینا اور (دعائیں) ہمیں نہ بھلانا۔“

۲۸۹۳- [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۳/ ۴۲۲، ح: ۱۳۵۵۶ من حديث عمران به، وحسنه البوصيري، وصححه
ابن حبان (موارد)، ح: ۹۶۴، وله شاهد حسن عند النسائي: ۵/ ۱۱۳، ۱۶/ ۶، وصححه ابن خزيمة: ۴/ ۱۳۰،
ح: ۲۵۱۱، وابن حبان، ح: ۹۶۵، والحاكم: ۱/ ۴۴۱، والذهبي.
۲۸۹۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۱۰۹)، ح: ۳۵۶۲ من حديث وكيع به،
وقال: "حسن صحيح"، وانظر، ح: ۹۰۷، لعلته، وهو في نيل المقصود، ح: ۱۴۹۸ من حديث عاصم به.

۲۸۹۵۔ حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی

سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی ان (صفوان) کے نکاح میں تھیں۔ وہ ان کے ہاں آئے تو ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (گھر میں) نہ ملے۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کا اس سال حج کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تو ہمارے لیے بھی دعا کیے بغیر کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”آدی کی اپنے بھائی کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں کی ہوئی دعا مقبول ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔ جب بھی وہ اس (غیر موجود بھائی) کے حق میں دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تجھے بھی یہی کچھ نصیب ہو۔“ انھوں نے فرمایا: پھر میں بازار گیا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی تو انھوں نے بھی مجھے نبی ﷺ کا یہی فرمان سنایا۔

۲۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: وَكَانَتْ نَحْنُ ابْنَةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. فَأَتَاهَا فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَقَالَتْ لَهُ: تُرِيدُ الْحَجَّ، الْعَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ. فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤْمِنُ عَلَى دُعَائِهِ. كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِينَ، وَلَكَ [يَسْمِعُكَ] قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِ ذَلِكَ.



☀️ فوائد و مسائل: ① حج یا عمرے کے لیے جانے والوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔ ② افضل

مقامات پر دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ③ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا بہت ثواب کا کام ہے اور اللہ کی رحمت و برکت کا باعث ہے۔ ④ فرشتوں کا دعا کرنا قبولیت کا اشارہ ہے کیونکہ فرشتے اللہ کے حکم ہی سے دعا کرتے ہیں۔ ⑤ افضل شخص اپنے سے کم درجے کے آدمی سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے۔ ⑥ اپنے سے افضل آدمی کے حق میں دعا کرنا درست ہے۔ ⑦ جن اوقات و مقامات میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے ان میں اپنے لیے بزرگوں کے لیے دوستوں اور عزیزوں کے لیے دعا کرنی چاہیے اگرچہ انھوں نے دعا کرنے کو نہ بھی کہا ہو۔

باب ۶۔ حج کی ادائیگی کب

(المعجم ۶) - بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ

واجب ہو جاتی ہے؟

(النحفة ۶)

۲۵- أبواب الصنائع ... حج واجب ہونے کی شرائط کا بیان

۲۸۹۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ . ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : «الرَّادُّ وَالرَّاحِلَةُ» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَمَا الْحَجُّ ؟ قَالَ : «الشَّعْبُ الثَّقِلُ» وَقَامَ آخَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْحَجُّ ؟ قَالَ : «النَّجْعُ وَالنَّجْعُ» .

۲۸۹۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شخص اٹھ کر نبی ﷺ کے قریب گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز سے حج واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سفر خرچ اور سواری سے۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پراگندہ بالوں والا سادہ لباس والا۔“ ایک اور شخص نے اٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! حج کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: ”آواز بلند کرنا اور خون بہانا۔“

قَالَ وَكِيعٌ : يُعْنَى بِالنَّجْعِ الْمَجِيعِ بِالثَّلْبَةِ . وَالنَّجْعُ نَحْرُ الْبَدَنِ .

امام وکیع نے فرمایا: آواز سے مراد بلند آواز سے لپک پکارتا ہے اور خون بہانے سے مراد اونٹ قربان کرنا ہے۔

🕌 قاضی: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لپک بلند آواز سے نہ کرنا اور قربانی کرنا حج کے اہم اعمال ہیں۔ لپک سے بندے کی عبودیت اور قلیل حکم کے جذبے کا اظہار ہوتا ہے اور قربانی سے اللہ کی راہ میں تن من و جان قربان کر دینے کا جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔

۲۸۹۷- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ ابْنِ

۲۸۹۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَنْ

۲۸۹۶- [ضعیف] أخرجه الترمذی، الحج، باب ما جاء في إيجاب الحج بالزاد والراحلة، ح: ۸۱۳ من حديث وكيع به، وقال: "حسن" * إبراهيم بن يزيد الخوزي تقدم، ح: ۱۵۲۱، فالحديث ضعيف من أجله، وله طرق عن أنس، وعائشة وغيرهما، وأسانيدها ضعيفة، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۹۷- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، وفيه ثلاث علل * سويد بن سعيد تقدم، ح: ۱۰۳۶، عمر بن عطاء بن وراز ضعيف (تقريب)، هشام بن سليمان مقبول (تقريب) ورواه سعيد بن عبد الرحمن المخزومي عن هشام بن سليمان، وعبد المجيد عن ابن جريج: أخبرني عمر بن عطاء عن عكرمة عن ابن عباس به موقوفًا، وإسناده ضعيف موقوف (انظر حق: ۴/ ۳۳۱ وغيره).

۲۵۔ أبواب المناسک

عورت کے حج پر جانے سے متعلق احکام و مسائل

جُرَیج. قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَيْضاً عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ» يَغْنِي قَوْلُهُ: «مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» (اس طاقت سے مراد ہے) "سفر خرچ اور سواری۔"

عمران: ۹۷.]

(المعجم ۷) - بِأَبْوَابِ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

باب: ۷۔ محرم کے بغیر عورت کا حج

(الصفحة ۷)

۲۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصَاعِدًا، إِلَّا مَعَ أَبِيهَا أَوْ أُخِيهَا أَوْ ابْنِهَا أَوْ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ».

۲۸۹۸۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی عورت تین دن یا زیادہ کا سفر نہ کرے مگر اپنے باپ، بھائی، بیٹے، خاوند یا کسی اور محرم کی معیت میں۔"



۲۸۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُزُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافُّ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ لَهَا ذُو حُرْمَةٍ».

۲۸۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے ایک دن کا سفر کرنا حلال نہیں جب کہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو۔"

فوائد و مسائل: ① عورت کو خاوند یا محرم کے بغیر طویل سفر نہیں کرنا چاہیے۔ ② چھوٹا سفر جیسے قریب کے گاؤں میں جانا یا شہر کے ایک محلے سے دوسرے محلے میں جانا بغیر محرم کے جائز ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنے

۲۸۹۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، ح: ۱۳۴۰ من حديث وكيعة به.

۲۸۹۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۳۶/۲، ومسلم، ح: ۱۳۳۹/۲۱، من حديث مالك عن سعيد المقبري به، أخرجه البخاري، ح: ۱۰۸۸، ومسلم، ح: ۱۳۳۹ وغيرهما من حديث ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة به (تحفة الأشراف: ۳۰۹/۱۰).

۲۵۔ ابواب المناسک عورت کے حج پر جانے سے متعلق احکام و مسائل

وغیرہ کا کوئی خطرہ موجود نہ ہو پھر بھی بہتر یہی ہے کہ محرم ساتھ ہو۔ ⑤ اس پابندی کا مقصد عورت کی عفت و عصمت اور عزت و حرمت کی حفاظت ہے۔ ⑥ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو خواہ یہ رشتہ نسب سے ہو یا رضاعت سے یا مصاہرت سے۔ ان رشتوں کی تفصیل کتاب النکاح، باب: ۳۳ میں بیان ہو چکی ہے۔

۲۹۰۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے اور میری عورت حج کے لیے روانہ ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ چلا جا۔“

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَكْتَبَيْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا. وَأَمْرَأَتِي حَاجَّةٌ. قَالَ: «فَارْجِعْ مَعَهَا».

❦ نوادہ و مسائل: ① سفر میں محرم کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اس عذر کی وجہ سے جہاد میں نہ جانے کی اجازت مل گئی۔ ② حج کے سفر میں اگر عورت کا کوئی محرم ساتھ جانے والا نہ ہو یا محرم موجود ہو لیکن وہ حج کا خرچ برداشت نہ کر سکا ہو اور نہ عورت ہی اس کا خرچ برداشت کر سکتی ہو تو عورت پر حج فرض نہیں رہے گا کیونکہ استطاعت حاصل نہیں رہی۔ ③ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر دوسری عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ جاری ہوں تو ان کے قافلے کے ساتھ وہ عورت بھی جا سکتی ہے جس کا تحرم نہیں یا اس کے محرم کو سفر حج کی طاقت نہیں کیونکہ اس صورت میں عورت کی عزت و عصمت کے لیے وہ خطرات بالعموم نہیں رہتے جن کے پیش نظر عورت کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے روکا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۸) - بَابُ: أَلَحِجُّ جِهَادُ النِّسَاءِ
(التحفة ۸)

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!

۲۹۰۰۔ أخرجه البخاري، الجهاد والمسير، باب كتابة الإمام الناس، ح: ۳۰۶۶ من حديث ابن جريج به.

۲۹۰۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب فضل الحج المبرور، ح: ۱۵۲۰ وغيره من حديث حبيب به.

..... حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں جنگ نہیں ہوتی۔ وہ حج اور عمرہ ہے۔

نوائید و مسائل: ① جہاد و قتال عورتوں پر فرض نہیں۔ ② عورتوں کے لیے حج اور عمرے کی اتنی اہمیت ہے جتنی مردوں کے لیے جہاد کی۔ ③ حج و عمرہ کو عورتوں کا جہاد اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ اس میں بھی اللہ کی رضا کے لیے سفر کی مشقت برداشت کی جاتی ہے مال خرچ کیا جاتا ہے اور کئی طرح کی مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

۲۹۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۰۲- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ
الْحُدَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَجُّ جِهَادٌ
كُلُّ ضَعِيفٍ»

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ نے بعض معذوروں کو جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت دی ہے۔ ارشاد ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَحِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ﴾ (التوبة: ۹۱) ”ضعیفوں، بیماروں اور ان (نادر)وں پر کوئی حرج نہیں جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔“ اسی طرح عورتوں اور بچوں پر بھی جہاد فرض نہیں۔ ② عورتیں بچے اور بوڑھے جو جہاد نہیں کر سکتے اسی طرح یتیم اور یتیمزاد وغیرہ ان سب کا یکجا حکم ہے۔ ③ ایسے معذوروں کے لیے قرب الہی اور عظیم ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ حج اور عمرہ ہے۔ ان لوگوں کے لیے یہی مشقت جہاد کے برابر ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ باب: ۹- فوت شدہ کی طرف

(التحفة ۹) سے حج کرنا

۲۹۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
۲۹۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت

٢٩٠٢- [صحیح] أخرجه أحمد: ٦/ ٢٩٤ وكيع به، وضعفه البوصيري من أجل الانقطاع بين أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين الباقر، وأم سلمة رضي الله عنهما، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه النسائي: ١١٣/ ٥، ١١٤، مناسك الحج، فضل الحج، ح: ٢٦٢٧ بإسناد صحيح عن أبي هريرة باللفظ: "جهاد الكبير والصغير والمرأة الحج والعمره".

٢٩٠٣- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الحج، باب الرجل يحج عن غيره، ح: ١٨١١ من حديث عبدة به: ﴿

۲۵۔ ابواب المناسک۔ ج بدل سے متعلق احکام و مسائل

نَعْمَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ [عَزْرَةَ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شِرْمَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شِرْمَةٌ؟» قَالَ: قَرِيبٌ لِي. قَالَ: «هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شِرْمَةٍ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے سنا: شرمہ کی طرف سے لبیک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شرمہ کون ہے؟“ اس نے کہا: میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے (پہلے) کبھی حج کیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ حج اپنی طرف سے کر پھر (بعد میں) شرمہ کی طرف سے کرنا۔“

🌟 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی گفتگو کی ہے۔ محققین کی اس تفصیلی گفتگو سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغلیل للألبانی، رقم: ۹۹۳، وصحیح ابن حبان (موارد الظمان) بتحقیق حسین سلیم آمد الدارانی، حدیث: ۹۱۴، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۲۹۰۳) اس سے معلوم ہوا ہے کہ حج بدل جائز ہے۔ ② بوقت ضرورت حج بدل کسی بھی انسان کی طرف سے کیا جاسکتا ہے۔ ہاں! البتہ اگر کوئی شخص حالتِ شرک میں مرا ہو تو اس کی طرف سے حج بدل نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔ ③ حج بدل کے لیے یہ شرط ہے کہ حج کرنے والا پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ ④ عمرے کا بھی یہی حکم ہے۔ ⑤ حج بدل میں لبیک کہتے وقت اس شخص کا نام لینا چاہیے جس کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہے۔

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتْبَانَا شُعْبَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ،

۲۹۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا

🌟 وصحہ ابن خزيمة، ح: ۳۰۳۹، وابن حبان، ح: ۹۶۲، والبيهقي: ۳۳۶/۴، والسند مغلل بتمعة ابن أبي عروبة تقدم، ح: ۴۲۹، وشيخه قتادة تقدم، ح: ۱۷۵.

۲۹۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۴۵/۱۲، ح: ۱۳۰۰۹ من حديث عبد الرزاق به، وتفرده به فيما نعلم. وشيخه الثوري تقدم، ح: ۱۶۲ من كبار المدلسين، ولم نجد تصريح سماعه، وقال بعض العلماء، في هذا الحديث: لهذا لفظ متكرر لا تشبهه ألفاظ النبي ﷺ أن يأمر بما لا يدرى هل ينفع أم لا ينفع، ومع ذلك صححه البوصيري.

۲۵۔ أبواب المناسك حج بدل سے متعلق احکام ومسائل

عن یزید بن الأصم، عن ابن عباس قال: جاء رجل إلى النبی ﷺ فقال: أحج عن أبي؟ قال: نعم. حج عن أبيك. فإن لم تزدہ خیراً لم تزدہ شراً.

ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اپنے والد کی طرف سے حج کر۔ اگر تو اس کے لیے بھلائی میں اضافہ نہیں کرے گا تو برائی میں بھی اضافہ نہیں کرے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو بھی ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر متقین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور دلائل کی رو سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا والدین کی طرف سے حج و عمرہ کرنا درست ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا صحیح عقیدے پر فوت ہو چکے ہوں۔ ② والدین کے بہت احسانات ہوتے ہیں اس لیے ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن سے انھیں فائدہ پہنچے یا کم از کم ایسے اعمال سے ضرور اجتناب کیا جائے جو ان کے ساتھ برائی شمار ہوں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر اپنے ماں باپ کے لیے گالی کا سبب بننے والا ایسے ہی ہے گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ (صحیح البخاری، الأدب، باب لا یسب الرجل والذیہ، حدیث: ۵۹۷۳)

۲۹۰۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْقَوْتُبِ بْنِ حُصَيْنٍ - رَجُلٍ مِنَ الْمُرَجِّ - أَنَّهُ اسْتَفْطَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حَبِيبَةَ كَانَتْ عَلَى أَبِيهِ. مَاتَ وَلَمْ يَتَّحْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ» وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَكَذَلِكَ الصَّيَّامُ فِي الذَّنْرِ، يُفْضَى عَنْهُ».

۲۹۰۵- حضرت ابو قحط بن حصین رضی اللہ عنہما جو مقام قرع کے رہنے والے تھے ان سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کے والد کے ذمے حج تھا اور وہ حج کیے بغیر فوت ہو گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ”نذر کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کی طرف سے ادا کیے جائیں۔“

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْحَجِّ عَنِ النَّحْيِ إِذَا
لَمْ يَسْتَطِعْ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- (ندہ آدمی کی طرف سے
حج بدل کرنا جب اسے (خود حج

(کرنے کی) طاقت نہ ہو

٢٩٠٥- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ٣٢٥/٤ من طريق شعيب بن زريق عن عطاء الخراساني به، وقال: 'إسناده ضعيف'، وضعفه البوصيري، والعسقلاني (تلخيص: ٢/٢٢٥) قالت: عطاء لم يسمع من أبي الغوث رضي الله عنه كما في التقريب وغيره.

۲۵- أبواب المناسك

حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَمَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الطَّلْعَنَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْمُرْ».

۲۹۰۶- حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج اور عمرہ کر سکتے ہیں اور نہ سواری پر سوار ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اچھے والد کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔“

🕌 نوادہ و مسائل: ① اگر انتہائی بوڑھے آدمی کے پاس سفر خرچ وغیرہ مہیا ہو تو اس پر بھی حج فرض ہو جاتا ہے۔ ② جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے سفر نہ کر سکتا ہو تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا چاہیے۔ ③ عمرے میں بھی نیابت درست ہے۔

249

۲۹۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثُّعْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَيْعَةَ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُثَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبِي شَيْخٌ

۲۹۰۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صاحب بوڑھے ہیں۔ وہ انتہائی بوڑھے ہو چکے ہیں اور حج کا جو فرض اللہ کی طرف سے بندوں پر عائد ہوتا ہے وہ ان پر بھی لازم ہو گیا ہے اور وہ (خود) اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر میں ان کی طرف سے یہ فرض ادا کر دوں تو کیا ان کی طرف سے کافی ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۹۰۶- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المعجم، باب منه، ح: ۹۳۰ من حديث وكيع به وقال: 'حسن صحيح'، وصححه ابن خزيمة، ح: ۳۰۴۰، وابن حبان، ح: ۹۶۱، والمحاکم علی شرط الشيخين: ۴۸۱/۱، وواقعه الذهبي، وقواه أحمد بن حنبل رحمه الله.

۲۹۰۷- [صحيح] أخرجه الطبراني، ۳۷۴/۱۰، ح: ۱۰۷۴۸ من حديث محمد بن عثمان به، وهو إسناده حسن، وفيه علة غير قاذحة، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث سليمان بن يسار عن ابن عباس به نحوه (تحفة الأشراف: ۴۶۶/۳، ح: ۶۵۲۷۰).

۲۵- أبواب المناسك

كَبِيرٌ، قَدْ أَفْتَدَ وَأَذْرَكَهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَسْتَطِيعُ آدَاءَهَا. فَهَلْ يُجْزَى عَنْهُ أَنْ أَوْدِيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ».

حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ إِلَّا مُعْتَرِضًا. فَصَمَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ».

۲۹۰۸- حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والد پر حج فرض ہو گیا ہے۔ وہ حج نہیں کر سکتے سوائے اس کے کہ انھیں سواری پر باندھ دیا جائے۔ نبی ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

۲۹۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلِيمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَدَاةَ النَّحْرِ: فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ. أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ! فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ قَضَيْتِهِ».

۲۹۰۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ قربانی کے دن وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (اڈنی پر) سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! اللہ نے بندوں پر حج کا جو فریضہ عائد کیا ہے وہ میرے والد پر اس حال میں لازم ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں سواری نہیں ہو سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا کرتیں (اسی طرح اللہ کا قرض بھی ادا کرو)۔“

۲۹۰۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۲۶/۴، ح: ۳۵۴۹ من حديث أبي خالد الأحمر به، وضعفه البوصيري من أجل محمد بن كريب لأنه ضعيف كما في التقریب وغيره.

۲۹۰۹- أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب الحج عن من لا يستطيع الثبوت على الرحلة، ح: ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ومسلم، الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهمم ونحوهما، أول للموت، ح: ۱۳۳۵ من حديث ابن شهاب الزهري به.

۲۵۔ ابواب المناسک بچے کے حج سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱۱: بچے کا حج

(المعجم ۱۱) - بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ

(التحفة ۱۱)

۲۹۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حج (کے سفر) کے دوران میں ایک عورت نے اپنا بچہ بلند کر کے نبی ﷺ کو دکھایا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس (بچے) کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! اور تجھے ثواب ہے۔“

۲۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، قَالَا: [حَدَّثَنَا] أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي حُجَّةٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْهَا حَجُّ؟ قَالَ: «نَعَمْ. وَلَكَ أَجْرٌ».

نوافل و مسائل: ① نابالغ بچے کا حج بھی ہو جاتا ہے لیکن وہ قلیل حج ہوتا ہے۔ نابالغ ہونے کے بعد اگر طاعت ہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔ ② بچے کے والدین یا سرپرست کو اس لیے ثواب ہوتا ہے کہ وہ بچے کو حج کی تربیت دیتے ہیں اور اسے ساتھ لے جانے کی مشقت برداشت کرتے ہیں نیز اس کی طرف سے رزی اور قربانی وغیرہ کے اعمال انجام دیتے ہیں اسی طرح طواف اور سعی میں بعض اوقات بچے کو اٹھا کر طواف اور سعی کراتے ہیں تاہم اس صورت میں وہ طواف اور سعی بچے کی طرف سے ہوتی ہے اٹھانے والے کو اپنا طواف اور سعی الگ سے کرنی چاہیے۔

باب ۱۲: نفاس اور حیض والی عورت

کا احرام حج

(المعجم ۱۲) - بَابُ النِّفَاسِ وَالْحَائِضِ

نَهْلٌ بِالْحَجِّ (التحفة ۱۲)

۲۹۱۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مقام شجرہ (ذوالحلیفہ کے مقام) پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انھیں غسل کرنے

۲۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَمِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ،

۲۹۱۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في حج الصبي، ح: ۹۲۶ عن محمد بن طريف به، وقال: 'غريب'.

۲۹۱۱۔ أخرجه مسلم، الحج، باب صحة إحرام النساء واستحباب اغتسالها للإحرام، وكذا الحافظ، ح: ۱۲۰۹ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب المناسك... نفاس اور حیض والی عورت کے احرام سے متعلق احکام و مسائل

بِالشَّجَرَةِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ اور احرام باندھنے کا حکم دیں۔
يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهْلِلَ.

🕌 فوائد و مسائل: ① مقام شجرہ سے مراد ذوالحلیفہ ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس جگہ کو الشجرہ کہتے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں پر ایک درخت تھا۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں اس مقام پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔ ② حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا حضرت اسماء کے، جناب علی رضی اللہ عنہ کے نکاح کرنے کے بعد انجی کے زیر تربیت اور زیر پرورش رہا بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں مصر کا والی بھی بنایا تھا۔ ③ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی مادری بہن ہیں۔ پہلے یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔ ④ حیض اور نفاس والی عورت بھی میقات سے احرام باندھے گی نیز احرام کے موقع پر حیض اور نفاس والی عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے۔



۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۱۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ مقام شجرہ (ذوالحلیفہ) پر ان کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ انھیں (اسماء رضی اللہ عنہا کو) حکم دیں کہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیں پھر وہ سب کام کریں جو حاجی کرتا ہے مگر بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَعَهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ. فَوَلَدَتْ، بِالشَّجَرَةِ، مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ. فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تُهْلِلَ بِالْحَجِّ، وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ. إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

🕌 فوائد و مسائل: ① حیض و نفاس کی صورت میں بیت اللہ کا

۲۹۱۲۔ [مسند صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، الغسل للإهلال، ج: ۲، ۶۶۵ من حديث خالد بن، وصححه ابن خزيمة ۴/ ۱۶۷، ۱۶۸، ج: ۲، ۶۶۱، وللحديث طرق أخرى.

۲۵۔ أبواب المناسك..... میقات سے متعلق احکام و مسائل
طواف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کعبہ شریف مسجد کے اندر واقع ہے اور حیض و نفاس کے دوران میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَفَسْتُ
أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.
فَأُرْسِلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ
وَتَسْتَفْرِ بِتَوْبٍ وَنَهْلٍ.
۲۹۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن
ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انھوں نے (مسئلہ معلوم کرنے
کے لیے) نبی ﷺ کو پیغام بھیجا (کہ اب کیا کروں؟)
آپ نے انھیں حکم دیا کہ غسل کریں اور ایک کپڑے کو
لنگوٹ کی طرح باندھ لیں اور لیبیک پکاریں (احرام
باندھ لیں۔)

فائدہ: کپڑا باندھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے اندر روئی وغیرہ رکھ لی جائے تاکہ دوسرے کپڑوں کو خون نہ
لگے اور پریشانی نہ ہو۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَفَاقِ
(الشفعة ۱۳)

۲۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ
ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحَفَةِ.
وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ». فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَّا
هَذِهِ الثَّلَاثَةُ، فَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ. وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمٍ».

۲۹۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسینے والے ذوالحلیفہ
سے احرام باندھیں شام والے جحفہ سے اور نجد
والے قرن المنازل سے۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: یہ یمن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں اور
مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اور یمن
والے یلملم سے احرام باندھیں۔“

۲۹۱۳۔ أخرجه مسلم، الحج، باب صحة إحرار النساء واستحباب اغتسالها للإحرام... الخ، ح: ۱۲۱۰ من
حديث جعفر بن...

۲۹۱۴۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ميقات أهل المدينة ولا يهلون قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۵، ومسلم،
الحج، باب مواقيت الحج، ح: ۱۱۸۲ من حديث مالك بنه، وهو في الموطأ (بجني): ۳۴۰/۱.

۲۵۔ ابواب المناسک ... اہرام باندھنے کے وقت کا بیان

فوائد ومسائل: ① میقات سے مراد وہ حد ہے جہاں سے حج یا عمرے کی نیت سے آنے والا شخص احرام باندھے بغیر آگے نہیں جاسکتا۔ مکہ آنے والے مختلف راستوں پر ان مقامات کا تعین کر دیا گیا ہے۔ ② آفاقی سے مراد وہ لوگ ہیں جو میقات کی حدود سے باہر دنیا میں کسی بھی مقام پر رہتے ہیں۔ وہ میقات پر پہنچتے ہیں تو احرام باندھتے ہیں۔ ان حدود کے اندر رہنے والے اپنے اپنے گھر سے احرام باندھ کر روانہ ہوتے ہیں۔

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلْفَةِ. وَمَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ. وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ. وَمَهْلُ أَهْلِ تَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. وَمَهْلُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عِزٍّ» ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأَفْقِ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ».

۲۹۱۵۔ حدیثنا علی بن محمد: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”مدینے والوں کے لیے احرام کی جگہ ذو الحلیفہ ہے۔ شام والوں کے لیے احرام کی جگہ جحفہ ہے۔ یمن والوں کے لیے احرام کی جگہ یلملم ہے۔ نجد والوں کے لیے احرام کی جگہ قرن ہے۔ مشرق (عراق) والوں کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق ہے۔“ اس کے بعد آپ نے (مشرق کے) افق کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: ”اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے۔“



فوائد ومسائل: ① ذو الحلیفہ کو آج کل بئر علی یا آبای علی کہتے ہیں۔ جحفہ کا موجودہ نام رابغ ہے۔ یلملم کو المسعدیہ کہتے ہیں۔ قرن منازل کو ”السیل“ کہتے ہیں جبکہ ذات عرق کا موجودہ نام الضریہ ہے۔ میقات سے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے لیے کتاب الحج کا ابتدائیہ دیکھیے۔ ② عراق کی آبادی اس وقت مسلمان ہی نہیں تھی لیکن ان کے لیے میقات مقرر کر دیا گیا کیونکہ مستقبل میں یہ لوگ اسلام میں داخل ہونے والے تھے۔ ③ نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے اسلام کے لیے دعا کی تاہم اس علاقے کے قتلوں سے بھی متنبہ فرمایا۔ یہ اس علاقے کے نیک لوگوں کے لیے باعث فخر اور مفید اور گمراہ لوگوں کے لیے باعث عار ہے۔

باب: ۱۳۔ احرام کا بیان

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْإِحْرَامِ

(التحفة ۱۴)

۲۹۱۵۔ [صحیح] وضعفه البوصیری من أجل إبراهيم بن يزيد الخوزي، ح: ۱۵۲۱، ولكن تابعه ابن جريج عن أبي الزبير بن عدي، صحيح، مواقت الحج، ح: ۱۸۳، وغيره، ولشطره الأخير: ”اللهم أقبل“ شواهد عند الترمذي، ح: ۳۹۴۴، وأحمد: ۳۴۲/۳، وغيرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك اہرام نامہ سے وقت کا بیان

۲۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغُرْزِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، أَهْلٌ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۲۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ ثَعْنَاتِ نَافِةٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ قَابِئَةٌ، قَالَ: «لَيْسَ بِعُمَرَةَ وَحَجَّةٍ مَعَا» وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۲۹۱۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں درخت کے پاس (ذو الحلیفہ میں) رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے گھٹنوں کے پاس تھا۔ جب وہ آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ”جج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک۔“ اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔ عصر کی نماز ذو الحلیفہ میں ادا کی پھر حج تک یہیں قیام فرمایا۔ (مسند ابی داؤد: المناسک، باب وقت الاحرام) حدیث: ۱۷۷۳ (۱) رسول اللہ ﷺ نے کب لبیک پکارنا شروع کیا اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ حج کے لیے روانہ ہوئے تو جب آپ نے ذو الحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھی اسی مقام پر احرام کی نیت کر لی چنانچہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو حج کا تلبیہ پکارا۔ کچھ لوگوں نے آپ سے یہ لبیک سنا اور یاد رکھا کہ

۲۹۱۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الركاب والغرز للداية، ح: ۲۸۶۵، ومسلم، الحج، باب بيان أن الأفضل أن يحرم... الخ، ح: ۱۸۷/۲۷ من حديث عبيد الله بن

۲۹۱۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/۲۲۵ من حديث الأوزاعي، ب، وصححه المعجمي.

٢٥- أبواب المناسك

تبیین سے متعلق احکام و مسائل

نبی ﷺ نے مسجد میں لبیک کی ابتدا کی۔) پھر آپ موار ہوئے چنانچہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکارا۔ کچھ لوگوں نے آپ کو اس وقت (لبیک پکارتے) دیکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جماعت در جماعت آتے تھے انھوں نے اونٹنی کے کھڑے ہونے پر نبی ﷺ کو لبیک پکارتے سنا تو (بعد میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو اس وقت لبیک پکارنا شروع کیا تھا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔ آپ بیداء کی بلند سطح پر چڑھے تو لبیک پکارا۔ کچھ لوگوں نے اس وقت آپ کو (لبیک پکارتے) دیکھا تو انھوں نے (بعد میں روایت کرتے ہوئے) کہا کہ نبی ﷺ نے تو اس وقت لبیک پکارنا شروع کیا تھا جب آپ بیداء کی بلند سطح پر پہنچے۔ قسم ہے اللہ کی آپ نے اپنی نماز کی جگہ (لبیک پکار کر) نیت کر لی تھی! پھر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو (پھر بلند آواز سے) لبیک پکارا! پھر جب بیداء کی بلند سطح پر پہنچے تب بھی (بلند آواز سے) لبیک پکارا! (سنن ابی داؤد، المناسک، باب فی وقت الاحرام، حدیث: ۷۰۷۷) ⑤ رسول اللہ ﷺ کی نیت حج قرآن کی تھی اس لیے آپ نے حج وعمرہ دونوں کا نام لے کر تبلیہ شروع کیا۔ جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہیں تھی انھیں رسول اللہ ﷺ نے عمرے کے بعد احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا۔

(المعجم ١٥) - بَابُ التَّلْيَةِ (التحفة ١٥)

باب: ۱۵- لیک پکارنا

۲۹۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۹۱۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تعلیم سیکھا۔ آپ کہہ رہے تھے: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ! لَبَّيْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ! إِذَا الْحَمْدُ وَالْبِغْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ» "حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں" میں حاضر ہوں۔ تفریقیں اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔" امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: «لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ أَبُو أُسَامَةَ رَعَيْدُ اللَّهِ
ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَلَقَّيْتُ النَّبِيَّةَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «لَيْتَ
اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيكَ
لَكَ». قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا:
لَيْتَكَ لَيْتَكَ لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي
يَدَيْكَ لَيْتَكَ وَالرِّغَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

٢٩٦٨- أخرجه مسلم، الحج، باب الثلثية وصفها ووقتها، ح. ١١٨٤/٢٠ من حديث عبيد الله بن عمر به، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح. ١٥٤٩، ومسلم، ح. ١١٨٤.

سَعْدُكَ! وَالْخَيْرُ فِي يَدِكَ. لَبَّيْكَ! وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ] ”حاضر ہوں! حاضر ہوں! تیری اطاعت کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اور ہر قسم کی خیر تیری ہی ہاتھوں میں ہے۔ میں حاضر ہوں! (دل میں) تیری ہی لگن ہے اور (تیرے ہی لیے) عمل۔“

فوائد ومسائل: ① تلبیہ حج کے عظیم مظاہر میں سے ہے جس سے اللہ کی محبت اس کی لگن اور اس کے لیے ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ ② نماز کے بعد سواری پر سوار ہوتے وقت اور بندی پر چڑھتے وقت لبیک کا اتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ③ تمام مسلمانوں کا بیک وقت لبیک پکارتا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ کے سامنے سب برابر ہیں سب اللہ کی رضا کے طالب ہیں رنگ، نسل، زبان اور علاقے کے امتیازات اسلام کے عالمی تعارف کے مقابلے میں سب بچھ ہیں۔ ④ اس میں یہ بھی سبق ہے کہ عام زندگی میں مسلمانوں کو اسی طرح اتحاد و اتفاق سے کام لینا چاہیے اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ ⑤ تلبیہ میں توحید کا بار بار اقرار دل میں عقیدہ توحید کو پختہ کرنے کے لیے ہے۔ ⑥ تلبیہ کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان میں سے جو الفاظ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ کبھی ایک روایت کے مطابق تلبیہ پڑھا جائے اور کبھی دوسری حدیث کے مطابق۔

۲۹۱۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: [لَبَّيْكَ! اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ! لَبَّيْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ! إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ] ”حاضر ہوں! اے اللہ حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں! حاضر ہوں! تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔“

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: [لَبَّيْكَ! اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ! إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ.]

۲۹۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۲۹۱۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسک، باب: کیف التلبیة، ح: ۱۸۱۳ من حدیث جعفر بن زریعة، ح: ۲۲۲۶.

۲۹۲۰۔ [إسناده صحیح] أخرجه النسائي، مناسک الحج، کیف التلبیة، ح: ۲۷۵۳ من حدیث عبد العزيز بن ابن زریعة: ۱۷۲/۴، ح: ۲۲۳۳، وابن حبان (موارد)، ح: ۹۷۵، والحاكم علی شرط الشيخین: ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲.

۲۵۔ ابواب المناسک

وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيهِ: «لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ».

تلبیہ سے حلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں فرمایا: «لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ» "حاضر ہوں اے سچے معبود! میں حاضر ہوں!"

۲۹۲۱۔ حضرت سہل بن سعد ساعی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بھی تلبیہ کہنے والا لبیک پکارتا ہے اس کے دایں بائیں دونوں طرف زمین کی انتہا تک ہر چجر درخت اور اینٹ (ہر چیز) لبیک پکارتی ہے۔"

۲۹۲۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ غَزِيَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلْتَبَى إِلَّا لَتَى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَنٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا».



🌞 نوادہ و مسائل: ① لبیک پکارنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ② بے جان چیزیں بھی لبیک و بدکی تمیز رکھتی ہیں اور نیکی کے کام میں شریک ہوتی ہیں لیکن ان کی تسبیحات اور اذان کا رجن و انس کے ادراک سے ماوراء ہیں۔

باب: ۱۶۔ لبیک بلند آواز سے

(المعجم ۱۶) - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ (التحفة ۱۶)

پکارتا چاہیے

۲۹۲۲۔ حضرت غلام بن سائب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد

(حضرت سائب بن غلام بن سوید رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

❧ واقفہ الذہبی.

۲۹۲۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، ح: ۸۲۸ من حديث إسماعيل به * وإسماعيل تقدم، ح: ۲۳۶۱، ۷۵، وغيرهما، وتابعه عبيدة بن حميد: حدثني عمارة بن غزوة به، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۱۷۶/۴، ح: ۲۶۳۴، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴۵۱/۱، ووافقه الذهبي.

۲۹۲۲۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، رفع الصوت بالإهلال، ح: ۲۷۵۴ من حديث شعبان به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۸۲۹، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۶۲۵، ۲۶۲۷، وابن حبان، ح: ۹۷۴، وغيرهما.

۲۵۔ ابواب المناصک

تلبیس سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: حَدَّثَهُ عَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمَرَ أَصْحَابِي أَنْ يَزِفْعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ».

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر مجھے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ ایک بلند آواز سے پکاریں۔“

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ، عَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «جَاءَنِي جَبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيَزِفْعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ. فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَقِّ».

۲۹۲۳۔ حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! اپنے ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ ایک بلند آواز سے پکارا کریں کیونکہ یہ حج کے شعار (امتیازی اعمال) میں شامل ہے۔“

فائدہ: ایک بلند آواز سے پکارنا مسنون ہے۔

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِي وَ يَنْفَعُوثُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَامِسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضُّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ: أَيُّ

۲۹۲۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آواز بلند کرنا (ایک بلند آواز سے کہنا) اور خون بہانا (قربانی کرنا)۔“

۲۹۲۳۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹۲/۵ عن وكيع به، وصححه الحاكم: ۱/۴۵۰، وله شاهد عند الحاكم، وإسناده حسن.

۲۹۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، ح: ۸۷۷ من حديث ابن أبي فديك به، وقال: "غريب ... ومحمد بن المنكدر لم يسمع من عبد الرحمن بن يربوع"، وصححه ابن خزيمة: ۴/۱۷۵، ح: ۲۶۳۱، والحاكم: ۱/۴۵۰، ۴۵۱، والذهبي، والمحدث شواهد كلها ضعيفة.

۲۵- أبواب المناسك

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْعَجُّ وَالنَّجُّ».

(المعجم ۱۷) - بَابُ الظَّلَالِ لِلْمُحْرِمِ

(التحفة ۱۷)

۲۹۲۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ وَهَبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا
عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَا مِنْ مُحْرِمٍ يَصْطَحِي لِلَّهِ يَوْمَهُ، يُلَبِّي
حَتَّى تَتَيَّبَ الشَّمْسُ، إِلَّا غَابَتْ بِذُنُوبِهِ،
فَمَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».



باب: ۱۷- احرام والے کاسائے میں آنا

۲۹۲۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو احرام والا اللہ کی رضا کے لیے دن بھر دھوپ میں لپیک پکارتا ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے (جس طرح سورج غروب ہو گیا اس طرح اس کے گناہ ختم ہو گئے)۔ اور وہ اس طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہو جاتا ہے جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت محققین کے نزدیک ضعیف ہے اس لیے سایہ ہوتے ہوئے محض اپنے آپ کو تکلیف دینے کے لیے دھوپ میں ٹھہرے رہنا کوئی نیکی نہیں۔ ایک صحابی نے دھوپ میں کھڑے رہنے خاموش رہنے اور روزہ رکھنے کی نیت کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے روزہ پورا کرنے کی اجازت دی کھڑے رہنے اور سائے سے پرہیز کرنے کی اجازت نہ دی۔ (صحیح البخاری، الأیمان والنذور، باب النذر فیما لا یملك وفي معصية، حدیث: ۲۷۰۳) مطلب یہ ہے کہ دھوپ کی بجائے سائے میں ہو جانا احرام کے منافی عمل نہیں۔

باب: ۱۸- احرام باندھتے وقت

خوشبو لگانا

(المعجم ۱۸) - بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

(التحفة ۱۸)

۲۹۲۶- ۳۹۳۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۹۲۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في موضح أوهام الجمع والتفريق: ۱/ ۱۵۹ من حديث عاصم بن عمر

به، وهو ضعيف كما في التفریب، وضعفه البوصيري من أجله، وأجل عاصم بن عبيد الله تقدم، ح: ۹۰۷.

۲۹۲۶- أخرجه البخاري، الجمع، باب الطيب بعد رمي الجمار والحاق قبل الإفاضة، ح: ۱۷۵۴ من حديث ابن

عبيدة به.

۲۵۔ أبواب المناسك اہرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ رُمْحٍ: أَنَّ النَّاسَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعاً عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِلْإِحْرَامِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِيَحْلِلَهُ قَبْلَ أَنْ
يُفِيضَ.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: بِطَبَقَاتِهِ هَاتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ: يَتَدَيَّ هَاتَيْنِ.

سُفْيَان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (میں نے)
اپنے ان دونوں ہاتھوں سے (نبی ﷺ کو خوشبو لگائی۔)

۲۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصُّحَيْ عَنْ
مُسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَتَانِي أَنْظُرُ إِلَى
وَبَيْصِ النَّطِيبِ فِي مَقَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
وَهُوَ يَلْبِسِي.

۲۹۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اہرام
نے فرمایا: ”گو یا میں رسول اللہ ﷺ کی مادنگ میں خوشبو
کی چمک دیکھ رہی ہوں اور رسول اللہ ﷺ لبیک پکار
رہے ہیں۔“

❦ فوائد و مسائل: ① امام بخاری نے ”صحیح“ میں حدیث روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عمرے کا اہرام
باندھا ہوا تھا اور اس سے خوشبو آ رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ خوشبو کو تین بار دھوئے۔ (صحیح
البخاری، الحج، باب غسل الخلو ق ثلاث مرات ۱۰، باب: حدیث: ۱۵۳۶) اور یہ حدیث بھی روایت
کی ہے جو سنن ابن ماجہ کے اس باب کی پہلی حدیث ہے: ”باب: الحج، البخاری، الحج، باب الطيب عند
الإحرام.....“ حدیث: ۱۵۳۹) ان دونوں روایات میں یہ ہر تعارض محسوس ہوتا ہے۔ ان کے درمیان قیاس یہ
دی گئی ہے کہ خوشبو دھوئے کا واقعہ پہلے کا ہے اس کے بعد نبی ﷺ کے عمل سے یہ ثابت ہوا کہ اہرام باندھتے
وقت خوشبو کا استعمال جائز ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ دھونے کے حکم والی حدیث ۸ھ کا واقعہ ہے جو مقام جعرانہ
میں پیش آیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی ﷺ کو خوشبو لگانے کا واقعہ حجة الوداع کا ہے جو ۱۰ھ میں ادا کیا گیا۔
علاوہ ازیں جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا گیا وہ ”خلوق“ تھی جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور مرد کے
لیے زعفران کی خوشبو استعمال کرنا اہرام کے علاوہ بھی ممنوع ہے۔ (مشیم فتح الباری: ۳/۳۹۸) ② دس ذوالحجہ کو ر

۲۵۔ ابواب المناسک احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

حجرات اور سرمنڈانے یا بال جھونے کرانے کے بعد احرام کی پابندیاں اٹھ جاتی ہیں۔ صرف ازدواجی تعلقات والی پابندی باقی رہ جاتی ہے اس لیے اس دن طواف کعبہ احرام کی چادروں کے بجائے عام طے ہوئے لباس میں کیا جاتا ہے چنانچہ اس طواف سے پہلے خوشبو لگانا بھی جائز ہو جاتا ہے۔

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ”گو یا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ کو احرام باندھے تین دن ہو چکے ہیں۔“

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَشْوَذِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَرَى وَيِصْنَ الطَّبِيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ ثَلَاثَةِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟

۲۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْقُمِصَّ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الثَّرَائِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ ثَغْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَشْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ الْوَرْسُ».

۲۹۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قمیص، پگڑی، شلوار برنس اور موزے نہ پہنے البتہ اگر کسی کو جوتے دستیاب نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے (تاکہ جوتوں کی طرح بن جائیں) اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہو۔“



۲۹۲۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، موضع الطيب، ح: ۲۷۰۴ من حديث شريك به * أبو إسحاق عن، تقدم، ح: ۴۶ كتمليده، ولكن تابعه إبراهيم عند النسائي: ۱۴۰ / ۵، ح: ۲۷۰۳ وغيره، وللحديث شواهد.

۲۹۲۹۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، ح: ۵۸۰۳، ۱۵۴۲، ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بجمع أو عمرة لسه وما لا يباح وبينان تحريم الطيب عليه، ح: ۱۱۷۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بني) ۱/ ۳۲۴، ۳۲۵، وأبو مصعب: ۱/ ۴۱۰، ۴۱۱، ح: ۱۰۳۸ نحو المعنى.

۲۵- أبواب المناسك اہرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۹۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا يَوْزُسُ أَوْ رَغَفَرَانٍ.

۲۹۳۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے اہرام والے کو درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اہرام کی حالت میں مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔ ② کلمے ہوئے سے مراد وہ کپڑا ہے جو کرجم کے مطابق بنایا گیا ہو مثلاً: قمیص، شلوار بنیان، سویر وغیرہ۔ اگر آن سلی چادر چھوٹی ہو اور اس کے ساتھ ویسائی دوسرا ٹکڑا سی لیا جائے تاکہ جسم کی ضرورت کے مطابق بڑی چادر بن جائے تو اسے سلا ہوا کپڑا شمار نہیں کیا جاتا۔ ③ برنس اس کپڑے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سر کو چھپانے والی چیز بھی ہو جیسے برساتی کوٹ میں ہوتا ہے۔ ④ چٹڑی اگر چہ سلا ہوا کپڑا نہیں تاہم مرد کے لیے اس کا استعمال بھی ممنوع ہے لہذا ٹوپی کا استعمال بالادلی منع ہوا۔ ⑤ سر پر گھڑی وغیرہ اٹھانا پہننا نہیں کہلاتا لہذا وہ منع نہیں ہوگا۔ ⑥ ”درس“ ایک پودا ہے۔ نواب وحید الزمان خان نے اس کا ترجمہ ”سنگری ڈھپاں“ کیا ہے۔ اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے۔ زعفران اور درس سے رنگے ہوئے کپڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اس لیے اہرام میں ایسے کپڑے کا استعمال منع ہے۔

(المجم ۲۰) - بَابُ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ
لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا أَوْ نَعْلَيْنِ
(الحنفہ ۲۰)

باب ۲۰- اگر اہرام باندھنے والے کو
تہبند یا جوتے میسر نہ ہوں تو پا جامہ اور
موزے پہن سکتا ہے

۲۹۳۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَحْطُبُ قَالَ:

۲۹۳۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا آپ نے فرمایا: ”مجھے تہبند نہ ملے وہ پا جامہ (یا شلوار) پہن لے۔ اور مجھے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔“

۲۹۳۰- أخرجه البخاري، اللباس، باب النعال السنية وغيرها، ح: ۵۸۵۲، ومسلم، النجج، الباب السابق، ح: ۱۱۷۷/۳ من حديث مالك به، وهو في الوطأ (يحيى) ۳۲۵/۱ وأبو مصعب، ۱/۴۱۶ ح: ۱۰۴۰.

۲۹۳۱- أخرجه البخاري، اللباس، باب النعال السنية وغيرها، ح: ۵۸۵۳، ۵۸۰۴، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم يجمع أو عمرة ليسه وما لا يباح... الخ، ح: ۱۱۷۸ من حديث ابن عيينة به.

۲۵۔ أبواب المناسك

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

هَشَامٌ: عَلَى الْمُنْبِرِ فَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ
إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ. وَمَنْ لَمْ يَجِدْ
نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ».

وَقَالَ هَشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: «فَلْيَلْبَسْ
سَرَاوِيلَ، إِلَّا أَنْ يَفْقِدَ».

ہشام کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”کپڑا نہ
ہونے کی صورت میں پا جامہ بھی پہن سکتا ہے۔“

۲۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ،
وَلْيَقْطَعْهُمَا أَشْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

۲۹۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے جوڑے میسر نہ ہوں وہ
موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ
وے (تاکہ جوڑے بن جائیں)۔“



☀️ فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سلا ہو کر اپنا منع ہے البتہ مجبوری کی حالت میں شلوار یا پا جامہ پہننا جائز
ہے۔ ② احرام کی حالت میں چمڑے کے موزے پہننا بھی جائز نہیں لیکن جس کے پاس جوڑے نہ ہوں وہ پہن سکتا ہے۔
③ علامہ البانی رحمہ اللہ اور دیگر سعودی علماء کی رائے یہ ہے کہ اگر جوڑے نہ ہونے کی وجہ سے موزے
پہننے پڑیں تو انھیں کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ کاٹنے کا حکم دینے میں دیا گیا تھا بعد میں سفر حج کے دوران میں
نبی ﷺ نے ایسی صورت میں موزے پہننے کی اجازت دی اور کاٹنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس موقع پر بہت سے
ایسے افراد موجود تھے جنہوں نے دینے میں رسول اللہ ﷺ سے موزے کاٹنے کا حکم نہیں سنا تھا۔ اگر کاٹنا
ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت ضرور وضاحت فرما دیتے۔ (فتاویٰ اسلامیہ: ۳۱۱/۲ مطبوعہ دارالسلام)

(المعجم ۲۱) - بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ باب ۲۱۔ احرام میں تا مناسبت کاموں
(التحفة ۲۱) سے اجتناب کرنا چاہیے

۲۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۳۲۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۹۲۹ من حديث نافع، وحديث: ۲۹۳۰ من حديث ابن دينار.

۲۹۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، المناسك، باب المناسك بزيادة، ح: ۱۸۱۸ من حديث ابن
إبراهيم، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۶۷۹، الحاكم، المستدرک، ح: ۴۵۴، ۴۵۳، ۴۵۴، ووافقه الذهبي هـ ابن
إسحاق، عتق، تقدم، ح: ۱۲۰۹، وبإلفي المسند صحيح.

۲۵۔ ابواب المناسک

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو (آرام کرنے کے لیے) ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی تھی۔ ہمارا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (سامان سفر والا) اونٹ ایک ہی تھا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ وہ غلام آیا تو اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے کہا: رات کو گم ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا: صرف ایک اونٹ اور وہ بھی تو نے گم کر دیا؟ اور اسے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس محرم کو دیکھیں کیا کر رہے ہیں؟“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرَجِ، نَزَلْنَا. فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَعَائِشَةُ إِلَى جَنْبِهِ. وَأَنَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ. وَكَانَتْ زَمَلَتُنَا وَزَمَلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً، مَعَ غُلَامٍ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ: فَطَلَعَ الْغُلَامُ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ. فَقَالَ لَهُ: أَبْنِ بَعِيرُكَ؟ قَالَ: أَضَلُّهُ النَّارِ حَتَّى. قَالَ: مَعَكَ بَعِيرٌ وَاحِدٌ، تُضِلُّهُ؟ قَالَ: فَطَلَعَ بَصِيرُهُ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ».

🌞 قواعد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے، لہذا تحت غلطی کرے تو اس سے باز پرس کرنا جائز ہے۔ ② بعض اوقات غلطی پر جسمانی سزا بھی دی جاسکتی ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ بہت شدید عار نہ ہو مگر نہ مارا جائے اور غلطی کرنے والے کو بددعا نہ دی جائے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ اب جانے دیجیے۔ ④ بزرگ شخصیت کو غلطی یا خلاف اولیٰ پر تنبیہ کرتے وقت اس کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

باب ۲۲۔ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

(التحفة ۲۲)

۲۹۳۳۔ حضرت عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام ابواء پر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان (ایک مسئلہ میں)

۲۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِسْرَافِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

۲۹۳۴۔ أخرجه البخاري، جزء الصید، باب الاغتسال للمحرم، ج: ۱، ۸۵۰، ومسلم، الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، ج: ۱، ۱۲۰۵ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۱/ ۲۲۳، أبو مصعب: ۱/ ۴۰۹، ۴۰۸، ج: ۱، ۱۰۳۳.

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ محرم سر دھو سکتا ہے جبکہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ محرم سر نہیں دھو سکتا۔

(حضرت عبداللہ بن حنین نے کہا:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ میں نے انھیں کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا۔ انھوں نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اسے اتنا نیچے کر دیا کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر اس شخص کو جو (نہانے میں مدد دیتے ہوئے) آپ پر پانی ڈال رہا تھا فرمایا: پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر (کے بالوں) کو حرکت دی۔ آپ اپنے ہاتھوں کو آگے کی طرف بھی لائے اور پیچھے بھی لے گئے۔ پھر فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی علمی مسئلے میں اختلاف رائے مذموم نہیں بلکہ اپنی رائے کی غلطی واضح ہو جانے کے

بعد اس پر اصرار کرنا برا ہے۔ ② اختلاف ہو جانے کی صورت میں اپنے سے بڑے عالم کی طرف رجوع کرنا

چاہیے۔ ③ عالم کو چاہیے کہ مسئلے کے ساتھ دلیل بھی ذکر کر دے تاکہ سائل مطمئن ہو جائے۔ ④ کپڑا پہن کر

نہا لے گا۔ ⑤ بھی دوسروں سے پردہ کرنا بہتر ہے۔ ⑥ جن اعضاء کو دیکھنا ممنوع ہے ان کے علاوہ باقی جسم دیکھنا

۲۵۔ ابواب المناسک

عَبَّاسٌ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ.

فَازْسَلْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ. فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ، وَهُوَ يَسْتُرُ بِثَوْبٍ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ. أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ. فَطَأَطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسُهُ. ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: أَصْبُبْ. فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ. ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ يَدِّيهِ. فَأَقْبَلَ بِيَمَانِهِ وَأَذْبَرَ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

۲۵۔ ابواب المناسک حج میں شرط لگانے کا بیان

جائز ہے جیسے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرا آدمی موجود تھا جو انھیں غسل میں مدد دے رہا تھا اور ظاہر ہے کہ صحابی نے نہانے کے لیے اوڑھنے والی چادر اتاری ہوئی ہوگی۔ ① وضو کرنے اور نہانے میں دوسرے آدمی سے مدد لینا جائز ہے۔ ② احرام کی حالت میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے لیکن خوشبودار صابن استعمال کرنے سے احتیاب کرنا چاہیے۔ ③ سر دھوتے وقت بالوں کو حرکت دینا جائز ہے تاکہ اچھی طرح صفائی ہو جائے اس طرح اگر کوئی بال ٹوٹ جائے تو وہ بال کاٹنے کے حکم میں نہیں، لہذا کوئی قد یہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ تَسْدُلُ الثُّوبَ عَلَى وَجْهِهَا (الحنفہ ۲۳)
باب: ۲۳۔ احرام کی حالت میں عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا لگانا

۲۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا۔ جب ہمیں کوئی سوار نظر آتا تو ہم اپنے سروں سے کپڑے (چہرے پر) لٹکا لیتیں۔ اور جب وہ گزر جاتا، ہم کپڑا اٹھا لیتیں۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحُوهُ. امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے علی بن محمد کی سند سے یہ روایت بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ (الحنفہ ۲۴)
باب: ۲۴۔ حج میں شرط لگانا

۲۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ حَضَرَتْ أَسَاءُ بِنْتُ أَبِي ثَعْلَبَةَ ابْنَتِي نَانِي

۲۹۳۵۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في المحرمة تغطي وجهها، ح: ۱۸۳۳ من حديث يزيد، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۵۰۴.
۲۹۳۶۔ [صحيح] أخرجه الطبراني: ۳۰۴/۲۴ من حديث عثمان بن حكيم به أبو بكر بن عباد، مستور، ولم يفرده، ولحديثه شواهد صحيحة، انظر الحديث الآتي.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج میں شرط لگانے کا بیان

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا أَذْرِي أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، أَوْ سَعْدَى بِنْتَ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: «مَا يَمْنَعُكَ، يَا عَمَّتَاهُ مِنَ الْحَجِّ؟» فَقَالَتْ: «أَنَا امْرَأَةٌ سَقِيمَةٌ. وَأَنَا أَخَافُ الْحَيْضَ». قَالَ: «فَأَخْرِجِي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِكَ حَيْثُ حَيْضُكَ».

حضرت سعدی بنت عوف رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”پھوپھی جان! آپ کو حج کرنے میں کیا رکاوٹ درپیش ہے؟“ انھوں نے کہا: میں بیمار عورت ہوں اور راستے میں رک جائے (اور سفر جاری نہ رکھ سکے) سے ڈرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”احرام باندھ لیجیے اور شرط کر لیجیے کہ آپ وہیں احرام کھول دیں گی جہاں آپ کو رکاوٹ پیش آجائے۔“

۲۹۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضَبَاعَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَاكِيَةٌ. فَقَالَ: «أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ، الْعَامَ؟» قُلْتُ: إِنِّي لَعَلِيلَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ: «حُجِّي وَفُؤْلِي: مَجْلِي حَيْثُ تَحِيضِي».

۲۹۳۷- حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اس سال تمھارا حج کا ارادہ نہیں ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بیمار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”حج کرو اور کہہ دو: (اے اللہ!) میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے۔“

۲۹۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ ضَبَاعَةُ بِنْتُ

۲۹۳۸- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بھاری جسم کی (یا بیمار) عورت

۲۹۳۷- [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۳۷، ۳۳۶/۲۴ من حديث ابن أبي شيبة به، وإسناده قوي، وأخرجه البخاري، ح: ۵۰۸۹، ومسلم، ح: ۱۲۰۷ وغيرهما من طريق هشام عن أبيه عن عائشة به، وللحديث طرق كثيرة عند مسلم وغيره، انظر الحديث الآتي.

۲۹۳۸- أخرجه مسلم، الحج، باب جواز اشتراط المعجم التحلل بعذر المرض ونحوه، ح: ۱۲۰۸ من حديث أبي عاصم به.



۲۵۔ ابواب المناسک۔ حرم شریف اور مکہ مکرمہ میں داخلے سے متعلق احکام و مسائل

الرَّبِيبُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَمْرٌ أَثْقِيلٌ. وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ. فَكَيْفَ أَهْلٌ؟ قَالَ: «أَهْلِي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ حَبَسْتِي».

ہوں اور میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میں کیسے احرام باندھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں (اے) مجلی حینٹ حبس کر لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی حج یا عمرے کی نیت سے سفر کر سکتا ہے اگرچہ بیماری میں اضافے کا خوف ہو۔ ② اگر مرض کی وجہ سے یہ خطرہ ہو کہ سفر میں رکاوٹ پیش آ جائے گی تو احرام باندھتے وقت مشروط احرام باندھا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اے اللہ! اگر رکاوٹ پیش آگئی تو میں وہیں احرام کھول دوں گا۔ ③ مشروط احرام باندھ کر کیا ہواج یا عمرہ اگر پورا ہو جائے تو یہ عام حج اور عمرے کی طرح ہے اس کے ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ ④ مشروط احرام کے بعد اگر حج یا عمرہ مکمل کیے بغیر احرام کھول کر ارادہ ختم کرنا پڑ جائے تو کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا نہ دم لازم ہوگا نہ صدقہ وغیرہ۔

باب: ۲۵۔ حرم شریف میں داخلہ

(المعجم ۲۵) - بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ

(التحفة ۲۵)

۲۹۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: انبیاء کے احرام چلتے ہوئے (سواری کے بغیر) اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوا کرتے تھے اور (اسی طرح) بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ وہ تمام مناسک (اور اعمال) پیدل اور ننگے پاؤں ادا کرتے تھے۔

۲۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِجَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاةً حُفَاةً. وَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. وَيَقْضُونَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاةً.

باب: ۲۶۔ مکہ مکرمہ میں داخلہ

(المعجم ۲۶) - بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

(التحفة ۲۶)

۲۹۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۹۳۹۔ [إسناده ضعيف] وتكلم فيه البوصيري من أجل مبارك بن حسان، وتقدم حاله، ح: ۲۷۱۰.

۲۹۴۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۴/۲ عن أبي معاوية به، وأخرجه البخاري، ح: ۱۵۷۶، ومسلم، ح: ۱۵۷۰ وغيرهما من حديث يحيى القطان عن عبيد الله بن عمر به نحو المعنى، وتابعه مالك عن نافع به عند البخاري وغيره.

۲۵۔ ابواب المناسک مکہ مکرمہ میں داخلے سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمْ فِي ثَنِيهِ عَلِيَا سَ دَاخِلٌ هُوَ تَ نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا. وَإِذَا خَرَجَ، خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہوتے تھے۔ اور جب (مکہ شریف سے) باہر نکلتے تو ثنیہ سفلی سے نکلتے تھے۔

🕌 فوائد و مسائل: ① ثنیہ پہاڑوں کے درمیان گھاٹی یا راستے کو کہتے ہیں۔ ② ثنیہ علیا (اوپر والی گھاٹی) سے مراد وہ بلند گھاٹی ہے جو مکہ کی شمالی سمت جنت البقیع کی طرف ہے۔ اس کا نام کداء اور حجوں ہے۔ ③ ثنیہ سفلی (نیچے والی گھاٹی) سے مراد وہ پہاڑی راستہ ہے جو جبل قعیقان کی طرف ہے۔ اسے کندی بھی کہتے ہیں۔ (فتح الباری، الحج، باب: ۴۱) یہ باب بنی شیبہ کی طرف ہے۔

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا.

۲۹۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔

🕌 فائدہ: رسول اللہ ﷺ رات کو ذی طوی کے مقام پر ٹھہرے تھے۔ صبح کے وقت مکہ شریف میں داخل ہوئے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب دخول مکة نهارًا، حدیث: ۱۵۷۴)

۲۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَنْزَلُ عَدَا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ. قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ لَدُنْكَ؟» ثُمَّ قَالَ: «نَحْنُ نَأْزِلُونَ عَدَا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ - يَعْنِي الْمُحَصَّبَ - حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ».

۲۹۴۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے حج کے دوران کا واقعہ ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟“ پھر فرمایا: ”ہم کل بنو کنانہ کے خیف (وادی محصب) میں ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس میں قسمیں کھائی تھیں۔“

۲۹۴۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في دخول النبي ﷺ مكة نهارًا، ح: ۸۵۴ من حديث وكيع، به، وقال: "هذا حديث حسن"، وانظر: ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶ لحال العمري عن نافع.

۲۹۴۲۔ تقدم من حديث ابن وهب عن يونس عن الزهري به، ح: ۲۷۳۰.

۲۵۔ أبواب المناصك

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يَبْنُو كِحُوهُمْ وَلَا يَبْنُوهُمْ. قریش سے قسمیں کھا کر بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم سے رشتہ نانا نہیں کریں گے اور ان سے خرید و فروخت بھی نہیں کریں گے۔

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِي. امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ”خیف“ وادی کو کہتے ہیں۔

فوائد و مسائل: ① اس واقعہ میں قبائل کے جس معاہدے کا ذکر ہے اسی کی وجہ سے بنو ہاشم کو تین سال تک شعب بنی ہاشم میں رہنا پڑا تھا جسے شعب ابی طالب بھی کہتے ہیں۔ ② مزید فوائد کے لیے ملاحظہ کیجیے۔
حدیث: ۲۷۳۰۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ اسْتِغْلَامِ الْحَجَرِ

باب: ۲۷۔ حجر اسود کو بوسہ دینا

(التحفة ۲۷)

۲۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْبَلَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقِيلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأَقْبِلُكَ، وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ. وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقِيلُكَ، مَا قَبِلْتُكَ. حضرت عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کم ہالوں والے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے اور فرماتے تھے: میں تجھے چوم رہا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے نہ چومتا۔

فوائد و مسائل: ① طواف کعبہ کے دوران میں حجر اسود کو بوسہ دینا درست ہے لیکن اس مقصد کے لیے دھم بیل کرنا جائز نہیں۔ اگر آسانی سے بوسہ دینا ممکن ہو تو بہتر ہے ورنہ چھری یا ہاتھ حجر اسود کو لگا کر اسے بوسہ دیا جائے۔ اگر چھری یا ہاتھ بھی حجر اسود کو لگانا مشکل ہو تو حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے آگے گزر جانا چاہیے۔ اس صورت میں اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیا جائے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بات اس لیے فرمائی کہ توحید اور اتباع کا مسئلہ واضح ہو جائے۔ مشرکین جنوں کو یا بزرگوں سے منسوب چیزوں کو حصول برکت کے لیے چھوتے تھے۔

۲۹۴۲۔ آخر جہ مسلم، الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ح: ۱۲۷۰ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب المناسك

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

اور سمجھتے تھے کہ انھیں چھونے سے حاجتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ مسلمانوں کے حجر اسود کے چھونے سے یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ پتھر کی پوجا کرتے ہیں بلکہ یہ تو صرف اتباع سنت کے طور پر کرتے ہیں۔ ① حجر اسود کے سوا کعبہ کا کوئی اور حصہ چومنا سنت نہیں اس لیے کعبہ کی دیواروں کو یا کعبہ شریف کے دروازے کی چوکت کو یا مقام ابراہیم کی جالی کو چومنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ② رکن یمانی کو بھی چومنا مناسب نہیں صرف ہاتھ لگانا سنت ہے۔ طواف کے دوران میں آسانی سے ہو سکے تو رکن یمانی کو ہاتھ لگایا جائے ورنہ اشارہ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ایسے ہی آگے گزر جائیں۔

۲۹۴۴۔ حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن یہ پتھر (حجر اسود) ضرور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کی د آکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ جس نے اسے حق کے ساتھ چومے گا اس کے حق میں گواہی دے گا۔“

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

فوائد و مسائل: ① حجر اسود کو بوسہ دینے میں بہت ثواب ہے اس لیے اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو ضرور بوسہ دینا چاہیے۔ ② قیامت کے حالات دنیا کے حالات سے مختلف ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اشارہ دنیا میں قائمہ دینے کے بارے میں ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اشارہ آخرت کے بارے میں ہے جب بے جان چیزیں بھی نیکیوں کے حق میں اور بدکاروں کے خلاف گواہی دیں گی۔ ③ حق کے ساتھ بوسہ دینا یعنی عقیدہ توحید پر قائم رہتے ہوئے اور شرک سے اجتناب کرتے ہوئے بوسہ دینا مراد ہے کیونکہ کفر اور شرک اکبر کی موجودگی میں بڑی سے بڑی نیکی کا اہم ہو جاتی ہے۔

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۹۴۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الحجر الأسود، ح: ۹۶۱ من حديث ابن خثيم به وقال: 'هذا حديث حسن'، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، وابن حبان، ح: ۱۰۰۵، والحاكم، ۱/ ۴۵۷ والذهبي.

۲۹۴۵۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي، ۲/ ۲۲۴۸ من حديث يعلى بن عبيد، وصححه الحاكم، ۱/ ۵۵۴ والذهبي، وقال البوصيري: هذا إسناده ضعيف، محمد بن عون ضعفه ابن معين، وأبو حاتم، وأبو زرعة، والبخاري والسائي وغيرهم، وقال الذهبي في الكاشف: 'ضعفه'، وقال الحافظ في التقریب: 'متروك'.

حجرا سود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجرا سود کی طرف آئے پھر اس پر اپنے ہونٹ مبارک رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روتے نظر آئے۔ تب آپ نے فرمایا: "عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔"

حَدَّثَنَا خَالِي يَغْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَرَ. ثُمَّ وَضَعَ شَعَثِيَّهِ عَلَيْهِ يَبْكِي طَوِيلًا. ثُمَّ انْقَضَ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِي. فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! هَهُنَا تُنْكَبُ الْعَبْرَاتُ».

۲۹۳۶- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے کونوں میں سے صرف حجرا سود کا اور بنو حج کے گھروں کی طرف واقع حجرا سود سے متصل کونے (رکن یمانی) کا استلام کرتے تھے۔

۲۹۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْأَسْوَدَيْنِ، وَالَّذِي بَيْنَهُمَا نَحْوُ دَوْرٍ الْجُمُعَيْنِ.

🕌 فوائد و مسائل: ① بیت اللہ کے چار کونے ہیں۔ حجرا سود والا کونہ رکن یمانی، رکن شامی اور رکن عراقی۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حجرا سود اور رکن یمانی تو اسی مقام پر تھے جہاں ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کرتے وقت بنائے تھے، البتہ رکن شامی اور رکن عراقی ابراہیمی تعمیر پر قائم نہیں تھے کیونکہ اہل مکہ نے کعبہ شریف تعمیر کرتے وقت اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔ یہ چھوڑا ہوا حصہ حطیم یا حجر کہلاتا ہے۔ موجودہ تعمیر بھی اسی انداز سے ہے کہ حطیم کعبہ شریف کی عمارت سے باہر ہے۔ ② حجرا سود کا استلام بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا یا اشارہ کرنا ہے۔ رکن یمانی کا استلام صرف ہاتھ لگانا ہے۔ ③ حجرا سود کے سوا کعبہ شریف کے کسی حصے کو چومنا خلاف سنت ہے۔ ملزم کو بھی بوسہ نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح کعبہ شریف کے علاوہ کسی اور عمارت، مزار یا یادگار وغیرہ کو بوسہ دینا بھی جائز نہیں۔

باب: ۲۸- چھڑی کے ساتھ حجرا سود

کا استلام کرنا

(المعجم ۲۸) - بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ

بِمَخْجَرِهِ (التحفة ۲۸)

۲۹۴۶- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، دون الركنين الآخرين، ح: ۱۲۶۷ عن أحمد بن عمرو أبي الطاهر.

۲۵۔ ابواب المناسک

۲۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْمَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، طَافَ عَلَى بَيْعِهِ الرُّكْنَ يَمْنَحُنْ بَيْدُو. ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَجَدَ فِيهَا حِمَامَةً عَيْدَانِ. فَكَسَرَهَا. ثُمَّ قَامَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ، فَرَمَى بِهَا. وَأَنَا أَنْظُرُهُ.

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل
۲۹۴۷۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ کو (فتح سے متعلق معاملات نبی کریم ﷺ) طہیمان حاصل ہوا تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ (اس دوران میں) نبی ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ساتھ استلام کرتے تھے پھر آپ کعبہ شریف کے اندر داخل ہوئے تو اس کے اندر کھجور کی لکڑی سے بنی ہوئی ایک کبوتری نظر آئی۔ آپ نے اسے توڑ دیا پھر کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے (کعبہ سے باہر) پھینک دیا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کو (کبوتری کا بت کعبہ سے باہر پھینکتے) دیکھ رہی تھی۔



🌞 فوائد و مسائل: ① سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ڈولی پر یا پہیوں والی کرسی پر طواف کرے تو اس کا طواف درست ہے۔ ② طواف کے دوران میں اگر حجر اسود کو ہاتھ لگانا مشکل ہو تو چھڑی وغیرہ لگا کر اسے بوسہ دے دیا جائے تو درست ہے ورنہ اشارہ کر لینا کافی ہے۔ ③ میحجن اس عسایا چھڑی کو کہتے ہیں جس کا ایک سرا مڑا ہوا ہوتا ہے۔ ④ جاندار چیز کا بت تو ذکر پھینک دینا چاہیے اور تصویر مٹا دی جانی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی دیواروں پر نقش تصاویر کو مٹانے کا حکم دیا تھا۔

۲۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَيْعِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمْنَحُنْ.

۲۹۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے دوران میں نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے رہے۔

۲۹۴۷۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الطواف الواجب، ح: ۱۸۷۸ من حديث يونس بن وهب المزني.

۲۹۴۸۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب استلام الركن بالمحجن، ح: ۱۶۰۷، ومسلم، الصحيح، باب جواز الطواف على بغير وغيره... الخ، ح: ۱۲۷۲ من حديث ابن وهب به.

۲۵۔ آیات المناسک - طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح: وَحَدَّثَنَا هُدَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرْبُودَ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحْجَتِهِ، وَيَقْبَلُ الْمُحْجَجِينَ.

۲۹۴۹۔ حضرت ابو طفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے اور چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ الرَّمْلِ حَوْلَ الْبَيْتِ (النصفه ۲۹)

باب: ۲۹۔ طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنا

۲۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسِيرٍ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوْفَ الْأَوَّلَ، رَمَلَ ثَلَاثَةً، وَمَشَى أَرْبَعَةً، مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

۲۹۵۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلی بار بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین چکروں میں رمل کرتے اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلتے حجر سے حجر تک۔ (نافع نے فرمایا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۲۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْبَلِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۲۹۵۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تین چکروں میں حجر سے حجر تک رمل کیا اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلے۔

۲۹۴۹۔ [أخرجه مسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۲۷۵ من حديث معروف به.

۲۹۵۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الحج، باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته... الخ، ح: ۱۶۱۷، ۱۶۴۴، ومسلم، الحج، باب استحباب الرمل في الطواف في العمرة، وفي الطواف الأول في الحج، ح: ۱۲۶۱ وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن نحر المعنى.

۲۹۵۱۔ [أخرجه مسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۲۶۳ من حديث مالك به.

۲۵۔ أبواب المناسک طواف کعبہ کے دوران میں دل کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْجَحْرِ إِلَى الْجَحْرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① حجر سے مراد حجر اسود ہے کیونکہ طواف اس سے شروع ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب مکہ تشریف لاتے تو سب سے پہلے طواف میں رکن اسود (حجر اسود) کا استلام فرماتے اور (اس طواف میں) سات میں سے تین پکڑوں میں تیز چلتے۔ (صحیح البخاری الحج) باب استلام الحجر الأسود حين يقدم مكة..... حدیث: ۱۶۰۳ (۱۶۰۳) ② ”حجر (اسود) سے حجر (اسود) تک“ کا مطلب یہ ہے کہ طواف کا چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ تین پکڑوں میں کعبہ کے چاروں طرف بھاگ کر چلتے تھے جیسے کہ حدیث ۲۹۵۳ میں وضاحت ہے۔ ③ دل کا مطلب چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیز چلنا ہے۔ یہ مردوں کے لیے پہلے طواف کے تین پکڑوں میں شروع ہے۔

۲۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: فِيهِ الرَّمْلَانِ الْآنَ؟ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ. وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا نَدَّعَ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۹۵۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اب رمل کا کیا فائدہ ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو محکم کر دیا ہے اور کفر و اہل کفر کو ملک (عرب) سے نکال دیا ہے؟ اور قسم ہے اللہ کی! ہم وہ کام نہیں چھوڑیں گے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا کرتے تھے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① رمل کی مشروعیت کی حکمت کافروں پر مسلمانوں کا رعب غاری کرنا اور انھیں یہ احساس دلانا ہے کہ مسلمان کمزور نہیں۔ ② فتح مکہ کے بعد حدود حرم میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ اب وہ مسلمانوں کو رمل کرتے نہیں دیکھ سکتے۔ قیاس کا تقاضا ہے کہ اب رمل نہ کیا جائے لیکن قیاس کے ذریعے سے کوئی شرعی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ③ اگر رمل منسوخ ہونا ہوتا تو فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ اسے منسوخ کر دیتا۔ اگر اس وقت منسوخ نہیں ہوا تو نبی ﷺ کی وفات کے بعد اسے موقوف نہیں کیا جاسکتا۔ ④ بعض اوقات ایک شرعی حکم کی حکمت واضح نہیں ہوتی لیکن اس وجہ سے اس حکم پر عمل کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ ⑤ ممکن ہے اس کے منسوخ نہ ہونے میں یہ حکمت ہو کہ حج کے اعمال ایک لحاظ سے جہاد کی تربیت پر مشتمل ہیں اور جہاد قیامت تک جاری رہے گا لہذا اس کی تربیت کے کسی عمل کو منسوخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سنت نبوی پر اس حد

۲۵۔ أبواب المناسك..... طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنے سے متعلق احکام و مسائل تک عمل کرنے والے تھے کہ جس حکم کی بظاہر کوئی حکمت نظر نہیں آتی اسے بھی ترک نہیں کیا تاکہ عام لوگوں کی نظر میں سنت کی اہمیت واضح ہو۔

۲۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ، حِينَ أَرَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ، فِي غُمَرَاتِهِ بَعْدَ الْحُذْبِيَّةِ: «إِنَّ قَوْمَكُمْ غَدَاً [سَيَرَوْكُمْ] فَلْيَرَوْكُمْ جُلُوداً»
ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب عمرہ کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”کل تمہاری قوم کے لوگ تمہیں دیکھیں گے، لہذا ضروری ہے کہ تم انہیں مضبوط نظر آؤ۔“

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ وَرَمَلُوا. وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. حَتَّى إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ مَشَوْا إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ. ثُمَّ رَمَلُوا حَتَّى بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ. ثُمَّ مَشَوْا إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ. فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَشَى الْأَرْبَعِ.
چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد حرام میں داخل ہوئے تو انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور رمل کیا، نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ حضرات رکن یمانی پر پہنچے تو حجر اسود تک (عام چال سے) چل کر آئے۔ پھر رمل کیا حتیٰ کہ رکن یمانی تک پہنچ گئے۔ پھر حجر اسود تک چل کر گئے۔ نبی ﷺ نے بھی تین بار اسی طرح (رمل) کیا، پھر چار بار (دوڑے بغیر) چل کر طواف کیا۔

فوائد و مسائل: ① صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ھ میں ہوئی۔ اس میں یہ شرط تھی کہ مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں بلکہ وہاں چلے جائیں۔ اگلے سال مسلمان عمرہ کرنے کے لیے آئیں اور تین دن سے زیادہ کے میں نہ ٹھہریں۔ ② اس شرط کے مطابق دو ہزار مرد اور ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور بچے بھی ذوالقعدہ ۷ھ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لیے مکہ پہنچے۔ (فتح الباری: ۴/۱۶۷) ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے طواف کے دوران میں بیت اللہ کے تین طرف رمل کیا اور چوتھی طرف عام رفتار سے چلے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین مکہ گھروں سے نکل کر کعبہ کے شمال میں واقع جبل ثقیفان پر جا بیٹھے تھے۔ مسلمان کعبہ کے تین طرف انھیں پھرتی سے دوڑتے بھاگتے نظر آتے تھے۔ چوتھی طرف مسلمان کعبہ شریف کی اوٹ میں ہو جانے کی وجہ سے نظر نہیں آتے تھے۔ ④ مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں پر ہر لحاظ سے اپنا رعب قائم رکھیں تاکہ کافران پر ظلم کرنے

۲۵- أبواب المناسك

اضطباع سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں سوچ بھی نہ لیں۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْأَضْطِبَاعِ
(النهضة ۳۰)

باب: ۳۰- دایاں کندھا نکال کر
رکھ کر احرام کی چادر اوڑھنا

۲۹۵۳- حضرت یحییٰ بن امیہ رحمہ اللہ سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا۔

۲۹۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَقَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ

ابْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

طَافَ مُضْطَبِعًا.

(راوی حدیث) قیصہ نے کہا: آپ نے ایک

قَالَ قَيْصَةُ: وَعَلَيْهِ بُرْدٌ.

چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن

تیمم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح، حسن اور قوی قرار دیا ہے

لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:

(الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹/۲۷۳، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۳۳۹۹)

وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، حدیث: ۲۹۵۳) ② اضطباع کا مطلب یہ ہے کہ چادر اس

انداز سے اوڑھی جائے کہ دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر پائیں کندھے پر ڈالی جائے۔ ③ اضطباع صرف

طواف قدوم میں مسنون ہے۔ طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھانک لینے

چاہئیں۔ ④ رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لیے مشروع ہیں عورتوں کے لیے نہیں۔

باب: ۳۱- حطیم کا طواف

(المعجم ۳۱) - بَابُ الطَّوَّافِ بِالْحِجْرِ
(النهضة ۳۱)

۲۹۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۲۹۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۹۵۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء أن النبي ﷺ طاف مضطبعًا، ح: ۸۵۹ عن قيسة به،

وقال: "حسن صحيح" ۵ الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وشيخه تقدم، ح: ۷۲۸ وقد عتقنا، وحديث البيهقي (۷۹/۵) يعني

عنه.

۲۹۵۵- أخرجه البخاري، الحج، باب فضل مكة وبينائها ... الخ، ح: ۷۲۴۳، ۱۵۸۴ من حديث أشعث به،

ومسلم، الحج، باب جدر الكعبة وبها، ح: ۴۰۶/۱۳۳۳ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب المناسک

حطیم کے طواف سے متعلق احکام ومسائل

نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر (حطیم) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ بھی کعبہ میں شامل ہے۔“ میں نے کہا: پھر انھوں نے کس رکاوٹ کی وجہ سے اسے کعبہ (کی عمارت) میں شامل نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے پاس (حلال مال سے) خرچ ختم ہو گیا تھا۔“ میں نے کہا: اس کا دروازہ بلند کیوں ہے کہ سیرگی کے بغیر چڑھائیں جاسکتا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ تیری قوم کا کام ہے۔ (ان کا مقصد یہ تھا) کہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور یہ خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل متنفر ہو جائیں گے تو میں غور کرتا کہ آیا اسے تبدیل کر کے اس کا وہ حصہ بھی اس میں شامل کر دوں جو کم کر دیا گیا ہے اور میں اس کا دروازہ زمین پر (سطح کے برابر) بناتا۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَجَرِ. فَقَالَ: «هُوَ مِنَ الْبَيْتِ» قُلْتُ: مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوهُ فِيهِ؟ قَالَ: «عَجَزَتْ بِهِمُ الْقِفَّةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُزْتَفِعًا، لَا يُضَعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلْمٍ؟ قَالَ: «مَذْلِكُ فِعْلٍ قَوْمِكَ. لِيُدْخِلُوهُ مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوهُ مَنْ شَاءُوا. وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، مَخَافَةَ أَنْ تَنْفَرُ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ هَلْ أُغَيِّرُهُ، فَأُدْخِلَ فِيهِ مَا انْتَقَصَ مِنْهُ، وَجَعَلْتُ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

فوائد ومسائل: ① خانہ کعبہ کی نئے سرے سے تعمیر رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ② قریش میں زمانہ جاہلیت میں بھی حلال اور حرام کی تمیز موجود تھی لیکن عملی طور پر اس کا خیال بہت کم رکھا جاتا تھا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر لو کے لیے قریش نے حلال مال خرچ کرنے کی شرط لگائی تھی لیکن حلال مال مکمل خانہ کعبہ کی تعمیر کے لیے کافی نہ ہوا تو انھوں نے حطیم والا حصہ تعمیر کے بغیر چھوڑ دیا۔ ③ مسجد کی تعمیر میں حلال کمائی سے حاصل کیا ہوا مال ہی خرچ کرنا چاہیے۔ ④ حطیم چونکہ کعبہ کا حصہ ہے اس لیے طواف اس کے باہر سے کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے اس کے اندر سے گزر جائے تو وہ چکر شمار نہ کرے ورنہ طواف ناقص رہے گا۔ ⑤ خانہ کعبہ کی عمارت کے بارے میں مولانا مفتی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ نے جو تفصیلات بیان کی ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں: خانہ کعبہ کی موجودہ بلندی پندرہ میٹر ہے۔ حجر اسود والی دیوار اور اس کے سامنے کی دیوار یعنی جنوبی اور شمالی دیواریں دس دس میٹر لمبی ہیں۔ حجر اسود مطاف کی زمین سے ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر ہے۔ دروازے والی دیوار اور اس کے مقابل کی دیوار یعنی شرقی اور مغربی دیواریں بارہ بارہ میٹر لمبی ہیں۔ دروازہ زمین سے دو میٹر بلند ہے۔ چاروں طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ ایک بڑھے ہوئے کرسی نما ضلع کا گھیرا ہے۔ اسے شاذ روالن کہتے ہیں۔ اس کی اوسط اونچائی ۲۵ انچی میٹر اور اوسط چوڑائی ۳۰ انچی

۲۵۔ أبواب المناسك

طواف کعبہ کی فضیلت کا بیان

میر ہے۔ یہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جسے قریش نے چھوڑ دیا تھا۔ (الریق المختوم ص: ۹۳) ① بعض اوقات مصلحت کا خیال کرتے ہوئے افضل کام چھوڑ کر غیر افضل جا کر کام کر لینا بہتر ہے۔ جب یہ خطرہ ہو کہ افضل کام کرنے سے کچھ نامطلوب نتائج سامنے آئیں مے جن کی حلانی مشکل ہوگی تو افضل کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں کعبہ شریف کی تعمیر اس انداز سے کر دی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی لیکن ان کی شہادت کے بعد کعبہ شریف کو دوبارہ پہلے انداز سے بنا دیا گیا۔ ③ اگر کوئی شخص کعبہ کے اندر نماز پڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ حطیم میں نماز پڑھ لے کیونکہ یہ خانہ کعبہ کا ایک حصہ ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ باب: ۳۲۔ طواف کعبہ کی فضیلت

(النحفة ۳۲)

۲۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ طَافَ بِالنَّبِيتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ». انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا: ”جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے“ (اس کا) یہ (عمل) ایک انسان آزاد کرنے کی طرح ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① کعبہ شریف کا طواف ایک مستقل عبادت ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام پر ادا نہیں کی جاسکتی لہذا جسے کہ شریف جانے کا موقع ملے اسے چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کرے۔ ② بعض لوگ کہہ کر مہ جا کر بار بار عمرہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نہیں کیا بلکہ جعرانہ والے عمرے کے سوا باقی عمروں کے لیے مدینہ منورہ سے سفر فرمایا اس لیے بار بار عمرہ کرنے کی بجائے بار بار طواف کرنا چاہیے۔ ③ نقلی طواف کا طریقہ بھی وہی ہے جو حج و عمرہ کے طواف کا ہے۔ اس میں احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ کعبہ شریف کے گرد سات چکر لگائے۔ طواف حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرے۔ اس کے بعد مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز ادا کرے۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد میں کسی بھی مقام پر دو رکعتیں پڑھ لے۔ یہ ایک طواف ہو جائے گا۔ اس طرح جس قدر طواف کر سکے کرے۔

۲۹۵۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت حمید بن ابیوس یہ بڑھتے سے روایت

۲۹۵۶۔ [سنادہ حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناد رجاله ثقات" وأشار المنفري إلى أنه حسن، وقال: رواه ابن ماجه، وكذا ابن خزيمة في صحيحه.

۲۹۵۷۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه ابن عدي: ۶۹۰/۲ من حديث هشام بن عمار به، وقال البوصيري: "هذا إسناد"

۲۵۔ ابواب المناسک

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي سَوِيَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يُسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِيَّاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقَالَ عَطَاءٌ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «وَكُلَّ بِسَبْعُونَ مَلَكًا. فَمَنْ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ عَذَابُ النَّارِ، قَالُوا : آمِينَ».

طواف کعبہ کی فضیلت کا بیان

ہے انھوں نے کہا: میں نے ابن ہشام رضی اللہ عنہ سے رکن یمانی کے بارے میں سوال کر رہے تھے جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے فرشتے (اس کی دعا پر) آمین کہتے ہیں: (دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ عَذَابُ النَّارِ) اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے مالک! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

جسبہ وہ حجر اسود پر پہنچے تو کہا: ابو محمد! آپ کو اس حجر اسود کے بارے میں کیا حدیث پہنچی ہے؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جو شخص اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ رکن کے ہاتھ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔“

ابن ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد! اور طواف؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”جو شخص کعبہ کے سات چکر لگاتا ہے اور (اس دوران میں) صرف کہی کہتا ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ عَذَابُ النَّارِ، قَالُوا : آمِينَ“

فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! مَا بَلَغَكَ فِي هَذَا الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : [مَنْ فَاوَضَهُ فَإِنَّمَا يُعَاوِضُ بِدِ الرُّكْنَيْنِ] .

قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوْفُ؟ قَالَ عَطَاءٌ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : [مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]

۲۵۔ ابواب المناسک

... طواف کعبہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

إِلَّاهُ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" اللہ پاک ہے۔ تمام تشریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی بچاؤ اور طاقت نہیں۔ اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں نکسی جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرتا ہے اور اس حال میں بات چیت کرتا ہے وہ رحمت میں اپنے قدم ہی داخل کرتا ہے جیسے کوئی (پایاب) پانی میں پاؤں داخل کرے۔"

باب: ۳۳۔ طواف کعبہ کے

بعد دو رکعت نماز ادا کرنا

۲۹۵۸۔ حضرت مُطَلِّب بن ابی ووداعہ سہمی رضی اللہ عنہ روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سات پھروں سے فارغ ہوئے تو تشریف لے آئے حتیٰ کہ حجر اسود کے برابر آ گئے۔ پھر آپ نے مطاف (طواف کی جگہ) کے کنارے پر دو رکعتیں پڑھیں جب کہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی (سترہ) نہ تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حکم (لوگوں کے نمازی کے آگے سے گزرتے رہنے کے باوجود نماز پڑھتے رہنا) صرف مکہ کے ساتھ خاص ہے۔ (مسجد

بِاللَّهِ، مُحِيتٌ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُنِّيَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرَةُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ [وَهُوَ] فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاصَّ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ، كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ. "

(المعجم ۳۳) - بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الطَّوَّافِ (التحفة ۳۳)

۲۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ [سَبْعِهِ] جَاءَ حَتَّى يُحَاطِيَ بِالرُّكْنِ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَاشِيَةِ الْمَطَافِ. وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِ أَحَدٌ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا بِمَكَّةَ، خَاصَّةً.

۲۹۵۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، مناسك الحج، أين يصلي ركعتي الطواف، ح: ۲۹۶۲ من حديث أبي أسامة به، وأشار البخاري إلى ضعفه ۵ كثير لم يسمع من أبيه بدليل رواية ابن عيينة: (أبو داود، ح: ۲۰۱۶) بينهما مجهول، وأبوه لم يوثقه غير ابن حبان، فهو مستور.



۲۵۔ أبواب المناسك طواف کعبہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

حرام میں یہ اجازت ہے اور نہیں نہیں۔

🌟 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے امام ابن ماجہ کا اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ مکہ میں نماز کے آگے سے گزرتا جائز ہے صحیح نہیں ہے بلکہ نماز کے آگے سے گزرتا ہر جگہ ہی ممنوع ہے۔ لوگ حرم کی (خانہ کعبہ) اور مسجد نبوی میں اس کا خیال نہیں رکھتے تو یہ ایک کوتاہی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہاں ایسا کرنا جائز ہے وہاں بھی اس سے بچنا چاہیے۔

۲۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْعُدَيْيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ. قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي عِنْدَ الْمَقَامِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

۲۹۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ (امام) وکیع نے فرمایا: مقام ابراہیم کے پاس۔ پھر (مسجد سے) نکل کر مناکہ کی طرف تشریف لے گئے۔

🌟 نوادہ و مسائل: ① طواف کعبہ سات چکروں سے پورا ہوتا ہے۔ ② طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ ③ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنا سنت ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مسجد حرام میں کسی اور مناسب جگہ پر بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ ④ بعض لوگ لاطمی کی وجہ سے مقام ابراہیم کی طرف منہ کرتے ہیں اگرچہ کعبہ کی طرف رخ نہ رہے۔ یہ غلط ہے۔ نماز کے لیے کعبہ کی طرف منہ کرنا چاہیے۔ مقام ابراہیم سامنے ہو یا نہ ہو۔ ⑤ صفا اور مروہ کے درمیان سعی طواف کعبہ کے بعد کی جاتی ہے۔

۲۹۶۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ، أَنَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ

۲۹۶۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے

۲۹۵۹۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، ج: ۱، ۱۶۲۷ وغيره، ومسلم، الصحيح، باب بيان أن المحرم بعمره لا يتحلل بالطواف قبل السي... الخ، ج: ۱، ۱۲۳۴ من حديث عمرو بن دينار به.

۲۹۶۰۔ [صحیح] تقدم، ج: ۱، ۱۰۰۸.

۲۵۔ ابواب المناسک سواری پر طواف کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ شُبْحَانَهُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِهِ﴾ [البقرة: ۱۲۵]۔
بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ۔“

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِصَالِكٍ: هَكَذَا قَرَأَهَا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ: نَعَمْ۔
حضرت ولید بن مسلم ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک ؓ سے دریافت کیا: کیا (آپ کے استاد حضرت جعفر بن محمد نے) یہ آیت اسی طرح پڑھی تھی: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”مقام ابراہیم“ سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم ؑ نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا تھا۔ ② ولید بن مسلم نے امام مالک سے آیت کی قراءت کے متعلق دریافت فرمایا کیونکہ اس آیت کی دوسری قراءت بھی ہے جو اسی طرح ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (صیغہ امر کی بجائے صیغہ ماضی کے ساتھ) اس صورت میں آیت کا ترجمہ اس طرح ہوگا: ”اور لوگوں نے (اللہ کے حکم سے) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بنالیا۔“ یعنی سابقہ شریعت میں بھی یہ حکم موجود تھا۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا (التحفة ۳۴)
باب: ۳۴۔ بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے

۲۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مِصْصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مِصْصُورٍ، وَ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا مَرِضَتْ. فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطُوفَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ،
۲۹۶۱۔ ام المؤمنین ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لیں۔ انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف منکر کے نماز ادا کر رہے تھے اور یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے: ﴿الطُّورُ﴾ وَكِتَابٌ مُسْتُورٌ ﴿”قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی۔“

۲۹۶۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب طواف النساء مع الرجال، ح: ۱۶۱۹، وغيره، وصار: ”حج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، ح: ۱۲۷۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بخي): ۱/ ۳۷۰، ۳۷۱ نحو المعنى.



وَهِيَ رَاكِبَةً. قَالَتْ: قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ ۝ وَكَانَ مَسْطُورًا﴾ [الطور: ۲، ۱].

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ: هَذَا حَدِيثٌ أَبِي بَكْرٍ. امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ابوبکر بن شیبہ کی حدیث ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① کسی مقتول عذر کی بنا پر طواف سواری پر کیا جاسکتا ہے۔ ② آج کل بعض معمر افراد جو چل کر طواف نہیں کر سکتے، ڈوئی وغیرہ پر طواف کر لیتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ان کا یہ عمل درست ہے۔ اسی طرح زیادہ رش اور جھوم کی صورت میں طواف کا دو گنا بھی مسجد کے باہر ادا کیا جاسکتا ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب من صلی وکعتی الطواف بخارجا من المسجد، حدیث: ۱۶۲۲) ③ حدیث میں جس نماز کا ذکر ہے وہ فجر کی نماز تھی۔ (صحیح البخاری، حوالہ مذکورہ بالا) ④ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی ایک بار اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا تھا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب العریض یطوف راکباً، حدیث: ۶۱۳۲) و سنن ابن ماجہ، المناسک، باب ۶۸، حدیث: ۲۹۴۷۔ ۲۹۴۹

باب ۳۵۔ ملترزم کا بیان

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْمَلْتَرِزْمِ (الصفحة ۳۵)

۲۹۶۲۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (حضرت شعیب بن محمد) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ) کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب ہم سات پکروں سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ میں نے کہا: کیا آپ آگ سے اللہ کی پناہ نہیں مانگتے؟ انھوں نے کہا: میں (جہنم کی) آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ (حضرت عبداللہ رحمہ اللہ) چلے اور

۲۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُتَنِّي بْنَ الصَّبَّاحِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكَعْنَا فِي ذُبْرِ الْكُعْبَةِ. فَقُلْتُ: أَلَا تَتَعَوَّدُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ ثُمَّ مَضَى فَأَسْلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْجُحَيْرِ وَالْبَابِ. فَأَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَذَهُ إِلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ

۲۹۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الملتزم، ح: ۱۸۹۹ من حديث المتني: (۲۶۰۱) به، ونابعه ابن جريج تقدم، ح: ۷۷۸ عند البيهقي: ۹۲، ۹۲/۵، وهو لم يسمع من عمرو بن شعيب.

۲۵۔ ابواب المناسک حیض والی عورت کے طواف سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ . حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر حجر اسود اور (کعبہ کے)

دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر اپنا سینہ اپنے

ہاتھ اور اپنا رخسار کعبہ سے لگا دیا۔ پھر فرمایا: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

🌞 نوامد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عروہ بن زبیر اور دیگر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے صحیح ثابت ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے غالباً اسی وجہ سے مذکورہ روایت کو حسن قرار

دیا ہے۔ ”تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، رقم: ۲۱۳۸، و مناسک الحج والعمرہ للآلکلبانی، ص: ۴۲)

② طواف کی دو رکعتیں پڑھ کر اپنے لیے اور عزیزوں و دوستوں کے لیے کوئی مناسب دعا مانگی جاسکتی ہے، جیسے

حضرت شعیب بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے جہنم سے محفوظ رہنے کی دعا مانگی۔ ③ حجر اسود اور

کعبہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ ملزم کہلاتی ہے۔ اس جگہ کعبہ شریف کی عمارت سے سینہ اور پھر لگنا

مسنون ہے تاہم بھیڑ کے وقت دھکم پیل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ④ کعبہ شریف کی عمارت سے اس طرح ہلنا

صرف ملزم کے مقام پر مسنون ہے۔ کعبہ کے دوسرے حصوں سے اس طرح ہلنا مسنون نہیں۔

باب: ۳۶۔ حیض والی عورت طواف

کے سوا تمام اعمال حج ادا کر سکتی ہے

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي

الْمَنَاسِكِ إِلَّا الطَّوْفَ (التحفة ۳۶)

۲۹۶۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ

ہوئے تو ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم سرف کے

مقام پر یا سرف کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی

تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا؟“

میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو ایسی چیز

ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھی ہے۔ تو

۲۹۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ

أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرَفٍ أَوْ

قَرِيبًا مِنْ سَرَفٍ جِئْتُ. فَدَخَلَ عَلَيَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ: «مَا لَكَ؟

أَنْفَسْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ

۲۹۶۳۔ أخرجه البخاري، الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفست، ح: ۲۹۶۴ وغيره من حديث سفیان بن عیینة به،

ومسلم، الحج، باب بیان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرآن... الخ، ح: ۱۱۹/۱۲۱۱ من

حديث أبي بكر بن أبي شيبة به.

۲۵۔ ابواب المناسک حج مفروضے متعلق احکام و مسائل
کُتِبَ اللَّهُ عَلَيَّ بَنَاتِ آدَمَ . فَأَقْضِي الْمَنَاسِكَ حَجَّكَ سَارَ الْعَمَالِ اِذَا كَرَّمْتَ بَيْتَ اللَّهِ كَاطَافًا لَهَا ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِبَالَيْتٍ .
کرنا۔

قَالَتْ : وَصَّحَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ ام المؤمنین ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے ذبح کی۔

فوائد و مسائل: ① حج کے اعمال بنیادی طور پر مختلف مقامات پر (مٹی، حزدلفہ، عرفات میں) پھرنے اور ذکر و دعا پر مشتمل ہیں اور حیض و نفاس ان میں رکاوٹ نہیں۔ ② طواف کعبہ میں حیض و نفاس رکاوٹ بنتا ہے لیکن ان میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ③ اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں انسانی ضرورتوں اور کمزوریوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ④ قربانی میں جتنے زیادہ جانور ممکن ہوں قربان کرنا جائز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سواؤں کی قربانی دی تھی۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ باب: ۳۷۔ حج مفرد ادا کرنا

(التحفة ۳۷)

۲۹۶۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ۲۹۶۳ - حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ
وَأَبُو مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ : اللہ کے رسول ﷺ نے حج مفرد ادا کیا۔
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ .

فوائد و مسائل: ① حج کی تین قسمیں ہیں ان میں سے جس طریقے سے بھی حج ادا کیا جائے درست ہے۔ (حج افراد: اس میں حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔ مکہ شریف پہنچ کر جو طواف کرتے ہیں وہ طواف قدم کہلاتا ہے پھر احرام کھولے بغیر مکہ میں رہتے ہیں۔ یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) کو اسی احرام کے ساتھ مٹی کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں ظہر سے لے کر اگلے دن (۹ ذوالحجہ) کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرتے ہیں پھر سورج غروب ہونے تک ذکر الہی اور دعا و مناجات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ توقف (عرفات میں ٹھہرنا) حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ سورج غروب ہونے پر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے

۲۹۶۴۔ آخر جمہ وسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۲۱/۱۲۲ من حدیث مالک بہ، وهو فی الموطأ (یحیی: ۱/۳۳۵، أبو مصعب: ۱/۴۲۵، ۴۲۶، ح: ۱۰۷۶)۔

ہیں۔ وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرتے ہیں۔ رات مزدلفہ میں گزار کر صبح (دس ذوالحجہ کو) فجر کی نماز ادا کر کے وہاں ٹھہرے رہتے ہیں۔ کافی روشنی ہو جانے پر سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف چلتے ہیں۔ منیٰ پہنچ کر سورج نکلنے کے بعد بڑے حجرے کو سات کنکریاں مارتے ہیں، قربانی کرتے ہیں اور سر کے بال اترا کر احرام کھول دیتے ہیں اور اسی دن سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف کعبہ کرتے اور رات منیٰ میں واپس آ کر گزارتے ہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو منیٰ میں ٹھہرتے ہیں۔ ان تین دنوں میں روزانہ زوال کے بعد تینوں جہرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اگر کوئی شخص گیارہ بارہ جہرج کو کنکریاں مار کر واپس آنا چاہے تو اسکا ہے۔ حج افراد میں قربانی کرنا ضروری نہیں، ثواب کا باعث ہے۔ (اب حج قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھتے ہیں۔ مکہ پہنچ کر طواف اور سعی کرتے ہیں۔ یہ عمرہ بن جاتا ہے لیکن اس کے بعد بال اترا کر احرام نہیں کھولتے بلکہ احرام ہی میں رہتے ہیں۔ اسی طرح آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں اور وہ تمام کام کرتے ہیں جو حج افراد میں بیان ہوئے۔ حج قرآن کرنے والے میقات سے یا وطن سے قربانی کے جانور ساتھ لے آتے ہیں۔ (۱) حج تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھتے ہیں، مکہ شریف پہنچ کر طواف اور سعی کر کے بال چھوٹے کرا کے احرام کھول دیتے ہیں، پھر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ ہی سے احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان ادا کرتے ہیں۔ اور دس ذوالحجہ کو قربانی دیتے ہیں۔ جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ دس روزے رکھے، جن میں سے تین روزے ایام حج میں رکھنے ضروری ہیں۔ (۲) مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ کا ارادہ حج مفرد کا تھا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ارادہ بدل دیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا یہی مطلب ہے۔



۲۹۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ تَبِيصًا فِي جَعْفَرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۹۶۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد ادا کیا۔

۲۹۶۵- أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والافراد بالحج ... الخ، ح: ۱۵۶۲ وغيره، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز افراد الحج والتمتع والقران ... الخ، ح: ۱۱۸/۱۲۱۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بضم) ۱/۳۳۵، أبو مصعب: ۱/۳۱۶، ح: ۱۰۷۷.

۲۵۔ أبواب المناسك حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۹۶۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ وَ حَاتِمُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۹۶۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُسْتَكْدِرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا
بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ أَفْرَدُوا الْحَجَّ.

(المعجم ۳۸) - بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ (الحنفہ ۳۸)

باب: ۳۸۔ حج اور عمرے کو ملا کر
(ایک احرام کے ساتھ) ادا کرنا

۲۹۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
الْجَنْدَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ إِلَى مَكَّةَ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَيْتَكَ عُمْرَةً
وَحَجَّةً».

۲۹۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے سنا: «لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً» ”عمرہ اور حج
کے لیے حاضر ہوں۔“

۲۹۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا
۲۹۶۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

۲۹۶۶۔ [إسناده صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات"، وأصله في صحيح مسلم،
ج: ۱۲۱۸.

۲۹۶۷۔ [صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، القاسم بن عبد الله متروك وكتبه أحمد ونسبه إلى
الوضع"، ولم ينفرد به، أخرجه ابن أبي شيبة، كتاب الحج، من كان يرى الأفراد ولا يقرن، ح: ۱۴۳۰۲، بإسناد
صحيح عن الأسود قال: "أن أبا بكر وعمر (وعثمان) جردا" أي أفردا، وكذا نقله محمد بن سيرين وشعبة وغيرهما،
وثبت التمتع والقرآن فالكل صحيح.

۲۹۶۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب إلهال النبي ﷺ وهدية، ح: ۱۲۵۱، من حديث يحيى به.
۲۹۶۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۸۲/۳ عن يحيى القطان عن حميد قال سمعت أنسًا به، وأخرجه مسلم: ۴۱۰

۲۵۔ ابواب المناسلک حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ بِمُعْمَرَةٍ وَحَجَّةٍ» اے اللہ! میں عمرہ اور حج کی بیک کہتا ہوں۔

فوائد و مسائل: ① یہ منورہ سے روانگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کا ارادہ حج مفرود کا تھا۔ ذوالحلیفہ میں

جب احرام باندھا تو حج قرآن کی نیت کر لی۔ ② عبادات کی نیت دل سے ہوتی ہے، لیکن حج اور عمرے میں دل کی نیت کا زبان سے اظہار مستحسن ہے۔ نماز اور روزہ وغیرہ میں زبان سے نیت کا اظہار سنت سے ثابت نہیں۔

۲۹۷۰۔ حضرت ضیاء بن معبد رحمہ اللہ سے روایت

ہے، انھوں نے کہا: میں ایک عیسائی آدمی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے حج اور عمرے کے لیے بیک کہا۔ قادیسیہ میں مجھے حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ اور زید بن صوحان رحمہ اللہ نے حج و عمرہ کے لیے بیک پکارتے سنا تو کہا: یہ شخص تو اپنے اوٹ سے بھی زیادہ کم عقل ہے۔ انھوں نے یہ بات کہہ کر مجھ پر گویا ایک پہاڑ کا بوجھ لا دیا۔ (ان کی بات سے مجھے بے انتہا پریشانی ہوئی۔) میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور سخت تنبیہ فرمائی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تیری رہنمائی (اللہ کی طرف سے) نبی ﷺ کی سنت کی طرف کی گئی۔ تجھے نبی ﷺ کی سنت کی راہ مل گئی۔

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، شَقِيقَ بْنِ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصُّبَّيَّ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا. فَأَسْلَمْتُ. فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أَهْلُ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا، بِالْقَادِسِيَّةِ. فَقَالَا: لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ. فَكَأَنَّمَا حَمَلَا عَلَيَّ جَبَلًا بِكَلِمَتَيْهِمَا. فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَأَقْبَلَ عَلَيَّهِمَا، فَلَا مَهْمَا. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هَدَيْتَ لِسَنَةَ النَّبِيِّ ﷺ. هَدَيْتَ لِسَنَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

ہشام نے اپنی حدیث میں کہا: راوی حدیث شقیق

نے کہا کہ میں اور مسروق رحمہ اللہ اکثر (صیبی بن معبد

قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ شَقِيقٌ: فَكَثِيرٌ

مَا ذَهَبْتُ، أَنَا وَمَسْرُوقٌ، نَسَأَلُهُ مِثْلَهُ.

۴۴: ح ۱۲۵۱ من طریق آخر عن حميد وغيره به.

۲۹۷۰۔ [مسندہ صحیح] أخرجه الحميدي (ح: ۱۸) بتحقيقه عن شعبان بن عيينة: ثنا عبد الله بن وهب في جزء ابن

عينة (ق: ۶)، وصححه ابن حبان، ح: ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، والدارقطني وغيرهما، وأخرجه أبو داود، ح: ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، وغيره من حديث منصور وغيره عن أبي وائل به.

۲۵۔ ابواب المناسک حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل
(سے) ان کے اس واقعے کے بارے میں سوال کرنے
کے لیے جاتے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
وَأَبُو مَعَاوِيَةَ وَ خَالِي يَغْلِي قَالُوا: حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ
قَالَ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَضْرَائِيَّةٍ.
فَأَسْلَمْتُ. فَلَمْ أَلْ أَنْ أَجْتَهِدَ. فَأَهْلَلْتُ
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں تھوڑی دیر پہلے
ہی عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ میں نے
(زیادہ سے زیادہ اور بہتر عبادت کی) پوری پوری کوشش
کی اچانچ میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھا..... پھر
مذکورہ بالا (حدیث) کی طرح بیان کیا۔

فوائد و مسائل: ① غلطی کرنے والے کو اچھے طریقے سے اس کی غلطی پر متنبہ کرنا چاہیے ورنہ اسے پریشانی
ہوتی ہے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبی بن معبد رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں دونوں حضرات کھجے میں تنبیہ فرمائی
تاکہ حضرت صبی رضی اللہ عنہ کی جودل آزاری ہوئی ہے اس کی خلافی ہو جائے اور وہ دونوں بزرگ بھی آئندہ فتویٰ
دینے میں احتیاط سے کام لیں۔ ③ حج قرآن مسنون ہے۔ ④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرے کی
ادائیگی جائز سمجھتے تھے البتہ ان کی نظر میں دونوں کو الگ سفر کے ساتھ ادا کرنا بہتر تھا اس لیے ان کا قرآن
سے منع کرنا افضل کی ترغیب کے لیے تھا اس لیے نہیں کہ قرآن یا تنبیہ ان کی رائے میں شرعاً ممنوع تھا۔

۲۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
مَعْبُدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.

۲۹۷۱۔ حضرت ابو طلحہ (زید بن سہل انصاری) رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو ملا کر
(حج قرآن) کیا۔

باب: ۳۹۔ حج قرآن کرنے

والے کا طواف

(المعجم ۳۹)۔ بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

(التحفة ۳۹)

۲۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
۲۹۷۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ

۲۹۷۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۸/۴ عن أبي معاوية به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف ابن أرمطة، وتليسه
تقدم، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶، ولم ينفرد بالخبر، وبنحوه رواه أنس بن مالك وغيره، انظر، ح: ۲۹۶۹، ۲۹۶۸،
وغيرهما، وأحاديث الأفراد أصح، انظر السنن الكبرى للبيهقي: ۱/۵، ۱۶-۹، والرد عليه، والله أعلم.
۲۹۷۲۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل لبث ابن أبي سليم تقدم، ح: ۲۰۸، وله شواهد عند مسلم،
ح: ۱۲۱۵ وغيره، وانظر الحديث الآتي.

۲۵۔ أبواب المناسك . حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا يُحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ حَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَبْلَانَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَطْفُفْهُوَ وَأَصْحَابُهُ لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ ، جِئِينَ قَدِيمُوا ، إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب (مکہ مکرمہ) تشریف لائے تو انہوں نے اپنے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا تھا۔

🌟 فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قارن (اور اسی طرح مفرد) کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کافی ہے جو وہ قدم (آنے) کے وقت کرتا ہے اس کے بعد اذوالحجہ کو اس کے لیے طواف افاضہ کرنا ضروری نہیں جیسے اس روز اس کے لیے سعی ضروری نہیں کیونکہ وہ سعی بھی پہلے طواف کے ساتھ کر چکا ہوتا ہے۔ لیکن شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ دیگر دلائل کی روشنی میں حج ترین قول یہ ہے کہ طواف افاضہ سب کے لیے ضروری ہے چاہے وہ متبوع ہو یا قارن یا مفرد البتہ دوبارہ سعی صرف متبوع کے لیے ہے۔ قارن اور مفرد کے لیے ایک ہی سعی کافی ہے جو کہ طواف قدم کے وقت ہی کر لی جاتی ہے۔



۲۹۷۳۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ : حَدَّثَنَا عَبْنُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الزُّرَيْجِيِّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حج قرآن کی نیت سے تشریف لائے تو بیت اللہ کے طواف کے ساتھ چکر لگائے اور صفا اور مروہ کے

۲۹۷۳۔ أخرجه مسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقِران... الخ، ح: ۱۲۱۳-۱۲۱۵ من طرق عن أبي الزبير به نحو المعنى، وحديث ابن ماجه مختصر جدًا * أشعث هو ابن سوار، ح: ۲۵۹.

۲۹۷۴۔ [صحيح] وقال أبو صيري: "هذا إسناده حسن، مسلم بن خالد مختلف فيه" قلت: ضعفه راجع، ولكن لحديثه شراهد، انظر، ح: ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۹ وغيرها.

جج متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

درمیان سعی کی پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

أَنَّهُ قَدِمَ قَارِنًا. فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْؤَةِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۹۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اور وہ احرام نہیں کھولے گا حتیٰ کہ حج پورا کر لے اور دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔“

۲۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كَفَى لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ. وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا».

باب: ۳۵۔ عمرے کے بعد حج تک

احرام کھول دینا

(المجموع ۴۰) - بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ (التحفة ۴۰)

۲۹۷۶۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عقیق پر یہ فرماتے سنا: ”میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجیے اور کیسے عمرہ حج میں داخل ہے۔“

۲۹۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْطَبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ يَنْبَغِي دُحَيْمًا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، [قَالَ]: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ: قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «هُوَ بِالْعَقِيقِ: «أَنَا نَبِي آتٍ مِنْ رَبِّي. فَقَالَ: صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ. وَقُلَّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». وَاللَّفْظُ لِدُحَيْمٍ.

اس روایت کے الفاظ امام ابن ماجہ کے استاذ رحیم

(عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی) کے ہیں۔

۲۹۷۵۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن القارن يطوف طوافاً واحداً، ح: ۹۴۸ من

حديث عبدالعزیز الدراوردی به، وقال: ”حسن غریب صحیح... الخ“، وله علة غير قاذحة.

۲۹۷۶۔ أخرجه البخاري، الحج، باب قول النبي ﷺ ”العقيق واد مبارك“، ح: ۱۵۳۴ من حديث الوليد به.

۲۵۔ أبواب المناسك حج تمتع سے متعلق احکام و مسائل

☀️ نوامد و مسائل: ① آنے والے سے مراد فرشتہ ہے جس نے آ کر بتایا کہ حج کے ساتھ عمرے کی نیت بھی کر لیجیے۔ ② حج میں عمرہ داخل ہونے کا ایک مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا جائز ہے جب کہ اہل عرب اس کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ حج قرآن میں حج اور عمرے کے لیے ایک ہی احرام ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے، یعنی حج کے اعمال ادا کرنے سے عمرے کے اعمال خود بخود ادا شدہ سمجھے جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ③ واوی عقیق مدینہ کے قریب چار میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۲۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسْرُورَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ جُعْثَمٍ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطْبًا فِي هَذَا الْوَادِي، فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۹۷۷۔ حضرت سراقہ بن جعثم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس واوی میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”سنو! عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے۔“

۲۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: إِنِّي أَحَدُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ. إَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ اعْتَمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. وَلَمْ يَنْتَهِ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَلَمْ يَنْزِلْ نَسْخُهُ. قَالَ فِي ذَلِكَ، بَعْدَ، رَجُلٌ بَرَأَيْهِ مَا شَاءَ أَنْ يَقُولَ.

۲۹۷۸۔ حضرت مطرف بن عبد اللہ بن فحیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے ایک حدیث سناتا ہوں شاید آج کے بعد (آئندہ زندگی میں) اللہ اس سے تجھے فائدہ دے۔ یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے چند افراد نے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمرہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا نہ اس کے منسوخ ہونے کا حکم نازل ہوا۔ اس کے بعد ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۲۹۷۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، إباحة فسخ الحج بعمره لمن لم يسق الهدي، ح: ۲۸۰۸ من حديث عبد الملك به، وقال البيهقي: "هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات إن سلم من الانقطاع" أي بين طاووس وسراقه، وناصبه جابر بن عبد الله الأنصاري عن سراقه به عند الطبراني: ۱۹۹/۷، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۶۴۸، وانظر الحديث السابق.

۲۹۷۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز التمتع، ح: ۱۲۲۶ من حديث الجريري به.

فوائد و مسائل: ① "شاید آئندہ زندگی میں فائدہ ہو۔" یہ اس لیے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع پسند نہیں کرتے اس لیے ابھی مناسب نہیں کہ ان کی مخالفت کی جائے کیونکہ حج قرآن بھی جائز ہے، البتہ بعد میں آپ حج تمتع کریں اور دوسروں کو بھی مسئلہ بتائیں کہ یہ جائز ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کے گھر کے افراد سے مراد ازواج مطہرات شامل ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "جب ہم لوگ (مکہ) آئے ہم نے کعبہ کا طواف کیا (اور سعی کی) جب نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی لے کر نہیں آیا وہ احرام کھول دے۔ تو جو لوگ قربانی نہیں لائے تھے انھوں نے احرام کھول دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی بیویاں قربانی نہیں لائی تھیں اس لیے انھوں نے احرام کھول دیا۔" (صحیح البخاری، الحج، باب التمتع والقرآن والإفراد بالحج.....) حدیث: (۱۵۹۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی حج تمتع کیا تھا۔ (صحیح البخاری، العمرة، باب منی یحل المعتمر، حدیث: ۱۷۹۲) ③ حج تمتع سے اجتناب کا فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف تھا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب فی التمتع بالحج، حدیث: ۱۷۱۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ منع کرتے تھے۔ (موطأ امام مالک، الحج، باب القرآن فی الحج، ۳۰۲/۱) لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ حج قرآن یا تمتع کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ کہتے تھے کہ عمرے کے لیے الگ سفر ہونا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ سب لوگ حج کے ساتھ عمرہ کر کے چلے جائیں اور سال کے باقی حصے میں کعبہ شریف کی رونق قائم نہ رہے۔

۲۹۷۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ انھیں ایک آدمی نے کہا: ابھی اپنے کچھ فتوے دینے سے اجتناب کیجیے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی غیر موجودگی میں امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بعد میں ان سے ملا اور دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ (تمتع) کیا ہے لیکن مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ لوگ رات کو درختوں سے عورتوں سے غلط کریں پھر صبح کوچ

۲۹۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح. وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنِي [أَبِي] قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُنْهَى بِالْمُتَمَتِّعَةِ. فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: رُوَيْدَكَ بَغْضَ فُتَيْكَ. فَإِنْكَ لَا تَذَرِي مَا أُحَدِّثُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فِي التُّسْلُكِ، بَعْدَكَ. حَتَّى لَقِيْتَهُ، بَعْدَ، فَمَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ

۲۵۔ أبواب المناسك

حج کی نیت صح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ. وَلَكِنِّي تَحَرُّتُ أَنْ يَظْلَمُوا بِهِنَّ مُعْرَبِينَ تَحْتَ الْأَرَاكِ. ثُمَّ يَرَوْحُونَ بِالْحَجِّ تَقَطُّرُ زُرُوسُهُمْ.

کے لیے روانہ ہو جائیں جب کہ ان کے سروں سے (نہانے کی وجہ سے پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوں۔

فوائد و مسائل: ① اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع کو شرعاً ممنوع نہیں سمجھتے تھے

② رسول اللہ ﷺ نے حج قرآن ادا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا ہے۔ اس سے تمتع کا لغوی معنی مراد ہے یعنی ایک سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ حاصل کرنا۔ یا یہ مطلب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ کے حکم سے تمتع کیا۔ آپ کے حکم کو کھل کے برابر قرار دیتے ہوئے یہ جملہ فرمایا۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ

باب ۴۱۔ حج کی نیت فسخ

(التحفة ۴۱)

(کر کے عمرے کی نیت) کرنا

۲۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۲۹۸۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض حج کی نیت سے (احرام باندھ کر) بلیک پکارا ہمارا ارادہ اس کے ساتھ عمرہ ملانے کا نہ تھا چنانچہ ہم ذوالحجہ کی چار راتیں گزرنے پر (چار تاریخ کو) مکہ پہنچے۔ جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (طواف اور سعی) کو عمرہ بتاویں اور (احرام کھول کر) عورتوں سے غلط کریں۔ ہم نے آپس میں کہا: عرفہ جانے میں صرف پانچ راتیں باقی ہیں۔ تو کیا ہم اس حال میں عرفہ جائیں گے کہ ہمارے مخصوص اعضاء سے سعی کے قطرے ٹپک رہے ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا نَخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ. فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَلَمَّا طَفَعْنَا بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَحْلِلَ إِلَى النِّسَاءِ. فَقُلْنَا مَا بَيْنَنَا: لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ. فَخَرَجُ إِثْبَاهَا وَمَذَاجِيرُنَا تَقَطُّرُ مَيِّيًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَبْرَهُكُمْ



۲۵۔ أبواب المناسك حج کی نیت حج کرنے سے متعلق احکام و مسائل

وَأَصْدَقُكُمْ. وَلَوْلَا الْهُدْيُ لَأَخْلَلْتُ فَقَالَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ: أُمْتُعِنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا، أَمْ لَا يَبِيدُ؟ فَقَالَ: «لَا بَلْ لَا يَبِيدُ إِلَّا بَيْدٌ».

سب سے بڑھ کر نیک اور سچا ہوں۔ اگر (میرے ساتھ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالکؓ نے فرمایا: کیا یہ حج (کی اجازت) صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کی گئی ہو تو بعد میں نیت تبدیل کر کے عمرے کی نیت کی جاسکتی ہے۔ ② جس کام کی شریعت نے اجازت دی ہے اسے نامناسب سمجھنا کوئی نیکی نہیں۔ ③ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج تمتع نہیں کر سکتا۔

۲۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَحْمِسَ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، [حَتَّى] إِذَا قَدِمْنَا وَدَنَوْنَا، أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجُلَ. فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ. إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ، دُجِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ بَقَرٍ. فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

۲۹۸۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینے سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم چلے اور (مکہ شریف کے) قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دے دیا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے۔ سب لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے اس کے جس کے پاس قربانی تھی۔ جب قربانی کا دن آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا اور بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (گائے کی) قربانی کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① حدیث: ۳۴۵ میں صراحت ہے کہ اس موقع پر اہمات المؤمنین کی طرف سے مشرکہ طور پر ایک گائے کی قربانی دی گئی تھی۔ ② ایک گھر والوں کی طرف سے ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کافی ہے اگرچہ ان کی تعداد سات سے زیادہ ہو۔

۲۹۸۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن، ح: ۱۷۰۹، وغيره، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام... الخ، ح: ۱۲۱۱/۱۲۵ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به.

۲۹۸۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

٢٩٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،
 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجَ [عَلَيْنَا]
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. فَأَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ.
 فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «اجْعَلُوا حَجَّتَكُمْ
 عُمْرَةً» فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ
 أَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ. فَكَيْفَ نَجْعَلُهَا عُمْرَةً.
 قَالَ: «انْظُرُوا مَا أَمُرُكُمْ بِهِ، فَاَفْعَلُوا» فَرَدُّوا
 عَلَيْهِ الْقَوْلَ. فَغَضِبَ. فَاِنْطَلَقَ. ثُمَّ دَخَلَ
 عَلَى عَائِشَةَ غَضَبَانِ. فَرَأَتْ الْغَضَبَ فِي
 وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: مَنْ أَغْضَبَكَ؟ أَغْضَبَهُ اللَّهُ
 قَالَ: «وَمَا لِي لَا أَغْضَبُ وَأَنَا أَمُرُ أَمْرًا فَلَا
 أُتَمُّعُ؟».

🌞 **فائدہ:** مذکورہ روایت محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم اگر کسی دوسری سند سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو اذکار پید ہوا گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے براہ راست حکم سن کر بھی تعمیل کیوں نہ کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں دیکھا تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرح احرام میں رہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اتباع ہو سکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوبارہ وہی بات اس لیے عرض کی کہ شاید رسول اللہ ﷺ انھیں احرام نہ کھولنے کی اجازت دے دیں ورنہ ان سے حکم عدولی کا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۲۹۸۳- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ : ۲۹۸۳- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

٢٩٨٢- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤/٢٨٦ عن أبي بكر بن عباس به، وهو في السنن الكبرى للنسائي: ٥٦/٦، ح: ١٠١٧٦ وابن عياش ضعيف كما تقدم، ح: ٢٣٤٣ وانظر، ح: ٤٦، ١٠٣٩ لتدليس شيخه واختلافه.

٢٩٨٢- أخرجه مسلم، الحج، باب بيان أن المحرم بعمرة لا يتحلل بالطواف قبل السعي... الخ، ج: ١٢٣٦ من ٤١

۲۵- أبواب المناسك

حج کی نیت فتح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھ کر روانہ ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ احرام باندھے رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے)۔“ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا اس لیے میں نے احرام کھول دیا۔ اور (میرے شوہر) حضرت زبیر کے پاس قربانی کا جانور تھا اس لیے انھوں نے احرام نہ کھولا۔ میں نے اپنے (عام) کپڑے پہن لیے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی۔ انھوں نے کہا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ میں نے کہا: کیا آپ کو یہ خطرہ ہے کہ میں آپ پر کود پڑوں گی؟

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مَنصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي، فَلْيَحْلِلْ» قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَذِي فَأَحْلَلْتُ. وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَذِي، فَلَمْ يَحْلِلْ. فَلَبِسْتُ نِيَابِي وَجِلْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قُومِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَحْشَى أَنْ آيِبَ عَلَيْكَ؟

باب: ۴۳- کیا حج فتح کرنے کا حکم صرف صحابہ کے لیے تھا؟

(المعجم ۴۲) - بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَشَحَّ الْحَجَّ لَهُمْ خَاصَّةً (التحفة ۴۲)

۲۹۸۳- حضرت بلال بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج (کی نیت) کو فتح کر کے عمرہ بنا دینا صرف ہمارے لیے خاص حکم ہے یا سب لوگوں کے لیے عام حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ خاص طور پر ہمارے لیے ہے۔“

۲۹۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ فَشَحَّ الْحَجَّ فِي الْعُمْرَةِ، لَنَا خَاصَّةً؟ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ لَنَا خَاصَّةً».

حدیث ابن جریر ج ۵

۲۹۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمره، ح: ۱۸۰۸ من حديث الدراوردي به، والحديث ضعفه أحمد وغيره * الحارث بن بلال مستور.

۲۵۔ ابواب المناسک

۲۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

۲۹۸۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

نے فرمایا: حج میں تیش کرنا صرف حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام کے لیے تھا۔

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَتْ الْمُنْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

فائدہ: یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے جو درست نہیں کیونکہ حدیث ۲۹۸۰ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

بیان ہو چکا ہے کہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔ ممکن ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہو

نہ کسی صحابی سے سنا ہو۔ یا اگر کسی صحابی سے سنا ہے تو ممکن ہے کسی وجہ سے اس پر اطمینان نہ ہوا ہو۔ واللہ اعلم۔

باب: ۳۳۔ صفا اور مروہ کے

(المعجم ۴۳) - بَابُ السَّمِيِّ بَيْنَ الصَّفَا

درمیان سعی کرنے کا بیان

وَالْمَرْوَةِ (التحفة ۴۳)

۲۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۲۹۸۶۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس بات کو گناہ نہیں سمجھتا کہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہ

لگاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (تو یہ) فرماتا ہے: هَؤُلَاءِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةُ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ

”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے بیت اللہ کا حج یا عمرہ

کرنے والے پر ان کا چکر لگانے (سعی کرنے) میں کوئی حرج نہیں۔“ اگر وہ بات درست ہوتی جو تم کہتے

ہو تو (اللہ کا ارشاد) اس طرح ہوتا: هَؤُلَاءِ جُنَاحٌ عَلَيْهِ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطَّوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: هَؤُلَاءِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةُ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ [البقرة: ۲۵۸]

وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أَنْزَلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوا إِذَا أَهْلَوْا، أَهْلَوْا لِمَنَاقِبَةٍ. فَلَا يَجِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ

وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أَنْزَلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوا إِذَا أَهْلَوْا، أَهْلَوْا لِمَنَاقِبَةٍ. فَلَا يَجِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ

وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أَنْزَلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوا إِذَا أَهْلَوْا، أَهْلَوْا لِمَنَاقِبَةٍ. فَلَا يَجِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ

وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أَنْزَلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوا إِذَا أَهْلَوْا، أَهْلَوْا لِمَنَاقِبَةٍ. فَلَا يَجِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ



۲۹۸۵۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز التمتع، ح: ۱۲۲۴ من حديث أبي معاوية به.

۲۹۸۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب بيان أن السمي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، ح: ۱۲۷۷ عن ابن أبي شيبه به.

۲۵۔ ابواب المناسک

صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے متعلق احکام و مسائل

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ. فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ. فَلَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.

آن لَا يَطُوفُ بِهِنَّ" ان کا چکر نہ لگائے میں کوئی حرج نہیں۔" یہ آیت تو انصار کے بعض لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ جب لیک پکارتے تھے تو مناة (بت) کے نام سے لیک پکارتے تھے پھر (ان کے خیال میں) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کے لیے (مکہ شریف) آئے تو انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میری عمر کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج مکمل تسلیم نہیں کرتا جو صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہ لگائے۔

نوائد و مسائل: ① قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے اسباب نزول کا بھی علم ہونا چاہیے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کا صحیح فہم رکھتے تھے خاص طور پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تفسیر میں بلند مقام حاصل ہے۔ ③ عربوں نے دور جاہلیت میں بہت سی بدعات ایجاد کر لی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے عبادت کے صحیح طریقے بتا دیے۔ ④ عبادت میں بدعت سے اجتناب ضروری ہے۔ ⑤ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا حج اور عمرے کا رکن ہے۔

۲۹۸۷۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت شیبہ (بن عثمان) رضی اللہ عنہ کی ام ولد رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”سگریزوں والی زمین صرف دوڑ کر ہی طے کی جائے۔“

۲۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْمَرَةَ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ وَلَدِ إِسْحَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا يَطْفُحُ الْأَطْفَحُ إِلَّا شِدًّا».

۲۹۸۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۶ من حديث هشام به، ورواه حماد بن زيد، والنسائي، مناسك الحج: ۱۷۷، ح: ۲۹۸۳ عن بديل عن حكيم عن امرأة صفية عن امرأة (صحابة) به، وإسناده صحيح.

۲۵- أبواب المناسك - عمرے سے متعلق احکام ومسائل

🌞 فوائد ومسائل: ① أَبَطَحَ (سنگریزوں والی زمین) سے مراد صفا اور مردہ کے درمیان کی وادی ہے۔
⑦ سہی کی جگہ صفا اور مردہ دونوں پہاڑیوں کے درمیان ہے۔ پہاڑیوں پر چڑھتے یا ان سے اترتے وقت دوڑنا مسنون نہیں۔ ⑧ آج کل سہی کی جگہ کو ہوار کر کے پختہ راستہ بنا دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جتنی جگہ ہوار تھی اس کی حد بندی سبز نشانوں سے کر دی گئی ہے۔ یہ نشان میلین اُخْضَرُیْن کہلاتے ہیں۔ ان کے درمیان دوڑنا چاہیے۔ باقی فاصلہ عام رفتار سے طے کرنا چاہیے۔ ⑨ موجودہ عمارت میں اوپر کی منزل میں بھی سہی کی جاسکتی ہے۔ وہاں بھی سبز رنگ سے دوڑنے کی جگہ کا تعین کر دیا گیا ہے۔

۲۹۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ ابْنِ جُمُهَانَ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: إِنْ أَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْلُى. وَإِنْ أَمَشَ، فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي. وَأَنَا سَنَجُ كَثِيرٌ.
۲۹۸۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اگر میں صفا اور مردہ کے درمیان دوڑوں تو (یہ درست ہے کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس مقام پر) دوڑتے دیکھا ہے۔ اور اگر (عام رفتار سے) چلوں تو (یہ بھی درست ہے کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بڑی عمر کا بوڑھا آدمی ہوں (اس لیے دوڑنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔)

🌞 فوائد ومسائل: ① صفا اور مردہ کے درمیان سہی کے دوران میں وادی میں (سبز نشانوں کے درمیان) دوڑنا سنت ہے۔ ② اگر کوئی شخص بوہا پے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے دوڑ نہ سکے تو عام رفتار سے بھی سہی کا فرض ادا کر سکتا ہے۔ ③ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بوہا پے کا ذکر کر کے اپنا عذر واضح کیا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ عذر نہ ہو تو دوڑنا ہی چاہیے۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْعُمْرَةِ (التحفة ۴۴) باب: ۳۳- عمرے کا بیان

۲۹۸۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا ۲۹۸۹- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۸۸- [حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب أمر الصفا والمروة، ح: ۱۹۰۴ من حديث عطاء به، وقال الترمذي، ح: ۸۶۴ 'حسن صحيح' قلت: رواه جماعة عن ابن السائب به، منهم سفیان الثوري، (النسائي) وكثير ابن جهمان وثقه الجمهور.

۲۹۸۹- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۷۰/۷، ح: ۶۷۱۹ من حديث هشام به، وقال: "نفرد به هشام بن عمار"، وقال البرصيري: "هذا إسناد ضعيف، عمر بن قيس المعروف بسندل ضعفه أحمد، وابن معين، والفلاس، وأبو زرعة، والبخاري، وأبو حاتم، وأبو داود، والنسائي وغيرهم، والحسن، ۴۴

۲۵- أبواب المناسك

الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى النُّخَسِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ».

..... عمر سے متعلق احکام و مسائل
ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”حج جہاد ہے اور عمرہ نفلی عبادت ہے۔“

۲۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئْنَا غَتَمَرَ، فَطَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ. وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَا يَضِيبُهُ أَحَدٌ بِسِيَةٍ.

۲۹۹۰- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے طواف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ہم مکہ والوں سے آپ ﷺ کی حفاظت کے لیے آڑ بنے تھے تاکہ کوئی آپ کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچائے۔



نَوَائِدُ مَسَائِلَ: ① ذوالقعدہ ۶ھ میں طے پانے والے صلے کے معاہدے (صلح حدیبیہ) میں یہ طے پایا تھا کہ مسلمان اس سال عمرہ نہیں کریں گے تاہم اگلے سال وہ عمرہ کرنے کے لیے آسکیں گے۔ اس شرط کے مطابق ذوالقعدہ ۷ھ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔ اس سفر میں دو ہزار مرد اور ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور بچے بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس عمرے کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔ (فتح الباری: ۱/۲۷۷) ② اس موقع پر مشرکین اپنے گھروں سے نکل کر جبل قعیقہ ان پر جمع ہو گئے تھے تاہم خطرہ تھا کہ کوئی مشرک دعوے سے رسول اللہ ﷺ کو گزند پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ ③ ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ پر توکل کے منافی نہیں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ آپ کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے پر تیار رہتے تھے۔

(المعجم ۴۵) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ
(التحفة ۴۵)

۲۹۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

۲۹۹۱- حضرت وہب بن خنیش رضی اللہ عنہ سے روایت

الراوي عنه: ضعيف.

۲۹۹۰- أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة الحديبية، ح: ۴۱۸۸ عن ابن نمير به.

۲۹۹۱- [صحيح] أخرجه أحمد: ۱/۱۷۷، ۱۸۶ عن وكيع به، وصححه البوصيري * الثوري عن، تقدم،

☀ فوائد و مسائل: ① ماہ رمضان میں ہر عمل کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عمرے کا ثواب بھی بڑھ کر حج کے برابر ہو جاتا ہے۔ ② ماہ رمضان میں موقع ملے تو ضرور عمرہ کرنا چاہیے۔ ③ عمرہ ثواب میں حج کے برابر ہے تاہم یہ فرض حج کا متبادل نہیں۔ جس شخص پر حج فرض ہو اسے حج ہی کرنا ضروری ہے رمضان کے عمرے سے حج کا فرض ادا نہیں ہو جاتا۔

۲۹۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۹۹۳- حضرت ہرم بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،
وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،
جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ رِزْدَ الرِّعَافِيِّ، عَنِ
الشَّعْبِيِّ، عَنْ هَرَمِ بْنِ حَبِشٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ
حَجَّةً».

۲۹۹۳- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: ۲۹۹۳- حضرت ابو مفضل (پیشم انصاری) رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“

ح: ١٦٢، ولحديثه شواهد كثيرة عند البخاري، ح: ١٧٨٢، ومسلم، ح: ١٢٥٦، وغيرهما، وانظر، ح: ٢٩٩٥.

٢٩٩٢- [صحيح] أخرجه أحمد: ٤/ ١٧٧ من حديث داود به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف داود ابن يزيد بن عبد الرحمن الزعافري"، والحديث السابق شاهد له.

٢٩٩٣- [صحيح] أخرجه الترمذي، المعجم، باب ما جاء في عمرة رمضان، ح: ٩٣٩ من طريق آخر عن أبي إسحاق، به، وقال: 'حسن غريب' * جارة تقدم، ح: ٧٤٠، وإبراهيم تقدم، ح: ١٤٩٥، ولم يفرده به، وأبو إسحاق عنن، تقدم، ح: ٤٦، وح: ٢٩٩١ شاهد له.

۲۵۔ ابواب المناسک عمرے سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“
عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.

۲۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“
عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.

باب: ۴۶۔ ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي

الْقَعْدَةِ (التفحة ۴۶)

۲۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے سوا (کسی اور مہینے میں) عمرہ نہیں کیا۔
قَالَ: لَمْ يَغْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

۲۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے سوا (کسی اور مہینے میں) عمرہ ادا نہیں فرمایا۔
عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَغْتَمِرْ

۲۹۹۴۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱/۱۴۲، ح: ۱۱۲۹۹ من حديث أبي معاوية (وغیره) به * وابن أوطاة تقدم، ح: ۱۱۲۹، ۴۹۲، وانظر الحديث الآتي.

۲۹۹۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۳۹۷ عن أحمد بن عبد الملك به، وعلقه البخاري، ح: ۱۸۶۳ (جزاء الصيد).

۲۹۹۶۔ [صحیح] * ابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، والحديث الآتي شامد له.

۲۹۹۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/۱۴۳ عن ابن نمير به إلا أنه قال: "في ذي الحجة" بدل "ذي القعدة"، وله تراجم عند مسلم، ح: ۱۲۵۳، والبخاري، ح: ۱۷۷۸، وغيرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك عمرے سے متعلق احکام و مسائل رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل عرب زمانہ جاہلیت میں ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا گناہ سمجھتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بار بار ذوالقعدہ میں عمرہ کیا تا کہ لوگوں کے ذہنوں سے دور جاہلیت کا اثر اچھی طرح ختم ہو جائے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے آخری حج کے ساتھ جو عمرہ ادا فرمایا وہ پردہ اتوار ۴ ذوالحجہ ۱۱ھ کو ادا فرمایا۔ (الرحیق المختوم صفحہ الرحمن مبارک پوری صفحہ ۶۱۵) اسے ذوالقعدہ میں اس لیے شمار کر لیا گیا کہ مدینہ منورہ سے رسول اللہ ﷺ ذوالقعدہ کے مہینے میں روانہ ہوئے تھے جب کہ اس مہینے کے چاروں باقی تھے۔ (الرحیق المختوم ص ۶۱۴)

(المعجم ۴۷) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ
(التحفة ۴۷)

۲۹۹۸۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: رسول اللہ ﷺ نے کس مہینے میں عمرہ کیا؟ انھوں نے فرمایا: رجب میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا۔ اور جب بھی عمرہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

۲۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ يَحْيَى بْنِ أَبِي قَابِيتٍ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ: فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فِي رَجَبٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَجَبٍ قط. وَمَا اعْتَمَرَ إِلَّا وَهُوَ مَعَ [نَعْنِي ابْنَ عُمَرَ].



🌞 فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس معاملے میں بھول ہو گئی اس لیے انھوں نے یہ بات یقین کے انداز سے بیان نہیں فرمائی۔ مذکورہ بالا سوال خود حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا جب کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب تشریف فرما تھے اور ام المومنین نے ان کا سوال اور جواب سنا۔ اس پر عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سے تصدیق چاہی تو انھوں نے حجرے کے اندر سے مذکورہ بالا جواب دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین کی یہ بات سن کر خاموش رہے نہ انکار کیا نہ اقرار۔ (صحیح مسلم، الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ و زمانہ حج، حدیث: ۱۲۵۳)

۲۹۹۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في عمرة رجب، ح: ۹۳۶ عن أبي كريب به، وقال: 'غريب' * حبيب لم يسمع من عروة، أخرجه مسلم، ح: ۱۲۵۵ من طريق آخر عن عروة بن الزبير به، وبه صح الحديث.

۲۵۔ أبواب المناسك عمرے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۴۸) - بَابُ الْمُعْمَرَةِ مِنَ التَّعْمِيمِ
(التحفة ۴۸)

۲۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَأَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
ابْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ، قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ
يُؤَدَّ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّعْمِيمِ.

۳۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ. تَوَافَى هَلَالٌ ذِي الْحِجَّةِ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ
بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلِلْ. فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ
لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ».

قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَ
بِعُمْرَةٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ. فَكُنْتُ
أَنَا وَمَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ.

باب: ۳۸۔ تعمیم سے (احرام باندھ کر)
عمرہ کرنا

۲۹۹۹۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو
اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر تعمیم سے عمرہ کرا دیں۔

۳۰۰۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: ہم لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے اور ذوالحجہ کا
چاند چڑھنے ہی والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم
میں سے جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے باندھ
لے۔ اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کی نیت
سے ایک پکارتا۔“

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو لوگوں میں سے کسی نے
عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔
میں عمرے کا احرام باندھنے والوں میں شامل تھی۔

۲۹۹۹۔ أخرجه البخاري، العمرة، باب عمرة التعميم، ح: ۱۷۸۴ من حديث سفیان بن عیینة به، ومسلم، الحج،
باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز افراد الحج والتمتع والقران ... الخ، ح: ۱۲۱۲ عن ابن أبي شيبة وغيره به.
۳۰۰۰۔ أخرجه البخاري، العمرة، باب العمرة ليلة الحصة وغيرها، ح: ۱۷۸۳ من حديث هشام به، ومسلم،
الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز افراد الحج والتمتع والقران ... الخ، ح: ۱۱۹/۱۲۱۱ عن ابن أبي
شيبه به.

۲۵۔ ابواب المناسک عمرے سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے فرمایا: ہم لوگ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ شریف پہنچ گئے۔ ابھی میں حیض سے تھی کہ عمرے کا دن آ پہنچا۔ اور میں نے ابھی عمرے کا احرام نہیں کھولا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے صورت حال عرض کی تو آپ نے فرمایا: ”اپنا عمرہ رہنہ دوسرے بال کھول کر کٹھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔“

قَالَتْ: فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ. فَأَذْرَكْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَجِلْ مِنْ عُمْرَتِي. فَتَسَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتِكَ، وَانْقُضِي رَأْسَكَ، وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ».

انہوں نے فرمایا: میں نے ایسے ہی کیا۔ جب حصبہ کی رات آئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ وہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر تنہا لے گئے۔ (اور میں نے وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔) چنانچہ میں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا۔ اس طرح اللہ نے ہمارا حج اور ہمارا عمرہ دونوں پورے کر دیے اور اس میں نہ قربانی تھی نہ صدقہ اور نہ روزے۔

قَالَتْ: فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ. وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرَدَفَنِي وَخَرَجَ إِلَيَّ التَّنْعِيمَ. فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَذْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ.



🌞 فوائد و مسائل: ① تعہیم ایک مقام ہے جو مکہ سے قریب ترین ہے۔ آج کل اسے مسجد عائشہ کہتے ہیں۔

② نبی اکرم ﷺ تیرہ ذوالحجہ کو ریحہ جرات سے فارغ ہو کر مٹی سے روانہ ہوئے اور وادی الطح، یعنی خیف بنی کنانہ میں ٹھہرے۔ اسی کو وادی ٹھب بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں اسی مقام پر ادا کیں۔ اور عشاء کے بعد کچھ آرام فرما کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور طواف و دارع ادا فرمایا۔ (الرحیق المختوم، ص: ۶۲۰) ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن عذر حیض کی وجہ سے عمرہ کیے بغیر حج کا احرام باندھنا پڑا۔ اس طرح کی صورت حال میں عمرے کے اعمال ادا کیے بغیر حج اور عمرہ دونوں ادا سمجھے جاتے ہیں۔ ④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ وہ باقاعدہ عمرہ بھی ادا کریں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کے بھائی کے ساتھ عمرے کے لیے بھیج دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ سے حسن سلوک کا اظہار تھا۔ ⑤ تعہیم یا مسجد عائشہ کوئی میقات نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دل جوئی کے لیے ان کو وہاں سے احرام باندھ کر آ کر عمرہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس سے زیادہ سے زیادہ ایسی ہی (حائضہ) عورتوں کے لیے عمرے کی اجازت ثابت ہوتی ہے نہ کہ مطلقاً ہر شخص کے لیے وہاں

۲۵۔ ابواب الصائتک - عمرے سے متعلق احکام و مسائل

سے احرام باندھ کر بار بار عمرہ کرنے کی جیسا کہ بہت سے لوگ وہاں ایسا کرتے ہیں اور اسے ”چھوٹا عمرہ“ قرار دیتے ہیں۔ یہ رواج یا استدلال بے بنیاد ہے۔ ⑤ حج کے بعد عمرہ کرنے سے حج تمتع نہیں بنتا بلکہ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے حج تمتع بنتا ہے۔ پہلے عمرے کی وجہ سے قربانی دی گئی۔ اس دوسرے عمرے کی وجہ سے کوئی قربانی نہیں دی گئی۔ نہ اس کا تبادلہ فیروزوں کی صورت میں ادا کیا گیا۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ
بَاب: ۳۹۔ بیت المقدس سے
عمرے کا احرام باندھنا

۳۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، غُفِرَ لَهُ».

۳۰۰۱۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کیا اسے بخش دیا جائے گا۔“

۳۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي شَيْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلُهَا مِنَ الذُّنُوبِ».

۳۰۰۲۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کیا وہ اس کے سابقہ تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

قَالَتْ: فَخَرَجَتْ أُمِّي مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِعُمْرَةٍ.

ام المومنین نے فرمایا: چنانچہ میں (بیت المقدس سے) عمرے کے لیے روانہ ہوئی۔

۳۰۰۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/۱۶۱ عن ابن أبي شيبة به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۲۱، والمندري، الترغيب: ۲/۱۹۰، وضمه البخاري وغيره من الحفاظ، والقول قولهم، والله أعلم * أم حكيم حكيمة بنت أمية بن الأخنس وثقها ابن حبان وحده.

۳۰۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في المواقيت، ح: ۱۶۷۱ من طريق آخر عن يحيى ۴۴

۲۵- أبواب المناسك ... توقف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۵۰) - باب: کَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ (التحفة ۵۰)

باب: ۵۰- نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

۳۰۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ
عُمَرٍ عُمَرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَعُمَرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ
قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجَعْفَرَانَةِ، وَالرَّابِعَةَ الَّتِي
مَعَ حَجَّتِهِ.

۳۰۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے: حدیبیہ کا عمرہ، اگلے سال عمرہ القضاء تیسرا جعرانہ سے اور چوتھا وہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

فوائد و مسائل: ① صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ چودہ سو صحابہ کے ساتھ مکہ کی ذوالقعدہ کو مدینہ سے روانہ ہوئے۔ مکہ شریف کے قریب حدیبیہ کے مقام پر مشرکین نے آپ کو روک دیا۔ جب فریقین میں مذاکرات کے بعد طے ہوا کہ مسلمان اگلے سال عمرے کے لیے آسکتے ہیں چنانچہ وہیں احرام کھول کر قربانیاں کر کے مسلمان واپس آ گئے۔ اس سفر میں اگرچہ عملی طور پر عمرہ ادا نہیں ہو سکا تاہم اس کا ثواب مل گیا اس لیے اسے عمرہ شمار کیا جاتا ہے۔ ② عمرہ القضاء سے مراد وہ عمرہ ہے جو حدیبیہ میں طے پانے والے معاہدے کے مطابق ادا کیا گیا۔ صلح حدیبیہ کے سفر میں شریک صحابہ میں سے جتنے زندہ تھے سب اس عمرے میں شریک تھے ان کے علاوہ اور مسلمان بھی شریک ہو گئے۔ اس طرح دو ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ذوالقعدہ ۷ھ میں عمرہ کیا۔ ۳ شوال ۸ھ میں غزوہ حنین پیش آیا جس کی تکمیل غزوہ طائف سے ہوئی۔ اس سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ جعرانہ کے مقام پر ٹھہرے اور مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا۔ اس سے فارغ ہو کر جعرانہ ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ یہ عمرہ ذوالقعدہ ۸ھ میں کیا گیا۔ ③ چوتھا عمرہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے ساتھ کیا۔ اس کے لیے شکر کا آغاز ذوالقعدہ ۱۰ھ کے آخری ایام میں ہوا جبکہ عمرہ کی ادائیگی ۱۲ ذوالحجہ کو ہوئی۔

(المعجم ۵۱) - بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنَى

باب: ۵۱- منیٰ کی طرف روانگی

(التحفة ۵۱)

❖ الأَخْصِي بِهِ، وَانْظُرِ الْحَدِيثَ السَّابِقَ.

۳۰۰۳- [إِسْنَادٌ صَحِيحٌ] أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ، الْحَجَّاجُ، بَابَ الْعُمْرَةِ، ح: ۱۹۹۳ مِنْ حَدِيثِ دَاوُدَ بِهِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، ح: ۸۱۶ "حَسَنٌ غَرِيبٌ".

۲۵۔ ابواب الصائسک منی میں قیام سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِيَمِينِي، يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ، ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

۳۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ترویہ کے دن (۸ ذوالحجہ کو) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر (۹ ذوالحجہ کو) منی میں ادا کیں پھر عرفہ کی طرف روانہ ہوئے۔

🕌 فائدہ: رسول اللہ ﷺ منی سے عرفات کی طرف سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوئے اور مقام نمرہ پر جا کر ٹھہر گئے۔ سورج ڈھلنے پر نمرہ سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لے گئے۔ (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۷۳)

۳۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ الْخَمْسَ بِيَمِينِي، ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۳۰۰۵۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منی میں پانچ نمازیں پڑھتے تھے پھر لوگوں کو بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(المعجم ۵۲) - بَابُ التَّرْوِيلِ بِيَمِينِي

(التحفة ۵۲)

۳۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منی میں ایک گھر نہ بنا دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ منی اس شخص کے لیے اونٹ

۳۰۰۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الخروج إلى منى والمقام بها، ح: ۸۷۹ من حديث إسماعيل بن مسلم، تقدم، ح: ۳۰۱، وقال: [إسماعيل بن مسلم قد تكلموا فيه من قبل حفظه]، وله شواهد، منها الحديث الآتي.

۳۰۰۵۔ [إسناده حسن] * عبدالله العمري عن نافع قوي كما تقدم، ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶، وخالفه مالك فرواه موقوفاً، ولحديثه شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۳۰۰۶۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن منى مناخ من سبق، ح: ۸۸۱ من حديث وكيع به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴۶۶، ۴۶۷، ووافقه الذهبي * مسبوكة أم يوسف ۴۹،

۲۵۔ أبواب الناسك

أَلَا تَبْنِي لَكَ بَيْتًا؟ قَالَ: لَا. مَنِي مَنَّاخُ مِنْ سَبَقٍ.

۳۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَبْنِي لَكَ بَيْتًا يَبْنِيكَ؟ قَالَ: «لَا. مَنِي مَنَّاخُ مِنْ سَبَقٍ».

(المعجم ۵۳) - بَابُ الْغَدْوِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَافَاتِ (التحفة ۵۳)

۳۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُعَدِّنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْيَوْمِ، مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ. فَمِنَّا مَنْ يَكْبُرُ. وَمِنَّا مَنْ يَهْلُ. فَلَمْ يَبْعْ هَذَا عَلَى هَذَا. وَلَا هَذَا عَلَى هَذَا. وَرَبَّمَا قَالَ: هُوَ لَا عَلَى هُوَ لَا. وَلَا هُوَ لَا عَلَى هُوَ لَا.

۱۔ لم يعرفوا ابن خزيمة وضيعة، ووثقها الترمذي، والحاكم وغيرهما بتصحيح حديثها فحديثها حسن، وقيه إبراهيم بن مهاجر بن جابر، وهو حسن الحديث، واجمع نيل المقصود، ح: ۲۰۱۹، وأخرجه أبو داود، ح: ۲۰۱۹ من حديث إسرائيل به.

۳۰۰۷۔ [إسناده حسن] انظر الحديث السابق.

۳۰۰۸۔ أخرجه البخاري، النج، باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة، ح: ۱۶۵۹، ومسلم، الحج، باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة، ح: ۱۲۸۵ من حديث محمد بن أبي بكر به.

... منی سے روانگی سے حلق احکام و مسائل
بٹھانے (اور قیام کرنے) کی جگہ ہے جو پہلے (وہاں) پہنچ جائے۔“

۳۰۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منی میں ایک گھر نہ بنا دیں جہاں آپ کو سایہ حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں منی اس شخص کے لیے اونٹ بٹھانے (اور قیام کرنے) کی جگہ ہے جو پہلے (وہاں) پہنچ جائے۔“

باب: ۵۳۔ منی سے عرفات کی طرف روانگی

۳۰۰۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس دن (۹ ذوالحجہ کو) منی سے عرف کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیرات کہہ رہا تھا اور کوئی لیک پکار رہا تھا۔ نہ یہ اس پر تنقید کرتا تھا نہ وہ اس پر۔ یا یہ فرمایا: نہ یہ ان پر تنقید کرتے تھے نہ وہ ان پر۔



۲۵۔ ابواب المناسک

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل
نوافل و مسائل: ① مٹی سے عرفات جاتے وقت لیک پکارنا بھی جائز ہے اور تکبیرات کہنا بھی۔ ② یہ بھی درست ہے کہ آدمی کچھ دیر لیک پڑھے اور کچھ دیر تکبیرات کہے۔

باب: ۵۴۔ عرفات میں ٹھہرنا

بابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَفَةَ

(الصفحة ۵۴)

۳۰۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں وادی نمرہ میں ٹھہرتے تھے۔

۳۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: تَبَانَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِعَرَفَةَ فِي وَادِي نَمْرَةٍ.

حضرت سعید بن حسان بیان کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو (اس کے بعد حج کے دوران میں) اس نے آدمی بھیج کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: نبی ﷺ اس دن کس وقت (عرفات کے میدان میں) جاتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب وہ وقت آئے گا ہم روانہ ہو جائیں گے (اور تمہیں معلوم ہو جائے گا)۔ حجاج نے ایک آدمی بھیجا کہ دیکھے وہ کس وقت روانہ ہوتے ہیں۔

قَالَ: فَلَمَّا فَكَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيُّ سَاعَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزُورُ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا. فَأَرْسَلَ الْحَجَّاجُ رَجُلًا يَنْظُرُ أَيُّ سَاعَةٍ يَزْتَجِلُّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب (نمرہ سے) روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو فرمایا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں

فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَزْتَجِلَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَرُغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَرُغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَرُغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَلَمَّا

۳۰۰۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الحج، باب الرواح إلى عرفة، ح: ۱۹۱۴ من حديث وكيع * سعيد ابن حسان وثقه ابن حبان وحده، وأصل الحديث شواهد، منها حديث مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۲۵- أبواب المناسك

قَالُوا: هَذَا زَاعَتٌ، اِزْتَحَلَ .
قَالَ وَكَيْفَ: يَغْنِي رَاحَ .

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل
ذہلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج
ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ جب انھوں نے
کہا: ڈھل گیا ہے، تب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کی اصل صحیح مسلم (۱۲۸) میں ہے نیز سنن ابوداؤد (اردو حدیث: ۱۹۱۳- طبع دارالسلام) کی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً تو ضعیف ہے لیکن دیگر صحیح روایات سے حدیث میں مذکور مسئلے کی تائید ہوتی ہے کہ سورج ڈھلنے کے بعد عرفات کی حدود میں داخل ہونا چاہیے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:
(الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۹/۸، وصحيح أبي داود (مفصل)، حدیث: ۱۶۷۴)
② نو ذالحجہ کو سورج ڈھلنے سے پہلے وادی نمرہ میں ٹھہرنا چاہیے۔ یہ جگہ حرم کی حدود میں ہے اور عرفات سے شرق میں ہے۔ ③ سورج ڈھلنے کے بعد عرفات کی حدود میں داخل ہونا چاہیے۔ میدان عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے۔ ④ غلیفہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو تحریری حکم جاری کیا تھا کہ حج کے مسائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فتویٰ کے مطابق عمل کیا جائے اس لیے اس نے ان سے پوچھ کر عمل کیا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب التمهير بالرواح يوم عرفة، حدیث: ۱۶۶۰) ⑤ احکام کو چاہیے کہ علماء سے رہنمائی حاصل کریں اور لوگوں سے شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرائیں۔



(المعجم ۵۵) - بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ باب: ۵۵- عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ

(التحفة ۵۵)

۳۰۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ . فَقَالَ:

۳۰۱۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: ”یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“ اور عرفات سب ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

۳۰۱۰- [سناده ضعيف] أخرجه أبوداود، المعجم، باب الصلاة بجمع، ح: ۱۹۳۵ من حديث يحيى بن آدم به، وقال الترمذي، ح: ۸۸۵: 'حسن صحيح' ۵ سفيان الثوري تابعه المغيرة بن عبد الرحمن بن الحارث المخزومي عند أحمد: ۷۶/۱.

۲۵۔ ابواب المناک ... وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ .

۳۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ ،
عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ : كُنَّا وَفُوقًا فِي مَكَانٍ تَبَاعَدُهُ
مِنْ الْمَوْقِفِ . فَأَتَانَا ابْنُ مِرْزَبٍ فَقَالَ : إِنِّي
رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ . يَقُولُ : «كُونُوا
عَلَى مَسَاحِيرِكُمْ . فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ عَلَى إِذٍ مِنْ
إِذٍ ابْنِ إِدْرِيسٍ» .

۳۰۱۱۔ حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے فرمایا: ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جسے
آپ ٹھہرنے کی جگہ سے دور ہی قرار دے سکتے ہیں۔
حضرت ابن مرزب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہا: میں
تمہارے پاس اللہ کے رسول ﷺ کا پیغام لایا ہوں۔
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”اپنے اپنے مقام پر
ٹھہرے رہو۔ آج تم ابراہیم علیہ السلام کی ایک وراثت کے
حامل ہو۔“

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے دامن میں چٹانوں کے پاس ٹھہرے تھے۔ ② حاجی کے لیے
ضروری نہیں کہ عرفات میں اسی جگہ ٹھہرے جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے بلکہ وادیِ عرفہ کو چھوڑ کر پورے
میدانِ عرفات میں جہاں بھی جگہ ملے ٹھہر جائے۔ ③ ہماری شریعت میں حج کے احکام ومسائل حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی شریعت کے مطابق ہیں۔ اہل عرب نے ان میں جو تبدیلیاں کر لی تھیں یا جو بدعات ایجاد کر لی تھیں رسول اللہ
ﷺ نے اپنے عمل سے ان کی اصلاح کر کے صحیح طریقہ دکھا دیا۔

۳۰۱۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ : حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ .
وَارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ عُرْتَةَ وَكُلِّ الْمَزْدَلِفَةِ
مَوْقِفٌ . وَارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ مُحْصِرٍ . وَكُلِّ
بَنِي مُنَحَّرٍ . إِلَّا [مَا] وَرَاءَ الْعُقَيْبَةِ» .

۳۰۱۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرفات سب کا سب
ٹھہرنے کی جگہ ہے البتہ عرتہ کے فضی سے اوپر
رہو۔ مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے البتہ
وادیِ محسر کی نشیب سے اوپر رہو۔ مٹی سب کا سب
قریبانی کی جگہ ہے سوائے اس کے جو گھاٹی کے
پیچھے ہے۔“

۳۰۱۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الحج، باب موضع الوقوف بعرفة، ح: ۱۹۱۹ من حديث سفيان به،
وفالترمذي، ح: ۸۸۳ حسن صحيح، وصححه ابن عزيمة، ح: ۲۸۱۸، والحاكم: ۴۶۲/۱، والذهبي.
۳۰۱۲۔ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل القاسم بن عبد الله، تقدم، ح: ۲۹۶۷، وأصل الحديث
صحيح إلا «ما وراء العقبة»، وأخرجه مسلم، ح: ۱۲۶۸، وأبو داود، ح: ۱۹۳۷، وغيرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

❦ نوآئد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ [إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقْبَةِ] جملے کے علاوہ باقی روایت کی اصل صحیح مسلم (۱۲۱۸) اور سنن ابی داود (۱۹۰۷) ۱۹۳۶ (۱۹۳۷) میں ہے نیز دیگر محققین کی بھی اس روایت کی بابت یہی رائے ہے لہذا مذکورہ روایت [إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقْبَةِ] جملے کے علاوہ قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح ابی داود (مفصل) للالبانی، رقم: ۱۶۶۵، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، وضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی، رقم: ۶۵۰، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۰۱۳) ② وادیِ عمرہ عرفات کے قریب ہے عرفات میں شامل نہیں۔ نوذوالحجہ کو وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے ورنہ وقوف عرفات کا فرض ادا نہیں ہوگا اور حج فوت ہو جائے گا۔ ③ حج کی ادائیگی کے لیے عرفات میں ٹھہرنا ضروری ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی ٹھہر جائے۔ ④ سنت یہ ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت جمع اور قصر کر کے ادا کریں اور پھر عرفات میں دعا اور ذکر الہی میں مشغول رہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ ⑤ نوذوالحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا چاہیے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کرنی چاہئیں۔ ⑥ وادیِ محسر وہ وادی ہے جہاں ابرہہ کی فوجیں تباہ ہوئی تھیں اس لیے مزدلفہ میں ٹھہرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے کہ غلطی سے وادیِ محسر میں رات نہ گزاریں۔ ⑦ قربانی منیٰ میں کرنی چاہیے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب النحر فی منحر النبی ﷺ، معنی، حدیث: ۱۷۱۸) البتہ اگر کوئی شخص مکہ میں (حدود حرم کے اندر) قربانی کر لے تو بھی جائز ہے۔ (سنن ابی داود، المناسک، باب الصلاة بجمع، حدیث: ۱۹۳۷، وسنن ابن ماجہ، المناسک، باب الذبیح، حدیث: ۳۰۲۸)

(المعجم ۵۶) - بَابُ الدُّعَاءِ بِمَرْفَعَةٍ
(التحفة ۵۶)

۳۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ۳۰۱۳۔ حضرت عباس بن مرداس سلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے دن (وقوف کے دوران میں) اپنی امت کی بخشش کے لیے دعا فرمائی۔ (اللہ کی طرف سے) آپ کو جواب دیا گیا: میں نے انھیں بخش دیا، سوائے ظالم کے، کہ میں اس

۳۰۱۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الرجل يقول للرجل أشحك الله سنك، ح: ۵۲۳۴ من حديث عبد القاهر به مختصراً، والحافظ الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة مما ليس في الصحيحين، وذكره ابن الجوزي في الموضوعات: ۲ / ۲۱۴ عبد الله بن كنانة وأبوه مجهولان كما في التفریب وغيره.

بِالْمَغْفِرَةِ. فَأَجِيبَ: إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، مَا خَلَا الظَّالِمَ. فَأَنَّى أَخَذَ لِلْمَظْلُومِ بِنْتَهُ. قَالَ: «أَنَّى رَبُّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ. وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجِبْ [عَشِيَّتَهُ]. فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَغَادَ الدُّعَاءَ. فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا أَبَيَّ أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا. فَمَا الَّذِي أَضْحَكُكَ؟ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي، وَغَفَرَ لِأُمِّي، أَخَذَ التُّرَابَ فَيَجْعَلُ يَخْنُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَذْعُو بِالْوَيْلِ وَالتُّبُورِ. فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ».

سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت سے (اس کی مظلومیت کے بدلے میں نعمتیں) دے دے اور ظالم کو معاف کر دے۔“ اس دن آپ کی دعا قبول نہ ہوئی۔ صبح کو جب نبی ﷺ مزدلفہ میں تھے آپ نے دوبارہ دعا کی تو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یا مسکرا دیے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ایسے وقت آپ ہنسائیں کرتے تھے تو (آج) آپ کس لیے ہنسے ہیں؟ اللہ آپ کے دانتوں کو ہنسا رکھے! نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کو معاف کر دیا ہے تو اس نے خاک لے کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور چلانے لگا: ہائے جاہلی! ہائے خرابی! اس کی پریشانی (اور رونا پشنا) دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔“

۳۰۱۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُخَارِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ هُوسَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُولُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ [مِنْ] أَنْ يُنْتَقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ. وَإِنَّهُ لَيَذْنُو ثُمَّ يَذْنُو عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَبْأِيهِمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ: مَا أَرَادَهُمْ لَا؟».

۳۰۱۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن بندوں کو آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ عزوجل (بندوں سے) قریب ہوتا ہے پھر اور قریب ہوتا ہے پھر ان کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے اظہارِ فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟“

۲۵۔ أبواب المناسك وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① عرفے کا دن اللہ کی رحمت کا دن ہے اس لیے اس دن روزہ رکھنا مسنون ہے تاہم حاجیوں کے لیے یہ روزہ رکھنا منع ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے عرفات میں یہ روزہ نہیں رکھا تھا۔ (صحیح البخاری، الصوم، باب صوم یوم عرفۃ، حدیث: ۱۹۸۸) ② اللہ کا قریب ہونا اور کلام کرنا اس کی صفت ہے جس کی کیفیت بندوں کو معلوم نہیں۔ صفات الہی پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان صفات کو بندوں کی صفات سے مشابہت نہیں سمجھنا چاہیے۔ ③ حج میں بندے اللہ کی رضا اور رحمت کے حصول کے لیے عرفات میں جمع ہوتے ہیں اس لیے انہیں یہ رحمت و مغفرت حاصل ہو جاتی ہے۔

باب: ۵۷۔ جو شخص مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے (اس کا بھی حج ہو جاتا ہے)

(المعجم ۵۷) - بَابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ (التحفة ۵۷)

۳۰۱۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عمر دلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ کی خدمت میں نجد کے کچھ افراد حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو حج عزدہی (کانام) ہے۔ جو شخص مزدلفہ کی رات کو فجر کی نماز سے پہلے آگیا اس کا حج پورا ہو گیا۔ مئی کے دن تین ہیں پھر جو شخص دو دنوں میں جلدی سے (تیسرا دن بھی قیام کرے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک آدمی کو (سواری پر) بٹھالیا اور اس نے ان مسائل کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔

۳۰۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ. سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ الدَّيْلَمِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ. وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الْحَجُّ؟ قَالَ: «الْحَجُّ عَرَفَةَ. فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ. أَيَّامُ مَنَى ثَلَاثَةٌ. فَمَنْ تَعَلَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ» [البقرة: ۱۲۰۳] ثُمَّ أَرَدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يَنَادِي بِهَوٍّ.



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے محمد بن یحییٰ کے طریق سے

۳۰۱۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، فرض الوقوف بعرفة، ح: ۳۰۱۶ من حديث وكيعة، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۲۲، والحاكم: ۱/ ۴۶۳، ۴۶۴، والذهبي ۵ شذيان صرح بالسماع عند أبي داود، ح: ۱۹۴۹ وغيره.

۲۵- أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

بھی یہ روایت سابقہ حدیث کے ہم معنی ذکر کی ہے لیکن اس میں [شہدث رسول اللہ ﷺ] وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ [کی بجائے] أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِعَرَفَةَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ [کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ (مفہوم دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے۔)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ الدَّيْلِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِعَرَفَةَ. فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

راوی حدیث محمد بن یحییٰ نے کہا: میرے نزدیک سفیان ثوری کی اس سے بہتر اور کوئی حدیث نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: مَا أَرَى لِلثَّوْرِيِّ حَدِيثًا أَشْرَفَ مِنْهُ.

فوائد و مسائل: ① وقوف عرفات حج کا اہم ترین رکن ہے۔ جس کو یہ رکن بروقت ادا کرنے کا موقع مل گیا اس کا حج فوت نہیں ہوگا۔ اور جو شخص اتنا لیت ہو گیا کہ وہ وقت پر وقوف عرفات نہیں کر سکا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔ اگر استطاعت ہو تو دوبارہ حج کرے۔ ② وقوف عرفات کا اصل وقت نود و الحجب کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔ اس عرصے میں اگر کسی شخص نے چند منٹ بھی عرفات میں گزار لیے تو اس کا یہ رکن ادا ہو گیا۔ ③ جو شخص سورج غروب ہونے تک عرفات میں نہ پہنچ سکے وہ رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے عرفات میں حاضر ہو جائے تو اس کا بھی حج ہو جائے گا۔ اس کو چاہیے کہ عرفات میں تھوڑی دیر ٹھہر کر مزدلفہ آ جائے اور باقی رات وہاں گزارے۔

۳۰۱۶- حضرت عروہ بن مضر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حج کیا۔ وہ (عام) لوگوں تک اس وقت پہنچے جب لوگ مزدلفہ میں تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی سواری کو (طویل سفر کر کے) دبا کر دیا اور اپنی جان کو تھکا دیا۔ قسم ہے اللہ کی! میں نے کوئی نیلا نہیں

۳۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرَّسٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ سَجَّ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَذَرِكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَجْمَعُونَ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۳۰۱۶- [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب من لم يذرك عرفة، ح: ۱۹۵۰ من حديث إسماعيل بن، وقال الترمذي، ح: ۸۹۱، 'حسن صحيح'، وصححه ابن خزيمة: ۲۵۶/۴، وابن حبان، ح: ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، والحاكم، ۴۶۳/۱، والذهبي.

۲۵- أبواب الصائت

إِنِّي أَنْصَيْتُ رَاحِلَتِي. وَأَنْعَبْتُ نَفْسِي.
وَاللَّهِ! إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلِي إِلَّا وَقَعْتُ عَلَيْهِ.
فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ
شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ، وَأَقَاضَ مِنْ عَرَافَاتٍ،
لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قُضِيَ تَفَتُّهُ، وَتَمَّ
حَجُّهُ».

دُتوف عرفات سے متعلق احکام ومسائل
چھوڑا جس پر ٹھہرا نہ ہوں۔ تو کیا میرا حج ہو گیا؟ تو نبی
ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے ساتھ (مزدلفہ میں فجر
کی) نماز میں ملا اور وہ اس سے پہلے رات کو یا دن کو
عرفات سے ہو آیا ہے اس نے اپنا میل کچیل دور کر لیا
اور اس کا حج پورا ہو گیا۔“

فوائد ومسائل: ① ”اس نے میل کچیل دور کر لیا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طواف وغیرہ کے احرام
کھول سکتا ہے اور حجامت بنا کر نہا دھو کر کپڑے پہن سکتا ہے۔ ② حج کی ادائیگی کے لیے مقرر وقت میں
عرفات کی حاضری ضروری ہے۔

(المعجم ۵۸) - بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ
(التحفة ۵۸)

۳۰۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،
وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَسِيرُ جِئًا دَفْعَ عَنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ
الْعَتَقَ. فَإِذَا وَجَدَ فُجُوءَ، نَصَّ.

فوائد ومسائل: ① عَتَقَ اس درمیانی رفتار کو کہتے ہیں جو بہت آہستہ بھی نہ ہو اور زیادہ تیز بھی نہ ہو۔
② نَصَّ اونٹ کی تیز رفتار کو کہتے ہیں۔ ③ بھیڑ بھاڑ کے مقامات پر تیز رفتاری مناسب نہیں کیونکہ اس سے
دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ④ جانور سے اس کی طاقت کے مطابق ضرورت کے
مطابق زیادہ کام بھی لیا جاسکتا ہے لیکن یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کی جائے

روائی حدیث و کتب میں نے کہا: یعنی آپ درمیانی
رفتار سے تھوڑا سا تیز چلتے۔

۳۰۱۷- أخرجه البخاري، الصحيح، باب السير إذا دفع من عرفة، ح: ۱۶۶۶، ۲۹۹۹، ۴۴۱۳، ومسلم، الصحيح، باب
الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة... إلخ، ح: ۱۲۸۶ من حديث هشام بن



وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

بلکہ اس کے آرام کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

۳۰۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قریش کہتے تھے: ہم بیت اللہ کے پاس رہنے والے ہیں۔ ہم حرم (کی حدود) سے آگے نہیں جائیں گے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿هُمْ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ ”پھر وہاں سے واپس آؤ جہاں سے (دوسرے) لوگ واپس آئیں۔“

۳۰۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ قُرَيْشٌ: نَحْنُ قَوَاطِنُ الْبَيْتِ. لَا نَجَاوِزُ الْحَرَمَ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿هُمْ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾

[البقرة: ۱۹۹]

❦ فوائد و مسائل: ① حج کے لیے عرفات جانا ضروری ہے۔ ② شریعت میں اپنی طرف سے مسائل بنالینا درست نہیں۔ ③ حرم کے رہنے والوں کے لیے جو احکام دوسروں سے الگ ہیں وہ واضح کر دیے گئے ہیں مثلاً: حج تمتع کی قربانی یا اس کے متبادل کے طور پر دس روزے رکھنے کا حکم اہل حرم کے لیے نہیں۔ (البقرة: ۱۹۶)

باب: ۵۹- جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے وہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رک سکتا ہے

(المعجم ۵۹) - بَابُ التَّزْوِيلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ (التحفة ۵۹)

۳۰۱۹- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عرفات سے) واپس ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ اس گھاٹی کے پاس پہنچے جس کے پاس امیر قیام کرتے ہیں آپ سواری سے اترے اور پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے کہا: نماز افرمایا: ”نماز آگے ہوگی۔“ جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو اذان اور اقامت کھلوانی پھر مغرب

۳۰۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْلَبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ ثُرَيْبٍ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَفْضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغَ الشَّعْبَ الَّذِي يَبْرُلُ عِنْدَهُ الْأَمْوَاءُ، نَزَلَ فَبَالَ قَتَوَضًا. قُلْتُ: الصَّلَاةُ قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ»

۳۰۱۸- [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها، ح: ۸۸۴ من طريق آخر من هشام به، وقال: "حسن صحيح".

۳۰۱۹- أخرجه مسلم، الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة، ح: ۱۲۸۰/۲۷۸، ۲۷۹ من حديث إبراهيم بن عتبة به باختلاف يسير.

۲۵۔ أبواب المناسك

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ أَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَجْعَلْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، حَتَّى قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

کی نماز پڑھائی پھر کسی نے بھی اذانوں سے سامان نہیں اتارا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھائی۔

فوائد و مسائل: ① عرفات سے واپسی پر مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کی جاتی ہیں۔ ② یہ نمازیں ایک اذان سے ادا کی جاتی ہیں البتہ اقامت دونوں کے لیے الگ الگ ہوتی ہے۔ ③ اس موقع پر مغرب اور عشاء کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کر لینا درست ہے۔ ④ مزدلفہ میں ٹھہرنا حج کا رکن ہے۔

(المعجم ۶۰) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ

باب: ۶۰۔ مزدلفہ میں دو نمازیں

الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ (التحفة ۶۰)

جمع کر کے پڑھنا

۳۰۲۰۔ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کیں۔

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا

الْثَّيْتِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۳۰۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز ادا کی۔ جب ہم نے اپنے اونٹ بٹھائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔“

۳۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

الْقَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. فَلَمَّا أَتَيْنَا قَالَ: «الصَّلَاةُ بِإِقَامَةٍ».

باب: ۶۱۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا

(المعجم ۶۱) - بَابُ الْتَوَقُّفِ بِجَمْعٍ

(التحفة ۶۱)

۳۰۲۰۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ح: ۱۶۷۴، ۴۱۱۶ من حديث يحيى بن، ومسلم، الصحيح، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة. . . الخ، ح: ۱۲۸۷ عن محمد بن رُمح به.

۳۰۲۱۔ [إسناده صحيح] وله طريق آخر عن سالم عند البخاري، الصحيح، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ح: ۱۶۷۳ وغيره.



۲۵۔ ابواب المناسلک

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :
 حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : ہم نے حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین کہا کرتے تھے: اے شہیر پہاڑ! روشن ہو جا تا کہ ہم (واپس منیٰ کی طرف) بھاگیں۔ وہ اس وقت تک واپس نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف عمل کیا کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس چل دیے۔

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :
 حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : ہم نے حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین کہا کرتے تھے: اے شہیر پہاڑ! روشن ہو جا تا کہ ہم (واپس منیٰ کی طرف) بھاگیں۔ وہ اس وقت تک واپس نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف عمل کیا کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس چل دیے۔

فوائد و مسائل: ① مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہونا چاہیے مگر اس وقت جب کافی روشنی ہو جائے۔ ② مسلمانوں کی عبادتیں غیر مسلموں سے مختلف ہیں حتیٰ کہ جو عبادتیں مشترک ہیں ان میں طریق کار میں فرق کر دیا گیا ہے۔ ③ جب مشترک عبادتیں بھی مختلف کر دی گئی ہیں تو ان تہواروں میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسے جائز ہو سکتا ہے جو خالص غیر مسلم رسمیں اور تہوار ہیں مثلاً: کرسمس یا عیسوی سال یا نوروز، ہینسٹ، دیوالی میلے ٹھیلے وغیرہ نیز شادی ملی کی وہ رسمیں جو غیر مسلموں میں رائج ہیں مثلاً: ساگرہ بری کسی کی وفات پر سیاہ لباس پہننا چراغاں منگنی اور شادی وغیرہ کے موقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور آپس میں ہنسی مذاق، مہندی لے کر اس پر شمعیں جلاتا اور عورتوں کا راستوں میں ناچتے گاتے ہوئے مہندی لے کر چلنا۔ یہ سب کافروں بالخصوص ہندوؤں کی رسمیں ہیں جن کے متعلق دینی غیرت و حیت رکھنے والا کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں اگر دینی غیرت ہی ختم ہو جائے تو پھر اور بات ہے۔ بنا بریں ایسی خرافات سے تمام مسلمانوں کو مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكْنِي عَنْ الثَّوْرِيِّ : قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : قَالَ جَابِرٌ : أَقَاضَ لَوْ لَمْ تَوَافُوا : جَمْعُ الْوُدَاعِ مِنْ نَبِيِّ ﷺ (مزدلفہ سے) واپس لوٹے تو آپ پر اطمینان و سکون کی کیفیت تھی۔ آپ

۳۰۲۲۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب: متى يدفع من جمع، ح: ۱۶۸۴، ۳۸۳۸ من حديث شعبة عن أبي إسحاق به .
 ۳۰۲۳۔ [صحيح] أخرجه أبو داود، المناسلک، باب التمجيل من جمع، ح: ۱۹۴۴ من حديث الثوري به، وأخرجه مسلم، ح: ۱۲۹۹ من حديث أبي الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله به مختصراً جداً .

۲۵۔ ابواب المناہک

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل
نے لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا۔ اور انھیں ایسی (چھوٹی)
کنکریوں کے ساتھ رنی کرنے کا حکم دیا جو انگلیوں میں
پکڑ کر پھینکی جا سکیں۔ آپ نے وادی حمر میں سواری کو
تیز کیا اور فرمایا: ”میری امت کو چاہیے کہ اپنے عبادت
کے طریقے سیکھ لے۔ مجھے معلوم نہیں شاید میں اس سال
کے بعد ان سے (مجمع میں) ملاقات نہ کر سکوں۔“

النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ.
وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ. وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَزْمُوا بِمِثْلِ
حَصَى الْخَذْفِ. وَأَوْضَعَ فِي وَادِي حُمْرٍ.
وَقَالَ: «لِنَأْخُذَ أَمْتِي نُسْكَهَا فَإِنِّي لَا أَذْرِي
لَعَلِّي لَا أَلْقَاهُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا».

فوائد و مسائل: ① حج کے دوران میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک جاتے ہوئے تیز رفتاری سے
پرہیز کرنا چاہیے بلکہ درمیانی رفتار سے چلنا چاہیے۔ ② وادی حمر وہ مقام ہے جہاں اب رہہ کا لشکر تباہ ہوا تھا اس
لیے رسول اللہ ﷺ وہاں سے تیزی سے گزرے۔ ③ قدیم تباہ شدہ بستیوں کو سیرگاہ نہیں بنانا چاہیے۔ پاکستان
میں ٹرپہ اور موئن جو دڑو وغیرہ کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں دوسرے ممالک میں بھی ایسے مقامات موجود
ہیں۔ ممکن ہے یہاں کے لوگ اللہ کے عذاب کی وجہ سے تباہ ہوئے ہوں۔ اللہ کی عذاب یافتہ قوموں کے آثار
باعث عبرت ہیں تماشا گاہ نہیں۔ ④ شریعت کے مسائل میں اصل مرجع رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے
کسی اور کا عمل حجت نہیں۔ علمائے کرام سے رسول اللہ ﷺ کا عمل اور فرمان ہی دریافت کرنا چاہیے۔ ⑤ رسول اللہ
ﷺ اگلے حج تک زندہ نہیں رہے جیسے آخری حج کے موقع پر فرما دیا تھا۔ نبی ﷺ کی اور بھی بہت سی وثن گوئیاں
حرف بحرف پوری ہوئیں۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی صداقت اور نبوت کی دلیل ہے۔



۳۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،
وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
الْجَمْعِيِّ، عَنْ بِلَّالِ بْنِ رِبَّاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ لَهُ: «غَدَاةَ جَمْعٍ: «يَا بِلَالُ! أَشْكِبُ
النَّاسَ» أَوْ «أَنْصِبُ النَّاسَ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ

۳۰۲۳۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی ﷺ نے مزدلفہ کی صبح ان سے فرمایا: ”بلال!
لوگوں کو خاموش کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے
اس مزدلفہ میں تم پر احسان فرمایا ہے کہ تمہارے نیکو کاروں
کی وجہ سے تمہارے گناہ گاروں کو بھی بخش دیا ہے اور
تمہارے نیکو کاروں نے جو کچھ مانگا انھیں دے دیا۔ اللہ

۳۰۲۴۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، أبو سلمة هذا لا يعرف اسمه وهو مجهول"، وله
شواهد كلها ضعيفة، منها حديث شبوة بن عبد الرحيم أبي أحمد المروزي عن ابن المبارك عن مفيان الثوري عن الزبير بن
عدي عن أنس به شوية مجهول، وهو غير أحمد بن محمد بن ثابت الخزازي، وقال العقيلي: ١٩٦/٢: "حديثه منكرو غير
محفوظ" ومن طريقه أخرجه السمعاني في أدب الإماماء ولا استملاء، ص: ٩٧، وابن عبد البر في التمهيد: ١/١٢٨ على
تصحيح فيه، وفيه علة أخرى، ح: ١٦٦.

۲۵۔ أبواب المناسك رى ہجرات سے متعلق احکام ومسائل

تَقُولَ عَلَيْنَكُمْ فِي جَمْعِكُمْ هَذَا فَوَهَبَ كَاتِبُ لَمْ يَكْرُوَانَهُ هُوَ جَاوَزَ
مُسَيِّبَتَكُمْ لِمُحْسِنَتِكُمْ . وَأَعْطَى مُحْسِنَتَكُمْ مَا
سَأَلَ . اذْفَعُوا بِاسْمِ اللَّهِ ۝

🌟 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني، رقم: ۱۶۲۳) تاہم اگر مجمع بڑا ہو تو بات شروع کرنے سے پہلے سامعین کو توجہ دلائی جاسکتی ہے کہ خاموشی سے بات سنیں۔ ② مزدلفہ میں اللہ کی طرف سے حاجیوں کو مغفرت کا انعام ملتا ہے۔

(المعجم ۶۲) - بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ
إِلَى مَنِىَ [لِرُؤْيَى الْجَمَارِ (التحفة ۶۲)]
باب: ۶۲۔ ہجرات کی رى کے لیے لوگوں
سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلے جانا

۳۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:
حَدَّثَنَا يَسَعَرٌ وَشَفِيانٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ،
عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
قَدِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَعْلِيْمَةَ بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَلَى حُمْرَاتٍ لَنَا مِنْ جَمْعٍ.
فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْحَادَنَا وَيَقُولُ: «أَبْنَيْي لَا
تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

رَأَى شَفِيانٌ فِيهِ: «وَلَا إِخَالَ أَحَدًا يَرْمِيهَا
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».
(راوی حدیث) سفیان نے مذکورہ روایت میں ان
الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”میرے خیال میں کوئی بھی سورج
طلوع ہونے سے پہلے اسے رى نہیں کرے گا۔“

🌟 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

۳۰۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك باب التعجيل من جمع، ح: ۱۹۴۰ من حديث شفيان به *
الحسن العريني ثقة، أرسل عن ابن عباس كما في القريب، وأصل الحديث شواهد كثيرة عند الطحاوي: (مشكل
الآثار: ۴/ ۳۸۴-۳۸۵ وغيره).

۲۵۔ أبواب المناسك رى حرمت سے متعلق احکام و مسائل

اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد بن حنبل ۵۰۳/۳، ۵۰۵) والإرواء للذہبی: ۲۷/۳) ① رسول اللہ ﷺ نے اس ذوالحجہ کو فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کی تھی۔ اس کے بعد کافی روشنی ہو جانے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۷۳) اور سورج طلوع ہونے کے بعد بڑے حجرے پر سنگریاں ماریں (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۷۳) بچوں پر شفقت کرنی چاہیے نیز انھیں دین کے مسائل تری سے سمجھانے چاہئیں۔ ② بچے اور عورتیں صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو سکتے ہیں اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ سکتے ہیں۔ (مسند النسائي، الحج، باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، حدیث: ۳۰۳۵)

۳۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ .
۳۰۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے جو کمزور افراد (عورتیں اور بچے) قوت والے لوگوں (سے) پہلے (مزدلفہ سے منیٰ) بھیجے تھے میں بھی ان میں شامل تھا۔

۳۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ
زَمْعَةَ كَانَتْ امْرَأَةً بَطَلَةً . فَاسْتَأْذَنْتْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ دُفْعَةِ النَّاسِ .
فَأْذِنَ لَهَا .
۳۰۲۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن والی خاتون تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ مزدلفہ سے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے روانہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔

۳۰۲۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى ... الخ، ح: ۱۲۹۳ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۲۷۔ أخرجه البخاري، النج، باب من قدم ضعفة أهله بليل ... الخ، ح: ۱۶۸۰ من حديث سفيان الثوري به، ومسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن ... الخ، ح: ۲۹۹۰/۱۲۹۰ من حديث وكيع به، وللدحديث طرق أخرى.

۲۵۔ ابواب المناسک

(المعجم ۶۳) - بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ

(التحفة ۶۳)

باب: ۶۳۔ حمرات کو کتنی بڑی کنکریاں

ماری جائیں؟

۳۰۲۸۔ حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنی

والدہ (حضرت ام جندب ازویہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو حجر عقبہ (بڑے حجرے) کے پاس دیکھا جب کہ آپ فخر پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! جب تم حجرے پر کنکریاں مارو تو چھوٹی کنکریاں مارو۔“

۳۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَعْلَةٍ. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ، فَارْمُوا بِبِئْسَ حَصَى الْخَذْفِ.

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے شواہد کا ذکر کیا ہے لیکن ان شواہد کی صحت و ضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت سیر حاصل بحث کی ہے۔ محققین کی اس بحث سے تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۵/۳۹۶) وصحیح ابی داود (منصل) للألبانی، رقم: ۱۷۱۵) ② عالم کو چاہیے کہ ہر مقام پر موقع کی مناسبت سے مسائل بیان کرے۔ ③ حج کے دوران میں وعظ و نصیحت کرنا اور مسائل بیان کرنا درست ہے۔ ④ وعظ یا مسائل بیان کرنے کے دوران میں بلند مقام یا بلند چیز پر کھڑا ہونا مناسب ہے خاص طور پر جب کہ حاضرین کی تعداد زیادہ ہو تو منبر وغیرہ پر خطبہ دینا چاہیے۔ منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بھی خطاب کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ منیٰ میں تین ستون بنے ہوئے ہیں جنہیں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ہر ستون حجرہ کہلاتا ہے۔ بڑے حجرے کا نام ”جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ“ ہے۔ مسجد خیف کی طرف سے آئیں تو یہ سب سے آخر میں پڑتا ہے اور اگر طویقی المَشَاة پر چلتے ہوئے مکہ سے منیٰ پہنچیں تو یہ سب سے پہلے آتا ہے۔ دس ذوالحجہ کو صرف اسی کی رمی کی جاتی ہے نیز اس کی رمی کے بعد دعا نہ کرنا سنت ہے۔ درمیانی حجرے کو ”الْجَمْرَةُ الْوُسْطَى“ اور چھوٹے حجرے کو ”الْجَمْرَةُ الْأُولَى“ کہتے ہیں۔ مسجد خیف سے حمرات کی طرف آئیں تو سب سے پہلے یہی آتا ہے نیز

دس ذوالحجہ کے سوا باقی ایام میں سب سے پہلے اس کی ری کی جاتی ہے۔ ⑤ عام لوگ حجرات کو ”شیطان“ کہتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ یہاں کنکریاں مارنا حج کی عبادت کا ایک حصہ ہے اور عبادت کی جگہ کو شیطان کہنا انتہائی نامناسب ہے۔ ⑥ حجرات پر بڑی بڑی کنکریاں پتھر یا جوتے مارنا سنت کے خلاف اور غلو ہے جس سے عمل کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ ⑦ کنکریوں کی مقدار کے لیے حدیث میں [حَصَى الْحَذَفِ] کے الفاظ ہیں، یعنی ایسی کنکریاں جنہیں دو انگلیوں میں پکڑ کر دور پھینکا جاسکے اس لیے ترجمہ ”چھوٹی کنکریاں“ کیا گیا ہے۔

۳۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَنِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: غَدَاةُ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ: «الْقَطُ لِي حَصَى» فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَبَاتٍ، هُنَّ حَصَى الْحَذَفِ. فَجَعَلَ يَنْقُضُهُنَّ فِي كَفِّهِ وَيَقُولُ: «أَمْتَالُ هَؤُلَاءِ فَارْمُوا» ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي أَكُفُّمُ وَالْعُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَعْلُو فِي الدِّينِ».

ہے کہ حجرہ عقبہ کو ری کرنے کے دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے جب آپ نے فرمایا: ”مجھے کنکریاں چن دو۔“ میں نے آپ کو سات کنکریاں چن دیں جو انگلیوں میں پکڑ کر پھینکنے کے قابل تھیں۔ رسول اللہ ﷺ انھیں اپنے ہاتھ میں لے کر حرکت دینے لگے اور فرمایا: ”ان جیسی کنکریاں مارو۔“ پھر فرمایا: ”لوگو! دین میں غلو (اور حد سے بڑھنے) سے پرہیز کرو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ کیا ہے۔“



🌟 فوائد و مسائل: ① ری کرنے کے لیے کنکریاں کسی بھی جگہ سے لی جاسکتی ہیں اگرچہ منی ہی سے لی جائیں۔ صرف وہ کنکریاں لینا منع ہیں جو پہلے حجرات پر ماری جا چکی ہوں۔ ② عوام میں مشہور ہے کہ ری کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لانی چاہئیں۔ یہ درست نہیں۔ نبی ﷺ نے منی ہی سے سات کنکریاں لی تھیں۔ چاردن کی کنکریاں اکٹھی نہیں لیں۔ ③ ری کے لیے چنی ہوئی کنکریوں کو دھونا ایک بے اصل مسئلہ ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں۔ ④ دین کے کسی کام میں بھی سنت کی مقرر کی ہوئی حد سے بڑھنا شیطان کو خوش کرنے والا کام ہے۔ سنت کے مطابق چھوٹی کنکریاں مارنے سے شیطان کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اس سے مومن کو ثواب ملتا ہے۔

ری: ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

باب: ۶۴۔ بڑے حجرے پر کنکریاں

(المعجم ۶۴) - بَاب: مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جُمُرَةُ

کہاں کھڑے ہو کر ماری جائیں؟

الْعَقِيَّةُ (التحفة ۶۴)

۳۰۳۰۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب حجرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیبی حصے میں چلے گئے کہہ کی طرف منہ کیا 'حجرے کو اپنے دائیں ابرو کے مقابل رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اسی جگہ کھڑے ہو کر کنکریاں ماری تھیں اس شخصیت نے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

وَكَيْعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جُمُرَةَ الْعَقِيَّةِ، اسْتَبْطَنَ الْوَادِي، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ. وَجَعَلَ الْجُمُرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

329

نوافل و مسائل: ① "ابرو کے مقابل" رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوئے بلکہ تھوڑا سا ہٹ کر کھڑے ہوئے۔ ② ری کرتے وقت کنکریاں ایک ایک کر کے ماری چاہئیں۔ ③ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ ④ اس حدیث میں ہے کہ کہہ کی طرف منہ کیا جب کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا۔ (صحیح البخاری: الحج) باب من رمى حمره العقبة فجعل البيت عن يساره' حدیث: ۱۷۴۷) حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے صحیح بخاری کی روایت کو ترجیح دی ہے لیکن یہ بھی فرمایا ہے: "اس بات پر اجماع ہے کہ جہاں بھی کھڑے ہو کر ری کرے جائز ہے خواہ اس کی طرف منہ کرے یا اسے دائیں یا بائیں رکھے اس کی اوپر کی سمت سے یا نیچے کی سمت سے یا درمیان سے۔" (فتح الباری ۳/۳۳۷) ⑤ سورہ بقرہ کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس میں حج کے بہت سے مسائل مذکور ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن کے احکام کا مطلب رسول اللہ ﷺ بہتر طور پر سمجھتے تھے اس لیے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا ہے، ہمیں بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔

۳۰۳۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب رمى الجمار من بطن الوادي، ح: ۱۷۴۷-۱۷۵۰، ومسلم، الحج، باب رمى حمره العقبة من بطن الوادي، وتكون مكة عن يساره، ويكبر مع كل حصاة، ح: ۱۲۹۶ من حديث عبدالرحمن بن يزيد به، وأخرجه الترمذي، ح: ۹۰۱ من حديث وكيع به، وقال: 'حسن صحيح'.

۲۵۔ ابواب المناسک ..

۳۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ، عَنْ أُمِّو قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. اسْتَبَطَنَ الْوَادِي، فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَنَعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ انْصَرَفَ.

ری ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۳۱۔ حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنی والدہ (حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو حجرہ عقبہ (بڑے حجرے) کے پاس دیکھا۔ آپ وادی کے نشیبی حصے میں چلے گئے اور حجرے کو سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے پھر واپس تشریف لے گئے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

(المعجم ۶۵) - بِأَبٍ: إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا (التحفة ۶۵)

باب: ۶۵۔ بڑے حجرے کو ری کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرنا

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے حجرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور اس کے پاس نہ رکے اور بتایا کہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا. وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

۳۰۳۱۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۰۲۸.

۳۰۳۲۔ [خرجه البخاري، الحج، باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة وبسهل، ح: ۱۷۵۱] عن عثمان به.

۳۰۳۳۔ [صحیح] وفيه علل * شويد بن سعيد تقدم، ح: ۱۰۳۶، الحجاج بن أرطاة تقدم، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وتوبعا، والحكم بن عتيبة تقدم، ح: ۱۱۹۲، وحسن البصري، والحديث السابق شامدا.



۲۵۔ ابواب المناسک رمی جمرات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ
الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَمَى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ، مَضَى وَلَمْ يَتَقَفْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① دس ذوالحجہ کو صرف بڑے حجرے کو رمی کی جاتی ہے اور یہ رمی صبح کے وقت سورج نکلنے کے بعد ہوتی ہے۔ ② گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی جاتی ہے۔ ③ تینوں جمرات کو رمی کرتے وقت پہلے چھوٹے حجرے کو پھر درمیان والے کو اور پھر بڑے حجرے کو رمی کی جاتی ہے۔ ④ چھوٹے اور درمیانی حجرے کو کنکریاں مارنے کے بعد قبیلے کی طرف منہ کر کے دعا کرنی چاہیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”وہ جمرہ دینا (چھوٹے حجرے) کو سات کنکریاں مارتے تھے، ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھ کر (ہموار) میدان میں چلے جاتے اور قبیلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے“ دیر تک کھڑے رہ کر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھائے رکھتے۔ پھر درمیانی حجرے کو رمی کرتے“ پھر بائیں طرف ہو کر میدان میں چلے جاتے اور قبدرخ ہو کر دیر تک کھڑے ہو کر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر عقبہ والے حجرے کو وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو کر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے“ اور فرماتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب إذا رمی الجمرتين یقوم مستقبل القبلة و یسهل، حدیث: ۱۷۵۱)

باب: ۲۶۔ سوار ہو کر جمرات
کو رمی کرنا

(المعجم ۶۶) - بَابُ رَمَى الْجَمَارِ رَاكِبًا
(التحفة ۶۶)

۳۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ
الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر (سوار ہو کر) جمرے کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
۳۰۳۵۔ حضرت قدامہ بن عبداللہ عامری رضی اللہ عنہ سے

۳۰۳۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في رمي الجمار راکباً وما شياً، ح: ۸۹۹ من حديث الحجاج ابن أرفطاه، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وقال: "حسن"، والحديث الآتي شاهد له.

۳۰۳۵۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي، مناسك الحج، الركوب إلى الجمار واستغلال المحرم، ح: ۳۰۶۳ من ۴۱

۲۵۔ أبواب المناسك

دی بھرت سے متعلق احکام و مسائل

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جرے کو ری کی۔ آپ اپنی ایک سرخ و سفید رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہ کسی کو مارا جاتا تھا نہ دور ہٹایا جاتا تھا اور نہ ہٹو چوکی آوازیں تھیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سواری پر سوار ہو کر ری کرنا جائز ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ تھے جن کے درباری عوام کو قریب نہیں آنے دیتے۔

(المعجم ۶۷) - بَابُ تَأْخِيرِ رَمِي الْجِمَارِ
مِنْ عُذْرٍ (التحفة ۶۷)

باب: ۶۷۔ عذر کی وجہ سے رمی کو مؤخر کیا جاسکتا ہے

۳۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَوْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا.

۳۰۳۶۔ حضرت ابو بداح عدی بن عاصم رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت عاصم بن عدی بن جد جعفی) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ ایک دن ری کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

۳۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. ح. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

۳۰۳۷۔ حضرت ابو بداح عدی بن عاصم رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت عاصم بن عدی بن جد جعفی) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات گزارنے کے بارے میں

۴۴۔ حدیث وکیع بہ، وقال الترمذی، ح: ۹۰۳: "حسن صحیح"، وصححه ابن خزيمة: ۴/ ۲۷۸، ح: ۲۸۷۸.

۳۰۳۶۔ [صحیح] أخرجه الترمذی، المعجم، باب ماجاء في الرخصة للرعاة أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا، ح: ۹۵۴ من حديث سفیان به، وذكر كلامًا، وقال الحميدي، ح: ۸۵۶ (بتحقيق): "أنا سفیان ثنا عبد الله بن أبي بكر به".

۳۰۳۷۔ [إسناده صحیح] أخرجه الترمذی، المعجم، باب ماجاء في الرخصة للرعاة أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا، ح: ۹۵۵ من حديث عبد الرزاق به، وقال: "حسن صحیح"، ورجحه على الرواية السابقة، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۹۷۵، وابن حبان، ح: ۱۰۶۵، وابن الجارود، ح: ۴۷۸، والحاكم، ۱/ ۴۷۸، ۳/ ۴۲۰، والذهبي، وهو في نيل المتصدد، ح: ۱۹۷۵ من طريق مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۱/ ۴۰۸، وتابعه ابن جرير، ح: (۵/ ۱۵۰، ۱۵۱).

ری حرات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسک

رعایت دی کہ وہ قربانی کے دن ری کریں پھر قربانی کے بعد کے دو دن کی ری اکٹھی کسی ایک دن (گیارہ یا بارہ تاریخ کو) کر لیں۔ امام مالک نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا تھا: دو دنوں میں سے پہلے دن (گیارہ ذوالحجہ کو) ری کر لیں۔ اس کے بعد واپسی کے دن (تیرہ ذوالحجہ کو) ری کر لیں۔

خَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَحِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرِغَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتِ، أَنْ يَزْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوا زَمِي يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ، فَيَزْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَزْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ.

فوائد و مسائل: ① ذوالحجہ کی گیارہ یا بارہ اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ان تین دنوں میں حاجی صرف حرات کی ری کرتے ہیں۔ اور جس نے دس تاریخ کو قربانی نہ کی ہو وہ ان دنوں میں قربانی کر سکتا ہے۔ ② عذر کی وجہ سے دو دن کی ری ایک دن کرنا جائز ہے خواہ گیارہ تاریخ کو گیارہ اور بارہ کی ری کر لی جائے پھر اس کے بعد تیرہ تاریخ کو ری کی جائے خواہ بارہ تاریخ کو گیارہ اور بارہ کی ری کر کے پھر اگلے دن ری کر لی جائے۔

باب: ۲۸- بچوں کی طرف

(المعجم ۶۸) - بَابُ الرَّمْيِ عَنِ الصَّبِيَّانِ

(التحفة ۶۸)

سے ری کرنا

۳۰۳۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا اور ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی طرف سے لپیک کہا اور ان کی طرف سے ری بھی کی۔

۳۰۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ. فَلَكِنَّا عَنِ الصَّبِيَّانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ.

باب: ۲۹- حاجی لپیک پکارتا کب

(المعجم ۶۹) - بَابُ مَتَى يَقْطَعُ الْحَاجُّ

النَّطْبَةَ (التحفة ۶۹)

بند کرے؟

۳۰۳۹- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۳۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ:

۳۰۳۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب النطبة عن النساء والرمي عن الصبيان، ح: ۹۲۷ من حديث ابن نمير به، وقال: "غريب" * أشعث بن سوار تقدم، ح: ۲۵۹ ضعيف، وأبو الزبير تقدم، ح: ۳۹۵. ۳۰۳۹- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۱۶۸۵، ومسلم، ح: ۱۱۲۸۱

۲۵۔ أبواب المناسك

حَدَّثَنَا حَمْرَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۲۵۔ ابواب المناسک
ہے کہ نبی ﷺ لبیک پکارتے رہے حتی کہ جمرہ عقبہ کو رمی کی۔

۳۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ:

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ. فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. فَلَمَّا رَمَاهَا قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

۳۰۴۰۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا چنانچہ میں آپ کو لبیک پکارتے سنتا رہا حتی کہ آپ نے جمرہ عقبہ (بڑے جمرے) کو ٹکرایا یا ماریں۔ جب آپ نے اس کی رمی کر لی تو لبیک پکارتا بند کر دیا۔

(المعجم ۷۰) - بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ (النسفة ۷۰)

باب: ۷۰۔ جمرہ عقبہ پر رمی کے بعد آدمی کے لیے کیا حلال ہو جاتا ہے؟

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَوَكَيْعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَثْمَلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ

۳۰۴۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب تم جمرہ عقبہ پر ٹکریاں مار لو تو تمھارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو گئی۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابن عباس! خوشبو بھی؟ انھوں نے فرمایا: میں نے (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ اپنے سر مبارک کو کستوری لگاتے تھے۔ تو کیا وہ خوشبو ہے یا نہیں؟

﴿وغیرہما﴾

۳۰۴۰۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، قطع المحرم التلبية إذا رمى جمره العقبة، ح: ۳۰۸۲ عن هناد به * خصيف تقدم، ح: ۱۱۷۳، ولم يفرده به، رواه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن الفضل به، والنسائي، ح: ۲۰۸۴، وإسناده صحيح، وله شواهد.

۳۰۴۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، باب ما يحل للمحرم بعد رمي الجمار، ح: ۳۰۸۶ من حديث يحيى بن سعيد به، وإسناده ضعيف كما تقدم، ح: ۳۰۲۵، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي.

سرمنڈوانے سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ، إِلَّا النِّسَاءَ. فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَالطَّبِيبُ؟ فَقَالَ: أَمَّا
أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُضْمَعُ رَأْسُهُ
بِالْمِوَسِكِ. أَطَيبَ ذَلِكَ أَمْ لَا؟

🌟 فوائد و مسائل: ① دس ذوالحجہ کو چار کام ہوتے ہیں: (۱) بڑے حجرے کو رومی کرنا۔ (۲) قربانی کرنا۔
(۳) سرمنڈوانا۔ (۴) طواف افاضہ کرنا۔ ان چار کاموں کی یہ ترتیب مسنون ہے تاہم اگر ان کی یہ ترتیب قائم نہ
رہے تب بھی حج درست ہے کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ② حجرے کو رومی کرنا پہلا کام ہے اس کی ادائیگی
سے احرام مکمل جاتا ہے اس لیے طواف افاضہ عام کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ ③ طواف افاضہ کیے بغیر ازواجی
تعلقات جائز نہیں ہوتے۔ ④ اگر دس تاریخ کو مغرب سے پہلے طواف افاضہ نہ کیا جاسکے تو بعد میں کیا جاسکتا
ہے لیکن اس کے لیے دس تاریخ کو مغرب سے پہلے دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہوگا۔ (سنن ابی داؤد)
حدیث: ۱۹۹۹) تاہم اس طواف کی ادائیگی تک ازواجی تعلقات پر پابندی قائم رہے گی۔ ⑤ مرد کسی بھی قسم کی
خوشبو استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ احرام کھول چکا ہو۔

۳۰۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
خَالِي مُحَمَّدٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ: طَبَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ
أَحْرَمَ، وَلَا إِخْلَالِهِ حِينَ أَحَلَّ.

۳۰۴۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لیے
خوشبو لگائی جب آپ نے احرام باندھا اور احرام
کھولنے پر خوشبو لگائی جب آپ نے احرام کھولا۔

🌟 فائدہ: دیکھیے فوائد حدیث: ۲۹۲۷

باب: ۱- سرمنڈوانا

(المعجم ۷۱) - بَابُ الْحَلْقِ (التحفة ۷۱)

۳۰۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
۳۰۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۰۴۲- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبل الإحرام في البدن... الخ، ح: ۱۱۸۹ من حديث
عبد الله بن عمر به.

۳۰۴۳- أخرجه البخاري، الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ح: ۱۷۲۸ من حديث ابن فضيل به،
وسلم، الحج، باب تقصير الحلق على التقصير وجواز التقصير، ح: ۱۳۰۲ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ ابواب المناسک

وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَفَّاقِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» فَلَا تَأْخُذُوا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

۳۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِجِيِّ الدَّمَشْقِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».



سرمنڈ والے سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈ والے والوں کی بخشش فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہال کٹوانے والوں کی بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈ والے والوں کی بخشش فرما۔“ تین بار اسی طرح دعا فرمائی۔ (تیسری بار بھی) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہال کٹوانے والوں کی بھی (بخشش کی دعا فرمائیے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور ہال کٹوانے والوں کی بھی (بخشش فرمائیے)۔“

۳۰۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈ والے والوں پر رحمت فرمائے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈ والے والوں پر رحمت فرمائے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈ والے والوں پر رحمت فرمائے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہال کٹوانے والوں پر بھی۔ فرمایا: ”اور ہال کٹوانے والوں پر بھی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کے موقع پر سر کے ہال منڈوانا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی سر کے سارے

ہال اتروائے تھے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الحلق والتقصیر عند الإحلال، حدیث: ۱۶۲۴) ② عورتوں کے لیے سر کے ہال منڈوانا جائز نہیں۔ (جامع الترمذی، الحج، باب ما جاء في كراهية الحلق للنساء، حدیث: ۹۱۴، ۹۱۵، وسنن أبي داود، المناسک، باب الحلق والتقصیر، حدیث: ۹۸۸۳) ۱۹۸۵) انھیں بالوں کے سرے سے کچھ ہال کاٹ لینا کافی ہے۔

۳۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۰۴۴۔ أخرجه مسلم، الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، ح: ۱۳۰۱ من حديث ابن نمير به.

۳۰۴۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۵۵۳/۱۴ من حديث ابن إسحاق به، وصححه البوصري: ۵/۴۹

۲۵۔ ابواب المناسک ... سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جمالیے کیا بیان
نَمِيزٌ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ
إِسْحَاقَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لِمَ
ظَاهَرْتَ لِنَفْسِكَ خَلْقَيْنِ ثَلَاثًا ، وَلِلْمُقَصِّرِينَ
وَاحِدَةً ؟ قَالَ : «إِنَّهُمْ لَمْ يَشْكُوا» .

فوائد و مسائل : ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین
نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب
الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل
حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے : (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵/۳۳۷، ۳۳۸، وإرواء
الغلیل للالبانی: ۳/۲۸۵، ۲۸۶، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الذکور بشار عواد؛ رقم: ۳۰۳۵) بنا بریں بال
منذوانے میں چونکہ حکم کی تعمیل کا اظہار زیادہ واضح اور کامل ہے، اس لیے ان کے لیے عین بار دعا کی گئی۔ ①
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام خطابی رحمہ اللہ سے یہ توجہ نقل کی ہے کہ عربوں میں بال رکھنے کا رواج تھا اور وہ بال
منذوانے کو عجمیوں کا طریقہ سمجھتے تھے اس لیے سر منذوانے کو ان کا جی نہیں چاہتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے
باوجود سر منذوالیہ تعمیل حکم کا بلند درجہ ہے۔ ② شک سے مراد تذبذب اور ہچکچاہٹ کا اظہار ہے۔

(المعجم ۷۲) - بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ باب: ۷۲- سر کے بال جمانا

(الشفعة ۷۲)

۳۰۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ
نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا شَأْنُ النَّاسِ ،
خَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمَرَتِكَ ؟ قَالَ :
«إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي ، وَقُلَّدْتُ هَدْيِي ،

۳۰۴۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ
لوگوں نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام
نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے سر کے بالوں کو
جمایا ہوا ہے اور قربانی کے جانور کو قلا دے پہنائے

۴۱۔ ابی نجیح مدلس، ح: ۳۷۸، ولم أجد تصريح سماعه .

۳۰۴۶- أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والقران والأفراد بالجمع وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي،
ح: ۱۵۶۶، ۱۶۹۷ من حديث عبيدة به، ومسلم، الحج، باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج
المفرد، ح: ۱۲۲۹ عن ابن أبي شيبه به .

۲۵- ابواب المناسک

قربان گاہ کا بیان

فَلَا أُحِلُّ حَتَّىٰ أَنْتَحِرَ»۔ ہوئے ہیں اس لیے میں قربانی کرنے تک احرام نہیں

کھولوں گا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① تلبید کا مطلب یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت گوند وغیرہ کے ذریعے سے بالوں کو جمایا جائے تاکہ تیل نہ لگانے کی وجہ سے منتشر نہ ہوں اور طویل عرصے تک احرام میں رہنے کی وجہ سے جوئیں نہ پڑ جائیں نیز بالوں میں گرد و غبار داخل نہ ہو۔ ② رسول اللہ ﷺ قربانی کے جانور ساتھ لے کر آئے تھے اس لیے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا۔ ③ جس کے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوں اسے عمرہ کر کے احرام کھول دینا چاہیے اور حج تمتع کرنا چاہیے۔

۳۰۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ [الْمُضَرِّي]: أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَتَيْنَا يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُلْبِدًا۔
۳۰۴۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کے بال جمائے لپیک پکارتے سنا۔

(المعجم ۷۳) - بَابُ الذَّبْحِ (التحفة ۷۳) باب: ۷۳- قربانی کے جانور ذبح کرنا

۳۰۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْي كُلُّهَا مَنْحَرٌ. وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ. وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ. وَكُلُّ الْأُمَزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ»۔
۳۰۴۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منی سب کا سب قربانی کی جگہ ہے۔ اور مکہ کا ہر راستہ (یہاں آنے کی) راہ بھی ہے اور قربانی کی جگہ بھی۔ اور پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کے جانوروں کو منی میں قربان کرنا افضل ہے اور مکہ میں (حدود حرم کے اندر) بھی جائز ہے۔ ② فِجَاج کھڑے راستوں کو کہتے ہیں۔ مطلب ہے کہ مکہ میں ہر راستے سے داخل ہوا جا سکتا ہے۔ ③ آج کل منی میں باقاعدہ ایک قربان گاہ موجود ہے۔ اگر آسانی سے وہاں پہنچنا ممکن ہو تو قربانی کا جانور وہیں ذبح کرنا چاہیے۔ اس سے صفائی کا مسئلہ بھی پیدا نہیں ہوتا اور حاجی کی ضرورت سے زائد گوشت بھی ضائع نہیں



۳۰۴۷- أخرجه البخاري، الحج، باب من أهل ملبدًا، ج: ۱۵۴۰، وغيره، ومسلم، الحج، باب التلبية وصفتها وقتها، ج: ۲۱/۱۱۸۴ من حديث ابن وهب به، وأخرجه النسائي، ج: ۲/۲۶۸۴ عن ابن السرح به۔

۳۰۴۸- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الصلاة بجمع، ج: ۱۹۳۷ من حديث أسامة به۔

۲۵۔ ابواب المناسلہ حج کے اعمال میں تقدیم و تاخیر سے متعلق احکام و مسائل

ہوتا بلکہ اسے سنبھال لیا جاتا ہے جو بعد میں دور دراز کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں غذائی قلت ہو۔ ⑤ مئی عرفات اور مزدلفہ میں کسی خاص جگہ خیرہ لگانے یا ٹھہرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں ٹھہرنا چاہیے۔ بلاوجہ دوسروں کو تنگ کرنا جائز نہیں۔

(المعجم ۷۴) - بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ
نُسُكِ (التحفة ۷۴) باب ۴۷۔ (دس ذوالحجہ کو) حج
کے اعمال میں تقدیم و تاخیر

۳۰۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے جس شخص کے بارے میں بھی سوال کیا گیا کہ اس نے ایک کام سے پہلے دوسرا کام کر لیا ہے (تو اس کے جواب میں) رسول اللہ ﷺ نے دونوں باتوں سے اشارہ کر کے یہی فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا يُلْقِي بِيَدَيْهِ كَيْتَبَهُمَا: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مئی کے دن رسول اللہ ﷺ سے سوالات کیے جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے: ”کوئی حرج نہیں“ کوئی حرج نہیں۔“ ایک شخص نے آ کر کہا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمٹوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ کسی نے عرض کیا: میں نے شام ہونے پر ہی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ، فَيَقُولُ: «لَا حَرَجَ. لَا حَرَجَ» فَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت:

۳۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۰۴۹۔ أخرجه البخاري، العلم، باب من أجاز الفتياء بإشارة اليد والرأس، ح: ۸۴ من حديث أيوب به.
۳۰۵۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب: إذا رمى بعد ما أتمنى أو حلق قبل أن يذبح ناسيًا أو جاهلاً، ح: ۱۷۳۵ من حديث يزيد بن زريع به.

۳۰۵۱۔ أخرجه البخاري، العلم، باب الفتياء وهو واقف على الذابية وغيرها، ح: ۸۳ وغيره من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمي، والحلق على الذبح وعلى الرمي، وتقديم الطواف عليها كلها، ح: ۳۳۱/۱۳۰۶ من حديث ابن عيينة به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سِئِلَ عَمَّنْ ذَنَحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْنَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ. أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: فَقَدَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، لِلنَّاسِ. فَعَجَّاهُ وَجُلَّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْنَحَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي تَحَرُّتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» فَمَا سِئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: «لَا حَرَجَ».



(المعجم ۷۵) - بَابُ رَمَى الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ (الطهفة ۷۵)

۳۰۵۳۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جُمْرَةَ الْعَقَبَةِ صُحَى. وَأَمَّا بَعْدُ ذَلِكَ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

ایام تشریق میں رمی جمرات سے متعلق احکام و مسائل
بے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کسی نے سرمندوانے سے پہلے ذبح کر لیا یا ذبح کرنے سے پہلے سرمندوا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۵۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے دن منیٰ میں لوگوں (کو مسائل بتانے) کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک آدمی نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمندوا لیا۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے رمی (کنکر مارنے) سے پہلے جانور کی قربانی دے دی۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ اس دن رسول اللہ ﷺ سے جس کام کے بارے میں بھی سوال کیا گیا جسے دوسرے کام سے پہلے کر لیا گیا تھا آپ نے یہی فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

باب: ۷۵۔ ایام تشریق میں جمرات کو رمی کرنا

۳۰۵۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے (دس تارخ کو) بڑے جمرے کو چاشت کے وقت (دھوپ چڑھے) رمی کی۔ اس کے بعد کے دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی۔

۳۰۵۲۔ [صحیح] وصححه البوصیری: * أسامة حسن الحديث، وتابعه فیس بن سعد (النسائی، الکبریٰ، ح: ۴۱۰۵، وفي مثله تصحیف، وإسناده حسن) علقه البخاری، ح: ۱۷۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۱۲. ۳۰۵۳۔ أخرجه مسلم، المعجم، باب بیان وقت استحباب الرمی، ح: ۱۲۹۹ من حديث ابن جریج به.

۲۵- أبواب المناسك قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

فائدہ: دیکھیے نوادر حدیث: ۳۰۳۳۔

۳۰۵۴- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو شَيْبَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَزِيهِ الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، قَدَّرَ مَا إِذَا فَرَعَ مِنْ رَمِيهِ، صَلَّى الظُّهْرَ.

(المعجم ۷۶) - بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ (الصفحة ۷۶)

۳۰۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْفَةَ، عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمٌ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: «فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ تَبْتَغُونَ حَرَامًا، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى

۳۰۵۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے سے اتنی دیر بعد حمرات پر کنکریاں مارتے تھے کہ جب رمی سے فارغ ہوتے تو ظہر کی نماز پڑھ لیتے۔

باب: ۷۶- قربانی کے دن خطبہ دینا

۳۰۵۵- حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اے لوگو! کون سا دن زیادہ حرمت (اور احترام) والا ہے؟“ تین بار فرمایا: حاضرین نے کہا: حج اکبر کا دن۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ مکرمہ) میں تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) کا یہ دن قابل احترام ہے۔ سنو! مجرم کے جرم کی ذمہ داری صرف اسی پر ہے۔ باپ کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں اور بیٹے کے جرم کی ذمہ داری

۳۰۵۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، العج، باب ما جاء في الرمي بعد زوال الشمس، ح: ۸۹۸ من حديث حجاج بن أوطاة: (۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷) عن الحكم به مختصراً، وقال: "هذا حديث حسن" «جبارة»، ح: ۷۴۰، وإبراهيم، ح: ۱۴۹۵، وتقدماً، والحديث صحيح بدون "قَدَّرَ مَا إِذَا فَرَعَ مِنْ رَمِيهِ، صَلَّى الظُّهْرَ"، والله أعلم.

۳۰۵۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، البيهقي، باب في وضع الرجا، ح: ۳۳۳۴ من حديث أبي الأحوص به، وصححه الترمذي، ح: ۳۰۸۷.

وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ. أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيْسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا. وَلَكِنْ مَيَّكُونَ لَهُ طَاعَةً فِي بَعْضِ مَا تَحْتَفِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَيَرْضَى بِهَا. أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ مَا أَضْعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَيْتِ لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هَذَنِيلٌ أَلَا وَإِنْ كُلُّ رِبَا مِنْ رَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُؤُوسٌ أَمْوَالِكُمْ. لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ. أَلَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»



قربانی کے دن خلیہ دینے کا بیان

اس کے باپ پر نہیں۔ سنو! شیطان اس بات سے ایسے ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن بعض ایسے کاموں میں اس کی اطاعت ہوتی رہے گی جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو اور وہ اس پر راضی ہو جائے گا۔ سنو! جاہلیت میں کیا جانے والا ہر خون کا عدم ہے۔ سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ یہ (شیرخوار بچہ) قبیلہ بنو لیت میں پرورش پاتا تھا۔ بنو ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود کا عدم ہے صرف اصل زر تمہارا حق ہے نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ سنو میری امت! کیا میں نے (اللہ کے احکام) پہنچا دیے؟“ تین بار فرمایا: سب نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ نے تین بار فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کا دن قابل احترام ہے۔ ② بعض دن دوسروں سے افضل ہیں مثلاً: عید کا دن اور حج کے ایام خاص طور پر عرفہ کا دن۔ ہفتے کے دنوں میں جیسے کا دن مہینوں میں ماہ رمضان کے ایام۔ ان دنوں میں نیکی اور عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا اور گناہوں سے بچنے کی زیادہ کوشش کرنا ان کے مقام و احترام کا تقاضا ہے۔ ③ اہم مواقع پر عوام کی رہنمائی کے لیے متعلقہ مسائل بیان کرنے چاہئیں۔ دوسرے اہم مسائل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ④ مومن کے لیے مومن کی جان لینا ناجائز طور پر اس کا مالی لے لینا یا اس کی بے عزتی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ⑤ کسی مجرم کے جرم کی سزا اس کے بے گناہہ رشتے داروں کو نہیں دی جاسکتی۔ ⑥ بعض اوقات پولیس کسی مفروضہ مجرم کو گرفتار نہیں کر سکتی تو اس کے گھر والوں پر تشدد کرتی ہے تاکہ مجرم انہیں بچانے کے لیے اپنی گرفتاری دے دے شرعاً یہ ظلم ہے۔ ⑦ چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ان سے بھی شیطان خوش ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے بڑے گناہوں تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ ⑧ عالم کو وحلہ و نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا عملی نمونہ بھی پیش کرنا چاہیے۔ ⑨ ہر قسم کا سود حرام ہے کیونکہ یہ ظلم ہے خواہ باہمی رضامندی سے لیا دیا جائے۔ ⑩ نبی اکرم ﷺ نے دین کے احکام پوری طرح پہنچا دیے ہیں۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں شریعت کی رہنمائی موجود نہ ہو۔

۳۰۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنَى. فَقَالَ: «نُصِرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَلَبَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ قَبِيحٍ. وَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُنْزَلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِيُؤَلَّاءِ الْمُتَمِلِّينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ. فَإِنْ دَعَوْهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ».

۳۰۵۶- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ منیٰ میں مقام خیف پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو روتا زہر کھے جو میری بات سنے اور اسے (دوسروں تک) پہنچا دے۔ بعض لوگوں کے پاس فقہ کی بات ہوتی ہے اور وہ خود فقیر نہیں ہوتے۔ بعض لوگ فقہ کی بات اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ تین کاموں میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا: عمل کو اللہ کے لیے خلوص کے ساتھ ادا کرنا، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور ان کی اجتماعیت میں شامل رہنا کیونکہ ان کی دعا دوسروں کو بھی شامل ہوتی ہے۔“

❦ فوائد و مسائل: ① فقہ کی بنیاد حدیث نبوی پر ہے۔ جس اجتہاد کی بنیاد قرآن و حدیث پر نہیں وہ اجتہاد قابل اعتماد نہیں۔ ② علمی مسائل دوسروں تک پہنچانے چاہئیں۔ ③ دین کا علم اس شخص سے بھی حاصل کر لینا چاہیے جو بظاہر علم، عمر یا مرتبے میں کم تر ہو۔ بعض اوقات اس سے ایسا علمی نکتہ مل جاتا ہے جو بڑے علماء سے نہیں ملتا۔ ④ علم و تفقہ کی کوئی حد نہیں۔ ممکن ہے بعد میں آنے والے کسی شخص کو وہ اجتہادی اور علمی نکتہ سمجھ میں آجائے جس کی طرف پہلے گزر جانے والے بڑے علماء کی توجہ مبذول نہیں ہوئی۔ ⑤ مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن ان تین کاموں کو بہتر سے بہتر انداز سے انجام دینے کی کوشش کرتا ہے اور کوتاہی نہیں کرتا۔ ⑥ مومن کی مومن سے خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ صرف اپنے لیے دعا نہ کرے بلکہ دوسروں کے لیے بھی دعا کی جائے خواہ وہ دوست یا رشتہ دار ہوں یا انجمنی خواہ ہم وطن ہوں یا دوسرے علاقوں میں رہائش پذیر ہوں۔ ⑦ جو شخص دوسروں کے لیے دعا کرتا ہے اسے بھی دوسروں کی دعائیں پہنچتی ہیں۔ (مزید دیکھیے فوائد و مسائل)

حدیث: (۲۳۰)

۳۰۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوَيْلَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مسعودٍ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۰۵۶- [حسن] تقدم: ح: ۲۳۱.

۳۰۵۷- [صحيح] وصححه البوصيري * زافر صدوق كثير الأوهام (تقریب)، وشيخه سعيد بن سنان الشيباني حسن الحديث، وله شاهد صحيح عند النسائي في الكبرى: ۴۴/۲ ح: ۴۰۹۹ باختلاف يسير، وله شواهد أخرى، وبها صح الحديث والحمد لله.

حَدَّثَنَا زَائِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ
الْمُخَضَّرَةِ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: «أَتَذَرُونَ أَيُّ
يَوْمٍ هَذَا، وَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا، وَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟»
قَالُوا: هَذَا بَلَدُ حَرَامٍ، وَشَهْرُ حَرَامٍ، وَيَوْمٌ
حَرَامٌ. قَالَ: «أَلَا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ
عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَعُمْرَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ
هَذَا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى
الْحَوْضِ. وَأَتَأْبِزُ بِكُمْ الْأَمَمَ. فَلَا تُسَوِّدُوا
وَجْهِي. أَلَا وَإِنِّي مُسْتَقْبِدُ أُنَاسًا، وَمُسْتَنْقَذُ
بَنِي أُنَاسٍ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْبَحَ بِي؟
فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوْا بَعْدَكَ».

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات میں اپنی
کان کنی اونٹنی پر سوار تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا:
”کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا دن، کون سا مہینہ اور
کون سا شہر ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر
حرمت والا مہینہ اور حرمت والا دن ہے۔ آپ نے فرمایا:
”سنو! حقیقت یہ ہے کہ تمہارے مال اور تمہارے خون
تمہارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح
قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ
مکرمہ) میں تمہارے اس (حج کے) دن میں تمہارا
مہینہ قابل احترام ہے۔ سنو! میں حوض (کوثر) پر تمہارا
پیش رو ہوں گا اور تمہاری کثرت تعداد کی وجہ سے
دوسری قوموں پر فخر کروں گا تو مجھے (قیامت کے دن)
رسو نہ کر دینا۔ سنو! میں کچھ افراد کو (جہنم سے)
چھڑاؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھین لیے جائیں گے
(اور جہنم میں بھیج دیے جائیں گے)۔ میں کہوں گا: میرے
رب! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو نہیں
معلوم انھوں نے آپ کے بعد کیا نئے کام کیے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح مکہ مکرمہ کا شہر قابل احترام ہے اسی طرح وہ تمام علاقے جن کا تعلق حج کی
ادائیگی سے ہے قابل احترام ہیں۔ ② اللہ کے حکم سے چند مہینے بھی قابل احترام ہیں اس لیے انھیں حرمت
والے مہینے (أشهر الحرم) کہا جاتا ہے۔ وہ چار مہینے ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ربیعہ۔ انھیں حج کا دن
یوم عرفہ (نوذوالحجہ) بہت زیادہ احترام کا حامل ہے۔ ③ جو چیز سامعین کو پہلے سے معلوم ہو اس کی اہمیت ذہن
نشین کرانے کے لیے سوال کی صورت میں دریافت کی جاسکتی ہے۔ ④ تنبیہ اور تشویش سے علمی مسائل کو اچھی
طرح سمجھایا اور ذہن نشین کرایا جاسکتا ہے۔ ⑤ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کو حوض کوثر ملے گا جس سے آپ
کے وہ امتی پانی پئیں گے جنہوں نے زندگی میں سنت نبوی پر عمل کیا ہوگا۔ ⑥ بدعتوں کو ایجاد کرنا اور ان پر عمل
کرنا حوض کوثر کے پانی سے محرومی کا باعث ہے۔ ⑦ امت کی کثرت تعداد شرعاً مطلوب ہے لیکن یہ بھی ضروری

ہے کہ اسلامی تعلیمات و ہدایات کے مطابق بچوں کی بہتر تربیت کر کے انھیں ایسے مسلمان بنایا جائے جنھیں دیکھ کر قیامت کو رسول اللہ ﷺ کو خوشی حاصل ہو۔ ① رسول اللہ ﷺ امت کے گناہگاروں کی سفارش کریں گے اور انھیں جہنم سے نکال لیں گے۔ ② رسول اللہ ﷺ کو بعض لوگوں کی شفاعت سے منع کر دیا جائے گا۔ ایسے لوگ جہنم میں طویل عرصے تک پڑے رہیں گے۔ اگر انھوں نے شرک اکبر یا کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہوگا تو وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔ اِنْعَاذَنَا اللّٰهُ۔ ③ جس طرح مسلمان کو قتل کرنا اور اس کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح اس کی بے عزتی کرنا اور اسے ذلیل کرنے کی کوشش کرنا بھی حرام ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کو کما حقہ ادا فرما دیا۔ اب اگر کوئی شخص گمراہی اختیار کرتا ہے تو خود ذمہ دار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا نام عصفاء (کان کئی) تھا۔ ویسے اس کے کان کئے ہوئے نہیں تھے۔

۳۰۵۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو حج ادا فرمایا اس حج کے موقع پر قربانی کے دن حمرات کے درمیان کھڑے ہوئے۔ (اس وقت) نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سادن ہے؟“ لوگوں نے کہا: قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ اللہ کا حرمت والا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ اللہ کا حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ حج اکبر کا دن ہے اور تمھاری جانیں تمھارے مال تمھاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح اس مہینے کے اس دن میں اس شہر کا احترام ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں نے پہنچا دیا؟“ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! گمراہ رہ۔“ پھر لوگوں کو الوداع کہا۔ صحابہ نے کہا: یہ حج الوداع یعنی الوداعی حج ہے۔

۳۰۵۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا

صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفَقَ، يَوْمَ النَّحْرِ، بَيْنَ الْحَجَرَاتِ، فِي الْحَجَّةِ النَّبِيَّ حَجَّ فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قَالُوا: يَوْمُ النَّحْرِ. قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قَالُوا: هَذَا بَلَدُ اللَّهِ الْحَرَامِ. قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرِ هَذَا؟» قَالُوا: شَهْرُ اللَّهِ الْحَرَامِ. قَالَ: «هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. وَدِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ هَذَا الْبَلَدِ، [فِي هَذَا الشَّهْرِ،] فِي هَذَا الْيَوْمِ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ بَلَغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثُمَّ وَدَعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

۲۵۔ ابواب المناسک طواف زیارت کا بیان

(المعجم ۷۷) - بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

باب: ۷۷۔ طواف زیارت کا بیان

(التحفة ۷۷)

۳۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَانُ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ .

۳۰۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف زیارت رات تک مؤخر فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو شاذ قرار دیا ہے۔ شاذ کا مطلب ہے کہ یہ حدیث زیادہ قوی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تعلیفاً ان الفاظ سے روایت کیا ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب الزیارة يوم النحر، قبل حدیث: ۱۷۳۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ اس سے مراد ایام تشریق کی راتوں میں کعبہ کی زیارت ہے، دس ذوالحجہ کا طواف نہیں۔ وہ دن ہی میں ہوا۔ (فتح الباری: ۱/۳/۷۱۷)

۳۰۶۰۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزُمْلْ فِي السَّعَةِ الَّتِي أَقَاضَ فِيهِ . قَالَ عَطَاءٌ : وَلَا زَمْلٌ فِيهِ .

۳۰۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طوافِ افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔

جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس (طواف) میں رمل نہیں ہوتا۔

(المعجم ۷۸) - بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْرَمَ

باب: ۷۸۔ زمزم کا پانی پینا

(التحفة ۷۸)

۳۰۵۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق: ۹۸/۳ من حديث يحيى به . فائدة: حديث محمد بن طارق عن طائوس مرسل (تحفة الأشراف: ۲۳۹/۱۳) ، وحديث أبي الزبير مسند لكنه عن عمر ، ح: ۳۹۵ ، وعلقه البخاري في صحيحه (قبل ، ح: ۱۷۳۲) ، وقال الحافظ ابن حجر : فيحمل حديث ابن عمر (البخاري : أيضا) ، وجابر (مسلم ، ح: ۱۷۱۸) على اليوم الأول ويحمل حديث ابن عباس على باقي الأيام ، والله أعلم .

۳۰۶۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود ، المناسك ، باب الإفاضة في الحج ، ح: ۲۰۰۱ من حديث ابن رهب به .

۲۵۔ ابواب المناسک

زم زم پینے سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا. فَجَاءَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنْ ذِمْرَم. قَالَ: فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْفَيْلَةَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَمَسَّ ثَلَاثًا. وَتَصَلِّغْ مِنْهَا. فَإِذَا فَرَعْتَ فَأَحْمِدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُتَأَقِّينَ، إِنَّهُمْ لَا يَتَصَلَّغُونَ مِنْ ذِمْرَم».

۳۰۶۱۔ حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا۔ انھوں نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: ذمزم سے۔ فرمایا: کیا تم نے اس میں سے اس طرح پیا ہے جس طرح پینا چاہیے؟ اس نے کہا: وہ کس طرح ہے؟ فرمایا: جب تو اس (چاہ زمزم) سے پانی پیے تو قبیلے کی طرف منکر اللہ کا نام لے، تین سانس لے اور سیر ہو کر پی۔ جب تو پی چکے تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کر کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "ہمارے اور منافقوں کے درمیان (پہچان کے لیے) یہ علامت ہے کہ وہ ذمزم سیر ہو کر نہیں پیتے۔"

۳۰۶۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ: إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَاءُ ذِمْرَمٍ لِمَا شَرِبَ لَهُ».

۳۰۶۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ذمزم کا پانی اس (مقصد) کے لیے ہے جس کے لیے وہ پیا جائے۔"

۳۰۶۱۔ [حسن] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/ ۱۵۸ عن عبيد الله بن موسى به مختصراً، وتابعه مكي بن إبراهيم، وعبد الله بن المبارك، قال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات"، وأورده الضياء المقدسي في المختارة * محمد بن عبدالرحمن وثقه ابن حبان والبوصيري، وقال عثمان بن الأسود: "كنا نجالس محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر ولا نقوم من عنده إلا وقد يعني إن شاء الله أفزنا عنما حسناً" (مسائل ابن أبي شيبة: ۱ بتحقيق) روى عنه عمرو بن دينار وغيره، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، وللحديث شواهد كثيرة، منها ما في أخبار مكة: ۲/ ۲۸، ح: ۱۰۷۹ قال الفاكهي: "وحدثنا حسين بن حسن (ابن حرب السلمي المروزي) قال: أنا الفضل بن موسى قال حدثنا عثمان بن الأسود عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس به، المرفوع فقط، وهذه متابعة جيدة لابن عبدالرحمن".

۳۰۶۲۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۵۷، ۳۷۲ وغيره من طرق عن ابن المؤمل به، ضعفه البوصيري لضعف عبد الله بن المؤمل، وتابعه إبراهيم بن طهمان عند البيهقي: ۵/ ۲۰۲ وفي السند إليه: أبو محمد أحمد بن إسحاق بن شيان البغدادي، ولم نجد له ترجمة، وللحديث شواهد كثيرة جداً، ومن أجلها صححه بعض العلماء، وحسنه بعضهم.

۲۵۔ أبواب المناسك۔ کعبہ شریف میں داخل ہونے کا بیان

🌞 نوائد و مسائل: ① زمرہ کا پانی برکت والا ہے۔ حصول برکت کے لیے پینا چاہیے۔ ② زمرہ پیتے وقت کسی نیک مقصد کو دل میں رکھا جائے بلکہ زبان سے بھی دعا کر لی جائے۔ ③ زمرہ کو اپنے وطن بھی ساتھ لے جانا چاہیے۔ (جامع الترمذی، الحج، باب ماجاء فی حمل ماء زمزم، حدیث: ۹۶۳)

(المعجم ۷۹) - بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ باب: ۷۹۔ کعبہ شریف میں داخل ہونا

(النحفة ۷۹)

۳۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ الْفَتْحِ، الْكَعْبَةَ. وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ. فَأَغْلَقُواهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ. فَلَمَّا خَرَجُوا سَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ، حِينَ دَخَلَ، بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ، عَنْ يَمِينِهِ.

۳۰۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور حضرت عثمان بن شیبہ رضی اللہ عنہما تھے۔ انھوں نے اندر سے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ جب وہ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد سامنے کے رخ وائیں طرف کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔



ثُمَّ لَمْتُ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

بعد میں میں نے خود کو ملامت کی کہ میں نے یہ کیوں نہ پوچھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی؟

🌞 نوائد و مسائل: ① کعبہ میں داخل ہونا اور نماز پڑھنا درست ہے۔ ② کعبہ میں داخل ہونا حج یا عمرے کا حصہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں اس وقت داخل ہوئے تھے جب مکہ فتح ہوا تھا۔ (فتح الباری: ۵۹۲/۳، حدیث: ۶۲۰۱) ③ اس وقت کعبہ شریف میں چھ ستون تھے۔ تین ایک قطار میں اور تین دوسری قطار میں۔ رسول اللہ ﷺ دروازے میں سے داخل ہو کر آگے چلے گئے اور دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔ ④ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما، جو کعبہ کے کئی برادر تھے اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی کعبہ شریف میں داخل ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب إغلاق البيت وبصلتي في أي نواحي البيت شاء، حدیث: ۵۹۹۸) سنن نسائی کی ایک روایت میں حضرت فضل

۳۰۶۳۔ أخرجه البخاري، الصلاة، باب الأبواب والغلق للکعبة والمساجد، ج: ۶۸ وغيره، ومسلم، الحج، باب استحباب دخول الکعبة للحاج وغيره، والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، ج: ۱۳۲۹ من حديث نافع به.

۲۵۔ ابواب المناسک منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان

بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی ذکر ہے۔ (سنن النسائي، مناسک الحج، باب دخول البيت، حدیث: ۲۹۰۹) ⑤
رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر دو رکعت نماز ادا کی تھی۔ اور باہر تشریف لائے کے بعد بھی دو رکعتیں
پڑھی تھیں۔ (صحیح البخاری، الصلاة، باب قوله تعالى: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾
حدیث: ۳۹۵)

۳۰۶۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میرے پاس سے باہر
تشریف لے گئے تو آپ مطمئن اور خوش تھے۔ پھر
میرے پاس واپس آئے تو مطمئن تھے۔ میں نے عرض
کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے پاس سے تشریف
لے گئے تو آپ مطمئن اور خوش تھے اور واپس آئے تو
آپ مطمئن (اور پریشان) ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟)
آپ نے فرمایا: ”میں کعبہ کے اندر گیا تھا۔ اب میرا جی
چاہتا ہے کہ (کاش) میں نے ایسے نہ کیا ہوتا۔ مجھے
خدا ہے کہ (اپنے اس عمل کی وجہ سے) اپنے بعد اپنی
امت کو مشقت میں مبتلا نہ کروں۔“

۳۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ
النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ
النَّفْسِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ. فَقُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنْتَ قَرِيرُ
الْعَيْنِ، وَرَجَعْتَ وَأَنْتَ حَزِينٌ؟ فَقَالَ: «إِنِّي
دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ. وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ
فَعَلْتُ. إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتَعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ
بَغْيِي».

باب: ۸۰۔ منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنا

(المعجم ۸۰) - بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيْلًا

بَنِي (التحفة ۸۰)

۳۰۶۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے پانی پلانے
کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے

۳۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ النَّافِعِ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ

۳۰۶۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في دخول الكعبة، ح: ۲۰۲۹ من حديث إسماعيل به،
والترمذي، ح: ۸۷۳، وقال الترمذي: "حسن صحيح" قلت: إسماعيل بن عبد الملك ضعيف، ضمنه الجمهور،
وقال ابن حبان: "وكان ردي. الحفظ، ردي. الفهم، يقرب ما روى".
۳۰۶۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب هل يبيت أصحاب السقاية أو غيرهم بمكة ليالي منى، ح: ۱۷۴۵، ومسلم،
الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيام التشريق، والترخيص في تركه لأهل السقاية، ح: ۱۳۱۵ من حديث ابن
نُمَيْرٍ.

۲۵۔ أبواب المناسك وادی صحب میں نمبر نے کا بیان

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْتَ بِمَكَّةَ اجازت چاہی کہ منی کے ایام میں رات کو مکہ میں رہیں
أَيَّامَ وَنَى - مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ - فَأَذِنَ لَهُ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ میں قریش کی مختلف شاخوں کو مختلف مناصب حاصل تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے
اجداد میں سے قحطی میں کلاب کو جو مناصب حاصل تھے وہ انہوں نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کیے پھر وہ منصب ان
کی اولاد میں تقسیم ہوئے تو سقایت (حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب) بنو عبد مناف کو اور حجابت (کعبہ کی خدمت
اور کلید برداری) بنو عبد الدار کو ملی۔ رسول اللہ ﷺ کے حج کے موقع پر سقایت کا یہ منصب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو
حاصل تھا۔ (الرحیق المختوم، ص: ۵۳) ② منی کے ایام سے مراد ذوالحجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ ہے جن
میں حاجی منی میں رہتے ہیں۔ ان ایام کی راتیں بھی منی میں گزارنی چاہئیں البتہ حاجیوں کی خدمت کے سلسلے
میں خدام مکہ مکرمہ میں بھی رہ سکتے ہیں۔ ③ حاجیوں کی خدمت ایک بڑا شرف ہے۔

۳۰۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهَذَا
ابْنُ الشَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةُ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ غَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يُرْخَصْ النَّبِيُّ ﷺ لِأَحَدٍ يَبْتَ
بِمَكَّةَ، إِلَّا لِعَبَّاسٍ، مِنْ أَجْلِ السَّقَايَةِ۔
۳۰۶۷ - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کسی (حاجی) کو مکہ میں
رات گزارنے کی اجازت نہیں دی سوائے حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے (جنہیں) ان کے منصب سقایت کی وجہ
سے (رات کو مکہ میں رہنے کی اجازت دی)۔

(المعجم ۸۱) - بَابُ نَزُولِ الْمُحَصَّبِ
(النفحة ۸۱)

۳۰۶۶ - حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ الشَّرِيِّ:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَبْدَةُ، وَوَكَيْعٌ،
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ:
۳۰۶۷ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انہوں نے فرمایا: میدانِ اطح میں ٹھہرنا کوئی سنت
(اور شرعی حکم) نہیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں صرف اس
لیے ٹھہرے تھے کہ وہاں سے) روانگی میں آپ کے
لیے آسانی تھی۔

۳۰۶۶ - [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل إسماعيل بن مسلم، تقدم، ح: ۳۰۶۱، ونقل عن ابن
المديني: "أجمع أصحابنا على ترك حديثه"، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۶۷ - أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، وصلاة الظهر وما بعدها به، ح: ۱۳۱۱
عن ابن أبي شيبة به.

كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ تَزُولُ الْأَبْطَحُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ. إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِمُخْرُوجِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① أبطح یا بطحاء کے لفظی معنی ہموار اور وسیع قطعہ زمین کے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مکہ اور مکی کے درمیان کا میدان ہے۔ اس کو محصب کہتے ہیں۔ (فتح الباری: ۳/۴۸۵) ② رسول اللہ ﷺ نے یہاں ٹھہر کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کیں۔ اسی رات کو مکہ جا کر طواف واداع کیا اور واپس آ گئے۔ ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرے کے لیے تشریف لے گئی تھیں۔ جب وہ واپس آئیں تو رسول اللہ ﷺ ہمیں سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ (صحیح البخاری، العمرة باب الاعتبار بعد الحج بغیر ہدی، حدیث: ۱۷۸۲)

۳۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ رَزَيْنٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَذْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ النَّفَرِ، مِنَ الْبَطْحَاءِ أَذْلًا جَا.

۳۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَتَزَلُّونَ بِالْأَبْطَحِ.

۳۰۶۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۷۸/۶ من حديث عمار به، وصححه البوصيري، وأخرجه البخاري، ح: ۱۷۷۲ وغيره من حديث الأعمش به مطولاً باختلاف يسير، والحديث الآتي شاهد له.

۳۰۶۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في نزول الأبطح، ح: ۹۲۱ من حديث عبد الرزاق به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وأخرجه البخاري، ح: ۱۷۶۷، ومسلم، ح: ۱۳۱۰ وغيرهما من طرق أخرى عن نافع به مطولاً ومختصراً.

۲۵۔ ابواب المناسلک ... طواف وداع سے متعلق احکام ومسائل

🕌 فائدہ: مذکورہ بالا حضرات نے مستحب سمجھ کر یہاں قیام کیا تھا لازمی عمل کے طور پر نہیں۔ (فتح الباری: ۴/۳۶۷)

(المعجم ۸۲) - بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ باب: ۸۲۔ طواف وداع (رخصت)

(النحفة ۸۲) ہوتے وقت آخری طواف

۳۰۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: لوگ (حج کے اعمال سے فارغ ہو کر مٹی ہی سے) ہر طرف واپس (اپنے اپنے وطن کو) چلے جاتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک وہ (رواگی سے پہلے) آخری وقت بیت اللہ کے پاس (طواف میں) نہ گزرا۔“

۳۰۷۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا شَفِيَانُ بْنُ عَيَّيْنَهٗ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّ » .

۳۰۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت طواف بیت اللہ کے بغیر (واپس) کوچ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّ .

🕌 فوائد ومسائل: ① حج اور عمرے میں بنیادی اہمیت بیت اللہ شریف کو حاصل ہے اس لیے واپسی کے وقت بھی طواف وداع کا حکم دیا گیا ہے۔ ② کوشش کرنی چاہیے کہ طواف وداع اس وقت کیا جائے جب رواگی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہوں اور اب صرف مدینہ جانے کے لیے بس یا ٹیکسی سٹینڈ پر جانا ہو یا اپنے وطن روانہ ہونے کے لیے ایئر پورٹ یا بندرگاہ جانے کے لیے بالکل تیار ہوں۔ ③ طواف وداع کے بعد مسجد سے باہر آتے وقت الٹے پاؤں چلاست سے ثابت نہیں۔

(المعجم ۸۳) - بَابُ الْخَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ أَنْ

باب: ۸۳۔ حیض والی عورت طواف وداع کے بغیر روانہ ہو سکتی ہے

نَوَدَّعَ (النحفة ۸۳)

۳۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے

۳۰۷۰۔ أخرجه مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع ومسقطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۷ من حديث شفيان به.

۳۰۷۱۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۳۹۶/۱۲ من طريق آخر عن إبراهيم بن زيد به، وضعفه البوصيري من أجل إبراهيم بن يزيد الخوزي، ح: ۱۵۲۱، والحديث السابق شاعدا له.

۳۰۷۲۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب حجة الوداع، ح: ۴۴۰۱ من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب

طواف وداع سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

نے فرمایا: حضرت صفیہ بنت حبیبؓ کو طواف افاضہ کے بعد حیض شروع ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ہمیں (رواگی سے) روک دے گی؟“ میں نے کہا: اس نے طواف افاضہ کر لیا تھا اس کے بعد حیض شروع ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ روانہ ہو سکتی ہے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ بَنَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَاصَّتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَحَابِسْتُنَا هِيَ؟» فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ثُمَّ خَاصَّتْ بَعْدَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ».

۳۰۷۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو یاد فرمایا۔ ہم نے عرض کیا: وہ ایام سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں مجھ ہوا سر موٹا جائے! میں سمجھتا ہوں وہ ہمیں (کوچ کرنے سے) روک لے گی۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے قربانی کے دن طواف (افاضہ) کر لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حب (کوئی رکاوٹ) نہیں اسے حکم دو کہ کوچ کرے۔“

۳۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَفِيَّةَ فَقُلْنَا: قَدْ خَاصَّتْ فَقَالَ: «عَفْرَى خَلَفَى مَا أَرَاهَا إِلَّا أَحَابَسْتُنَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ يَوْمَ النُّحْرِ. قَالَ: «فَلَا، إِذَنْ. مُرُّوْهَا فَلْتَنْفِرْ».

🕌 فوائد و مسائل: ① طواف افاضہ حج کا رکن ہے جو دس ذوالحجہ کو ادا کیا جاتا ہے۔ ② اگر کوئی عورت حیض کی وجہ سے طواف افاضہ دس ذوالحجہ کو نہ کر سکے تو جب پاک ہو تب کر لے۔ ③ جس عورت نے طواف افاضہ کر لیا ہو وہ اگر مکہ سے واپسی کے دن حیض سے ہو تو اسے طواف وداع معاف ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: ”ہاں مجھ ہوا سر موٹا جائے!“ بد دعا کے طور پر نہیں بلکہ عربوں کے عام محاورے کے مطابق پریشانی کا اظہار ہے۔

❖ وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱، بعد، ح: ۱۳۲۸، عن رمح بہ.

۳۰۷۳۔ أخرجه البخاري، المعجم، باب الإدلاج من المحصب، ح: ۱۷۷۱ من حديث الأعمش به، ومسلم، المعجم، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱/۲۸۷، بعد حديث: ۱۳۲۸ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ ابواب الصائک

(المعجم ۸۴) - بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(الصفحة ۸۴)

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

باب ۸۴۔ رسول اللہ ﷺ کے

حج کی تفصیل

۳۰۷۴۔ حضرت جعفر (صادق) رضی اللہ عنہ اپنے والد محمد

(باقر) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: ہم

لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے تمام

افراد کے بارے میں پوچھا (کہ آپ لوگ کون کون

ہیں؟) حتیٰ کہ میری باری آگئی۔ میں نے کہا: میں محمد بن

علی بن حسین ہوں۔ انھوں نے میرے سر کی طرف ہاتھ

بڑھا کر میرا اوپر والا بٹن کھولا پھر (اس سے) نیچے والا

بٹن کھولا پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا۔ اس وقت

میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں خوش

آمدید! جو چاہو پوچھو چنانچہ میں نے آپ سے سوالات

کیے (انھوں نے جواب دیے)۔ آپ اس وقت نابینا

ہو چکے تھے۔ (اتنے میں) نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ

ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے جو اتنا چھوٹا تھا کہ جب

اے کندھوں پر ڈالنے تو اس کے دونوں کنارے آگے

آ جاتے (نکل مارنا مشکل تھا)۔ اور ان کی بڑی چادر ان

کے قریب تپائی پر پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے میں نماز

پڑھائی۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا: ہمیں رسول اللہ

ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے ہاتھ

سے نوکا اشارہ کر کے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے

بعد مدینے میں) نو سال اقامت پذیر رہے اور حج نہیں

کیا۔ دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا

۳۰۷۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .

فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ . حَتَّى انْتَهَى

إِلَيَّ . فَقُلْتُ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ

الْحُسَيْنِ . فَأَهْوَى يَدَهُ إِلَى رَأْسِي فَحَلَّ زُرِّي

الْأَعْلَى . ثُمَّ حَلَّ زُرِّي الْأَسْفَلَ . ثُمَّ وَضَعَ

كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ . وَأَنَا يُؤْمِنُ غُلَامٌ شَابٌ .

فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ . سَلْ عَمَّا شِئْتَ . فَسَأَلْتُهُ ،

وَهُوَ أَعْمَى . فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ . فَقَامَ فِي

نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا . كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ

رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ ، مِنْ صِغَرِهَا . وَرَدَّاهُ إِلَى

جَانِبِهِ عَلَى الْمَشْجَبِ . فَصَلَّى بِنَا . فَقُلْتُ :

أَخْبَرْنَا عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ يَدِهِ ،

فَعَقَّدَ نِسْعًا وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَتٌ

تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ . فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي

الْعَاشِرَةِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ . فَقَدِمَ

الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ . كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِمَ

بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ . فَخَرَجَ

وَوَحَرَجْنَا مَعَهُ . فَأَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ . فَوَلَدَتْ

أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ .



فَارْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي وَاسْتَنْفِرِي بِتَوْبٍ وَأَخْرِصِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ: نَظَرْتُ إِلَى مَدْبُورِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، بَيْنَ رَاكِبٍ وَمَاشٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ تَنْزِيلُ الْقُرْآنِ. وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ. مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بِهِ. فَأَهْلُ بِالْتَّوْحِيدِ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». وَأَهْلُ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي يَهْلُونَ بِهِ. فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ شَيْئًا مِنْهُ. وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَّتَهُ. قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَتَوَي إِلَّا الْحَجَّ. لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ. حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، امْتَنَلَمُ الرُّكْنَ. فَرَمَلْنَا ثَلَاثًا. وَمَشَى أَرْبَعًا. ثُمَّ قَامَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ: «وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِي إِبْرَاهِيمَ مَعْلًا» [البقرة: ۱۲۵] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ: «قُلْ بَيَّأْتُ الْكَافِرِينَ» [الكاغفون: ۱۶] وَ«قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ». ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصُّفَا.

کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ میں بہت سے لوگ (اطراف و اکناف سے) آگئے۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا (میں حج) کرے اور وہی کام کرے جو رسول اللہ ﷺ کریں۔ آپ ﷺ روانہ ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم ذوالخلفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہو گئی۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف آدمی بھیج کر دریافت کیا: میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسل کر کے ایک کپڑا انگوث کی طرح باندھ لے اور احرام باندھ لے۔“ (ذوالخلفہ کی) مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر قصواء (اوتھی) پر سوار ہوئے۔ جب اوتھی رسول اللہ ﷺ کو لے کر بیداء (میدان) میں پہنچی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے آگے جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی سوار اور پیدل افراد نظر آئے اسی طرح نبی ﷺ کے دائیں طرف (بے شمار لوگ تھے) اور اسی طرح بائیں طرف اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (حد نظر تک لوگ تھے)۔ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے آپ پر قرآن مجید نازل ہوتا تھا اور آپ اس کا مطلب جانتے تھے۔ جو کام بھی آپ ﷺ کرتے تھے ہم بھی کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے توحید کی آواز بلند کی: [لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ] ”حاضر ہوں! اے اللہ! حاضر ہوں۔

حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ الصَّافَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّافَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۵۸] تَبْدَأُ بِمَا
بَدَأَ اللَّهُ بِهِ. فَبَدَأَ بِالصَّافَا، فَزَيَّنَ عَلَيْهِ حَتَّى
رَأَى الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ اللَّهُ وَهَلَّلَهُ وَحَمِدَهُ وَقَالَ:
«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ
وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مَثَلُ هَذَا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ. ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ يَمْشِي حَتَّى إِذَا
انْصَبَتْ قَدَمَاهُ، رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي. حَتَّى
إِذَا صَعِدَا يَعْني قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى
الْمَرْوَةَ. فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى
الصَّافَا. فَلَمَّا كَانَ آخِرَ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ
قَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
اسْتَنْبَزْتُ لَمْ أَشُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً.
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ
وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ
وَقَصَّروا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
الْهَدْيُ.



حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں تعریفیں
اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک
نہیں۔“ لوگوں نے بھی ان الفاظ میں لبیک پکارا جن
الفاظ میں (آج کل) پکارتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ
نے اس میں سے کسی لفظ سے منع نہیں کیا البتہ خود
رسول اللہ ﷺ اپنا (مذکورہ بالا) تبلیغ ہی پکارتے رہے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری نیت صرف حج کی تھی
ہمیں عمرہ کا علم ہی نہ تھا (کہ حج کے ساتھ ہی عمرہ بھی
کیا جاسکتا ہے) حتیٰ کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ کعبہ کے پاس پہنچے تو نبی ﷺ نے حجر اسود کا اسلام
کیا۔ (طواف کے) تین چکروں میں رمل کیا اور چار
چکروں میں (عام رفتار سے) چلے پھر مقام ابراہیم پر
تشریف لے گئے اور فرمایا: [وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى] ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ“
آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کیا
(اور دو رکتیں پڑھیں۔ امام جعفر فرماتے ہیں:)
میرے والد (محمد بن علی) کا بیان ہے اور یقیناً نبی ﷺ
ہی سے انھوں نے بیان کیا ہوگا کہ آپ نے دو رکعتوں
میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر دوبارہ بیت اللہ کی طرف تشریف
لے گئے اور حجر اسود کا اسلام کیا پھر دروازے سے نکل
کر صفا کی طرف چلے۔ جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ
آیت پڑھی ﴿إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِ اللَّهِ﴾
”صفا اور مرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ (اور
فرمایا: ”ہم اسی سے شروع کرتے ہیں جس کا نام اللہ

نے پہلے لیا ہے۔“ چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا کی۔ آپ اس (صفا) پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ پر نظر پڑی۔ اللہ کی تکبیر و تہلیل اور حمد فرمائی [اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ] پھر فرمایا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْحَرُ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ] ”اکیسے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریفیں ہیں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اکیسے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اسی ایک (معبود حقیقی) نے (دشمنوں کی سب) جماعتوں کو شکست دی۔“ پھر ان (الفاظ کو پہلی بار اور دوسری بار پڑھنے) کے درمیان دعا مانگی۔ تین بار ایسے ہی کیا۔ پھر اتر کر مردہ کی طرف چلے حتیٰ کہ جب آپ کے قدم نشیب میں پہنچے تو وادی کے نشیبی حصے میں دوڑے پھر جب (آپ کے قدم) بلند جگہ پہنچے تو آپ (عام رفتار سے) چل کر مردہ پر پہنچے۔ مردہ پر بھی اسی طرح کیا (تکبیر و تہلیل اور تہلیل کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ..... پڑھا) جس طرح صفا پر کیا تھا۔ (اسی طرح سعی پوری کی۔) جب مردہ پر آپ کے چکر پورے ہوئے تو فرمایا: ”اگر مجھے اپنے معاملے کے بارے میں پہلے وہ بات معلوم ہوتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کے چانور ساتھ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

نہ لاتا اور اس (طواف وسعی) کو عمرہ بنا دیتا لہذا تم میں سے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں اسے چاہیے کہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ چنانچہ سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور ہال کنوا لیے سوائے نبی ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور دو بار فرمایا: ”عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے۔ (صرف اس سال کے لیے) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ (میں سے) نبی ﷺ کے اونٹ (قربانی کے لیے) لے کر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان افراد میں شامل ہیں جنہوں نے احرام کھول دیا ہے اور انہوں نے رنگ دار کپڑے پہن رکھے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابا جان نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں (یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل کی شکایت کرنے اور انہوں نے جو بات بتائی تھی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ رسول اللہ

فَقَامَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَعَمِينَ هَذَا أَمْ لَا يَبْدُ أَبَدًا؟ قَالَ: فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعُهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: «دَخَلْتَ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ هَكَذَا» مَرَّتَيْنِ «لَا. بَلْ لَا يَبْدُ أَبَدًا» قَالَ: وَقَدِمَ عَلَيَّ بَيْدُنُ النَّبِيِّ ﷺ. فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ. وَلَبَسَتْ ثِيَابًا ضَبِيغًا. وَانْتَحَلَتْ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ. فَقَالَتْ: أَمَرَنِي أَبِي بِهَذَا. فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ، بِالْعِرَاقِ: قَدْ هَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْهُ. فَسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرْتُ عَنْهُ، وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: «صَدَقْتُ. صَدَقْتُ. مَاذَا قُلْتَ جِئَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ ﷺ. [قَالَ:] «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، فَلَا تَحْلِلْ» قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ النَّبَذِيَّةِ، مِائَةً. ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّروا. إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ

ﷺ نے فرمایا: ”وہ حج کہتی ہے، وہ حج کہتی ہے۔ تم نے جب حج کا احرام باندھا تھا تو کیا کہا تھا؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا احرام تیرے رسول ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے ساتھ تو قربانی ہے لہذا تم بھی احرام نہ کھولو۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: قربانی کے وہ جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لائے تھے اور وہ جانور جو نبی ﷺ مدینہ سے لائے تھے ان کی مجموعی تعداد سو تھی۔ پھر نبی ﷺ کے سوا اور جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے ان کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال کٹوا لیے۔ پھر جب تردیہ کا دن (۸ ذوالحجہ) آیا اور لوگ منیٰ کی طرف چلے تب انھوں نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے (اور منیٰ جا پہنچے) اور آپ نے منیٰ میں ظہر عصر مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر (فجر کی نماز کے بعد) کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ اور آپ کے حکم سے نمرہ مقام میں آپ کے لیے بالوں کا (بکریوں کے بالوں سے بنا ہوا) ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ (منیٰ سے) روانہ ہوئے تو قریش کو یقین تھا کہ آپ مشرک احرام یا عز ولفہ میں رک جائیں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ عرفات میں پہنچ گئے۔ آپ کو نمرہ میں خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ کے حکم سے (آپ کی اذنی) قصواء پر کادہ کسا گیا۔ رسول اللہ ﷺ

كَانَ مَعَهُ هَذِي. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى، أَهْلُوا بِالْحَجِّ فَكَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَصَلَّى، بِمِنًى، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ. ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَأَمَرَ بِقَبِيَّةٍ مِنْ شَعَرٍ فَضَرِبَتْ لَهُ بِبُورَةٍ. فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَقَفَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَوْ الْمَزْدَلِيَّةِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ. فَوَجَدَ الْقَبِيَّةَ فَضَرِبَتْ لَهُ بِبُورَةٍ. فَتَرَلَّ بِهَا. حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ، أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرَحِلَتْ لَهُ. فَكَرَّبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي. فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ. وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ. وَأَوَّلُ دَمٍ أَصْعَهُ دَمُ رِبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ؛ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ، فَتَنَنَتْهُ هَذِلٌ. وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ [رَبَا أَصْعَهُ] رَبَانَا. رَبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ. فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي الشَّيْءِ. فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ. وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُوجَكُمْ أَحَدًا

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لے آئے۔ (وہاں) لوگوں سے خطاب فرمایا۔ (اس میں) فرمایا: ”تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس مہینے (ذوالحجہ) کا یہ (حج کا) دن۔ سنو! جاہلی رواج کی ہر چیز میرے ان قدموں تلے روندی گئی۔ دور جاہلیت میں ہو جانے والے قتل سب معاف ہیں۔ (ان کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔) اور سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ یہ (دودھ پیتا پتھر) قبیلہ بنی سعد میں پرورش پا رہا تھا اور قبیلہ بنی ہذیل نے اسے قتل کر دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سب سود معاف ہیں۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا، یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے انھیں اللہ کی ذمہ داری پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے نام پر ان کی عصمت کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ اگر وہ یہ حرکت کریں تو انھیں مار دو لیکن سخت مار نہ ہو۔ اور تم پر ان کا یہ حق ہے کہ مناسب انداز سے انھیں خوراک اور لباس مہیا کرو۔ اور میں نے تمہارے اندر وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اور تم سے (قیامت کے دن) میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟“ حاضرین نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ

تَكَرُّهُنَّ. فَإِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَاصْرُبُوهُنَّ صَرْبًا غَيْرَ مَرْجٍ. وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ. وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَمْ تَصِلُوا إِنْ اِغْتَصَمْتُمْ بِهِ. كِتَابَ اللَّهِ. وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي. فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِضْبَاعِهِ السَّيَّابَةَ إِلَى السَّمَاءِ، وَيُنْكِبُهَا إِلَى النَّاسِ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ. اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ أَدَّنَ بِلَاؤُ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرِ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ. فَجَعَلَ بَطْنُ نَاقَتِهِ إِلَى الصَّخَرَاتِ. وَجَعَلَ خَيْلُ الْمُشَاهِدِ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الضُّفْرَةُ قَلِيلًا. حِينَ غَابَ الْقُرْصُ. وَأَرَادَ أَنْسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ. فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَقَّ لِلْقَضَوَاءِ الزَّمَامَ. حَتَّى إِنْ رَأَسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ. وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى: «أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةُ. السَّكِينَةُ» كُلَّمَا أَتَى خَبَلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْنَحِي لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَضَعَدَ. ثُمَّ أَتَى الْمُرْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ. فَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ

وَأَقَامَهُ. ثُمَّ رَكِبَ الْقُصْوَاءَ. حَتَّى أَتَى
الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ. فَرَقِيَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ. فَلَمْ يَزَلْ وَاِقْفًا حَتَّى أَشْفَرَ
جِدًا. ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.
وَأَزْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ. وَكَانَ رَجُلًا
حَسَنَ الشَّعْرِ، أَبْيَضَ، وَسِيمًا. فَلَمَّا دَفَعَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مَرَّ الطَّعْنُ يَجْرِي. فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَدَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ. فَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ
مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ يَنْظُرُ. حَتَّى أَتَى مُحَسَّرًا.
حَرَكَ قَلِيلًا. ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي
تُخْرِجُكَ إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى. حَتَّى أَتَى
الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَرَمَى بِسَبْعِ
حَصَيَّاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا. مِثْلُ
حَصَى الْخَذْفِ. وَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي. ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ. فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ
بِلَنَّةٍ بِيَدِهِ. وَأَعْطَى عَلِيًّا. فَتَحَرَ مَا عَبَّرَ.
وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيهِ. ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ
بِضَعْفَةٍ. فَجَعَلَتْ فِي قَدِيرٍ. فَطَبِخَتْ. فَأَكَلَا
مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا. ثُمَّ أَفَاضَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ. فَصَلَّى بِمَكَّةَ
الظُّهْرَ. فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ
يَتَفَقَّحُونَ عَلَى رَمَزٍ. فَقَالَ: «انْزِعُوا. بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ
عَلَى سِفَائِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَازَلُوهُ

آپ نے (پورا دین) پہنچا دیا (اپنا فرض پوری طرح)
ادا کر دیا اور (امت کی) خیر خواہی کی۔ نبی ﷺ نے
انگشتِ شہادت آسمان کی طرف بلند کی اور لوگوں کی
طرف جھکا کی اور تین بار فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ! اے
اللہ! گواہ رہ!“ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان
دی پھر اقامت کہی تو نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی
پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) اقامت کہی تو نبی ﷺ نے عصر کی
نماز پڑھائی۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ
نے کوئی (سنت یا نفل) نماز ادا نہیں فرمائی۔ اس کے بعد
اللہ کے رسول ﷺ سوار ہو کر (عرقا ت میں) وقوف کے
مقام پر تشریف لے گئے۔ آپ نے چٹانوں کی طرف
اپنی اونٹنی کا پیٹ (اور پیلو) کیا اور جیل مشاء (ٹیلے) کو
اپنے سامنے کیا اور قبیلے کی طرف منہ کیا۔ (اور ذکر و دعا
میں مشغول ہو گئے۔) آپ برابر وہاں ٹھہرے رہے حتی
کہ سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی سرخی بھی کم ہو گئی۔
جب سورج کی ٹکلیاں نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئی تو
آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے
بیچھے سوار کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ (عرقا ت سے) روانہ
ہوئے تو آپ نے قصواء کی مہار بہت زیادہ کھینچ رکھی تھی
حتی کہ اس کا سر آپ کے کباہ کے الٹے لکڑی سے جا
لگا۔ آپ دائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے:
”اے لوگو! آرام سے چلو۔ آرام سے چلو۔“ جب
راستے میں کوئی ٹیلا آتا تو رسول اللہ ﷺ اونٹنی کی مہار ڈھیلی
چھوڑ دیتے تاکہ وہ (ٹیلے پر آسانی سے) چڑھ جائے۔
پھر آپ مزدلفہ تشریف لائے۔ وہاں ایک اذان اور

۲۵۔ أبواب المناسك

ذَلُّوا فَشَرِبَ مِنْهُ .



رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان
 دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا
 کیں۔ اور ان کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں
 پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ صبح صادق ہو
 گئی۔ جب واضح طور پر صبح طلوع ہو گئی تو آپ نے
 اذان اور اقامت کہلوا کر فجر کی نماز ادا کی پھر (نماز کے
 بعد) رسول اللہ ﷺ قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام تشریف
 لے گئے۔ آپ اس کے اوپر تشریف لے گئے اور اللہ کی
 حمد اور بکبیر و تہلیل میں مشغول ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ
 یہاں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ خوب روشنی ہو گئی پھر سورج
 طلوع ہونے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ
 نے اپنے پیچھے (اوتنی پر) حضرت فضل بن عباسؓ کو
 سوار کیا۔ وہ خوبصورت بالوں والے گورے بچے اور
 خوش شکل آدمی تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے
 تو کچھ عورتیں (اونٹوں پر سوار) تیزی کے ساتھ
 پاس سے گزریں حضرت فضلؓ انھیں دیکھنے لگے۔
 رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (ان کا چہرہ) دوسری
 طرف کر دیا تو فضلؓ نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر
 کر عبور توں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ
 وادی محسر میں پہنچے تو سواری کو قد رے تیز کیا پھر اس
 درمیانی راستے پر چل پڑے جو بڑے حجرے پر پہنچتا
 ہے حتیٰ کہ آپ اس حجرے پر جا پہنچے جو درخت کے
 قریب ہے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر
 کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ وہ کنکریاں اتنی
 چھوٹی تھیں کہ انکو ٹٹے اور انگلی سے پکڑ کر پھینکی جاسکیں۔
 آپ نے وادی کے نشیب میں کھڑے ہو کر کنکریاں

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

ماریں۔ پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے ترسیٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (نیزہ) دیا تو باقی اونٹ انھوں نے نحر کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں اپنے قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے ہر اونٹ کی ایک بوٹی لے کر ہٹایا میں ڈالی گئی اور پکائی گئی۔ دونوں نے یہ گوشت کھایا اور اس کا شور بہ پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ طوافِ افاضہ کے لیے کعبہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی۔ عبدالمطلب کی اولاد کے افراد مزم پر پانی پلا رہے تھے چنانچہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”عبدالمطلب کے بیٹو! کنوئیں سے) پانی نکالو اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ پانی پلانے کے معاملے میں تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔“ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ڈول دیا۔ آپ نے اس سے پانی پیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① بزرگ آدمی کو چاہیے کہ جو انوں سے شفقت کا سلوک کرے۔ ② ناپیدا ہونا حصولِ علم یا تعلیم و تبلیغ میں رکاوٹ نہیں۔ ③ بڑا کپڑا ہوتے ہوئے چھوٹے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ④ مرو کے لیے نماز میں سر ڈھانکنا ضروری نہیں اگرچہ سر ڈھانکنے کے لیے کپڑا موجود ہو تاہم ننگے سر رہنے کو اور اسی طرح ننگے سر نماز پڑھنے کو معمول بنالینا نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسوہ اور عمل کے خلاف ہے۔ عورت کے لیے سر چھپانا ضروری ہے اگرچہ وہ گھر میں ایکلی نماز پڑھ رہی ہو۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کا عمل قرآن کی تشریح ہے۔ قرآن مجید میں حج کا حکم ہے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور عمل سے معلوم ہوا۔ ⑥ مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیہ ہے۔ اسے آج کل ”آبار علی“ یا ”بئر علی“ کہتے ہیں۔ مدینہ سے حج یا عمرے کے لیے مکہ جانے والوں کو یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ ⑦ حیض و نفاس حج سے رکاوٹ کا باعث نہیں۔ ⑧ کپڑا باندھنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس کے اندر روئی وغیرہ رکھ لی جائے تاکہ خون اس میں جذب ہوتا رہے اور دوسرے کپڑے خراب نہ ہوں۔ ⑨ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا مشہور صحابی خاتون ہیں۔ پہلے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ان

کے ہاں تین بیٹے محمد عبداللہ اور عون (عنان) پیدا ہوئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ ان سے حجتہ الوداع کے موقع پر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں۔ ان سے ان کے ہاں بیٹی زینبؓ پیدا ہوئے۔ آپ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ماں شریک بین تھیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی سگی بہن تھیں۔ ① لہیک پکارتے وقت بہتر یہ ہے کہ وہی الفاظ پڑھے جائیں جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھے تاہم دوسرے الفاظ بھی درست ہیں جن میں اللہ کی توحید اور اس کی طرف رغبت کا اظہار ہو۔ ② طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنا مستنون ہے۔ ③ صفا اور مروہ پر ہر چکر میں کعبہ رخ ہو کر دعا مانگنا مستنون ہے۔ ④ حج مفرد کی نیت کو عمرے کی نیت میں تبدیل کر کے حج تمتع کرنا درست ہے۔ ⑤ جو شخص میقات سے قربانی کا جانور لے کر نہ آیا ہو اسے حج تمتع ادا کرنا چاہیے۔ ⑥ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے۔ ⑦ ایک راوی سے حدیث سن کر مزید تاکید کے لیے دوسرے راوی یا استاد سے دریافت کرنا جائز ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے احرام کھولنے کا مسئلہ سن کر نبی اکرم ﷺ سے تصدیق چاہی۔ ⑧ حج تمتع کرنے والے کو عمرہ کر کے احرام کھولنا اور دوبارہ آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھنا چاہیے۔ ⑨ یہ احرام مکہ میں اپنی رہائش گاہ ہی سے باندھنا چاہیے اس کے لیے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔ ⑩ منیٰ میں آٹھ ذوالحجہ کی ظہر سے نو ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں۔ ⑪ نو ذوالحجہ کو زوال سے پہلے نمرہ میں ٹھہرنا چاہیے زوال کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا چاہیے۔ ⑫ زوال سے غروب آفتاب تک کا وقت عرفات میں ٹھہرنے کا ہے۔ یہ حج کا اہم ترین رکن ہے۔ اس کے رہ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے۔ ⑬ جو شخص بروقت عرفات نہ پہنچ سکے وہ رات کو کسی وقت صبح صادق ہونے سے پہلے عرفات میں حاضر ہو جائے اس کا بھی حج ہو جائے گا۔ دیکھیے: (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۱۵) ⑭ عرفات میں قبلہ رو کھڑے ہو کر پانچ رکعتیں دعا میں مانگنا اور ذکر الہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ ⑮ عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر روانہ ہونا چاہیے۔ ⑯ مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ ملا کر مزدلفہ میں ادا کرنا مستنون ہے۔ راستے میں مغرب کی نماز ادا کرنا سنت کے خلاف ہے۔ ⑰ بعض لوگ مزدلفہ کی رات چاہتے اور نوافل پڑھتے ہیں، اس رات سونا ہی سنت کا اتباع ہے۔ اور اصل ثواب سنت کی پیروی میں ہے خلاف سنت محبت کرنے میں نہیں۔ ⑱ مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کافی روشنی ہو جانے تک ذکر و دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ ⑲ غلطی کرنے والے کو نرمی سے سمجھایا اور اس غلطی سے روکا جاسکتا ہے ڈانٹ ڈپٹ سے ممکن حد تک اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑳ جن مقامات میں کسی قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو وہاں جانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایسے مقامات کو تفریح گاہیں سمجھ لینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ㉑ دن ذوالحجہ کو صرف بڑے حجرے کو ری کرئی ہوتی ہے۔ ㉒ حجرے پر صرف سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔ ㉓ بڑی بڑی کنکریاں



مارنا پتھر اور جوئے مارنا غلو ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ ⑤ دس ذوالحجہ کے اعمال کی ترتیب یہ ہے: رئیٰ قربانی، تاجامیت اور طواف کعبہ۔ اگر یہ ترتیب قائم نہ رہ سکے تو کوئی دم یا فدیہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ⑥ قربانی کی واجب مقدار ایک بھیڑ بکری نہ ہو یا باد یا گائے اور اونٹ کا ایک حصہ ہے۔ اس سے زیادہ جتنی طاقت ہو جانور قربانی کیے جاسکتے ہیں۔ ⑦ قربانی کا گوشت غریب مسکین لوگوں کا حق ہے، تاہم خود بھی کھانا مسنون ہے۔ ⑧ زمزم کا پانی پینا سنت اور ثواب ہے۔

۳۰۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْحَجِّ عَلَى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ. فَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا. وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ. وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا، لَمْ يَخْلُلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَخْلُلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَقَطَّافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَلَّ مَا حَرَّمَ عَنْهُ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا.

۳۰۷۶- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۴۱/۶ من حديث محمد بن عمرو به. [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء كم حج النبي ﷺ؟، ح: ۸۱۵ من حديث سفيان عن ۴۱

۳۰۷۵- ۱-۳۰۷۵- حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ: حدیثنا محمد بن بشیر العبیدی عن محمد بن عمرو حدیثی یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب، عن عائشہ قالت: خرجنا مع رسول اللہ ﷺ للحج على انواع ثلاثه. فمنا من اهل بحج وعمره معًا. ومنا من اهل بحج مفرد. ومنا من اهل بحج وعمره معًا، لم يخلل من شيء مما حرم منه حتى يقضي مناسك الحج. ومن اهل بالحج مفردًا لم يخلل من شيء مما حرم منه، حتى يقضي مناسك الحج. ومن اهل بعمره مفردة فقطاف البيت وبين الصفا والمروة، حل ما حرم عنه حتى يستقبل حجًا.

فوائد ومسائل: ① حج کی ان تین صورتوں میں سے پہلی صورت کو حج قرآن دوسری صورت کو حج افراد یا حج مفرد اور تیسری صورت کو حج تمتع کہتے ہیں۔ ② حالات کے مطابق جس طریقے سے بھی حج کیا جائے درست ہے۔

۳۰۷۶- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۴۱/۶ من حديث محمد بن عمرو به. [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء كم حج النبي ﷺ؟، ح: ۸۱۵ من حديث سفيان عن ۴۱

۲۵۔ ابواب المناسک

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین حج ادا فرمائے۔ دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد مدینہ سے آ کر ادا کیا۔ اور (اس) حج کے ساتھ عمرہ بھی ملا کر (حج قرآن) ادا کیا۔ نبی ﷺ قربانی کے لیے جو (اونٹ) لائے تھے اور جو (اونٹ) حضرت علی رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے وہ سب ملا کر سواونٹ تھے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا تھا (جو مسلمانوں کو مال غنیمت میں حاصل ہوا تھا) اس کی ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے جبکہ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیے۔

عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُتَمَلِّئِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ: حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ. وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةَ، وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِائَةً بَدَنَةً. مِنْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ، فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ. فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِثَلَاثِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ. وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ.

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کہا گیا: انھیں یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جعفر نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور (دوسری سند) ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انھوں نے مقسم سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

قِيلَ لَهُ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ قَالَ: جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ. وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.



فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس روایت کی بابت لکھتے ہیں: ہجرت سے پہلے دو حج اور ابو جہل کے اونٹ کے تذکرے کے سوا باقی روایت صحیح ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں ۱۹ غزوات میں شریک ہوئے اور آپ نے صرف ایک ہی حج کیا اور وہ بھی ہجرت کے بعد یعنی حجہ الوداع۔ (صحیح مسلم الحج) باب بیان عدد عمر النبی ﷺ و زمانہ حج (حدیث: ۱۲۵۴) معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے صرف ایک ہی حج کیا ہے اور وہ بھی دس ہجری میں۔ ہجرت سے قبل دو حج کرنے کا ذکر کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (حجۃ النبی ﷺ للکلبانی) ص: ۲۷-۸۳ و سفین ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۳۰۷۲

◀ جعفر عن أبيه عن جابر به، وقال: 'غريب'، وصححه ابن خزيمة، ح: ۳۰۵۶، والنووي تقدم، ح: ۱۶۲، وفي حديث ابن عباس عثان، ح: ۸۵۴، ح: ۱۱۹۲، وله شاهد مرسل عند البيهقي، ۳۴۲/۴، وإسناده ضعيف مع إرساله.

۲۵۔ أبواب المناسك

(المسجم ۸۵) - بَابُ الْمُنْحَصِرِ

(التحفة ۸۵)

۳۰۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ عُثَيْمٍ عَنْ
حَجَّاجِ بْنِ أَبِي غُثْمَانَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ
أَبْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ،
وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى».

فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ،
فَقَالَا: صَدَقَ.

۳۰۷۸- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ
ابْنَ عَمْرٍو عَنْ حَبْسِ الْمُحْرِمِ؟ فَقَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كُسِرَ أَوْ مَرَضَ أَوْ
عَرِجَ، فَقَدْ حَلَّ. وَعَلَيْهِ الْحُجُّ مِنْ قَابِلٍ».

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب: ۸۵۔ جس حاجی کو راستے

میں رکاوٹ پیش آ جائے

۳۰۷۷۔ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا
آپ فرما رہے تھے: ”جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا
تنگڑا ہو جائے وہ احرام کھول دے۔ اور اس پر ایک اور
حج کرنا لازم ہے۔“

(حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کی
تو انھوں نے کہا: اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۳۰۷۸۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد

کر وہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے
احرام والے کو رکاوٹ پیش آنے کے بارے میں
دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار ہو جائے یا تنگڑا
ہو جائے وہ احرام کھول دے، اور اس پر اگلے سال حج
کرنا لازم ہے۔“

۳۰۷۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الإحصار، ح: ۱۸۶۲ من حديث يحيى بن سعيد، وقال
الترمذي، 'حسن صحيح'، ح: ۹۴۰، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۱/ ۴۷۰، ۴۸۳، ووافقه الذهبي، وأعل
بما لا يفتح.

۳۰۷۸۔ [صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الإحصار، ح: ۱۸۶۳ من حديث عبد الرزاق، وانظر
الحديث السابق.

۲۵۔ أبواب المناسك

... حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

قَالَ عِكْرِمَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا: صَدَقَ.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کی تو انھوں نے کہا: اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَوَجَدْتُهُ فِي جُزْءِ هِشَامٍ صَاحِبِ الدُّسْتَوَانِ. فَأَتَيْتُ بِهِ مَعْمَرًا. فَقَرَأَ عَلَيَّ أَوْ قَرَأَتْ عَلَيْهِ.

امام عبدالرزاق نے کہا: میں نے اس روایت کو ہشام صاحب دستوانی کی کتاب میں پایا چنانچہ اسے میں معمر کے پاس لایا تو انھوں نے میرے سامنے اس کی قراءت کی یا میں نے اس کے سامنے اس کی قراءت کی۔

🌞 نو آمد و مسائل: ① احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے کو راستے میں کوئی رکاوٹ پیش آ جائے تو اسے حصر کہتے ہیں۔ ② ایسے شخص کو جب یقین ہو جائے کہ سفر جاری رکھنا ناممکن ہے تو اسے چاہیے کہ وہیں احرام کھول دے۔ اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو اسے وہیں ذبح کر دے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صلح حدیبیہ کے سفر میں کیا تھا۔ ③ عذر کی وجہ سے نامکمل رہ جانے والا حج، مکمل حج کے حکم میں نہیں اس لیے اگر بعد میں حج کی طاقت ہو تو حج کرنا ضروری ہوگا۔

باب: ۸۶۔ رکاوٹ والے کا فدیہ

(المعجم ۸۶) - بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْصَرِ

(النحفة ۸۶)

۳۰۷۹۔ حضرت عبداللہ بن محفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھا اور ان سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ”تو فدیہ ہے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے۔“ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: فَقَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ كَعْبٍ بَنٍ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ. فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] قَالَ كَعْبٌ: فِيَّ أَنْزَلَتْ.

۳۰۷۹۔ أخرجه البخاري، المحصر، باب الإطعام في الفدية نصف صاع، ح: ۱۸۱۶، ۲۰۱۷ من حديث شعبة بن مسلم، الصحيح، باب جواز حلق الرأس للمحصر إذا كان به أذى، ووجوب الفدية للحلق، وبيان قدرها، ح: ۱۲۰۱/ ۸۵ عن محمد بن بشار به.

۲۵۔ ابواب الصائسک

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ثُمَّ يَبِيْ اُذَى مِنْ رَّاسِيْ . فَحُمِلْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ . وَالْقَمَلُ يَتَنَاثَرُ عَلَيَّ وَجْهِيْ . فَقَالَ : « مَا كُنْتُ اَرَى الْجَهْدَ يَلْغُ بِكَ مَا اَرَى . اَتَجِدُ شَاةً ؟ » قُلْتُ : لَا . قَالَ : فَتَرَلْتُ هَذِهِ الْاَيَّةَ : ﴿ فَعِدَّةٌ مِنْ حَبَابٍ اَوْ صَدَقَةٌ اَوْ شُكْرٌ ﴾ [البقرة: ۱۹۶] .

مجھے سر میں (جوڑوں کی وجہ سے) تکلیف تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا جبکہ جوئیں (سر کے بالوں سے) جھڑ جھڑ کر میرے چہرے پر گر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تمہیں اس حد تک تکلیف ہوگی جتنی میں (اب) دیکھ رہا ہوں۔ کیا تمہیں ایک بکری مل سکتی ہے؟“ میں نے کہا: جی نہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ حَبَابٍ اَوْ صَدَقَةٌ اَوْ شُكْرٌ﴾ ”تو فدیہ ہے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی ہے۔“

قَالَ : فَالْصُّوْمُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ . وَالصَّدَقَةُ عَلَيَّ سِتَّةَ مَسَاكِيْنٍ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ . وَالشُّكْرُ شَاةٌ .

صحابی نے فرمایا: روزے تو تین دن کے ہیں اور صدقہ چھ مسکینوں کو دیا جائے ہر مسکین کو آدھا صاع غلہ دیا جائے۔ اور قربانی (کی مقدار) ایک بکری ہے۔

۳۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : [اَمَرَنِي] النَّبِيُّ ﷺ ، حِيْنَ اَذَانِي الْقَمَلُ ، اَنْ اُخْلِقَ رَاسِيْ ، وَاصُومَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنٍ . وَقَدْ عَلِمَ اَنْ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اُشْكُرُ .

۳۰۸۰۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے جب جوڑوں سے تکلیف پہنچی تو نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈا دوں اور تین دن روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے پاس قربانی دینے کی گنجائش نہیں۔

🕌 نوٹ و مسائل: ① احرام کی حالت میں سر منڈانا اور بال کاٹنا منع ہے۔ ② اگر کسی عذر کی وجہ سے وہ کام کرنا پڑے جو احرام کی حالت میں جائز نہیں تو فدیہ دینا ہوگا۔ ③ فدیہ ایک بکری ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین روزے رکھ لے جائیں یا چھ مسکینوں کو آدھا آدھا صاع غلہ دے دیا جائے۔

۲۵- أبواب المناسك .

(المعجم ۸۷) - بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

(النقطة ۸۷)

باب: ۸۷- اِحْرَام کی حالت میں

سیگی لگوانا جائز ہے

۳۰۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :

أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ يَفْصَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

۳۰۸۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے اور اِحْرَام کی حالت میں سیگی لگوائی۔

۳۰۸۲- حَدَّثَنَا يَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، عَنْ رَهْصَةَ أَخَذَتْهُ.

۳۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی ﷺ نے اِحْرَام کی حالت میں سیگی لگوائی کیونکہ آپ کو درد ہو گیا تھا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① اِحْرَام کی حالت میں سیگی لگوانا جائز ہے۔ ② اگر سیگی لگوانے میں بال اتروانے پڑیں تو

فدیہ دے دیا جائے۔

(المعجم ۸۸) - بَابُ مَا يَذْهَبُ بِهِ الْمُحْرِمُ

(النقطة ۸۸)

باب: ۸۸- اِحْرَام والا کون سا

تیل لگا سکتا ہے؟

۳۰۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ فَرْقِدِ السَّجَّحِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْهَبُ رَأْسَهُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، غَيْرَ الْمُقَتَّتِ.

۳۰۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ اِحْرَام کی حالت میں اپنے سر میں ایسا تیل ڈال لیتے تھے جس میں خوشبو نہ ہوتی۔

۳۰۸۱- [صحیح] تقدم، ح: ۱۶۸۲.

۳۰۸۲- [صحیح] محمد بن أبي الصبغ مستور (تقريب)، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۸۳- [مسند ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ادعاء المحرم بالزيت، ح: ۹۶۲ من حديث وكيع به، وقال: "غريب..." الخ. فرقد تقدم حاله، ح: ۱۷۸۱، وأخرجه البخاري، ح: ۱۵۳۷ عن ابن عمر نحوه مختصراً موقوفاً.

۲۵۔ أبواب المناسك ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک سنداً ضعیف ہے تاہم یہی بات صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ثابت ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الطیب عند الإحرام.....، حدیث: ۱۵۳۷) چنانچہ احرام کی حالت میں ایسا تیل استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں خوشبو وغیرہ کی ملاوٹ نہ ہو جبکہ حالت احرام میں خوشبو یا خوشبو والا تیل لگانا منع ہے تاہم احرام باندھنے سے پہلے خوشبو وغیرہ بھی استعمال کی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی تھی۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۰۰/۸، ۳۰۱)

(المعجم ۸۹) - بَابُ الْمُحْرَمِ يَمُوتُ باب: ۸۹۔ احرام والا فوت ہو جائے تو؟

(التحفة ۸۹)

۳۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے سواری کے جانور نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ وہ فحش احرام کی حالت میں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور اسے اس کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفنا دو۔ اس کا سر اور چہرہ نہ ڈھانپنا کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا اٹھے گا۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ. وَلَا تُحْشَرُوا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ. فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا.»

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کی سواری نے اس کی گردن موڑ دی۔ اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے خوشبو کے قریب نہ لے جانا (خوشبو نہ لگانا)“ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“

فوائد و مسائل: ① [أَوْقَصَتْ] ”گردن توڑ دی“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ پر سے سر کے بل گرا جس سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ دوسری روایت میں [أَغْقَصَتْ] کا لفظ ہے جس کے معنی ”موڑ دینا“ ہیں۔

۳۰۸۵۔ أخرجه البخاري، الجائز، باب كيف يكفن المحرم؟ ح: ۱۲۶۸، ۱۸۴۹ من حديث عمرو بن دينار به، ومسلم، الحج، باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، ح: ۹۸/۱۲۰۶ من حديث وكيع به، وأخرجه البخاري أيضا، ح: ۱۲۶۷، ومسلم، ح: ۱۰۱/۱۲۰۶ من حديث شعبة عن أبي بشر به.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

کیونکہ سر کے بل کرنے سے ہڈی بل کھا جاتی اور ٹوٹ جاتی ہے اور اس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ ① احرام کی حالت میں فوت ہونے والے شخص کو بھی غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کرنا چاہیے۔ ② احرام کی حالت میں فوت ہونے والے کو احرام کی چادروں ہی میں دفنایا جائے۔ اور احرام کی پابندیوں کے مطابق اس کا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے۔ ③ جو شخص نیکی کے کام میں مشغول ہونے کی حالت میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن اسی حال میں قبر سے اٹھے گا جس سے لوگوں کو اس کی نیکی کا علم ہو جائے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کی عزت افزائی ہوگی۔

(المعجم ۹۰) - بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصَيِّدُهُ الْمُحْرِمُ (التحفة ۹۰)

باب: ۹۰۔ احرام کی حالت میں

شکار کرنے کا جرمانہ

۳۰۸۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنٍ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّيِّعِ، يُصَيِّدُهُ الْمُحْرِمُ، كَيْشًا. وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيِّدِ.

۳۰۸۵ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اگر احرام والا آدمی لکڑی بھگا (بھیرے جیسا ایک خوشخوار جانور) مار دے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر ایک مینڈھ کی قربانی دینا لازم کیا ہے اور اس جانور کو شکار قرار دیا ہے۔



☀️ فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں جنگلی جانور کا شکار کرنا حرام ہے جب کہ حرم کی حد میں ہر شخص کے لیے شکار حرام ہے خواہ احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو اور ② اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مَتَعَمَّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَذَا بِلَغِ الْكُفْمَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكَ صِيَامًا﴾ (المائدہ: ۹۵) ”اے ایمان والو! شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر وہ نذیہ واجب ہوگا جو مساکین ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتمد شخص کر دیں۔ یہ (نذیہ) چوپایوں میں سے ہو جو (نیاز کے طور پر) کعبہ تک پہنچایا جائے یا اس کا کفارہ مساکین کو دے دیا جائے یا اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں۔“ ③ لکڑی بھگا کے برابر

۳۰۸۵ - [صحیح] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب في أكل الصبيح، ح: ۳۸۰۱ من حديث جرير به، وقال الترمذي، "هذا حديث حسن صحيح"، ح: ۸۵۱، وصححه البخاري، وابن خزيمة، ح: ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، وابن حبان، ح: ۹۷۹، ۱۰۶۸، وابن الجارود، ح: ۴۳۸، ۴۳۹، والحاكم على شرط الشيخين: ۴۵۲/۱، وقال جرير: سمعت عبد الله بن عبيد عن ابن حبان وغيره، وتابعه إسماعيل بن أمية وغيره.

۲۵- أبواب المناسك حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

قربانی کے جانوروں میں سے مینڈھا ہے۔ ⑤ قرآن مجید میں شکار کیے ہوئے جانور کے مثل (مساوی) جانور قربان کرنے کا حکم ہے۔ اس سے مراد قد و قامت میں مساوی ہونا ہے مثلاً: ہرن کے بدلے بکری اور گائے کے بدلے گائے مکہ پہنچائی جائے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف۔ سورۃ باندہ آیت: ۹۵)

۳۰۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ، عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ، فِي يَنْهِي النَّعَامَ بِصِيَّةِ الْمُحْرَمِ «ثَمَنُهُ».

۳۰۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر احرام والا شتر مرغ کا انڈا توڑ دے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اس کی قیمت ادا کرے۔“

باب: ۹۱- احرام والا کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟

(المعجم ۹۱) - بَابُ مَا يُقْتَلُ الْمُحْرَمُ (التحفة ۹۱)

۳۰۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْجَلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَنْثَى وَالْقَارَةُ وَالْكَلْبُ الْمَقْمُورُ وَالْجَذَاءُ».

۳۰۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور فاسق ہیں انھیں حرم سے باہر اور حرم کے اندر (ہر جگہ) قتل کیا جاسکتا ہے: سانپ، چنگبر، کوڑھوا، کائے والا کتا اور جیل۔“

۳۰۸۶- [ضعیف] أخرجه الدارقطني: ۲/ ۲۵۰ من حديث مروان بن معاوية به، وضعفه البوصيري * علي بن عبد العزيز (غراب) تقدم، ح: ۲۴۷۶، وأبو المهزم يزيد مذكور (تقريب)، وله شواهد ضعيفة.

۳۰۸۷- أخرجه مسلم، الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، ح: ۱۱۹۸/ ۶۷ عن ابن أبي شيبه، وابن المنثى به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور ہیں جن کے قتل کرنے والے پر (یا فرمایا: جن کے قتل کرنے میں) کوئی گناہ نہیں اور وہ حرام ہیں: بچھو، کوا، چملا اور کائے والا کتا۔“

۳۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ أَوْ قَالَ: فِي قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ: الْعَقْرَبُ وَالْعُرَابُ وَالْحَدْيَاءُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

☀️ فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں موزی جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے۔ ② ان جانوروں کو حرم کی حد میں بھی قتل کرنا جائز ہے۔ ③ کوء سے مراد وہ کوا ہے جس کا کچھ حصہ (پیت وغیرہ) سفید ہوتا ہے۔ ④ کائے والے کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بڑکا یا ہوا اور باؤلا ہو۔ ⑤ شیر چیتے وغیرہ درندوں کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان سے بھی مسافروں کو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔



۳۰۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”احرام والا شخص ان جانوروں کو قتل کر سکتا ہے: سانپ، بچھو، حملہ کرنے والا درندہ، کائے والا کتا اور فاسق چوہیا۔“

۳۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَبَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالسَّبُعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ الْفُؤَيْسِقَةَ».

کسی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: اسے فاسق کیوں کہا گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس لیے کہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھلی تو اس نے (چراغ کی چلتی ہوئی) حق پکڑ رکھی تھی (اور ممکن تھا) کہ گھر کو آگ لگا دے۔

فَقِيلَ لَهُ: لِمَ قِيلَ لَهَا الْفُؤَيْسِقَةُ؟ قَالَ: لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَهَا، وَقَدْ اخَذَتْ الْفَيْسِلَةَ لِتُحْرِقَ بِهَا النَّبِيَّ.

۳۰۸۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، ح: ۱۱۹۹/۷۷ من حديث ابن نمير به.

۳۰۸۹۔ [بسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحج، باب ما يقتل المحرم من الدواب، ح: ۱۸۴۸ من حديث يزيد به، وحسنه الترمذي، ح: ۸۳۸، وضعفه البوصيري من أجل يزيد بن أبي زياد تقدم، ح: ۵۰۴.

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب ۹۳- احرام والے کو

کون سا شکار کرنا منع ہے؟

(المعجم ۹۲) - بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ

مِنَ الصَّيْدِ (التحفة ۹۲)

۳۰۹۰- حضرت صعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں ابواء یا وڈان کے مقام پر تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے آپ کی خدمت میں گورخر (کا گوشت) تھنے کے طور پر پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مجھے واپس دے دیا (قبول نہ کیا)۔ جب آپ نے میرے چہرے پر انہوس کے آثار دیکھے تو فرمایا: ”ہم آپ کو (یہ تھنہ) واپس تو نہ کرتے لیکن ہم احرام کی حالت میں ہیں۔“

۳۰۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ ابْنَ اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنَّ ابْنَ صَعْبٍ بْنَ جَنَاطَةَ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوُدَّانَ. فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَخَشِي. فَرَدَّهُ عَلَيَّ. فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ. وَلَكِنَّا حُرْمٌ».

نوائد و مسائل: ① گورخر ایک جنگلی جانور ہوتا ہے جو گدھے سے کچھ مشابہت رکھتا ہے اس لیے اسے ”عمار وحشی“ یعنی جنگلی گدھا کہتے ہیں۔ یہ حلال جانور ہے۔ ② تھنہ دینا اور تھنہ قبول کرنا مسنون ہے۔ اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے تاہم تھنہ دیتے وقت یہ خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ جواب میں بھی کوئی تھنہ پیش کیا جائے گا۔ ③ اگر مجبور کسی سے ایسا معاملہ کرنا پڑے جو اسے ناگوار گزرے تو عذر بیان کر دینا چاہیے تاکہ دل صاف ہو جائے۔ ④ احرام والا اس جانور کا گوشت نہیں کھا سکتا جو اس کے لیے شکار کیا گیا ہو۔ ⑤ احرام میں پالتو جانور کا گوشت کھانا منع نہیں۔

۳۰۹۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۹۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت کیا انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی

۳۰۹۰- أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب إذا أهدى للمحرم حمارًا وحشياً لم يقبل، ح: ۱۸۲۵، ۲۵۷۳، ۲۵۹۶، من حديث الزهري به، وسلم، الصحيح، باب تحريم الصيد المأكول البري... الخ، ح: ۱۱۹۳/۵۱، ۵۲، عن ابن رمح وعن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۱- [صحيح] أخرجه عبدالله بن أحمد في زوائد المستند ۱/۱۰۵ عن عثمان بن أبي شيبة به، وضعفه البرصيري من أجل عبد الكريم بن أبي المخارق تقدم، ح: ۴۲۹، وابن أبي ليلى، تقدم، ح: ۸۵۴، والحديث السابق شاهد له.



۲۵۔ أبواب المناسك

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ احرام میں تھے تو آپ نے وہ نہ کھایا۔

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ ضَيْدٍ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ.

باب: ۹۳۔ محرم شکار کا گوشت تب

کھا سکتا ہے جب اس کے لیے شکار

نہ کیا گیا ہو

(المعجم ۹۳) - بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَصُدْ لَهُ (التَّحْفَةُ ۹۳)

۳۰۹۲۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں گورخر (کا گوشت) دیا اور حکم دیا کہ اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں جب کہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۰۹۲ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ جِمَارَ وَحْشِي، وَأَمَرَهُ أَنْ يُفَرِّقَهُ فِي الرِّفَاقِ، وَهُمْ مُحَرَّمُونَ.



فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جبکہ معنا صحیح ہے جیسا کہ سنن نسائی کی روایت سے ثابت

ہے کہ آپ نے اس سے گوشت کھایا تھا۔ (سنن النسائي 'مناسك الحج' باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد' حديث: ۲۸۱۹) لہذا جو شکار کسی نے اپنے لیے کیا ہو پھر وہ احرام والے کو دے دے تو احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھانا جائز ہے جیسا کہ درج ذیل روایت سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے۔ ② یہ ہدیہ پیش کرنے والے حضرت بھڑی رضی اللہ عنہ تھے۔ (سنن النسائي 'مناسك الحج' باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد' حديث: ۲۸۲۰) ایک قول ان کا نام حضرت زید بن کعب رضی اللہ عنہ تھا۔ (تقریب التہذیب' باب الأنساب) ③ یہ واقعہ مقام روحاء پر پیش آیا۔ (سنن نسائی حوالہ مذکورہ بالا)

۳۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ۳۰۹۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۰۹۲۔ [إسناده ضعيف] ④ ابن عيينة عنن، تقدم، ح: ۲۱۱۳، وقال الدارقطني: "ووهم فيه" العلال: ۲۰۹/۴، وقال يعقوب بن شيبة: "فأخطأ فيه" والثابت عن رسول الله ﷺ أنه أكل منه، والصحيح ما رواه النسائي: ۱۸۳/۵ من حديث عيسى بن طلحة عن عمير بن سلمة الضمري عن الهزلي به . . . الخ.

۳۰۹۳۔ أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم الصيد أكله، ح: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲

۲۵۔ ابواب الصائک

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

انہوں نے فرمایا: حدیبیہ (کے واقعہ) کے دنوں میں میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا۔ آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھا جبکہ میں نے احرام نہ باندھا۔ مجھے ایک (جنگلی) گدھا نظر آیا تو میں نے اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کیفیت عرض کی اور یہ بھی ذکر کیا کہ میں احرام میں نہیں تھا اور میں نے آپ (کو تھکے دینے) کے لیے اسے شکار کیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسے کھالیں اور خود اس میں سے (کچھ) نہ کھایا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تھا کہ میں نے اسے آپ (ﷺ) کے لیے شکار کیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ . فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرَم . فَأَرَأَيْتَ جَمَارًا . فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ . فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أُحْرَمْتُ ، وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ . فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ . وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ .

(المعجم ۹۴) - بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذْنِ

(التحفة ۹۴)

باب ۹۴۔ قربانی کے اذنوں کو

قلا دے پہنانا

۳۰۹۳۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ہدی (قربانی کے جانور) بھیجتے تھے۔ میں آپ کی ہدی کے جانوروں کے قلا دے بٹ کر تیار کرتی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ کسی ایسے کام سے پرہیز نہیں کرتے تھے جس سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

۳۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ . فَأَقْبَلُ فَلَاذِهِ هَدِيَّةً . ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ .

۳۰۹۵۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۴۴ وغیرہما، ومسلم، الحج، باب تعزیم الصید المأكول البری . . . الخ، ح: ۵۹/۱۱۹۶ من حدیث یحییٰ بہ۔
۳۰۹۴۔ أخرجه البخاري، الحج، باب قتل الفلاند للبدن والبقر، ح: ۱۶۹۸ من حدیث الليث بہ، ومسلم، الحج، باب استحباب بئس الهدی إلى الحرم . . . الخ، ح: ۳۵۹/۱۳۲۱ عن ابن رمح بہ۔
۳۰۹۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب تقليد الغنم، ح: ۱۷۰۲ من حدیث الأعمش بہ، ومسلم، الحج، باب ۴۴

۲۵ أبواب المناسك

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أَقْبِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ
النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ هَدْيُهُ. ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ. ثُمَّ
يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا وَمَا يَجْتَنِيهِ الْمُحَرَّمُ.
سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی ہدی
(قربانی کے جانوروں) کے لیے قلاؤں سے ملتی تھی تو آپ
اپنی ہدی کو قلاؤں سے پہناتے تھے۔ پھر ان (جانوروں) کو
(مکہ شریف) بھیج دیتے۔ پھر آپ (مدینہ شریف میں)
قیام پذیر رہتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس
سے احرام والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

فوائد و مسائل: ① ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو حرم کی حدود میں قربان کیا جاتا ہے۔ ② جس طرح حاجی
ہدی کی قربانی دیتا ہے اس طرح دوسرا آدمی بھی ہدی کا جانور مکہ میں بھیج سکتا ہے۔ ③ یہ جانور مکہ میں قربان کیے
جاتے ہیں تاہم مکہ شریف کے اندر بھی قربان کیے جاسکتے ہیں۔ ④ قلاؤں سے مراد وہ رسی ہے جو ہدی کے
گلے میں ڈالی جاتی ہے اور علامت کے طور پر جو توں کا جوڑا اس رسی کے ذریعے سے جانور کے گلے میں لٹکا
دیا جاتا ہے۔ ⑤ قربانی کا جانور (اونٹ) گائے، بکری اور بھیر وغیرہ) مکہ بھیجنے والے پر احرام کی پابندیاں عائد
نہیں ہوتیں۔



(المعجم ۹۵) - بَابُ تَقْلِيدِ النَّمَمِ

(النحة ۹۵)

باب: ۹۵- بکریوں کے گلے

میں قلاؤں ڈالنا

۳۰۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَرَّةً، عَنَّمَا إِلَى الْبَيْتِ. فَقُلْتُهَا.
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں ہدی
کے طور پر بیت اللہ بھیجیں تو انھیں قلاؤں سے پہنائے۔

(المعجم ۹۶) - بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

(النحة ۹۶)

باب: ۹۶- اونٹوں کی گولیاں پر

زخم کر کے ہدی کا نشان لگانا

۳۰۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
۳۰۹۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

استحباب بعث الہدی إلى الحرم . . . الخ، ح: ۳۶۶/۱۳۲۱ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۶- أخرجه البخاري، الحج، باب تقليد النعم، ح: ۱۷۰۱ من حديث الأعمش به وسلم، الحج، باب
استحباب بعث الہدی إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه . . . الخ، ح: ۳۶۶/۱۳۲۱ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۷- أخرجه مسلم، الحج، باب تقليد الہدی وإشعاره عند الإحرام، ح: ۲۰۵/۱۲۴۳ من حديث قتادة به.

۲۵۔ ابواب الصنائع۔ حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
هِشَامِ الدَّنَسَوَانِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ
الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْعَرَ
الْهَدْيَ فِي السَّنَامِ الْأَيْمَنِ، وَأَمَّا طَعْنُهُ الدَّمَ.

قَالَ عَلِيُّ، فِي حَدِيثِهِ: بِذِي الْحَلِيفَةِ،
وَقَدْ نَعَلَيْنِ.
(راوی حدیث) علی بن محمد اپنی حدیث میں بیان
کرتے ہیں: ذوالحلیفہ میں (اشعار کیا) اور (جانور
کے) گلے میں دو جوتیاں ڈالیں۔

فائدہ: اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کی کوبان پر ایک طرف اتنا زخم کیا جائے کہ خون بہہ پڑے۔ یہ اس
بات کی علامت ہوتی ہے کہ یہ ہدی کا جانور ہے۔

۳۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ، عَنْ
الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ
وَأَشْعَرَ وَأَرْسَلَ بِهَا. وَلَمْ يَجْتَنِبْ مَا
يَجْتَنِبُ الْمُحَرِّمُ.

۳۰۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے (ہدی کے جانوروں کو) قلاہ پہنایا، اشعار کیا
اور انھیں (مکہ) بھیج دیا۔ آپ نے ان چیزوں سے پرہیز
نہیں کیا جن سے احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

(المعجم ۹۷) - بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبُدْنَةَ

(التحفة ۹۷)

۳۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
أَكْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ،
عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۰۹۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم دیا
کہ آپ کے اونٹوں (کو ذبح وغیرہ کرنے) کا بندوبست
کروں اور ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دوں اور

۳۰۹۸۔ أخرجه البخاري، الحج، باب من أشعر وقد بذى الحليفة ثم أحرم، ح: ۱۶۹۶ وغيره، ومسلم، الحج،
باب استحباب بيع الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه... الخ، ح: ۳۶۲/۱۳۲۱ من حديث أفلح بن
حميد.

۳۰۹۹۔ أخرجه البخاري، الحج، باب يتصدق بجلود الهدي، ح: ۱۷۱۷ من حديث عبد الكريم الجزري به،
ومسلم، الحج، باب الصدقة بلحوم الهدايا وجلودها وجلالها... الخ، ح: ۳۴۸/۱۳۱۷ من حديث سفیان به.

۲۵۔ ابواب المناسک

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ. وَأَنْ أَقْسِمَ جَلَالَهَا قِصَابِ كَوَانِ مِثْلَ سَكَّةٍ دُونَ. حَضْرَتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجُلُودَهَا. وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَاوِزَ مِنْهَا فَرَمَا: اس (قِصَابِ) کو ہم (اپنے پاس سے) دیتے ہیں۔ شَيْئًا. وَقَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيهِ».

فوائد و مسائل: ① جانوروں کو سردی وغیرہ سے بچانے کے لیے ان پر جھول ڈالنی درست ہے۔ ② قربانی کے جانوروں کی کھالیں اور جھولیں صدقہ کر دینی جائیں۔ ③ قربانی کے جانور کا گوشت قِصَابِ کو اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں۔ ④ قربانی کا جانور قِصَابِ سے اجرت دے کر ذبح کروانا جائز ہے جبکہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔

(المعجم ۹۸) - بَابُ الْهَدْْيِ مِنَ الْإِنَائِثِ
وَالذَّكُورِ (التحفة ۹۸)

باب: ۹۸۔ قربانی کا جانور مادہ یا نر
(دونوں طرح کا) جائز ہے

۳۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِسْمَعٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى فِي بُدْنِهِ جَمَلًا لِأَبِي جَهْلٍ، بُرْتُهُ مِنْ فُضْیَةٍ.

۳۱۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹوں میں ہدی کے طور پر ابو جہل کا اونٹ بھی شامل کیا اس (کی تکمیل) کا حلقہ چاندی کا تھا۔

فوائد و مسائل: ① اونٹوں کے ریوڑ میں زیادہ تر اونٹیاں ہوتی ہیں لہذا ہدی اور قربانی میں بھی زیادہ تر وہی قربان ہوتی ہیں۔ اس حدیث میں تراوٹ کا ذکر ہے لہذا تذکرہ اور مؤلف دونوں کی قربانی کا جواز ثابت ہو گیا۔ ② ابو جہل کا اونٹ غنیمت میں حاصل ہوا اس لیے کفر پر غلبے کے شکر کے طور پر کافروں کے سردار سے حاصل ہونے والا اونٹ ذبح کیا گیا۔ ③ اونٹ کو چاندی کے حلقے والی تکمیل غالباً ابو جہل نے ڈالی ہوگی۔ جس سے خیر کا اظہار ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کو اللہ کی راہ میں قربان کر کے اپنی عبودیت کا اظہار فرمایا۔

۳۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَتْبَانَا مُوسَى (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی ﷺ

۳۱۰۰۔ [حسن] فیہ علل ۵ سفیان بن عیینہ، ح: ۱۶۲، وابن ابی لیلیٰ تقدم، ح: ۸۵۴، والحکم تقدم، ح: ۱۱۹۲، ولہ شاهد، منها ما أخرجه أبو داود، ح: ۱۷۴۹ بإسناد حسن عن مجاهد عن ابن عباس به... الخ، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، والحاكم على شرط مسلم: ۴۷/۱، ووافقه الذهبي.

۳۱۰۱۔ [حسن] وضعه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة تقدم، ح: ۲۵۱، والحديث السابق شاهد له.

۲۵۔ ابواب المناسک۔ ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَاسَسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهِ جَمَلٌ۔

(المعجم ۹۹) - بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُونِ
الْمِيقَاتِ (التحفة ۹۹)

۳۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُعْمَانَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ،
عَنْ عُيَيْنَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُذَيْدٍ۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود اپنا
قربان کا جانور مقام قدید سے خریدا تھا۔ دیکھیے: (صحیح البخاری' الحج' باب من اشترى الهدي من
الطريق' حدیث: ۱۶۹۳) جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہدی کے جانور ذوالحلیفہ سے ساتھ لائے تھے۔ ② قدید
ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان میقات کی حدود سے اندر کی طرف واقع ہے۔ (محمد فواد
عبداللہ) حاشیہ سنن ابن ماجہ

(المعجم ۱۰۰) - بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ
باب: ۱۰۰۔ ہدی کے جانور پر سواری کرنا
(التحفة ۱۰۰)

۳۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ رَأَى رَجُلًا يُسَوِّقُ بَدَنَةً. فَقَالَ: «إِزْكِبْهَا»
قَالَ: «إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «إِزْكِبْهَا. وَتَحَلَّكَ»۔

۳۱۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہدی کا جانور (اونٹ یا
اونٹنی) ہانکے لیے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر
سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: یہ تو ہدی کا جانور ہے۔ نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ تیرا بھلا ہو۔“

۳۱۰۲۔ [متناہہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الحج، باب اشتراء الهدي، ح: ۹۰۷ من حديث يحيى بن يمان به،
وقال: «غريب»، وفيه علان * يحيى بن يمان صدوق عابد يخطئ كثيراً، وقد تغير (تقريب)، وخالف الثقات في
حديثه، والثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وأخرجه البخاري في صحيحه، ح: ۱۶۹۳ من حديث ابن عمر به موقوفاً، وهو
الصحيح.

۳۱۰۳۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ركوب البدن، ح: ۱۶۸۹، وغيره، ومسلم، الحج، باب جواز ركوب البدنة
المهداة لمن احتاج إليها، ح: ۳۷۱/۱۳۲۲ من حديث مالك عن أبي الزناد به، وهو في الموطأ (يحيى): ۳۷۷/۱.

۲۵۔ ابواب المناہک۔

۳۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِبَدَنَةٍ. فَقَالَ: «إِزْكِبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «إِزْكِبْهَا».

قَالَ: فَرَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فِيهَا عُقْبَتُهَا نَعْلٌ.

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۱۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی ہدی کا جانور لے کر گزرا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: یہ ہدی کا جانور ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے نبی ﷺ کی معیت میں اس پر سوار (ہو کر سفر کرتے) دیکھا جب کہ اس (جانور) کے گلے میں (ہدی کے نشان کے طور پر) جوتی بھی موجود تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”ہدی“ اس جانور کو کہتے ہیں جو حاجی اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے تاکہ قربانی کے دن مکہ یا مینے میں ذبح کرے۔ ② قربانی کے جانور پر سواری کرنا اس وقت جائز ہے جب سواری کا اور جانور موجود نہ ہو اور آدمی تھک گیا ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر اچھے طریقے سے سواری کر جب تو اس (پر سواری کرنے) پر مجبور ہو جائے حتیٰ کہ تجھے سواری کا (اور) جانور مل جائے۔“ (صحیح مسلم، الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها، حدیث: ۱۳۲۳)

(المعجم ۱۰۱) - باب: فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ (التحفة ۱۰۱)

باب: ۱۰۱۔ اگر قربانی کا جانور تھک جائے (اور حرم تک سفر کے قابل نہ رہے)

۳۱۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ذؤب خزامی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے جانور (حرم میں) بھیجا کرتے تھے۔ اور فرما دیا کرتے تھے: ”جب ان میں سے کوئی جانور تھک جائے اور تجھے اس کے مرنے کا خطرہ محسوس ہو تو اسے نحر کر دے پھر اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مار۔ تو خود بھی اس (کے

۳۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذَوْبَا الْحَزَامِيِّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبَدَنِ. ثُمَّ يَقُولُ: «إِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَوِّشْ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا. ثُمَّ

۳۱۰۴۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ركوب البدن، ح: ۱۶۹۰ من حديث هشام وغيره به.

۳۱۰۵۔ أخرجه مسلم، الحج، باب ما يفعل بالهدي إذا عطب في الطريق، ح: ۳۷۸/۱۳۲۶ من حديث سعيد به.

۲۵- أبواب المناسك

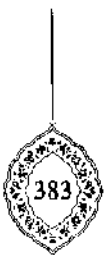
حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اَغْمِسْنِ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا. ثُمَّ اضْرِبْ (گوشت) میں سے کچھ نہ کھانا اور تیرے ساتھیوں میں صَفْحَتَهَا. وَلَا تَقْلَعُمْ مِنْهَا، اَنْتَ وَلَا أَحَدٌ سے بھی کوئی نہ کھائے۔
مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ»۔

🌟 فوائد و مسائل: ① اپنے وطن میں رہتے ہوئے کسی کے ہاتھ قربانی کے جانور مکہ بھیج دینا درست ہے۔ اس کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔ ② ہدی کا جانور راستے میں تھک جائے یا بیمار ہو جائے اور مزید سفر نہ کر سکے تو اسے راستے ہی میں قربان کر دیا جائے۔ ③ نحر سے مراد اونٹ کو قربان کرنے کا معروف طریقہ ہے۔ اونٹ کو ذبح کرنے کا قرآن و سنت سے ثابت شدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَالْبَدَنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ (الحج ۳۲) ”اور قربانی کے اونٹ جنھیں ہم نے تمھارے لیے اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے بنایا ہے تمھارے لیے ان میں بہت بھلائی ہے لہذا (نحر کے وقت جب) وہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں تو اس حالت میں تم ان پر اللہ کا نام لو۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [صَوَافَّ] کی تفسیر میں فرماتے کہ اس کے معنی [قِيَامًا] کے ہیں یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب (۱۱۹) نحر البدن قائمہ) علاوہ ازیں اونٹ کی پائیں ٹانگ کو باندھ لیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے موقع پر اونٹوں کو ایسی طرح ذبح کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اسی حالت میں ذبح کرتے تھے کہ اس کا پایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی ماندہ تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ (سنن أبی داود، المناسک، باب کیف نحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷) حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے ذبح کرنے کے لیے اپنی اونٹنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کھڑا کر کے باندھ لو یہی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر الإبل مقيدة، حدیث: ۱۷۱۳) اونٹ کے علاوہ دیگر جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے یعنی ان کا طلق اور ساتھ کی رگیں کاٹی جاتی ہیں۔ ④ جوتی سے نشان لگانے کا مقصد یہ ہے کہ آنے جانے والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور تھا جو عذر کی وجہ سے راستے میں ذبح کر دیا گیا ہے اور وہ اس کا گوشت کھا لیں۔ ⑤ راستے میں ذبح ہونے والی ہدی کا گوشت قربانی کرنے والا نہیں کھا سکتا نہ اس کے ساتھی کھا سکتے ہیں جبکہ دوسرے عازمین حج یا اس علاقے کے باشندے اس کا گوشت استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۱۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حضرت تاجیہ (بن کعب بن جندب) خزاعی،

۳۱۰۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في الهدي إذا عطب قبل أن يبلغ، ح: ۱۷۶۲ من حديث هشام بن، وقال الترمذي، 'حسن صحيح'، ح: ۹۱۰، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۷۷، وابن حبان، ح: ۹۷۶، ۴۱،



۲۵۔ ابواب المناسک

مکہ مکرمہ کی فضیلت کا بیان

وَعَلَيْ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،
قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَاعِيِّ قَالَ عَمْرُو
فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ صَاحِبَ بُذْنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا
عَطِبَ مِنَ الْبُذْنِ؟ قَالَ: لَا تَحْرَهُ. وَأَعْمِسْ
نَعْلَهُ فِي دَمِهِ. ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهُ. وَخَلِّ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَلْيَأْكُلُوهُ.

(المعجم ۱۰۲) - بَابُ [أَجْرٍ] بَيُوتِ مَكَّةَ

(التحفة ۱۰۲)

۳۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ،
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا تَذْهَبُ رِبَاعُ مَكَّةَ
إِلَّا السَّوَابِ. مَنْ احتَاجَ سَكَنَ. وَمَنْ
اسْتَعْنَى أَسْكَنَ.

(المعجم ۱۰۳) - بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

(التحفة ۱۰۳)

۳۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ

۳۱۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عدی بن حراء رضی اللہ عنہ سے

۴۴ والحاكم علی شرط الشيخين: ۴۴۷/۱، ووافقه الذهبي.

۳۱۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ۴۸/۴، ۴۹ من حديث عمر بن سعيد به، وصححه
البيضاوي علی شرط مسلم، وضعفه الذهبي، وقال: "علقمة بن نضلة لا يصح له صحة"، وقوله هو الصواب.

۳۱۰۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب في فضل مكة، ح: ۳۹۲۵ من حديث الليث به،
وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه الحاكم علی شرط الشيخين: ۷/۳، ووافقه الذهبي، ولتحديث طرق أخرى.



۲۵۔ ابواب المناسلک مکہ مکرمہ کی اہلیت کا بیان

الْمُضَرِّي: أَتَبْنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي عَقِيلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْحُمْرَاءِ قَالَ لَهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَقَفَّ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ: «وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ. وَاللَّهُ لَوْ لَا أَنِي أَخْرَجْتُ مِنْكَ، مَا خَرَجْتُ».

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر حزوہ کے مقام پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے: ”قسم ہے اللہ کی! تو اللہ کی زمین میں سب سے بہترین (اور افضل مقام) ہے۔ اور اللہ کی (ساری) زمین میں سے تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر مجھے تیرے اندر سے نکالا نہ جاتا تو میں (کبھی) نہ نکلتا۔“

فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ دنیا میں سب سے افضل شہر ہے۔ ② مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بھی افضل ہے کیونکہ وہاں بیت اللہ شریف واقع ہے جو مسجد نبوی سے افضل مقام ہے۔ ③ مقدس مقامات سے محبت رکھنی چاہیے۔ ④ تاکید کے طور پر اللہ کی قسم کھانا جائز ہے اگرچہ مخاطب کو کلام کی صحت میں شک نہ ہو تاہم ہر بات میں بلا ضرورت قسم کھانا مکروہ ہے۔

۳۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ بَنِي قَيْ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ. فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. لَا يَعْصِدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُقَرُّ صَبْدُهَا، وَلَا يَأْخُذُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ».

۳۱۰۹۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ نے مکہ کو اسی دن حرم (محترم مقام) قرار دے دیا تھا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ وہ قیامت کے دن تک قابل احترام رہے گا (اس لیے) اس کا درخت نہ کاٹا جائے نہ اس میں شکار کو بھگایا جائے اور وہاں گری پڑی چیز صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو اعلان کرنا چاہتا ہو۔“

۳۱۰۹۔ [إسناده حسن] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۵۱/۱ من حديث يونس بن بكير به مختصراً، وعلقه في صحيحه، المجاز، باب الإذخر والعشيش في القبر، ح: ۱۳۴۹ * أبان وثقه الجمهور وهو الراجح، ولحديثه شواهد كثيرة جداً.

۲۵۔ ابواب المناسک

مدینہ طیبہ کی فضیلت کا بیان

فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْجَرَ، فَإِنَّهُ لِلْبَيْتِ وَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْجَرَ». حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: سوائے اذخر کے۔ وہ مکانوں اور قبروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اذخر کے۔“

فوائد ومسائل: ① مکہ ہمیشہ سے حرم ہے اور ہمیشہ حرم رہے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے حرم ہونے کا اعلان فرمایا۔ ② بعض احکام ایسے بھی ہیں جو تمام شریعتوں میں برابر قائم رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کعبہ شریف کاج اور حرم مکہ کی حرمت بھی ہے۔ ③ حرم مکہ میں درخت کاٹنا منع ہے۔ ④ حرم کی حد و دیوار کا کرنا منع ہے۔ ⑤ اگر جانور حرم کی حد میں داخل ہو جائے تو شکاری کے لیے جائز نہیں کہ اسے حرم کی حد سے نکالنے کی کوشش کرے۔ ⑥ اذخر ایک خاص قسم کی گھاس ہے جو اس علاقے میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ اذخر گھاس حرم کی حد میں بھی کاٹنا جائز ہے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ سے اذخر کی اجازت طلب کی گئی اور آپ نے اجازت دے دی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسول مقبول ﷺ شرعی احکام میں ترمیم کرنے کا حق رکھتے ہیں بلکہ یہ استثنای بھی وحی کے ذریعے سے تھا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم ۵۳: ۵۲) ”خبر پڑھنے پر اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے“ وہ وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے۔“



۳۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عیاش بن ابی ریبہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک (حرمین کی) اس حرمت کی عظمت کا کما حقہ خیال رکھے گی۔ جب وہ اس فریضے (تعظیم حرمین) کو ضائع کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔“

۳۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْقُضَيْلِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ، عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ [الْمَخْزُومِيِّ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَتَّى تَعْظِيمَهَا. فَإِذَا صَغُرُوا ذَلِكَ، هَلَكُوا».

باب ۱۰۴۔ مدینہ طیبہ کی فضیلت

(المعجم ۱۰۴) - بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

(التحفة ۱۰۴)

۳۱۱۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۴۷ من حديث يزيد بن، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي زياد، انظر، ج: ۵۰۴.

۳۱۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمِيرٍ وَ أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان مدینے کی طرف اسی
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ طرح سٹ آئے گا جس طرح سانپ سٹ کرا پئے بل
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ کی طرف آ جاتا ہے۔"
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الْإِيمَانَ لَيَأْتِي أَرْضَ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْتِي أَرْضَ الْحَبَّةِ
إِلَى جُحْرِهَا».

فوائد ومسائل: ① مدینے سے محبت کی وجہ سے مومن ہر دور میں اس کی زیارت کا شوق رکھتے ہیں۔
② قیامت کے قریب جب ساری دنیا میں کفر پھیل جائے گا تو مدینہ میں اس وقت بھی مومن موجود ہیں گے۔

۳۱۱۲- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا ۳۱۱۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي ثَوْبٍ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شخص یہ کر سکے
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کہ مدینہ میں مرے تو ضرور یہ کرے۔ جو شخص یہاں
«مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ، فوت ہوگا" میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔"
فَلْيَقْعَلْ. فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا».

فوائد ومسائل: ① کسی خاص جگہ پر وفات پانا انسان کے بس میں نہیں لیکن وہ تمنا اور کوشش کر سکتا ہے
کہ زندگی کا آخری حصہ مدینے میں گزارے۔ ② مدینے میں فوت ہونا باعث شرف ہے کیونکہ اس کے حق میں
نبی اکرم ﷺ شفاعت کریں گے۔ ③ یہ شرف اس شخص کے لیے ہے جس کی موت ایمان کی حالت میں واقع
ہو ورنہ منافق اور مشرک کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور ان کے حق میں کی گئی شفاعت
قبول نہیں ہوگی جیسے عبداللہ بن ابی کے حق میں کی ہوئی شفاعت قبول نہیں ہوئی۔

۳۱۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ ۳۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۱۱۱- أخرجه البخاري، فضائل المدينة، باب الإيمان بأرض إلى المدينة، ح: ۱۸۷۶ من حديث عبد الله بن عمر
به، ومسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وإنه بأرض بين المسجلين، ح: ۱۴۷ عن ابن أبي
شيبه به.

۳۱۱۲- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ح: ۳۹۱۷ من حديث معاذ به،
وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۳۱، وللحديث شواهد.

۳۱۱۳- [صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن"، وللحديث شواهد كثيرة جداً عند البخاري، فضائل

۲۵۔ ابواب المناہک

مدینہ طیبہ کی فضیلت کا بیان

عُثْمَانُ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ. وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ. اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَإِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

عُثْمَانُ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ. وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ. اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَإِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

قال أبو مروان: لا بَتَّيْهَا، حَرَّمْتِ الْمَدِينَةَ.

ابو مروان (حدیث کے راوی) نے کہا: سیاہ پتھروں

والے دونوں قطعات سے مراد مدینے کے مذکورہ دونوں

قطعات ہیں۔

فوائد ومسائل: ① لَابَةُ يَاسِرَہ سے مراد زمین کا ایک ایسا قطعہ ہے جس میں سیاہ رنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ ② مدینہ شریف کے مشرق اور مغرب میں اس قسم کے دو قطعات پائے جاتے ہیں جو مشرقی حرہ اور مغربی حرہ کے نام سے معروف ہیں۔ مشرقی حرہ کا نام ”حرہ وا تم“ اور مغربی حرہ کا نام ”حرہ و برہ“ ہے۔ (حاشیہ صحیح مسلم از محمد فواد عبدالباقی، الحج، باب فضل المدينة..... ویان حدود حرما) مشرق اور مغرب میں یہ حرم مدینہ کی حد ہیں۔ احد کے شمال میں جبل ثور اور مدینہ کے جنوب میں جبل عمر حرم مدینہ کی حد ہیں جبکہ احد پہاڑ حرم میں شامل ہے۔

۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مدینے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔“

عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

فوائد ومسائل: ① جس طرح کسی حرم کا احترام فرض ہے اسی طرح مدنی حرم کا احترام بھی فرض ہے۔ ② حرم کی پرہیزگاری کرنے والے پر دنیاوی میں عذاب آجائے گا۔

④ المدينة، ومسلم، ح: ۱۳۷۴ وغیرہما.

۳۱۱۴۔ [متناہدہ حسن] ولہ شواہد کثیرہ عند مسلم، ح: ۱۳۸۷ وغیرہ.

۲۵- أبواب المناسك كعبہ کے مال کا بیان

۳۱۱۵- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اُحد ایسا پہاڑ ہے جسے ہم سے محبت ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے اور وہ جنت کے ایک ٹیلے پر ہے۔ اور غیر (پہاڑ) جہنم کے ایک ٹیلے پر ہے۔"

۳۱۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ وَهُوَ عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ الْجَنَّةِ، وَغَيْرُ عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ النَّارِ».

فوائد و مسائل: ① علامہ زہیر شادیش نے فرمایا: غیر ایک بہت چھوٹا سا پہاڑ ہے جو مدینہ انبیا پر ٹھہرتا ہے قریب واقع ہے۔ ② صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ کی نظر اُحد پر پڑی تو فرمایا: "یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔" (صحیح مسلم، الحج، باب فضل المدینہ..... و بیان حدود حرمہا) حدیث: (۱۳۶۵)

باب: ۱۰۵- کعبہ کے مال کا بیان (المعجم ۱۰۵) - بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

(الصفحة ۱۰۵)

۳۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے بیت اللہ کو ہدیہ کرنے کے لیے میرے ہاتھ کچھ درہم بھیجے۔ میں کعبہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت شبیبہ رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں وہ (درہم) دے دیے۔ انھوں نے کہا: کیا یہ تمہارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں اگر میرے ہوتے تو میں آپ کے پاس نہ لاتا۔ انھوں نے کہا: تم نے یہ بات کہی ہے (تو مجھے بھی ایک بات یاد آگئی۔) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ایک دن) اسی جگہ بیٹھے تھے جہاں تم

۳۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: بَعَثَ رَجُلٌ مَعِيَ بَدْرَاهِمَ، هَدِيَّةً إِلَى النَّبِيِّ. قَالَ: فَلَنَخْلُكُ النَّبِيَّ وَشَيْبَةَ جَالِسَيْنِ عَلَى كُرْسِيِّ. فَنَاقَلْتُهُ إِثَابَهَا. فَقَالَ [لَهُ]: أَلَيْكَ هَذِهِ؟ قُلْتُ: لَا. وَلَوْ كَانَتْ لِي، لَمْ آتِكَ بِهَا. قَالَ: أَمَا لَيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ، لَقَدْ جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ الَّذِي جَلَسْتَ

۳۱۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن علي: ۱۵۳۹/۴ من حديث هناد به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لنابلس ابن إسحاق وشيخه عبد الله بن مكنف" وهو واه كما في الكاشف، قلت: وشطره الأول: "إن أحدا جبل يحبنا ونحبه" صحيح متفق عليه، البخاري: ج: ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ومسلم، ج: ۱۳۹۳.

۳۱۱۶- [إسناده ضعيف] ۵ المحاربي عن عمر، وحديث البخاري: ۱۵۹۴، ۷۲۷۵، يعني عنه.

۲۵۔ ابواب المناصک کعبے کے مال کا بیان

فیه . قَالَ : لَا أَخْرِجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ : مَا أَنْتَ فَاعِلٌ . قَالَ : لَا فَعَلْتُ . قَالَ : وَلَمْ ذَاكَ ؟ قُلْتُ : لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ . وَأَبُو بَكْرٍ . وَهُمَا أَخْرَجَا مِنْكَ إِلَى الْمَالِ . فَلَمْ يُحَرِّكَاهُ . فَقَامَ كَمَا هُوَ ، فَخَرَجَ .

(اب) بیٹھے ہو انھوں نے فرمایا: میں (کعبے سے) باہر نہیں جاؤں گا جب تک کعبے کا مال نکال کر غریب مسلمانوں میں تقسیم نہ کر دوں۔ میں نے کہا: آپ یہ کام نہیں کر سکتے۔ انھوں نے فرمایا: میں یہ کام ضرور کروں گا۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ میں نے کہا: اس لیے کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے یہ مال یہاں دیکھا تھا اور ان کو اس مال کی آپ سے زیادہ ضرورت تھی ان دونوں نے تو اسے ہلایا بھی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کھڑے ہو گئے اور (کعبے سے) باہر تشریف لے گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح بخاری کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کے بنا پر کامل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة

390

الحديث مسند الإمام أحمد: ۲/۴۰۲/۱۰۳ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' حديث: ۳۱۹)

② اسلام سے پہلے لوگ اللہ کی رضا کے لیے کعبے میں سونا چاندی اور نقد رقم بھیجتے تھے۔ اسلام کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس سے کعبہ شریف کے متعلق اخراجات پورے ہوتے تھے اور ضرورت سے زائد مال جمع رہتا تھا۔

(نبیل الاوطار: ۲/۳۶) ③ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری قوم تم نئی کفر سے نہ لگی ہوتی تو میں کعبے کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کا دروازہ زمین پر ہوتا اور اس میں حلیم کا حصہ شامل کر دیتا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب نقض الکعبة وبنائها، حدیث: ۱۳۳۳) اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے صحیح ہے۔ ممکن ہے انھیں یہ حدیث نہ پہنچی ہو اس لیے حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول کر لیا۔ ④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غریب مسلمانوں کا بہت احساس تھا، مسلمان حکمرانوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔

⑤ حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز کی سختی سے مخالفت کی کیونکہ وہ دیر اور سچے لوگ تھے اور امیر المومنین تنقید برداشت کرنے والے تھے۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد و عمل سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے تھے۔ علاوہ ازیں اگر محسوس کرتے کہ ان کی رائے غلط ہے تو فوراً رجوع فرما کر صحیح بات تسلیم کر لیتے تھے۔

۲۵۔ أبواب المناسك ... مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنے اور بارش میں طواف کرنے کا بیان

(المعجم ۱۰۶) - بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ باب: ۱۰۶۔ مکہ مکرمہ میں رمضان

بِمَكَّةَ (التحفة ۱۰۶) کے روزے رکھنا

۳۱۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو مکہ مکرمہ میں رمضان کا مہینہ آ گیا اور اس نے حسب استطاعت اس کے روزے رکھے اور قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی دوسری جگہ گزارے ہوئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھ دے گا۔ اور اس کے لیے ہر دن کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور ہر دن کے بدلے میں اللہ کی راہ میں ایک سواری کا گھوڑا دینے کا ثواب لکھے گا۔ اور ہر دن کی ایک نیکی اور ہر رات کی ایک نیکی لکھے گا۔“

🕌 فائدہ: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ مکہ میں یعنی خانہ کعبہ میں صرف نماز کی فضیلت ثابت ہے کہ ایک نماز کا ثواب (دیگر مقامات پر پڑھی ہوئی) ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(المعجم ۱۰۷) - بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ باب: ۱۰۷۔ بارش میں طواف کرنا

(التحفة ۱۰۷)

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَجَلَانَ، قَالَ: طَفْنَا مَعَ أَبِي عِقَالٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَافَنَا، أَتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ. فَقَالَ: طُفْتُ ۳۱۱۸۔ دَاوُدُ بْنُ عَجَلَانَ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم نے ابو عقیال کے ساتھ بارش میں طواف کیا۔ جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو ہم مقام ابراہیم کے پیچھے آ گئے۔ ابو عقیال نے کہا: میں نے حضرت انس بن

۳۱۱۷۔ [سنادہ ضعیف جداً] أخرجه أبو نعیم فی أخبار أصبهان: ۱۹۶/۲ من حدیث عبد الرحمن بن زید به مختصراً، وانظر، ح: ۲۷۰۳، وضعفه البوصیری.

۳۱۱۸۔ [سنادہ ضعیف جداً] أخرجه ابن عدي: ۹۶۰/۳ من حدیث داود به، وهو ضعيف كما فی التقریب وغيره، وضعفه البوصیری. * أبو عقیال هلال بن زید متروك كما فی التقریب.

۲۵۔ ابواب الصناء۔

جج کرنے سے متعلق احکام و مسائل

مالک رحمہ اللہ کے ہمراہ بارش میں طواف کیا۔ جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں۔ تب حضرت انس رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اب نئے سرے سے اپنے عمل کا حساب سمجھو۔ تمہاری بخشش ہوگئی (پہلے گناہ سب معاف ہو گئے)۔ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا تھا جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارش میں طواف کیا تھا۔

مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوْفَ، أَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ لَنَا أَنَسٌ: اتَّبِعُوا الْعَمَلَ. فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ. هَكَذَا قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَطُفْنَا مَعَهُ فِي مَطَرٍ.

باب: ۱۰۸۔ پیدل چل کر حج کرنا

(المعجم ۱۰۸) - بَابُ الْحَجِّ مَا شِئْنَا

(النحفة ۱۰۸)

۳۱۱۹۔ حضرت ابوسعید رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رحمہ اللہ نے مدینہ سے مکہ تک پیدل چل کر حج کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی کمروں پر تہبند اچھی طرح باندھ لو۔ (کمروں کس لو)۔“ اور رسول اللہ ﷺ ایسی رفتار سے چلے جس میں کچھ دوڑنا بھی شامل تھا (تنی تیزی سے چلے کہ دوڑنے کے قریب ہو گئے)۔

۳۱۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْأُبَلِيُّ]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَبِيبِ الزَّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مُشَاءً. مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ. وَقَالَ: «ارْطَبُوا أَوْ سَاطَكُمُ بِأَرْحَمِ» وَمَشَى خِلْطَ الْهَرُولَةِ.



☀ فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے جبکہ گزشتہ ابواب میں صحیح احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ اور صحابہ کرام رحمہ اللہ نے بھی اپنی سواریوں پر سفر کیا تھا۔



۳۱۱۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه ۱۲۹/۴، ح ۲۵۳۵ عن إسماعيل بن حفص به، وصححه الحاكم ۴۴۲/۱، والذهبي، وضعفه البوصيري، وقال: "حمران بن أعين الكوفي قال فيه ابن معين: ليس بشيء، وقال أبو داود: رافضي، وقال النسائي: ليس بثقة"، والصواب مع البوصيري.

قربانی کی لغوی واصطلاحی تعریف، اس کی مشروعیت اور بعض اہم احکام و مسائل

* لغوی معنی: الْأَضْحِيَّةُ، لغت میں اس سے مراد وہ جانور ہے جسے ایام عید میں ذبح کیا جاتا ہے۔
* اصطلاحی تعریف: [هِيَ ذَبْحُ حَيَوَانٍ مُّخْصَّوٍ بِنَبِيَّةِ الْقُرْبَةِ فِي وَقْتٍ مُّخْصَّوٍ]
(الفقه الإسلامي وأدلته: ۵۹۳/۳) ”قربانی سے مراد قرب الہی کے حصول کے لیے ایک خاص وقت
پر ایک مخصوص جانور کو ذبح کرنا ہے۔“
* قربانی کی مشروعیت: قربانی کا حکم ۲ ہجری میں نازل ہوا۔ اس کی مشروعیت قرآن و سنت اور
اجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ (الکوثر ۱۰۸: ۲)

”اپنے رب کے لیے نماز پڑھے اور قربانی کیجیے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

[صَحَّحَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَشْبَيْنِ أُمَّلَحَيْنِ أَفْرَنَيْنِ] (صحيح البخاري، الأضاحي، باب

التكبير عند الذبح، حديث: ۵۵۶۵، وصحيح مسلم، الأضاحي، باب استحباب استحسان

الضحية.....، حديث: ۱۹۶۶)

۲۶۔ أبواب الأضاحی

قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی شروعات اور بعض اہم احکام و مسائل

”نبی اکرم ﷺ نے دو چنگبرے سنگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔“

* مشروعیت قربانی کی حکمت: ① قربانی سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (الکوثر ۱۰۸) ”اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

② قربانی ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت کا احیا ہے۔

③ قربانی سے فقراء اور مساکین کی مدد ہو جاتی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ہمارے تابع کر دیا ہے۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے قربانی کی جانی چاہیے۔

* قربانی کے بعض اہم احکام: ① قربانی کے لیے جانور کا (مُسَبَّہ) (دوداں) ہونا افضل ہے، یعنی جس کے دودھ کے دانت گر کر نئے دودانت آ گئے ہوں۔ (صحیح مسلم، الأضاحی، باب سن

الأضاحی، حدیث: ۱۹۲۳)

② قربانی میں عیب دار، مُثَلَّ: کاٹا، پیار، ننگڑا نہایت لاغر اور کان میں نقص والے جانور کو ذبح نہیں

کرنا چاہیے۔ (سنن أبی داود، الأضاحی، ما یکرہ من الضحایا، حدیث: ۲۸۰۳، وإرواء

الغلیل: ۳۶۱/۴، ۳۶۲)

③ قربانی کا جانور نماز عید کے بعد ذبح کرنا چاہیے ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

④ جانور کو ذبح کرتے وقت اسے قبلہ رخ کرنا چاہیے۔

⑤ قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا افضل ہے۔

⑥ قربانی کا گوشت خود کھانا، غرباء میں تقسیم کرنا اور اقرباء کو ہدیہ کرنا مستحب ہے۔

⑦ قصاب کو گوشت اور کھال وغیرہ کی شکل میں اجرت نہیں دی جاسکتی۔

⑧ ایک بکرا یا دنبہ پورے گھروالوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، الأضاحی، باب

من ضحی بشاة عن أهلہ، حدیث: ۳۱۳۷) البتہ حصول ثواب کے لیے حرید جانور ذبح کرنا افضل ہے۔

⑨ قربانی کی نیت کرنے والا ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد بال اور ناخن نہ اتروائے بلکہ قربانی والے

دن جانور ذبح کرنے کے بعد اتروائے۔ (صحیح مسلم، الأضاحی، باب نہی من دخل علیہ



۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی مشروعیت اور بعض اہم احکام و مسائل

عشر ذی الحجة.....، حدیث: (۱۹۷۷)

⑩ ذبح کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھنی چاہیے: [إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
(مسند احمد: ۳/۳۷۵ و سنن أبي داود، الضحایا، باب ما يستحب من الضحایا، حدیث: ۲۷۹۵)
واللفظ له) دعا میں مذکور الفاظ [عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ] کے بجائے اپنا اور اہل و عیال کا نام لے لیا جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہے اس کا نام لے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۶) أَبْوَابُ الْأَصَاحِي (التحفة ۱۸)

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ أَصَاحِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ باب: ۱- اللہ کے رسول ﷺ کی قربانی کا بیان (التحفة ۱)

۳۱۲۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو چترکبرے اور سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر پڑھتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی گردن پر قدم مبارک رکھ کر اپنے ہاتھ سے انھیں ذبح کرتے دیکھا۔

۳۱۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَتَيْنِ. وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ. وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ، وَأَضْعَأَ قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

🌟 فوائد و مسائل: ① عید الاضحیٰ کے موقع پر صاحب استطاعت کو کم از کم ایک بکری مینڈھا گائے یا اونٹ کے ایک حصے کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ ② ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی بھی جائز بلکہ افضل ہے۔ ③ گھر کے فرد کو اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا چاہیے تاہم کوئی دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے۔ ④ قربانی کا جانور عمدہ اور خوبصورت ہونا چاہیے۔ ⑤ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت درج ذیل حدیث میں مذکور دعا پڑھنا مسنون ہے جس کی تفصیل ابتدا میں گزر چکی ہے۔ ⑥ ذبح کرتے وقت جانور کے جسم پر پاؤں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جانور قابو میں رہے اور بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔

۳۱۲۰- أخرجه البخاري، الأَصَاحِي، باب من ذبح الأَصَاحِي بيده، ح: ۵۵۵۸، ومسلم، الأَصَاحِي، باب استحباب استحسان الضحية، وذبها مباشرة بلا توكيل والنسمة والتكبير، ح: ۱۸/۱۹۶۶ من حديث شعبة به.

۲۶۔ ابواب الاضاحی۔ قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۲۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ الزُّرْقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ عِيدِ، يَكْتُمُنِي، فَقَالَ: جِئْتَ وَجْهَهُمَا: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَائِفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّي».

۳۱۲۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے قربان کیے۔ جب انھیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: لِلَّهِ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَائِفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّي۔ ”میں نے کسو ہو کر اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمان بردار ہوں۔ اے اللہ! یہ جانور تجھی سے ملا اور تیرے ہی لیے قربان کیا۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔“

۳۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ

۳۱۲۲۔ حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے موٹے تازے سیگلوں والے چٹکبرے اور فسی مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کی طرف سے ذبح فرماتے یعنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے جو

۳۱۲۱۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ح: ۲۷۹۵ من حديث ابن إسحاق به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۹۹ * ابن إسحاق صرح بالسماح، يزيد سمعه من خالد بن أبي عمران عن أبي عياش الزرقني، والزرقني حسن الحديث على المراجع.

۳۱۲۲۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۲۵ عن عبد الرزاق به، وحسنه البوصيري * الثوري عن عمن، تقدم، ح: ۱۶۲، وله شاهد عند أحمد: ۶/ ۳۹۱، ۳۹۲، وإسناده حسن، وكذا رواه وكيع عن سفيان، أحمد: ۶/ ۱۳۶.

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

عَظِيمَيْنِ سَمِيعَيْنِ أَفْرَتَيْنِ أَفْلَحَيْنِ ۖ اللَّهُ تَوَحِيدُ كِي گواہی دیتا ہو اور نبی ﷺ کے پیغام پہنچائے (اور رسول ہونے) کی گواہی دیتا ہو۔ اور دوسرا محمد (ﷺ) کی طرف سے اور محمد ﷺ کی آل کی طرف سے ذبح کرتے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① قربانی کے جانور عمدہ ہونے چاہئیں۔ ② جانور ظاہری شکل و صورت میں بھی اچھا ہونا چاہیے اور مونا تازہ اور صحت مند بھی۔ ③ خسی جانور کی قربانی درست ہے۔ اسے عیب شمار نہیں کیا جاتا۔ ④ گھر کے تمام افراد کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی ہے۔ ⑤ کسی اور کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے۔ ⑥ میت کی طرف سے قربانی کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نبی ﷺ کے عمومی عمل سے استدلال اس لیے صحیح نہیں کہ بعض علماء کے نزدیک وہ آپ کا خاصہ ہے جس میں امت کے لیے آپ کی اقتدا جائز نہیں۔ دیکھیے: (إرواء الغلیل ۳۵۳/۴) علاوہ ازیں خیر القرون (صحابہ و تابعین کے بہترین ادوار) میں بھی میت کی طرف سے قربانی کرنے کا ثبوت نہیں ملتا صرف ایک تھڑے نظر سے اس کا جواز ہو سکتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے، یعنی ایصال ثواب کے طور پر اس کا انکار کرنا ممکن نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔



باب الأضاحی واجبہ هی

باب ۳۔ قربانی واجب ہے یا نہیں؟

أَمْ لَا؟ (التحفة ۲)

۳۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخُبَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يَضَحْ، فَلَا يَغُفَّرَنَّ مَصْلَاتَنَا»۔

۳۱۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس (قربانی کرنے کی) گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے ظاہر قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے دلائل سے اس کا استحباب و استئمان معلوم ہوتا ہے اس لیے محدثین نے ان سارے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے، یعنی ایک اہم اور مؤکد حکم ہے فرض نہیں تاہم استطاعت کے باوجود اس سنت مؤکدہ سے گریز کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ ② قربانی مسلمانوں کی اجتماعیت کا مظہر ہے اور اس سے آپس کے تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔ ③ قربانی نہ کرنے والا مسلمانوں کی خوشیوں میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتا تاہم

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ ابواب الاضاحی

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے نماز عید پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مقصد اسے تنبیہ کرتا ہے تاکہ وہ قربانی ترک نہ کرے۔

۳۱۲۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُوَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّحَايَا. أَوْاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: ضَحَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَجَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ.

۳۱۲۳۔ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا قربانی واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی اور رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمان قربانی دیتے رہے اور یہی طریقہ جاری ہے۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۳۱۲۳۔ (۴) حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا اور انھوں نے یہی جواب دیا۔

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عُوَيْنٍ. قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا رُمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا وَفُوقًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ، فِي كُلِّ عَامٍ،

۳۱۲۵۔ حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم عرفہ میں نبی ﷺ کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی اور عتیرہ (واجب) ہے۔“

۳۱۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ١٤٨، ١٤٧/٧، ح: ٦٢٦٤ من حديث إسماعيل به، وقال: "لم يرو لهذا الحديث عن ابن عون إلا إسماعيل بن عياش"، وانظر، ح: ٧٥، ٢٣٦١، ٥٩٥، لعلته * إسماعيل ابن عياش ضعيف في غير رواية الشاميين ولهذا منها .

۳۱۲۴۔ م۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، ح: ١٥٠٦ من حديث الحجاج به، وقال: "حسن صحيح"، وانظر، ح: ٤٩٦، ٢٥٨٧، لعلته * حجاج بن أرتاة ضعيف مدلس وليس شامياً .

۳۱۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، ح: ٢٧٨٨ من حديث عبدالله بن عون به، وحسنه الترمذي، ح: ١٥١٨، وضعفه عبدالحق الأشيلي، والخطابي وغيرهما * وأبو رملة مجهول الحال، جبله ابن القطان وغيره، وبغني عنه حديث النسائي، ح: ٤٢٣٦، وأبي داود، ح: ٢٨٣٠ .

۲۶۔ ابواب الاضاحی

أَصْحِيَّةٌ وَغَيْرُهَا.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

أَتَذَرُونَ مَا الْغَبِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيَهَا كَيْ تَصِحَّ مَعْلُومٌ هُوَ كَيْ عَتِيرَةٍ كَيْ هُوَ؟ وَهِيَ جِئِ النَّاسُ الرَّجِيَّةَ.

لوگ رجیہ کہتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کتاب الذبائح کے دوسرے باب میں وارد احادیث میں عتیرہ کی مشروعیت کی نفی کی گئی ہے۔ بعض علماء نے ان دونوں کو اس انداز سے جمع کیا ہے کہ عید کی قربانی واجب ہے اور رجب کی قربانی نفل یعنی [لَا عَتِيرَةَ] ”کوئی عتیرہ نہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ عتیرہ واجب نہیں۔ اور زیر مطالعہ حدیث کا مطلب ہو گا کہ عتیرہ مشروع ہے۔ بہت سے علماء نے عتیرہ کو منسوخ قرار دیا ہے۔ ② مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن السانی اور سنن أبی داؤد کی احادیث اس سے کفایت کرتی ہیں، دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قائل عمل اور قائل جہت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۱۹/۲۲۰) وصحيح سنن أبی داؤد (مفصل) للألبانی؛ حدیث: (۲۲۸۷)



(المعجم ۳) - بَابُ ثَوَابِ الْأَصْحِيَّةِ

باب ۳۔ قربانی کا ثواب

(الحقة ۳)

۳۱۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۳۱۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل

نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے (جانور کی قربانی کرنے)

سے زیادہ محبوب ہو۔ وہ (جانور) قیامت کے دن اپنے

سیکون کھروں اور بالوں سمیت آئے گا (اور نیل کے

پلڑے میں رکھا جائے گا۔ قربانی کے جانور کا) خون

زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں (قبولیت کا) مقام

حاصل کر لیتا ہے اس لیے خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔“

إِبْرَاهِيمَ [الدَّمَشَقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا

عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةٍ دَمٍ. وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ

النِّفَاقَةِ بِقُرُونِهَا وَأَطْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا. وَإِنَّ

الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ، قَبْلَ أَنْ

يَبْعَثَ عَلَى الْأَرْضِ، فَيَطْبِئُوا بِهَا نَفْسًا».

۳۱۲۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، الأضاحی، باب ماجاء في فضل الأصحية، ح: ۱۴۹۳ من حديث عبدالله بن نافع به، وقال: "حسن غريب" أبو العثی سلیمان بن یزید الحمی ضعیف كما في التقریب وغيره.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ

۳۱۲۷۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْعَشْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ: حَدَّثَنَا غَايِذُ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَضَاحِي؟ قَالَ: «شَتَةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «يَكُلُّ شَعْرَةَ حَسَنَتِهِ» قَالُوا: فَالْصُوفُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «يَكُلُّ شَعْرَةَ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَتُهُ».

کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔“ انھوں نے کہا: اس میں ہمارے لیے کیا (ثواب) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اون؟ فرمایا: ”اون کے بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔“

(المعجم ۴) - بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ

باب ۴۔ کون سی قربانی مستحب ہے؟

الْأَضَاحِي (التحفة ۴)

۳۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۱۲۸۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ضَمَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْبِسِي أَقْرَنَ فَحِجْلٍ، يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْسِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ.

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے زمیڑھے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی میں کھاتا سیاہی میں چلا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔

🕌 فوائد و مسائل: ① قربانی کا جانور دیکھنے میں بھی خوبصورت ہونا چاہیے۔ ② ”نز“ (فحیل) سے مراد یہ

ہے کہ وہ خصی نہ تھا۔ ③ نر اور خصی دونوں قسم کا جانور قربانی میں دینا جائز ہے۔ ④ سیاہی میں کھانے، چلنے اور

۳۱۲۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه البيهقي: ۲۶۱/۹ من حديث سلام به، وانظر، ح: ۱۴۸۵ لحال أبي داود نفع بن الحارث الأعمى، وتلميذه المجاشعي ضعيف (تقريب).

۳۱۲۸۔ [حسن] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ح: ۲۷۹۶ من حديث حفص به، وقال الترمذي، لا نعرفه إلا من حديث حفص، ح: ۱۴۹۶ "حسن صحيح غريب"، ولم أجد تصريح سماعه تقدم، ح: ۱۱۱۴، ولحديثه شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۶۷ وغيره.

۲۶۔ ابواب الاضاحی قرآنی سے متعلق احکام و مسائل

دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا منہ بھی سیاہ تھا اس کے پاؤں بھی کالے تھے اور اس کی آنکھوں کے ارد گرد کی جگہ بھی سیاہ تھی۔ اس طرح کا مینڈھا خوبصورت سمجھا جاتا ہے نیز دیکھنے میں بھی خوبصورت اور بھلا لگتا ہے۔

۳۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ
ابْنُ حَلْبَسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ
[الزُّرْقَانِ]، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شِرَاءِ
الضُّحَايَا .

۳۱۲۹۔ حضرت یونس بن میسرہ بن جلس بن حلیس سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے گیا۔

قَالَ يُونُسُ: فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى كَبْشٍ
أَذْغَمَ، لَيْسَ بِالْمُرْتَقِعِ وَلَا الْمُنْتَضِعِ فِي
جَنْبِهِ. فَقَالَ لِي: اشْتَرِ لِي هَذَا. كَأَنَّهُ شَبَهُهُ
بِكَبْشِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

یونس بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا جس کے کانوں اور گلے کا کچھ حصہ سیاہ تھا۔ وہ جسمانی طور پر نہ زیادہ اونچا تھا نہ زیادہ پست تھا۔ انھوں نے فرمایا: میرے لیے یہ خرید لو۔ گویا انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے مینڈھے کے مشابہ قرار دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگ آدمی کے ساتھ اس کی ضروریات کے سلسلے میں جانا اس کی خدمت اور احترام میں شامل اور باعث ثواب ہے۔ ② قربانی کا جانور بالکل نکما نہیں ہونا چاہیے ہاں! البتہ بہت زیادہ قیمتی اور نمایاں نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کوشش کرتے تھے کہ ان کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ممکن حد تک مشابہ ہو اسی لیے امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے باب کے عنوان میں اسے مستحب قرار دیا ہے۔

۳۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ
الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَصَامٍ يُحَدِّثُ

۳۱۳۰۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین کفن وہ ہے جو ایک رنگ کی دو چادروں پر مشتمل ہو اور بہترین قربانی بیسگون

۳۱۲۹۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائين: ۴/ ۲۲۴، ح: ۲۲۰۹ عن عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم به، وقال البوصيري: "إسناده صحيح ورجاله ثقات".

۳۱۳۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب خير الأضحية الكبش، ح: ۱۵۱۷ من حديث أبي عاصم عن أبيه، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۷۷۸ لعلته.

۲۶۔ ابواب الاضاحی ... قربانی سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ. وَخَيْرُ الصُّعَدَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ».

(المعجم ۵) - بَاب: عَنْ كَمْ تُجَزَّئُ الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے افراد کی طرف سے کفایت کر سکتی ہے؟

۳۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَدِيثُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: أَتَيْنَا الْفَضْلَ بْنَ مُوسَى: أَتَيْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ وَاقِدٍ عَنْ عَلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى. فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشْرَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا بِالْحَدِيثِيَّةِ، مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی چنانچہ ہم نے دس آدمیوں کی طرف سے ایک ایک اونٹ اور سات سات آدمیوں کی طرف سے ایک ایک گائے مشترک طور پر ذبح کی۔

۳۱۳۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے حدیبیہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے اور ایک گائے سات افراد کی طرف سے ذبح کی۔

🕌 قاعدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد احادیث روایت کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج میں بھی اور عمرے میں بھی سات آدمیوں کو ایک اونٹ میں شریک کیا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب جواز الاشتراك في الهدي وإجزاء البدنة والبقرة كل واحدة منهما عن سبعة، حدیث: ۱۳۱۸) لیکن ان دونوں احادیث میں باہم کوئی تقارض نہیں کیونکہ اونٹ میں دس

۳۱۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاضاحي، باب ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة، ح: ۹۰۵، وحديث: ۱۵۰۱ من حديث الحسين به، وقال: "حسن غريب".

۳۱۳۲۔ [صحیح] أخرجه مسلم، الحج، باب جواز الاشتراك في الهدي وإجزاء البدنة والبقرة كل واحدة منهما عن سبعة، ح: ۱۳۱۸ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۸۶/۲.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

آدمیوں کی شرکت کا واقعہ عام قربانی کے موقع کا ہے جب کہ سات آدمیوں کی شرکت کا تعلق حج و عمرہ سے ہے۔
بنابرین حج و عمرہ میں گائے اور اونٹ دونوں میں صرف سات سات افراد ہی شریک ہوں گے جب کہ عام قربانی
میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس (۱۰) افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ فرق حدیث سے ثابت ہے۔

۳۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَبَحَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَنٍ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ، فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَقْرَةً بَيْنَهُنَّ.

۲۱۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں
اپنی ان ازواج کی طرف سے جنہوں نے عمرہ ادا کیا تھا
مشترکہ طور پر ایک گائے ذبح کی۔

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے ہمارے فاضل محقق نے کہا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم
کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ذہاب علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح
قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔
مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن أبي داود (منفصل) للألباني رقم: ۵۳۷۱ و سنن ابن ماجہ
بتحقیق الذکور بشار عواد رقم: ۲۱۳۳)

۳۱۳۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: قَلَّتِ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْتَحِرُوا الْبَقَرِ.

۲۱۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں
(ایک بار) اونٹوں کی قلت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے
گایوں کو قربان کرنے کا حکم دے دیا۔

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا
ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے
کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف

۳۱۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في هدي البقر، ح: ۱۷۵۱ من حديث الوليد به،
وصححه ابن حبان، ح: ۹۷۷، والحاكم: ۴۶۷/۱، على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * يحيى بن أبي كثر عن عمن،
وحديث البخاري برقم: ۱۷۰۹، ومسلم: ۱۲۱۱/۱۲۵، ۱۳۱۹، يعني عنه.
۳۱۳۴۔ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري، وانظر، ح: ۸۵۵ لحال أبي بكر بن عباس.

۲۶۔ ابواب الاضاحی۔ قربانی سے متعلق احکام و مسائل

سنن أبي داود (مفصل) للألباني تحت الحديث: ۳۲۵، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور عواد رقم: ۳۱۳۳

۳۱۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ (الْمُصَرِّفُ)، أَبُو طَاهِرٍ: [أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ]: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ [عَمْرَةَ]، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ، بَقْرَةً وَاحِدَةً.

۳۱۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

(المعجم ۶) - باب: نَحْمُ بِجُرْئِي مِنَ الْغَنَمِ
عَنِ الْبَدَنَةِ (الحفۃ ۶)

باب: ۶۔ کتنی کبریاں اونٹ کے برابر ہیں؟

۳۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً. وَأَنَا مُوَبَّرُ بِهَا. وَلَا أَجِدُهَا فَأَشْتَرِيهَا. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَنَاعَ سَعِ شَيْءٍ فَيَذْبَحَهُنَّ.

۳۱۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے ذمے ایک اونٹ ہے (میں نے اسے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے) اور میں (مالی طور پر) اس کی طاقت بھی رکھتا ہوں لیکن مجھے وہ مٹانے کی خرید لوں۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ سات کبریاں خرید کر ذبح کر دے۔

۳۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ،

۳۱۳۷۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

۳۱۳۵۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في هدي البقر، ح: ۱۷۵۰ عن ابن السرح المصري به، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، ح: ۴۱۲۹، وإسناده حسن.

۳۱۳۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۱۲/۱ عن محمد بن بكر به، وله طريق آخر عند البيهقي: ۱۶۹/۵ عن عطاء به، ولم يصح عنه * وعطاء بدلس كما تقدم، ح: ۶۰۲، وفيه علة أخرى.

۳۱۳۷۔ أخرجه البخاري، الشوكة، باب من عدل عشرة من الغنم بجوز في القسم، ح: ۵۵۰۶، ۵۵۰۹، ۵۵۰۷، ومسلم، الأضاحي، باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم إلا السن وسائر العظام، ح: ۱۹۶۸ من حديث سفیان الثوري به.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

تمہارے علاقے میں ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ ہمیں (قیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ لوگوں نے جلدی کی۔ (یعنی) ہم نے (قیمت) تقسیم ہونے سے پہلے (جانور ذبح کر کے) دیکھیں پکا لیں۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے حکم سے ان (دیکھوں) کو اٹا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر قرار دیا (اور اس کے مطابق مال قیمت کے جانور تقسیم کیے۔)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِبَيْدِ الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ، فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، فَعَجَّلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَيْنَا الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا، فَأُخِثَّتْ، ثُمَّ عُدِلَ الْحَزُورُ بِعَشْرَةٍ مِنَ الْغَنَمِ.

🕌 نوامد و مسائل: ① اس حدیث سے یہ دلیل لی گئی ہے کہ چونکہ اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے لہذا اونٹ میں دس آدمی شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں لیکن یہ دلیل واضح نہیں کیونکہ ممکن ہے اس وقت اونٹ کم اور بکریاں زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک اونٹ کی قیمت دس بکریوں کے برابر شمار کی گئی ہو۔ یا اونٹ عمدہ اور بکریاں رلی ہونے کی وجہ سے یہ شرح رکھی گئی ہو۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۹/۷۷۷) اور قیمت تقسیم کرتے وقت حصوں کی قیمت برابر ہونے کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ② قیمت تقسیم ہونے سے پہلے کوئی مجاہد قیمت کی کسی چیز پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ ③ بعض اوقات کسی غلطی پر مالی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ ④ اس حدیث میں ذوالحلیفہ سے مراد وہ مشہور مقام نہیں جو اہل مدینہ کا میقات ہے بلکہ یہ یمن کے علاقے میں ہے۔ (محمد فواد عبدالباقی حاشیہ سنن ابن ماجہ)



(المعجم ۷) - بَاب: مَا يُجْزَى مِنْ

بَاب: بے کس عمر کے جانور کی قربانی

الْأَضَاحِي (التحفة ۷)

درست ہے؟

۳۱۳۸۔ حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں دیں جو انھوں نے قربانی کے لیے (رسول اللہ ﷺ کے حکم سے) صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں۔ (ان کے پاس) بکری کا ایک سالہ بچہ (باقی) رہ گیا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”اس کی قربانی تم دے دو۔“

۳۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا

الْثَّيْتِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا، فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ صَحَابًا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَحِّحْ بِهِ أَنْتَ».

۳۱۳۸۔ أخرجه البخاري، الوكالة، باب وكالة الشريك في القسمة وغيرها، ح: ۲۳۰۰ من حديث الثابت به، ومسلم، الأضاحي، باب من الأضحية، ح: ۱۹۶۵ عن ابن رمح به.

۲۶- ابواب الاضاحی قربانی سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: ① حدیث میں عتود کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے: ”جو بچہ خود چرنے چٹنے کے قابل ہو جائے اور ماں کا محتاج نہ رہے۔“ ② ابواب وحید الزمان خان رحمہ نے عتود کے معنی ایک سال کا بکری کا بچہ کیے ہیں۔ (ترجمہ حدیث زیر مطالعہ) ہم نے اپنے ترجمہ میں اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أَضْحَىةً».

۳۱۳۹- حضرت ام بلال بنت ہلال رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھینٹ کے جدمع کی قربانی جائز ہے۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنا ضعیف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آئندہ آنے والی حدیث اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے حسن الخیرہ قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنا ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۹۳۲/۳۳، ۹۳۳)

۳۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُنَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ، مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ. فَعَزَبَتِ الْغَنَمُ. فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَكَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ الْجَذَعُ يُؤْهِى بِمَا تُؤْهِى مِنْهُ النَّبِيَّةُ».

۳۱۴۰- حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت کلیب بن شہاب رضی اللہ عنہ) سے روایت کی انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے ساتھ تھے جن کا نام حضرت مجاشع (بن مسعود) رضی اللہ عنہ تھا جو کہ قبیلہ بنو سلیم میں سے تھے۔ (قربانی کے لیے) بکریاں (تقسیم کی گئیں تو) کم پڑ گئیں چنانچہ انھوں نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”بلاشبہ جدمع (ایک سالہ) نبیہ (دو دانے) کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔“

۳۱۳۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶۸/۶ عن أنس بن عياض به * أم محمد والدة محمد بن أبي يحيى مضربة (أي مستورة، مجهولة الحال) كما في التفریب، والحدیث الآتی بخبر عنه.

۳۱۴۰- [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يجوز في الضحايا، ح: ۲۷۹۹ من حديث عبد الرزاق به، وصححه الحاكم: ۲۲۶/۴، وابن حزم وغيرهما.

۲۶۔ ابواب الاضاحی ... قربانی سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① نَبِيَّہْ یَا مُسْنَنَ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر دو نئے دانت آ جائیں۔ ② جَذَعُہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں۔ ③ مذکورہ بالا حدیث اور ام بلال رضی اللہ عنہا سے مراد حدیث: ”بھیڑ کے جذع کی قربانی کرو اس لیے کہ اس کی قربانی جائز ہے۔“ (مسند احمد: ۳۶۸/۲) سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی بھیڑ کا جذعہ قربانی کیا جاسکتا ہے البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جو کہ صحیح مسلم (۱۹۶۳) میں ہے کی رو سے مُسْنَن (دودانتا) جانور قربانی کرنا افضل ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی بابت فتح الباری میں لکھتے ہیں: ”امام نووی رحمہ اللہ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو انفعلیت پر محمول کیا ہے۔“ دیکھیے: (فتح الباری: ۲۰/۸) نیز راجح قول کے مطابق جَذَعُہ صرف بھیڑ میں جائز ہے یعنی ذبیہ اور چھترا دیگر جانوروں کے اس عمر کے بچوں کی قربانی کرنا جائز نہیں۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے اگلی حدیث کے فوائد میں بحث دیکھی جاسکتی ہے۔ ④ شیخ زہیر شاولیش لکھتے ہیں: ”بھیڑ بکری اور گائے تیل میں مسند وہ ہوتا ہے جو تیسرے سال میں لگ جائے اور اونیوں میں جو چھٹے سال میں لگ جائے۔ بھیڑ کے جذعے کے متعلق علمائے لغت اور اکثر علماء کا مشہور اور راجح قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ (بھیڑ کا بچہ) ہے جو پورے سال کا ہو جائے۔ امام شوکانی امام نووی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے یہی فرمایا ہے۔ (حاشیہ ضیف سنن ابن ماجہ) لیکن یہ بات حتمی نہیں الگ الگ ملکوں کی الگ الگ آب و ہوا کی وجہ سے اس میں فرق بھی ہو سکتا ہے اس لیے اصل اعتبار بکرے لگائے تیل اور اونیوں میں دودانتا ہونا ہے اور دنے چھترے کا ایک سالہ ہونا۔



۳۱۴۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودانتے کے سوا کوئی جانور (قربانی میں) ذبح نہ کرو سوائے اس کے کہ تمھارے لیے (دو دانتا جانور حلال کرنا) مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو۔“

۳۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : أَنبَأَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسْنَنَةً . إِلَّا أَنْ يَعْسَرَ عَلَيْكُمْ ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ» .

🌞 فائدہ: علامہ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جذعہ سے مراد بھیڑ کا جذعہ ہے بکری کا جذعہ نہیں۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گوشت کی بکری ہے۔ (قربانی کی نہیں)۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول امیرے پاس ایک بکری کا جذعہ ہے۔ (کیا میں اس کی قربانی دے دوں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قربان کرو لیکن تمھارے سوا کسی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ ابواب الأضاحی

اور کے لیے درست نہیں۔ (صحیح البخاری، الأضاحی، باب قول النبی ﷺ لأبی بردۃ (رضی اللہ عنہ) من المعز ولن تجزی عن أحد بعدک) حدیث: (۵۵۵۶) علامہ البانی نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی روشنی میں بکری کا جذع ذبح کرنے کی اجازت نہیں البتہ حضرت عیسیٰ بن جریج رضی اللہ عنہ کی حدیث کی روشنی میں بھیڑ کا جذع (ایک سال کا بچہ جس کے دانت نہ ٹوٹے ہوں) جائز ہے۔ اور یہ جواز اس شرط کے ساتھ مشروط نہیں کہ وہ وائتا (مسد) و سلیاب نہ ہو، بلکہ مطلق جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (دیکھیے: حاشیہ ضعیف من ابن ماجہ حدیث زیر مطالعہ نیز حدیث: ۳۱۵۳ کا فائدہ)۔

باب: ۸۔ جس جانور کی قربانی

(المعجم ۸) - بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

دینا مکروہ ہے

(التحفة ۸)

۳۱۴۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو یا جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا جس کا کان چرا ہوا ہو یا جس کے کان میں (گول) سوراخ ہو یا اس کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔

۳۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُضْحَى بِمَقَابِلَةٍ أَوْ مَذَابِرَةٍ أَوْ شُرَفَاءَ أَوْ خُرَفَاءَ أَوْ جَذَعَاءَ.

۳۱۴۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھ لیا کریں۔

۳۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْتَشِرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ.

🌟 نوادہ و مسائل: ① اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور کے کان سلامت ہونے چاہئیں ② آنکھیں دیکھ لینے کا مقصد یہ ہے کہ جانور کی دونوں آنکھیں سلامت ہوں۔ جس کو ایک آنکھ سے نظر نہ آتا ہو اس کی قربانی

۳۱۴۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما بكرة من الضحايا، ح: ۲۸۰۴ من حديث أبي إسحاق به، وقال الترمذي، 'حسن صحيح'، ح: ۱۴۹۸ وصححه الحاكم: ۴/ ۲۲۴، والذهبي، وللحديث شاهد حسن، انظر الحديث الآتي.

۳۱۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب في الضحية بعضاه القرن والأذن، ح: ۱۵۰۳ من حديث سلمة به، وقال: 'حسن صحيح'، وصححه الحاكم.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

درست نہیں۔ ⑤ قربانی کا اصل مقصد اللہ کے لیے اچھی چیز قربان کرنا ہے اس لیے بے عیب جانور ذبح کرنا چاہیے۔ گوشت کھانا یا غریبوں کو کھلانا ایک اضافی فائدہ ہے اصل مقصد نہیں۔ ورنہ آنکھ یا کان کا عیب گوشت کھانے کے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

۳۱۴۳۔ حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے کس جانور کو ناپسند کیا ہے یا اس سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ اور میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے کوتاہ ہے۔ (اور فرمایا): ”قربانی میں چار جانور جائز نہیں: وہ کانا جانور جس کا کان اپن واضح ہو یا چار جانور جس کی پیاری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور دہلا جانور جس کی ہڈیوں میں گوداندہ ہو۔“

۳۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ شَلِيمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُزٍ قَالَ: قُلْتُ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: حَدَّثَنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَكَذَا بِيَدِهِ. وَيَدِي أَقْصَرُ عَنْ يَدِهِ: «أَرْبَعٌ لَا تُجْزَى فِي الْأَضَاحِيِّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا. وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا. وَالْعَرَجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي».

قال: فَإِنِّي أَخْرَجُهُ أَنَّ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ. قَالَ: فَمَا كَرِهَتْ مِنْهُ، فَدَعَاهُ. وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ.

⑤ فائدہ و مسائل: ① معمولی عیب جو گہری نظر سے دیکھے بغیر محسوس نہ ہو قربانی میں رکاوٹ نہیں۔ ② [الکسيرة] کی تشریح محمد فواد عبدالباقی نے یوں کی ہے: ”جس کی ٹانگ ٹوٹی ہو اور وہ چلنے سے عاجز ہو۔“ (عاشق سنن ابن ماجہ) لیکن یہ صورت لنگڑا ہونے میں شامل ہے۔ نواب وحید الزمان خان نے اس کا ترجمہ ”دلی“ کیا ہے۔ وہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ [الکسيرة] کی تفسیر [الکسر] کا وہی مطلب



۳۱۴۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۲ من حديث شعبة به، وصححه الترمذي، ح: ۱۴۹۷، وابن خزيمة، ح: ۲۹۱۲، وابن حبان، ح: ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، والنسوي، والمحاکم: ۱/ ۴۶۷، ۴۶۸، والذهبي، وابن الجارود، ح: ۴۸۱، ۹۰۷، وغيرهم.

۲۶- ابواب الاضاحی قربانی سے متعلق احکام و مسائل

بیان کیا ہے جو محمدؐ نواد نے لکھا ہے۔ لیکن اس روایت میں [الکسیرۃ النبی لا تنقی] کے الفاظ ہیں یہاں یہ معنی درست معلوم نہیں ہوتے۔ ابن اثیرؒ نے کسّر کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا ہے ”وہ ہڈی جس پر زیادہ گوشت نہ ہو۔“ (النهاية) مادہ کس (کس) اس مناسبت سے [کسیرۃ] کا مطلب ”وہ بلی پٹلی (بکری)“ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ⑤ حضرت براء بن عازبؓ کی رائے میں کان کٹا یا پھنسا ہوا ہونا ایسا عیب نہیں جو قربانی سے مانع ہو۔

۳۱۴۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأَذَنِ. (المعجم ۹) - بَابُ مَنْ اشْتَرَى أَضْغِيَّةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا عَنْدهُ شَيْءٌ (التحفة ۹)

۳۱۴۵- حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی دینے سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہو یا کان کٹا ہو۔

باب: ۹- اگر قربانی کا جانور صحیح سلامت خریدنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟

۳۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَبُو بَكْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ابْتِغْنَا كَبْشًا نُضْحِي بِهِ. فَأَصَابَ الذُّبُّ مِنْ اللَّيْتِ وَأَذِنَهُ. فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَنَا أَنْ نُضْحِي بِهِ.

۳۱۴۶- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ بھیڑ یا اس کے سرینوں (چوتروں) اور کان سے کچھ حصہ کاٹ کر لے گیا۔ ہم نے نبی ﷺ سے (مسئلہ) دریافت کیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ اس کی قربانی کر دیں۔

۳۱۴۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۵ من حديث قتادة به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۵۰۴.

۳۱۴۶- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۶ عن الثوري به، وتابعه شعبة عند أحمد: ۳/ ۷۸، ۸۶، وفيه: "سمعه من أبي سعيد محمد؟ قال: لا" وضعفه البوصري من أجل جابر الجعفي تقدم، ح: ۳۵۶.

۲۶۔ ابواب الأصاحی قربانی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَنْ ضَحَّى بِشَاؤَ عَنْ أَهْلِهِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰۔ گھروالوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا

۳۱۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَيَّادٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتْ الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، قِيًّا كُلُّونَ وَيَطْعُمُونَ. ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ، فَصَارَ كَمَا تَرَى.

۳۱۴۷- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تم لوگوں میں قربانیاں کس طرح ہوتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کر دیا کرتا تھا۔ (اس میں سے) وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ بعد میں لوگ فخر (کے طور پر) زیادہ جانور ذبح کرنے لگے تو وہ حال ہو گیا جو آپ (آج کل) دیکھ رہے ہیں۔



فوائد و مسائل: ① جن لوگوں کا کھانا پینا اور خرچ وغیرہ مشترک ہو وہ ایک گھر کے افراد ہیں۔ ان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی دینا یا گائے یا اونٹ کا ایک حصہ قربانی دینا کافی ہے۔ ② ایک سے زیادہ قربانیاں کرنا جائز ہیں لیکن تقاریر اور مقابلہ بازی کے انداز سے زیادہ جانور یا قیمتی جانور قربان کرنا قربانی کے اصل مقصد کو ختم کر دیتا ہے اس صورت میں کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ ③ کسی بھی نیکی میں نیت کا صحیح ہونا اور دل کا خلوص لازمی شرط ہے۔

۳۱۴۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ج: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا

۳۱۴۸- حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: میرے گھروالوں نے مجھے غلط کام پر مجبور کر دیا جبکہ مجھے سنت طریقہ معلوم

۳۱۴۷- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأصاحي، باب ما جاء أن الشاة الواحدة تجزئ عن أهل البيت، ح: ۱۵۰۵ من حديث الضحاك به، وقال: 'حسن صحيح'، ورواه مالك عن عمارة بن صياد به، الموطأ، النسخة الباكستانية، ص: ۴۹۷، والسنن الكبرى للبيهقي: ۲۶۸/۹ وغيرهما.

۳۱۴۸- [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۶۹/۹ من حديث سفیان الثوري به، وتابعه زائدة، وصححه البوصيري، والحاكم: ۲۲۸/۴، والذهبي.

۲۶- ابواب الاضاحی

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَكْنَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: حَمَلَنِي أَهْلِي عَلَى الْخَفَاءِ، بَعْدَمَا عَلِمْتُ مِنَ السَّئَةِ. كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَضْحَكُونَ بِالسَّاءَةِ وَالسَّائِتِينَ. وَالْآنَ يَبْعَلُنَا جِيرَانُنَا.

ہے۔ ایک گھروالے ایک بکری یا دو بکریاں ذبح کیا کرتے تھے۔ اب تو (اگر ہم ایک بکری کی قربانی دیں تو) ہمارے ہمسائے ہمیں بخیل کہنے لگتے ہیں۔

باب: ۱۱- جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے (ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں میں بال اور ناخن نہیں اتارنے چاہئیں

(المعجم ۱۱) - بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ (التحفة ۱۱)

۳۱۴۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا».

۳۱۴۹- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب ذوالحجہ کا (پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بالوں یا اپنی جلد سے کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائے۔“

🕌 فائدہ: ہاتھ نہ لگانے کا مطلب یہ ہے کہ بال نہ کاٹے اور جلد سے بال صاف نہ کرے۔ یہ پابندی ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہونے سے عید کے دن قربانی کرنے تک ہے۔

۳۱۵۰- حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ الضَّبِّي، أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ

۳۱۵۰- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے) کے قریب بھی نہ جائے۔“

۳۱۴۹- أخرجه مسلم، الأضاحي، باب نهى من دخل عليه عشر ذي الحجة، وهو يريد التضحية ... الخ، ح: ۳۹/۱۹۷۷ من حديث ابن عينة به.

۳۱۵۰- أخرجه مسلم، الأضاحي، الباب السابق، ح: ۴۱/۱۹۷۷ من حديث يحيى بن كثير به.

۲۶۔ ابواب الاضاحی . قربانی سے متعلق احکام و مسائل

وَيَحْيَىٰ بْنُ خَبِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هَلَالَ
ذِي الْحِجَّةِ، فَارَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ
لَهُ شَعْرًا وَلَا ظَفْرًا».

(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ
الْأَضْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲۔ نماز عید سے پہلے قربانی کا
جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۵۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَجُلًا ذَبَحَ، يَوْمَ النَّحْرِ، [يَعْنِي] قَبْلَ
الصَّلَاةِ. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

۳۱۵۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے قربانی کے دن نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ (قربانی) کرے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① نماز سے مراد عید کی نماز ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

عید الاضحیٰ کے دن نبی ﷺ باہر (عید گاہ میں) تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عید ادا فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اس دن ہماری پہلی عبادت یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھیں پھر (عید گاہ سے) واپس جا کر جانور ذبح کریں۔۔۔“ (صحیح البخاری، العیدین، باب استقبال الإمام الناس فی عطية العيد، حدیث: ۹۷۶)

② عید کی نماز سے پہلے کی گئی قربانی کی حیثیت عام گوشت کی ہے۔ ایسے شخص کو قربانی کا ثواب نہیں ملے گا۔
③ ثواب کا دارودار غسل کے سنت کے مطابق ہونے پر ہے۔ ④ کوئی شخص غلطی سے نماز سے پہلے قربانی کر لے تو دوسرا جانور مہر ہونے کی صورت میں اسے نماز عید کے بعد دوسرا جانور قربان کرنا چاہیے۔

۳۱۵۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
۳۱۵۲- حضرت جندب (بن عبد اللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۱۵۱- أخرجه البخاري، العیدین، باب الأكل يوم النحر، ح: ۹۵۴، ۵۵۴۹، ۵۵۶۱، ومسلم، الأضاحي، باب وقتها، ح: ۱۹۶۲ من حديث إسماعيل ابن عليّ به.

۳۱۵۲- أخرجه البخاري، الأضاحي، باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، ح: ۵۵۶۲ وغيره من حديث الأسود به، ومسلم، الأضاحي، باب وقتها، ح: ۲/۱۹۶۰ من حديث ابن عيينة به.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید الاضحیٰ میں حاضر ہوا۔ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے (جانور) ذبح کر لیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے نماز سے پہلے (جانور) ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اور جس نے (پہلے ذبح) نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

۳۱۵۳- حضرت عویم بن اشقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا پھر نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”دوبارہ قربانی دو۔“

۳۱۵۴- حضرت ابو یزید (عمرو بن اخطب) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے پاس سے گزرے تو آپ کو گوشت پکنے (یا بھننے) کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون ہے جس نے (پہلے ہی) ذبح کر لیا ہے؟“ ہمارا ایک (انصاری) آدمی آپ کی طرف باہر نکلا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں! میں نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا تھا تاکہ اپنے گھروالوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ ذبح کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا:

۲۶- ابواب الاضاحی

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ النَّجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَذِبحَ أَنَا مَقْبِلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيَعِدْ أَضْحِيَّتَهُ. وَمَنْ لَا، فَلْيَذِبحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ».

۳۱۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَلَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «أَعِدْ أَضْحِيَّتَكَ».

۳۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْأَعْلَى: عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدَارٍ مِنْ دُورٍ

۳۱۵۳ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۴۰۵۴، ۴/۳۴۱ من حديث يحيى به، وسنده منقطع، عباد لم يسمع من عويمر، ولكن لحديثه شواهد، انظر الحديث السابق.

۳۱۵۴ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵/۷۷ من حديث عبد الوارث به، وحسنه البوصيري * عمرو بن بجدان جهل ابن القطان، والذهبي، ووثقه ابن حبان، وقال المجلي وهو معتدل: "بصري تابعي ثقة"، فتعديله راجح.

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میرے پاس تو صرف بھیڑ کا ایک سینا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسی کو ذبح کر دے“ تیرے بعد کسی کی طرف سے جذعہ (قربان کرنا) کافی نہیں ہوگا۔“

الْأَنْصَارِ. فَوَجَدَ رِيحَ قُتَارٍ. فَقَالَ: «مَنْ هَذَا الَّذِي ذَبَحَ؟» فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِثًا. فَقَالَ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصْلِي لِأَطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي. فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ. فَقَالَ: لَا. وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ. قَالَ: «ذَبَحَهَا، وَلَنْ يُجْزِيَ جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

🕌 قاعدہ: مذکورہ روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے مطلق صحیح اور شیخ زحیر رحمہ اللہ نے بھی مطلق سنداً حسن کہا ہے، لیکن درست بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس روایت میں [أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ] کے الفاظ صحیح نہیں ہیں کیونکہ صحیح بخاری وغیرہ میں مذکورہ جملے کی بجائے [مِنَ الْمَعْزِ] کے الفاظ ہیں۔ علاوہ ازیں مسند احمد کے محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳۲/۳۳۳) لہذا بھیڑ کا جذعہ (ایک سالہ ذبیہ چھتر) مطلق جائز ہے جیسا کہ حدیث ہے: إِنْ أُلْحِذَ عُيُوبِي مِمَّا تُؤْفِي مِنْهُ الشَّيْئَةُ [سنن ابن ماجہ، الأضاحی، باب ما یجزی من الأضاحی، حدیث: ۳۱۴۰] ”جذعہ جانوروں کو دانتے کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔“ تاہم افضلیت دو دانہ جانور قربانی کرنے میں ہے جیسا کہ تفصیل حدیث نمبر ۳۱۴۰ کے فوائد میں گزر چکی ہے نیز جذعہ (ایک سالہ ذبیہ چھتر) صرف بھیڑ کی قسم سے جائز ہے بکری کا جذعہ (ایک سالہ) جائز نہیں۔ واللہ اعلم.



باب: ۱۳- اپنے ہاتھ سے قربانی

(المعجم ۱۳) - بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ

کا جانور ذبح کرنا

بَيِّنُهُ (التحفة ۱۳)

۳۱۵۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اور اپنے قدم مبارک اس کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔

۳۱۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ يَدُهُ، وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهَا.

۲۶۔ ابواب الاضاحی
 فائدہ: قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے لیکن دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے جیسے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات چھانکھن کی طرف سے قربانی دی۔ انھیں تب معلوم ہوا جب گوشت ان کے پاس پہنچا۔ (دیکھیے حدیث: ۳۱۸۱)

۳۱۵۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَدِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ عِنْدَ طَرَفِ الزُّرْقَاقِ، طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ، بِبَيْدِهِ، بِشَفْرَةٍ.
 ۳۱۵۶۔ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت سعد بن عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد، مؤدِّن رسول اللہ ﷺ: حدَّثنی اُمی عن اُمیہ، عن جدِّہ أنَّ رسولَ اللہ ﷺ ذبَحَ أضْحیَّتہ عندَ طَرفِ الزُّرقاقِ، طَریقِ بنی زُرَیقٍ، ببَیدِہ، بِشَفْرَۃ۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ جُلُودِ الْأَضْحَايِ
 (التحفة ۱۴)

۳۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ: أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بِذَنِّهِ كُلِّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ.

فائدہ: قربانی کا گوشت کھانا اور کھالیں اپنے استعمال میں لانا اگرچہ جائز ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ غریبوں اور مسکینوں کو دیا جائے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لَحْمِ الضَّحَايَا (التحفة ۱۵)

۳۱۵۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: رَوَيْتُ

۳۱۵۶۔ [استادہ ضعیف] وضعفہ البوصیری، انظر، ح: ۱۱۰۱ لعلہ.

۳۱۵۷۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۰۹۹.

۳۱۵۸۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۳/۳۲۱ عن محمد بن ميمون أبي النضر الزعفراني به، وقال البوصيري: «هذا»

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزْءٍ بِبَضْعَةٍ، فَجَعَلَتْ فِي قَدْرِ. فَأَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ، وَحَسَمُوا مِنَ الْمَرْقِ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہراونٹ کی ایک ایک بوٹی لے کر ہڈیا میں ڈالی گئی (اور پکائی گئی۔) تب انھوں نے (رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے) کچھ گوشت کھایا اور کچھ شوربہ پیا۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ ادْخَالِ لُحُومِ

(الاضاحی (التحفة ۱۶)

باب: ۱۶۔ قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا

۳۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِيَجْهَدَ النَّاسُ. ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا.

۳۱۵۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت سنبھال رکھنے سے لوگوں کے فقر و فاقہ کی وجہ سے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۳۱۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نَيْسَنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَكُلُوا وَادْخَرُوا».

۳۱۶۰۔ حضرت نبیشہ (بن عبد اللہ ہذلی) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کا گوشت استعمال کرتے وقت دوسروں کے حالات کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر زیادہ

﴿إسناد صحيح﴾

۳۱۵۹۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، ح: ۵۴۲۳ وغيره، ومسلم، الزهد والرقائق، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۳/۲۹۷۰ من حديث سفيان به بألفاظ مختلفة، مطولاً ومختصراً.

۳۱۶۰۔ [صحيح] أخرجه أبو داود، الصحاح، باب حبس لحوم الأضاحي، ح: ۲۸۱۳ من حديث خالد بن عبد الله، وأصله عند مسلم، ح: ۱۱۴۱ وغيره * خالد الحذاء سمعه من أبي قلابة كما في صحيح مسلم وغيره.

۲۶۔ أبواب الاضاحی۔ قریابی سے متعلق احکام و مسائل

لوگ ضرورت مند ہوں تو ان میں تقسیم کر دیا جائے۔ اپنے لیے معمولی مقدار میں رکھا جائے۔ اگر عام لوگ خوش حال ہوں تو حسبِ خواہش رکھ لیا جائے۔ ① شریعت میں مختلف حالات کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ امام کو چاہیے کہ جیسے حالات ہوں ان کے مطابق شرعی احکام بیان کرے۔ ② عوام میں مشہور ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہئیں، ایک گھروالوں کے لیے، ایک رشتہ داروں کے لیے، ایک غریبوں اور مسکینوں کے لیے۔ بعض لوگ بالکل برابر تین حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں بلکہ گھر میں حسبِ ضرورت تھوڑا بہت رکھ کر باقی دوسروں میں تقسیم کیا جائے۔ اس میں غریب رشتہ داروں کو یا اڑوس پڑوس کے غریب لوگوں کو زیادہ اہمیت دی جائے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ الذَّنْبِ بِالْمُصَلِّي

(الحفۃ ۱۷)

باب: ۱۷۔ عید گاہ میں جانور ذبح کرنا

۳۱۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ (قریبانی) عید گاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔

۳۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَقَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى.

🌟 فوائد و مسائل: ① مُصَلًی سے مراد وہ میدان ہے جہاں عیدین اور استحقاق وغیرہ کی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ ② عید گاہ میں ذبح کرنے میں یہ حکمت ہے کہ وہاں امیر غریب سب جمع ہوتے ہیں لہذا تقسیم کرنے میں سہولت ہوتی ہے تاہم عید گاہ میں ذبح کرنا ضروری نہیں، گھر میں بھی ذبح کیا جاسکتا ہے۔

ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

* لغوی معنی: ذبح کے لغوی معنی کاٹنا اور جانور کی روح نکالنا ہیں۔

* اصطلاحی تعریف: [ذَبَحَ حَيَّوَانٌ مَّقْدُورٌ عَلَيْهِ مَبَاحٌ أَكْلُهُ بِفَطْعِ الْحُلُقُومِ وَالْمَرْيِ] (الفقه الاسلامی و أدلتہ، ۳/۶۳۸) ”جو جانور انسان کی دسترس میں ہیں اور جن کا کھانا حلال ہے ان کا حلق اور رگیں کاٹنا ذبح کہلاتا ہے۔“

* ذبح اور نحر میں فرق: ذبح سے مراد حلق اور نحرے کی رگیں کاٹنا ہے جبکہ نحر سینے کے بالائی حصے لہ میں چھرا گھونپنے کو کہتے ہیں۔ اونٹ کو نحر اور دوسرے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ نحر اور ذبح کا شرعی طریقہ تفصیلاً آگے آرہا ہے۔

* ذبح کی حکمت: انسانی صحت کی حفاظت کے لیے ذبح کو مشروع کیا گیا ہے۔ چونکہ خون کے اندر بے شمار مضر صحت جراثیم ہوتے ہیں اس لیے اس خون کو ذبح کے ذریعے سے بہا دیا جاتا ہے تاکہ یہ مضر صحت جراثیم گوشت کے ساتھ مل کر نقصان نہ پہنچائیں۔

* مشیق ذبیحہ: یہی وجہ ہے کہ مشیق ذبیحہ جائز نہیں ہے جس میں جھٹکے سے جانور کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اس میں اس کا خون اندر ہی رہتا ہے باہر نہیں نکلتا۔ بنا بریں ذبح کا یہ طریقہ ناجائز اور اس قسم کے ذبیحہ کا

۲۷۔ أبواب الذبائح . ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

* ذبح کرنے کا شرعی طریقہ: کوئی بھی جانور ذبح کرنے کے لیے حسب ذیل شرائط مد نظر رکھنا ضروری ہیں: ① ذبح کرنے والے کی اہلیت یعنی وہ عاقل (باشعور) مسلم ہو یا کتابی یعنی اس کے والدین اہل کتاب میں سے ہوں۔ ② دوسری شرط آلہ ہے کہ اس آلے کے ساتھ جانور کو ذبح کرنا جائز ہے جو اپنی دھار کے ساتھ خون بہا دے لیکن دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا جائز نہیں۔ ③ تیسری شرط گلا کاٹنا ہے گلے سے مروا سانس اور کھانے کی رگیں ہیں نیز ذبح کرنے کی جگہ حلق اور لبہ ہے۔ لبہ سے مراد وہ گڑھا ہے جو گردن کی جڑ اور سینے کے درمیان ہوتا ہے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ ④ چوتھی شرط اللہ کا نام لینا ہے یعنی ذبح کرنے والا ذبح کرنے کے لیے جب اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو وہ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

* نحر کرنے کا شرعی طریقہ: اونٹ ذبح کرنے کا قرآن و سنت سے ثابت شدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا السَّمَاءَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَّافً﴾ (الحج ۳۲-۳۶) ”اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے بنایا ہے تمہارے لیے ان میں بہت بھلائی ہے لہذا (نحر کے وقت جب) وہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں تو اس حالت میں تم ان پر اللہ کا نام لو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صَوَّافً کی تفسیر میں فرماتے کہ اس کے معنی [قِيَامًا] ہے ہیں یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الحج باب نحر البدن قائمہ) علاوہ ازیں اونٹ کی بائیں ٹانگ کو باندھ لیا جائے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے موقع پر اونٹوں کو اسی طرح ذبح کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اس حالت میں ذبح کرتے تھے کہ اس کا پایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی ماندہ تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ (سنن أبي داود، المناسك، باب: كيف تنحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷) حضرت زیاد بن جبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے



۲۷۔ أبواب الذبائح

ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

پاس تشریف لائے جس نے ذبح کرنے کے لیے اپنی اونٹنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کھڑا کر کے باندھ لو یہی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر الابل مقبلة، حدیث: ۱۷۱۳)

* ذبح کے متعلق چند ضروری احکام: ① اگر مادہ جانور کے پیٹ سے ایسا بچہ نمودار ہو جس کی خلقت مکمل ہو چکی تھی تو اس کی ماں کو ذبح کرنے سے وہ بھی حلال ہو جائے گا۔

② اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو ایسا جانور کھانا حلال ہے کیونکہ امت محمدیہ کو بھول چوک معاف ہے۔

③ اگر چھری کی تیزی کی وجہ سے جانور کی گردن علیحدہ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔

④ ایسا جانور جو چوٹ لگنے، پھاڑ سے گرنے، گلا گھٹنے یا بیماری کی حالت میں مل جائے اور اسے ذبح کر لیا جائے تو اسے کھانا حلال ہے لیکن اگر اس کی روح نکل چکی ہو تو پھر حرام ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۷) أَبْوَابُ الذَّبَائِحِ (التحفة ۱۹)

ذبیحے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- عقیقہ کا بیان

(المعجم ۱) - بَابُ الْعُقَيْقَةِ (التحفة ۱)

۳۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِسَاعٍ بْنِ نَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «عَنِ الْعُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ».

۳۱۶۲- حضرت ام کرزہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لڑکے کی طرف سے دو ایک بھی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ کے طور پر ذبح کی جائے۔“)



🌞 فوائد و مسائل: ① بچے یا بچی کی ولادت پر عقیقہ کرنا سنت ہے۔ یہ اولاد کی نعمت پر اللہ کے شکر کا اظہار ہے ۲م یہ فرض یا واجب نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اگر وہ اپنے بچے کا عقیقہ کرنا چاہے تو کر لے۔“ (موطأ امام مالک، العقیقہ، ما جاء في العقیقہ، حدیث: ۱) وصحیح سنن أبی داود للکلبانی، ج: ۲۸۴۲) ② [مُكَافِئَتَانِ] کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں: (۱) ہم عمر اور ہم جنس۔ (۲) ذبح ہونے میں برابر یعنی دونوں انھنسی ذبح کی جائیں۔ (مثلاً یہ نہ ہو کہ ایک صبح کو ذبح کی جائے اور دوسری شام کو) (۳) قربانی کے جانور کے برابر۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دوسرے قول کو ”اچھا“ قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ۴۳/۹)

۳۱۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۳۱۶۲- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقیقہ، ح: ۲۸۴۵ من حديث سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَهَشَامِ بْنِ عَمَّارٍ، وَالْأَصْحَابِ.

۳۱۶۳- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ما جاء في العقیقہ، ح: ۱۵۱۳ من حديث ابن خزيمة، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۵۸.

۲۷- ابواب الذبائح . حدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ نُحَيْمٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغَلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مَعَ الْغَلَامِ عَقِيقَةً، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى».

نوائد و مسائل: ① وہ جانور جو مولود کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے اسے ”عقیقہ“ کہتے ہیں۔ لغت میں اس کے معنی: کاٹنا اور شق کرنا ہیں۔ یہ لفظ ہر نوزائیدہ بچے کے ان بالوں پر بھی بولا جاتا ہے جو شکم مادر میں اگے ہوں اور اس مناسبت سے اس ذبیحہ کو عقیقہ کہتے ہیں۔ ② خون بہانے کا مطلب جانور ذبح کرنا ہے۔ ③ میل پچھل دور کرنے کا مطلب سر کے بال اتارنا ہے۔

۳۱۶۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «تُعْلَقُ غَلَامٌ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ. تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ،

۳۱۶۴- [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقيقة، ح: ۲۸۳۹ من حديث هشام به، وعلقه البخاري، ح: ۵۲۷۱.

۳۱۶۵- [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقيقة، ح: ۲۸۳۸ من حديث سعيد به، وقال الترمذي: 'حسن صحيح'، ح: ۱۵۲۲ رصحه ابن الجارود، ح: ۹۱۰، والحاكم ۲/۲۳۷، والذهبي، وعبد الحق الإشبيلي وغيرهم، ورواه شعبة بن الحجاج عن قتادة به عند أحمد وغيره، وحديث الحسن عن سمرة صحيح كما تقدم، ح: ۲۱۸۳.

عقیقہ سے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کے طور پر ذبح کریں۔

۳۱۶۴- حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”بچے کے ساتھ عقیقہ ہے چنانچہ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس کا میل پچھل دور کرو۔“

وَيُحَلِّقُ رَأْسَهُ، وَيُسَمِّي.

فوائد ومسائل: ① گروی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح گروی چیز حاصل کرنے کے لیے قرض ادا کرنا

ضروری ہوتا ہے اسی طرح بچے سے پوری طرح حرکت اور فائدے کا حصول اسی وقت ہوتا ہے جب اس کا عقیدہ کر دیا گیا ہو۔ ① عقیدہ ساتویں دن کیا جاتا ہے۔ اگر ساتویں دن ممکن نہ ہو تو چودھویں یا انیسویں دن بھی کیا جاسکتا ہے۔ سنن بیہقی کی ایک روایت میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، 'الاضاحیہ' باب ما جاء فی وقت العقیقة: ۳۰۳/۹) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کی تائید امام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک فتوے سے ہوتی ہے۔ (مستدرک الحاکم الذبائح، حدیث: ۷۵۹۵) عائشہ اسی وجہ سے شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الجامع الصغیر میں درج کیا ہے اس لیے کسی مجبوری کی صورت میں اس کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے تاہم افضل یہی ہے کہ ساتویں دن عقیدہ کیا جائے۔ ② بچے کے سر کے بال مونڈ کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہیے یا اتنی چاندی کی قیمت صدقہ کر دی جائے۔ جامع ترمذی میں ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے موقع پر حکم دیا تھا کہ ان کے سر کے بال اتار کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کریں۔ (جامع الترمذی، 'الاضاحیہ' باب العقیقة بھشا، حدیث: ۱۵۱۹) اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن متعدد اسناد سے روایت ہونے کی وجہ سے اسے حسن (قابل اعتماد) قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھیے إرواء الغلیل: ۳۰۲/۳-۳۰۶) ③ نام ساتویں دن رکھنا چاہیے تاہم اس سے پہلے بھی رکھا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض بچوں کا نام پہلے دن بھی تجویز فرمایا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کی ٹھنڈی دی۔ (صحیح البخاری، 'العقیقة' باب تسمیة المولود غداہ یولد لمن لم یبق عنہ، وتحیکہ، حدیث: ۵۳۶۷) و صحیح مسلم، 'الآداب' باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته و حواز تسمیہ یوم ولادته (حدیث: ۳۱۳۳) ظاہر ہے ٹھنڈی پیلے دن ہی دی جاتی ہے۔

۳۱۶۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ
كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ:
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
۳۱۶۷- حضرت یزید بن عبد مزی سے روایت ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”لو کہ کسی طرف سے عقیقہ کیا جائے“
اور اس کے سر کو خون نہ لگایا جائے۔“

٣١٦٦- [حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ١/ ٤٢٣، ح: ٣٣٥ من حديث ابن وهب به، وفيه: يزيد بن عبد الله المزني عن أبيه، وهو الصواب، وسنده ضعيف من أجل جهالة يزيد، ولحديثه شاهد عند ابن حبان، ح: ١٠٥٧، وإسناده صحيح، وله شواهد أخرى عند أبي داود وغيره.

فرع اور عتیرہ سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- أبواب الذبائح

مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ :
حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَعْقَى عَنِ
الْعُلَامِ، وَلَا يَمَسُّ رَأْسُهُ يَدَم».

🌟 فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں بھی بچے کی طرف سے قربانی کی جاتی تھی اور جانور کا خون بچے کے سر پر لگایا جاتا تھا۔ اسلام نے جتنا کام صحیح تھا اسے قائم رکھا اور جو غلط تھا اس سے منع فرما دیا۔ (صحیح ابن حبان، العقیقۃ، باب ذکر الأمر لمن عقی عن ولده.....، حدیث: ۵۲۸۳) ② غیر مسلموں کی رسموں پر عمل کرنا جائز نہیں البتہ کسی چیز کی تائید قرآن و حدیث سے ہو جائے تو اتنا کام کرنا درست ہوگا۔

باب ۲- فرع اور عتیرہ کی قربانی

(المعجم ۲) - بَابُ الْفَرْعِ وَالْعَتِيرَةِ

(التحفة ۲)

۳۱۶۷- حضرت نبیشہ (بن عبد اللہ بن زید) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دے کر (اپنی طرف متوجہ کیا اور) کہا: اے اللہ کے رسول! ہم زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینے میں عتیرہ ذبح کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نام پر ذبح کرو چاہے کسی مہینے میں ہو۔ اور اللہ (کی رضا) کے لیے نکل کرو اور کھانا کھاؤ۔“ حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع کے نام سے جانور ذبح کرتے تھے۔ اب ہمیں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”ہر چرنے والے جانوروں (کے ریوڑ) میں فرع (مشروع) ہے جو تیرے سونٹ سے پیدا ہو جی کہ جب وہ بوجھ اٹھانے (یا جفتی) کے قابل ہو جائے تو تو اسے ذبح کر

۳۱۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرِ، بِخَرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْتِيرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ. فَمَا نَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ. وَبَرُّوا لِلَّهِ، وَأَطِيعُوا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرْعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَمَا نَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: «كُلُّ سَائِمَةٍ فَرْعٌ تَغْذُوهُ مَأْسِيَتُكَ. حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ، فَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ - أَرَأَاهُ قَالَ - عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ. فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ».

۳۱۶۷- [صحیح] أخرجه أبو داود، الفصحايا، باب في العتيرة، ح: ۴۸۳۰ من حديث خالد عن أبي المليح عن نبشة به، وإسناده صحيح، وفي رواية النسائي، "ربما قال عن أبي المليح، وربما ذكر أبا قلابة"، ح: ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، يعني الاختلاف من خالد نفسه.

۲۷۔ ابواب الذبائح

فرد اور عتیرہ سے متعلق احکام و مسائل

کے اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کر دے یہی بات بہتر ہے۔“

۳۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”کوئی فرد نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔“

۳۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَهشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: «لَا فَرْعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ».

(امام ابن ماجہ کے استاد) حضرت ہشام بن عمار

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرد (جانور کا) پہلا بچہ ہوتا تھا اور

عتیرہ اس بکری کو کہتے تھے جو گھر والے رجب میں ذبح

کرتے تھے۔

قَالَ هِشَامٌ، فِي حَدِيثِهِ: وَالْفَرْعَةُ أَوَّلُ

النَّسَاجِ. وَالْعَتِيرَةُ الشَّاءُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ

النَّبْتِ فِي رَجَبٍ.



🌞 نوادہ و مسائل: ① جاہلیت میں بتوں کے نام کی مختلف قربانیاں دی جاتی تھیں۔ ان میں سے ایک فرد بھی

ہے۔ لیکن جب قربانی کا حکم ہوا تو اس خاص صفت کا اہتمام کرتے ہوئے قربانی دینا منسوخ ہو گیا البتہ اللہ کے

نام پر حسب توفیق جانور ذبح کر کے مسکینوں کو کھانا ایک نیکی ہے جو منسوخ نہیں یہ بات یاد رہے کہ شریعت میں

ثابت قربانی (عید الاضحیٰ اور عقیقہ) کے علاوہ کسی اور دن کو خاص کر کے قربانی یا صدقہ دینا درست نہیں۔ ② عتیرہ

کی قربانی رجب کے مہینے میں دی جاتی تھی۔ اب وہ بھی منسوخ ہے لیکن ان اور جگہ کی تعیین کے بغیر اللہ کے نام پر

حسب توفیق جانور ذبح کرنا منسوخ نہیں بلکہ مستحب ہے صرف وجوب منسوخ ہے۔ مزید دیکھیے حدیث: ۳۱۶۵

کے نوادہ و مسائل۔

۳۱۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”کوئی فرد نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔“

۳۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ

الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ

ابْنِ أَشْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرْعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ».

۳۱۶۸۔ أخرجه البخاري، العقيقة، باب العتيرة، ح: ۵۴۷۴ من حديث سفیان به، ومسلم، الأضاحي، باب الفرع

والعتيرة، ح: ۱۹۷۶ عن ابن أبي شيبه به.

۳۱۶۹۔ [صحیح] و صحیحہ البوصیری، وفيه علة، تقدم، ح: ۲۱۱۳، والحديث السابق شاهد له.

۲۷۔ أبواب الذبائح ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ : هَذَا مِنْ فَرَايِدِ الْعَدَنِيَّ . امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث عدنی کی تادیر حدیثوں میں سے ہے۔

فائدہ: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ صرف اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ باقی علماء اسے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن ابوعمر عدنی رحمہ اللہ امام ابن ماجہ کے استاد ہیں۔

(المسجم ۲) - بَاب : إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَخْسِنُوا
الذَّبْحُ (التحفة ۳)
باب : ۳- جب ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو

۳۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى :
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ
شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ . فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَخْسِنُوا الْقِتْلَةَ . وَإِذَا
ذَبَحْتُمْ فَأَخْسِنُوا الذَّبْحَ . وَلْيُبْجِدْ أَحَدُكُمْ
شَفْرَتَهُ ، وَلْيَبْرُخْ ذَبِيحَتَهُ .

۳۱۷۰۔ حضرت شداد بن اوس (بن ثابت) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے موذی جانور اور بعض جرائم کا ارتکاب کرنے والے انسان کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے اور بعض جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ② قتل اور ذبح میں بھی رحم کو پیش نظر رکھا جاسکتا ہے اور رکھا جانا چاہیے۔ ③ اچھے طریقے سے قتل یہ ہے کہ ایک ضرب سے قتل کیا جائے یا اگر ایک ضرب سے ممکن نہ ہو تو ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جلد روح پرواز کر جائے۔ ④ سزائے موت کے استحقاق کے لیے بہترین طریقہ تلوار سے قتل کرنا ہے۔ ⑤ موذی جانور کو قتل کرنے کے لیے پانی میں ڈبوئے یا آگ میں ڈالنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ اچھے طریقے سے ذبح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے زخمی نہ کیا جائے اور کند چھری سے ذبح نہ کیا جائے نیز پوری طرح روح پرواز کرنے سے پہلے کھال اتارنا شروع نہ کی جائے۔ ⑦ جانور کو آرام پہنچانے کا مطلب کم سے کم تکلیف پہنچانا ہے۔

۳۱۷۰۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبائح والقتل وتحديد الشفرة، ح: ۵۷/۱۹۵۵ من حديث عبدالوهاب بن .

۲۷- ابواب الذبائح

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

⑤ ذبح کرنے کا شرعی طریقہ کتاب الذبائح کی ابتدا میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۱۷۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِي : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ ، وَهُوَ
يَجُرُّ شَاةً بِأُذُنَيْهَا . فَقَالَ : «دَعُ أَذُنَيْهَا ، وَخُذْ
بِسَاقَيْهَا» .

فائدہ : مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم جانوروں پر رحم کرنے کے احکام کے تحت اس کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کو اذیت ہو
مثلاً: بعض لوگ زندہ مرغیوں کو ناگوں سے پکڑ کر الٹا لوٹا لیتے ہیں اس طرح لے جانے میں انھیں تکلیف ہوتی ہے۔ ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ذبح کرتا بھی رحم کے سنائی ہے البتہ جہاں یہ احتیاط ممکن نہ ہو وہاں کیا جاسکتا ہے۔



۳۱۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ الْجَعْفِيُّ : ۳۱۷۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ : حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَبِيزَةَ ، عَنْ
الرُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِحَدِّ الشَّفَارِ ، وَأَنْ تُوَادَى عَنِ الْبَهَائِمِ .
وَقَالَ : «إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ» .

۳۱۷۱- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري من أجل موسى بن محمد بن إبراهيم، وتقدم، ح: ۱۴۳۸، وذكره ابن أبي حاتم في العلل: ۲/ ۲۴۱، ح: ۲۲۱۴ من حديث عقبة به، وقال أبو حاتم: 'هذه أحاديث منكروا كأنها موضوعة، موسى ضعيف الحديث جداً، وأبو لهيعة يسمع من جابر ولا أبي سعيد' .

۳۱۷۲- [إسناده ضعيفاً] وضعفه البوصيري * ابن لهيعة تقدم، ح: ۳۳۰، وفيه علة أخرى، والحديث ضعيف من طريقه .

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۔ ابواب الذبائح

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مَثَلُهُ.

باب: ۳۔ ذبح کرتے وقت اللہ

کا نام لینا

(المعجم ۴) - بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

(التحفة ۴)

۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (انھوں نے یہ آیت پڑھی): ﴿وَأَن تَسْمِطُوا لِيُؤْخَذَ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ شَيْئًا﴾ ”بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف الہام کرتے ہیں۔“ (پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: (مشرک) لوگ کہتے تھے: جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے وہ نہ کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کی تردید میں) یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ ”جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے (کچھ) نہ کھاؤ۔“

۳۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِنَّ السَّاطِنَ لَيُؤْخَذُ إِلَىٰ أَوْلِيَاءِهِمْ﴾ [الأنعام: ۱۲۱] قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا. وَمَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام: ۱۲۱].

🌟 فوائد و مسائل: ① یہ بھی دوہر جاہلیت کے غلط رویوں میں سے ایک رواج تھا کہ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ کھاتے تھے۔ اور اس جانور کا گوشت بھی کھالیتے تھے جس پر اللہ کا نام جان بوجھ کر نہ لیا گیا ہو۔ اور اسے شرعی مسئلہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَن تَسْمِطُوا لِيُؤْخَذَ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ شَيْئًا﴾ [الأنعام: ۱۲۱] ”اور کچھ جانوروں پر اللہ کا نام نہیں لیتے اللہ کے ذمے جھوٹی بات لگاتے ہوئے۔“ ② آیت ہمارے کہ کی شان نزول میں یہ بھی روایت ہے کہ مشرکین کہتے تھے: مسلمان اپنا مارا ہوا (ذبح شدہ) جانور تو کھا لیتے ہیں اللہ کا مارا ہوا (مروار) جانور نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور مسلمانوں کو ان (مشرکین) کے پیدا کردہ شبہات سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَأَن تَسْمِطُوا لِيُؤْخَذَ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ شَيْئًا﴾ [الأنعام: ۱۲۱].

۳۱۷۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحاك، باب في ذبائح أهل الكتاب، ح: ۲۸۱۸ من حديث إسرائيل، وصححه ابن كثير: ۱۷۷/۲، الأنعام، الآية: ۲۲۱، وله شاهد ضعيف عند الطبراني في الكبير، ح: ۱۱۶۱۴.

۲۷۔ ابواب الذبائح

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

لَشَسْرٍ كُونُ ﴿۱﴾ (الأنعام: ۱۲۱) ”اگر تم ان کی بات مانو گے تو تم لوگ بھی مشرک ہو جاؤ گے۔“ (جامع الترمذی، التفسیر [باب] ومن سورة الأنعام، حدیث: ۳۰۶۹) ⑤ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔ ⑥ مسلمان کے بارے میں ظاہری طور پر یہی یقین ہوتا ہے کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہوگا لہذا خواہ مخواہ شک کرنا مناسب نہیں۔ اہل کتاب کے بارے میں اگر یقین ہو کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے مثلاً: خود ذبح کرتے دیکھا ہو یا کسی قابل اعتماد مسلمان نے دیکھا ہو تو اہل کتاب کے اس شخص کا ذبح کیا ہوا بھی درست ہے۔ دوسرے غیر مسلموں (ہندو، بدھ، پارسی وغیرہ) کا ذبح کیا ہوا جائز نہیں۔ ⑦ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (صحیح سنن أبی داود، (مفصل) للکلبانی، حدیث: ۲۵۰۹)

۳۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ، لَا نَدْرِي: ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ قَالَ: «سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا». وَكَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِالْكَفَرِ.

۳۱۷۴- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض افراد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ (ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں (تو ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے لو اور کھا لو۔“ یہ لوگ نئے نئے کفر سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

فائدہ: شہد کی وجہ یہ تھی کہ یہ نو مسلم افراد شاید یہ مسئلہ نہ جانتے ہوں کہ اللہ کے نام سے ذبح کرنا چاہیے۔ تو بتایا گیا کہ شہد نہ کرو بلکہ ہم اللہ پڑھ کر کھا لو۔

(المعجم ۵) - بَابُ مَا يَذْكُرُ بِهِ (التحفة ۵) ۳۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْغِيٍّ قَالَ: دَبَحْتُ أَرْنَبِينَ بِمَرْوَةٍ. فَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ ﷺ.

باب: ۵- کس چیز سے ذبح کیا جائے؟ ۳۱۷۵- حضرت محمد بن صغیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دو خرگوش پتھر سے ذبح کیے اور انھیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے مجھے ان کو کھالینے کا حکم دیا۔

۳۱۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه الدارمي: ۸۳/۲، ح: ۱۹۸۲ من حديث عبد الرحمن بن عاصم به.

۳۱۷۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب الذبيحة بالمرءة، ح: ۲۸۲۲ من حديث عاصم به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۶۶۹، والحاكم، والذهبي.

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- أبواب الذبائح

فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا

🕌 فوائد و مسائل: ① تیز کنارے والا پتھر جس سے جانور کی کھال کاٹی جاسکے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔
② ذبح کرنے کے لیے لوہے کی چھری یا چاقو ہونا ضروری نہیں۔ ③ عوام میں مشہور ہے کہ ذبح صرف اس چھری سے کرنا چاہیے جس کا وسیلہ لکڑی کا ہو اور اس میں تین ٹیکل لگے ہوئے ہوں وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں۔ ④ خرگوش حلال ہے اس کا گوشت کھانا مکروہ نہیں۔

۳۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُو خَلْفٍ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، سَمِعْتُ حَاضِرَ
ابْنِ مَهْجَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَبْحًا تَبَّ فِي شَاةٍ ،
فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ . فَرَحَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي أَكْلِهَا .
ہے کہ کسی بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت گاڑ دیے
(اور اسے زخمی کر دیا) تو مالکوں نے اسے پتھر سے ذبح
کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسے کھانے کی
اجازت دے دی۔

🕌 فائدہ: جو جانور دندے سے زندہ چھڑا لیا جائے اسے تکبیر کہہ کر ذبح کر لینا چاہیے۔

۳۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حضرت عری بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ : حَدَّثَنَا
شُعْبَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُرَيْيِ بْنِ
قَطْرِئٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ :
يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّينًا
إِلَّا الظَّرْازَةَ وَشِبْقَةَ الْعَصَا . قَالَ : «أَمْرٌ الدَّمُ
بِمَا شِئْتَ ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ» .
ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے
رسول! ہم لوگ شکار کرتے ہیں (بعض اوقات) ہمیں
(ذبح کرنے کے لیے) تیز پتھریاؤں کی کھچکی کے سوا
کچھ نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کے
ساتھ چاہو خون بہاؤ اور اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ
کا نام لے لو۔“

۳۱۷۶- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الضحايا، باب إباحة الذبح بالمروة، ح: ٤٤٠٥، ٤٤١٢ من حديث خنذر
به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ١٠٧٦، والحاكم: ١١٣/٤، ١١٤، والذهبي * حاضر حسن الحديث على
الراجح، وتابعه زید بن أبي عتاب، سنن البيهقي: ٢٥٠/٩.

۳۱۷۷- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب الذبحة بالمروة، ح: ٢٨٢٤ من حديث سماك به،
وصححه ابن حبان، والحاكم على شرط مسلم: ٢٤٠/٤، ووافقه الذهبي، ورواه شعبه، والثوري عن سماك به *
ومرئ بن قنبر وثقه ابن حبان، والحاكم واختلف قول الذهبي فيه، وتعديله راجح.

۲۷ أبواب الذبائح

جانور کی کھال اتارنے کا بیان

☀ فائدہ: ذبح کے کیچھی سے مراد گھڑی کا باریک دھار دار کوٹنے والا کھڑا ہے جسے چھری کی طرح استعمال کر کے ذبح کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ہم رگوں کا کٹ کر خون بہنا شرط ہے تاکہ وہ ذبح ہو کسی چیز کے دباؤ سے گلا گھونٹ کر مارنے میں شمار نہ ہو۔

۳۱۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَائِبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي، فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مَذْيٌ. فَقَالَ: «مَا أَتَهَرَّ الدَّمُ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ. غَيْرَ السَّنِّ وَالظُّفْرِ. فَإِنَّ السَّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفْرَ مَذْيُ الْحَبَشَةِ».

۳۱۷۸- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگلوں میں جاتے ہیں اور (مال غنیمت میں ملنے والے جانور ذبح کرنے کے لیے) ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کے ساتھ خون جاری ہو جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو (اس طرح ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت) کھا لے سوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جھشیوں کی چھریاں ہیں۔“



☀ فوائد و مسائل: ① لوہے کی چھری کے علاوہ نیزے، تلوار اور شمشے کے ٹکڑے وغیرہ سے ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ ② اگر ہڈی کا ٹکڑا ٹوٹ کر تیز دھار کی طرح بن گیا ہو اور اس سے ذبح کرنا ممکن ہو تب بھی اس سے ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ ③ کسی چھوٹے جانور یا پرندے کو دانت سے گلا کٹ کر ذبح کر لیا جائے تو یہ ذبح نہیں ہوگا کیونکہ یہ منوع ہے۔ ④ اسی طرح ناخن سے خون نکال کر جانور کو بے جان کرنا بھی جائز نہیں۔ ⑤ جھشیوں سے مراد غیر مسلم جھشی ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ان لوگوں کی غالب اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل تھی۔ ⑥ غیر مسلموں کے رسم و رواج اور طور طریقوں سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنا ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ یہ غیر مسلم جھشیوں کا طریقہ ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ السَّلَخِ (التحفة ۶)

باب: ۶- کھال اتارنا

۳۱۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ: حَدَّثَنَا ۳۱۷۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۱۷۸- تقدم، ح: ۳۱۳۷ من حديث الثوري (وغیره) عن سعيد بن مسروق به.

۳۱۷۹- [استنادہ صحیح] أخرجه [ابوداود، الطهارة، باب الوضوء من مس اللحم النيء، وغسله، ح: ۱۸۵ عن أبي كريب به.

۲۷۔ ابواب النجائع

دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک طرف ہو جا میں تجھے (کھال اتارنا) سکھاتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان رکھا اور اسے زور سے داخل فرمایا حتیٰ کہ بغل تک بازو چھپ گیا۔ فرمایا: ”لڑکے! اس طرح کھال اتار۔“ پھر آپ چل دیے اور (جا کر) لوگوں کو نماز پڑھائی اور (نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا۔

مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجَهَنِّي، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ عَطَاءٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَنْخُ حَتَّى أُرِيكَ» فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِطِ. وَقَالَ: «يَا غُلَامُ! هَكَذَا فَاسْلُخْ» ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

❦ نوادر و مسائل: ❶ کوئی کام کھانے کے لیے علیٰ نمونہ پیش کرنا بہترین طریقہ ہے۔ ❷ اگر کوئی نوآموذ کسی کام کو اچھی طرح انجام نہ دے رہا ہو تو بزرگوں کو چاہیے کہ اسے ڈانٹنے جھڑکنے کے بجائے خود وہ کام کر کے دکھائیں اور مناسب رہنمائی کریں۔ ❸ کھال اتارنے یا گوشت بنانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ❹ نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں اگر چھوٹا موٹا کام کر دیا جائے جس سے نماز میں تاخیر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

باب: ۷۔ دودھ والا جانور ذبح

(المعجم ۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ

کرنے کی ممانعت کا بیان

الدَّرِّ (التحفة ۷)

۳۱۸۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک انصاری صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے جانور ذبح کرنے کے ارادے سے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”دودھ دینے والا جانور ذبح کرنے سے اجتناب کرنا۔“

۳۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّكَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، جَبِيْعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَاتَّخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ».

۳۱۸۰۔ أخرجه مسلم، الأثرية، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك... الخ، ح: ۲۰۳۸/

۱۴۰ عن ابن أبي شيبة به مطولاً.



۲۷- أبواب النبايح

عورت کے ذبیحہ کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① مہمان کی مناسب خدمت کرنا مسلمان کی خوبی ہے۔ ② جو گائے بھیض یا بکری وغیرہ دودھ دیتی ہو اسے ذبح کرنے سے یہ فائدہ ختم ہو جاتا ہے جب کہ گوشت دوسرے جانور سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ دودھ نہ دینے والا جانور ذبح کیا جائے۔

۳۱۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ [عُبَيْدِ اللَّهِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِعُمْرَ: «انْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَاقِعِيِّ» قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَانِطَ. فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. ثُمَّ أَخَذَ الشُّفْرَةَ. ثُمَّ جَالَ فِي النِّعَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ» أَوْ قَالَ: «ذَاتَ الدَّرَّةِ».

۳۱۸۱- حضرت ابو بکر بن ابوقحافہ (خلیفہ رسول اللہ ﷺ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”چلو (ہری بن عبد اللہ بن رفاعہ) واہمی (انصاری رضی اللہ عنہ) کے ہاں چلیں۔“ ہم چاند کی چاندنی میں چل کر (ان کے) باغ میں پہنچے۔ انھوں نے خوش آمدید کہا پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگایا (تا کہ مناسب بکری دیکھ کر ذبح کی جائے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودھ دینے والی (کو ذبح کرنے) سے پرہیز کرنا۔“

باب: ۸- عورت کا ذبح کیا ہوا جانور

(المعجم ۸) - بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ

(کھانے میں کوئی حرج نہیں)

(التحفة ۸)

۳۱۸۲- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ لَكْنَبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَرَوْهُ بِأَسَاءً.

۳۱۸۲- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کر لی۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

☀️ فوائد و مسائل: ① عورت کا ذبح کرنا مکروہ نہیں۔ ② تیر ٹوک یا دھار والے پتھر سے ذبح کرنا درست ہے۔

باب: ۹- بھاگ نکلنے والے جانور

(المعجم ۹) - بَابُ ذَكَاةِ النَّادِّ مِنَ الْبَهَائِمِ

کو ذبح کرنے کا طریقہ

(التحفة ۹)

۳۱۸۱- [استاذہ ضعیف] انظر، ح: ۱۶۰۹ لحال يحيى بن عبيد الله، وفي علة أخرى.

۳۱۸۲- أخرجه البخاري، الذبايح والصيد، باب ذبيحة المرأة والامة، ح: ۵۵۰۴ من حديث عبد الله.

۲۷- أبواب الذبائح

بھاگ نکلنے والے جانور کو ذبح کرنے کے طریقے کا بیان

۳۱۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا غَمَرُ بْنُ غَنْبِلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَقَرٍّ. فَنَذَّ بَعِيرٌ. فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ أَخِيبَةً قَالَ تَأْوَابِدِ الْوُحْشِ. فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا».

۳۱۸۳- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے اس پر تیر چلا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "ان (مویشیوں) میں کچھ بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں جس طرح جنگلی جانور (انسان سے دور) بھاگتے ہیں لہذا ان میں سے جو تم پر غالب آجائے (قابو نہ آئے) اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① بھاگنے سے مراد مالک سے چھوٹ کر بھاگ جانا ہے کہ اس پر قابو پانا مشکل ہو۔ ② بھاگے ہوئے بے قابو جانور کو دور سے تیر یا نیزہ وغیرہ (بگیر کہہ کر) مارا جائے تو اس کا حکم شکار کا ہو جاتا ہے یعنی اگر اس تک لوگوں کے پہنچنے سے پہلے اس کی جان نکل جائے تو وہ ذبیحہ کے حکم میں ہے۔ اور اگر لوگوں کے پہنچنے تک زندہ رہتا ہو باقاعدہ بگیر پڑھ کر ذبح یا نحر کیا جائے۔

۳۱۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكُونُ الذُّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلِيِّ وَاللَّبَةِ؟ قَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِيَّ فَخِذَهَا لَأَجَزْتُكَ».

۳۱۸۴- حضرت ابو العشاء (اسامہ بن مالک) رضی اللہ عنہ اپنے والد (مالک بن قیس) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور گردن ہی سے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر تو اس کی ران میں نیزہ مار دے تب بھی کافی ہوگا۔"

(المعجم ۱۰) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمَثَلَةِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- جانور کو باغدادھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۳- تقدم، ح: ۳۱۲۷ من حديث الثوري (وغیره) عن سعيد بن مسروق به.

۳۱۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في ذبيحة المشردة، ح: ۲۸۲۵ من حديث حماد به، وقال الترمذي: 'غريب'، ح: ۱۴۸۱، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۰۷، أبو العشاء حسن الحديث، ولكن قال البخاري: 'في حديثه واسمه وسامعه من أبيه نظر'، وله شاهد ضعيف عند الهيثمي ۳۴/۴.

۲۷ أبواب الذبائح جانور کو بائعہ کرکے لے کر جانے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۳۱۸۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جانوروں کا مشابہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۱۸۶- [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ.]

۳۱۸۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے (نشان بازی کے لیے) جانور کو باندھنے سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جانوروں کو بلاوجہ ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کے مترادف ہے جو ایک مسلمان کی رحم دلی کے متافی ہے۔ ② ذبح کرنے کے بجائے قتل کرنے سے جانور مردار میں شامل ہو جاتا ہے جو خدا کو ضائع کرنے کا ایک برا طریقہ ہے۔ اور خدا کو ضائع کرنا گناہ ہے۔ ③ تیر اندازی کی مشق کے نتیجے میں اس جانور کی کھال بھی ناقابل استعمال ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مال کو ضائع کرنا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔



۳۱۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا».

۳۱۸۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز میں روح موجود ہو اسے (مشق کے لیے تیروں وغیرہ کا) نشانہ نہ بناؤ۔“

۳۱۸۵- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۱۷۱ للكلام عليه.

۳۱۸۶- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصورة والمنجسة، ح: ۵۵۱۳، ومسلم، الصيد والذبائح، باب النهي عن صر البهائم، ح: ۱۹۵۶ من حديث شعبة به.

۳۱۸۷- [صحيح] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصورة، ح: ۱۹۷۵ من حديث سفیان الثوري به، وقال: 'حسن صحيح'، وفيه علشان، ح: ۱۶۲، ۱۷۱، وله شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۵۷، وغيره، وبه صح الحديث.

۲۷- أبواب الذبائح ... نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عَيْسِيَةَ: أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيمَ جَرِيحًا: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

۳۱۸۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی جانور کو باندھ کر قتل کیا جائے۔

🌟 فائدہ: اس کا مفہوم بھی مذکور بالا حدیث کے مطابق ہے۔ ذبح کرنے کے لیے اس کی ٹانگیں باندھنا تاکہ بے قابو نہ ہو جائے اس ممانعت میں شامل نہیں۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ (الشفعة ۱۱)

باب ۱۱- نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۹- حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مَجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْأَبْنَاءِ.

۳۱۸۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نجاست کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ سے منع فرمایا۔

🌟 قواعد و مسائل: ① جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو گندگی کا اس حد تک عادی ہو جائے کہ اس کا گوشت اور دودھ اس سے متاثر ہو جائے۔ ② بعض علماء کے نزدیک اگر ایسے جانور کو باندھ کر رکھا جائے اور پاک صاف غذا کھلائی جائے حتیٰ کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو یہ جانور جلالہ کی صفت سے نکل جاتا ہے، لہذا اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا جائز ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (اردو طبع دار السلام) حدیث: ۳۷۸۷ کے فوائد)

(المعجم ۱۲) - بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ (الشفعة ۱۲)

باب ۱۲- گھوڑوں کا گوشت

۳۱۸۸- أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ح: ۱۹۵۹ من حديث ابن جريج به.

۳۱۸۹- [حسن] أخرجه ابوداود، الأطعمة، باب النهي عن أكل الجلالة وأبناها، ح: ۳۷۸۵ من حديث ابن إسحاق به، ولم أجد تصريح سماعه، ولا سماع ابن أبي نجيح من مجاهد، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه ابوداود، ح: ۳۷۸۷ وغيره.

۲۷۔ ابواب الذبائح..... گھوڑے کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت اساء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے اپنا گھوڑا ذبح کر کے اس کا گوشت کھایا۔
عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۹۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَكَلْنَا، زَمَنَ خَيْبَرَ، الْخَيْلَ وَخُمُرَ الْوَحْشِ.

فوائد ومسائل: ① جنگلی گدھے کو گور بھی کہتے ہیں۔ (اس کی وضاحت کے لیے دیکھیے: حدیث: ۳۰۹۰ کا فائدہ نمبر: ۱) ② عام گدھا حمار اہلی (پالتو گدھا) کہلاتا ہے۔ یہ حرام ہے جیسے کہ اگلی احادیث میں آ رہا ہے۔ ③ بعض علماء نے گھوڑے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ (النحل: ۸: ۱۶) ”اور (اللہ نے تمہارے لیے) گھوڑے، خیر اور گدھے (پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ تمہاری) زینت (ہوں۔)“ یہاں کھانے کا ذکر نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ ایک فائدے کے ذکر سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کا دوسرا کوئی فائدہ نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد) (أردو طبع دار السلام) حدیث: ۳۷۹۰ کے فوائد

باب ۱۳۔ پالتو گدھوں کا گوشت (المعجم ۱۳) - بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ الْأَهْلِيَّةِ (التحفة ۱۳)

۳۱۹۲۔ حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حضرت ابواسحاق (سلیمان بن ابی سلیمان)

۳۱۹۰۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب النحر والذبيح، ح: ۵۵۱۰، ۵۵۱۲، وحديث: ۵۵۱۹ من حديث هشام به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة أكل لحم الخيل، ح: ۱۹۵۲ من حديث وكيع به.
۳۱۹۱۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة أكل لحم الخيل، ح: ۳۷/۱۹۵۱ من حديث أبي عاصم به.
۳۱۹۲۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما يصيب من الطعام في أرض الحرب، ح: ۳۱۵۵، وحديث: ۴۲۲۰ من حديث الشيباني به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، ح: ۱۹۳۷ من حديث علي بن مسهر به.

۲۷۔ ابواب الذبائح

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: أَصَابَتْنا مَجَاعَةٌ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَتَحَرَّزْنَا هَا. وَإِنْ قُدِّرْنَا لَتَغْلِي، إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنِ اكْفُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا. فَأَخْطَأْنَا هَا.

پالتو گدھوں کے گوشت سے متعلق احکام و مسائل

شیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جنگ خیبر کے موقع پر جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں (خوراک کی قلت کی وجہ سے) بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ ساتھیوں کو شہر سے باہر کچھ گدھے ہاتھ لگ گئے۔ ہم نے انھیں ذبح کر لیا۔ ہماری دو ٹیکیں اہل ربی تھیں کہ نبی ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا: دو ٹیکیں الٹا دو اور گدھوں کا گوشت بالکل نہ کھاؤ چنانچہ ہم نے وہ (ٹیکیں) الٹ دیں۔

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: حَرَمَهَا تَحْرِيمًا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا أَنَّهَا حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِتَبْتَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعِدْرَةَ.

ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں بالکل حرام کر دیا؟ انھوں نے فرمایا: ہم لوگ (صحابہ کرام) یہ باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں قطعی طور پر حرام کر دیا کیونکہ وہ نجاست کھاتے ہیں۔

🌟 قواعد و مسائل: ① گدھے کا گوشت حرام ہے۔ ② خیبر میں ان سے ممانعت کی ایک وجہ وہ بھی ہو سکتی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے تاہم اگلی حدیث میں اشارہ ہے کہ یہ حرمت وقتی نہیں قطعی ہے۔ ③ اگر غلطی سے حرام گوشت کھا لیا جائے تو معلوم ہونے پر اسے ضائع کر دینا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ضَالِحٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ. حَتَّى ذَكَرَ الْحُمْرَ إِلَّا نَسِيَةً.

۳۱۹۳۔ حضرت مقدم بن معدی کرب بن کندی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے متعدد اشیاء کی حرمت بیان فرمائی حتیٰ کہ پالتو گدھوں کا بھی ذکر فرمایا۔

۲۷۔ ابواب الذبائح

پالتو گدھوں کے گوشت سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دوسری ممنوع اشیاء ہمیشہ کے لیے حرام ہیں اسی طرح گدھا بھی حرام ہے جیسے کہ حدیث: ۳۱۹۲ میں اسے ”ناپاک“ قرار دیا گیا ہے۔

۳۱۹۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پالتو گدھوں کا کچا اور پکا ہوا (دونوں طرح کا) گوشت پھینک دینے کا حکم دیا، پھر اس کے بعد (کبھی) اس (کو کھانے) کا حکم نہیں دیا۔

۳۱۹۴۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُشْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُلْقَى لَحُومُ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ رِيثَةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدَ.

۳۱۹۵۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خیبر کی جنگ لڑی۔ شام کو لوگوں نے (جگہ جگہ) آگ روشن کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کس چیز (کو پکانے) کے لیے آگ جلا رہے ہو؟“ صحابہ نے عرض کیا: پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے۔ آپ نے فرمایا: ”ان (برتنوں) میں جو کچھ ہے گرا دو اور ان (برتنوں) کو توڑ دو۔“ ایک آدمی نے کہا: یا (اگر آپ اجازت دیں تو) ہم ان کے اندر جو کچھ ہے گرا دیں اور ان برتنوں کو دھو لیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا ایسے کر لو۔“

۳۱۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ

كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ خَيْبَرَ. فَأَمْسَى النَّاسُ قَدْ أَوْقَدُوا النَّارَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ. فَقَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاشْكُرُواَهَا» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَوْ نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ ذَلِكَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① غلہ کام کی اطلاع ملنے ہی سختی سے روک تھام کرنی چاہیے۔ ② امام اور قائد یا عالم کو اپنے

متبعین کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے۔ ③ حرام چیز برتن میں ڈالنے یا پکانے سے برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔

④ ناپاک برتن دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۳۱۹۴۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۲۶، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، ح: ۳۱/۱۹۳۸ من حديث عاصم به.

۳۱۹۵۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب آية المجوس والعينة، ح: ۵۴۹۷ وغيره، ومسلم، الجهاد، باب غزوة خيبر، ح: ۱۸۰۲، بعد، حديث: ۱۳۶۵ من حديث يزيد به.

۲۷- أبواب الذبائح خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں پانچ گدھوں کے گوشت (کے کھانے) سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

۳۱۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ نَادَى: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِيكُمُ عَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

باب ۱۳- خچر کا گوشت

(المعجم ۱۴) - بَابُ لُحُومِ الْبِقَالِ

(التحفة ۱۴)

۳۱۹۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ. قُلْتُ: فَأَلْبِقَالُ؟ قَالَ: لَا.

۳۱۹۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے کہا: خچروں کا (کیا کھم ہے؟) انھوں نے فرمایا: نہیں (ہم ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① خچر کا گوشت کھانا منع ہے۔ ② خچر کی پیدائش گدھے اور گھوڑی کے اختلاط سے ہوتی ہے۔ گدھا حرام ہے اور گھوڑی حلال ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک چیز میں حلت کا پہلو بھی موجود ہو اور حرمت کا بھی تو حرمت کے پہلو کو ترجیح حاصل ہوگی اور وہ چیز حرام ہوگی۔

۳۱۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۱۹۶- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الكبير عند الحرب، ح: ۲۹۹۱ من حديث أيوب به.

۳۱۹۷- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الصيد والذبائح، تحريم أكل لحوم الخيل، ح: ۴۳۲۸ من حديث سفيان به.

۳۱۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في أكل لحوم الخيل، ح: ۲۷۹۰ من حديث بقیة به ۵ صالح بن یحییٰ لیز (تقریب)، وقال البخاري: فيه نظر، ويحيى بن المقدم مستور، والحديث ضعفه موسى بن هارون الحافظ، والبيهقي وغيرهما.

۲۷۔ ابواب الذبائح

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي قُتَيْبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ
صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ
مَعْدِيكَرَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ
خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبَعَالِ وَالْحَمِيرِ.

(المعجم ۱۵) - بَاب: ذَكَاةُ الْجَنِينِ
ذَكَاةُ أُمِّهِ (التحفة ۱۵)

۳۱۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِيدٍ،
عَنْ أَبِي الْوَدَّاءِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ. فَقَالَ: «كُلُّوهُ إِنْ
ثَبُثْتُمْ. فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ الْكَوَسَجَ
إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ: فِي قَوْلِهِمْ: فِي
الذَّكَاءِ لَا يَقْضَى بِهَا مَذْمَةٌ. قَالَ: مَذْمَةٌ
يَكْسِرُ الذَّالَ مِنَ الذَّمَامِ. وَيَفْتَحِ الذَّالَ مِنَ
الذَّمِّ.

.. پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل
انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، فخریوں
اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

باب: ۱۵۔ پیٹ کے بچے کا ذبح ہونا
اس کی ماں کا ذبح ہونا ہی ہے

۳۱۹۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے فرمایا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (ذبح ہونے
والے مادہ جانور کے) پیٹ کے بچے کے بارے میں
سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو اسے
کھا لو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کا ذبح ہوتا ہی ہے۔“

امام ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) کہتے ہیں: میں نے کو ج
اسحاق بن منصور کو ذبح کے متعلق کہتے ہوئے سنا: (جو ماں
کے ذبح کرنے سے پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کے
قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے) ماں کے ذبح ہونے سے
جنین کے ذبح ہونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ (اسحاق نے)
کہا مَذْمَةٌ ذال کے کسرہ کے ساتھ ذمام (حق و حرمت)
سے اور ذال کے فتح کے ساتھ ذَمَّ (حرمت) سے ماخوذ
ہے یعنی مذکورہ عبارت میں لفظ مَذْمَةٌ حق و حرمت کے
معنی میں ہے نہ کہ مذمت کے معنی میں۔

۳۱۹۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب من جاء في ذكاة الجنين، ح: ۲۸۲۷ من حديث مجالد، وحسن الترمذي، ح: ۱۴۷۶، والبيهقي * مجالد تقدم، ح: ۱۱، وتابعه يونس بن أبي إسحاق عند أحمد وغيره، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۷، وله طرق أخرى.

۲۷۔ ابواب الذبائح پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① پیدائش سے پہلے بچے کی زندگی اور موت ماں کی زندگی اور موت کے تابع ہوتی ہے اس لیے ماں کو ذبح کرنا گویا بچے کو بھی ذبح کرنا ہے۔ ② بعض علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس بچے کو بھی اس کی ماں کی طرح ذبح کیا جائے لیکن اس قول پر دل مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ بچہ اگر زندہ برآمد ہو تو اس کے بارے میں شک نہیں ہو سکتا کہ اسے ذبح کرنا ہی چاہیے۔ شک تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ماں کے ذبح کرنے سے وہ بھی جان دے دے۔ اسی کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھانے کی اجازت دے دی۔ واللہ اعلم۔



صيد (شکار) کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کی مشروعیت

* لغوی معنی: [الصَّيْدُ] صَادَ يَصِيدُ سے مصدر ہے۔ صَادَ کا مطلب ہے: پکڑنا حاصل کرنا۔
 * اصطلاحی تعریف: [هُوَ اخْذُ مَبَاحٍ اَكْلُهُ غَيْرُ مَقْدُورٍ عَلَيْهِ مِنْ وَحْشٍ اَوْ طَيْرٍ اَوْ حَيَوَانٍ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ بِقَصْدٍ] ”خشکی یا سمندر کے ایسے وحشی جانور یا پرندے کو اور ادا پکڑنا یا شکار کرنا جو انسانوں کے دسترس میں نہ ہو اور جس کا کھانا حلال ہو۔“

* شکار کی مشروعیت: شکار کرنا قرآن و سنت کے دلائل سے ثابت ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدة: ۲۰)

”اور جب احرام سے حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) تو شکار کر سکتے ہو۔“

رسول اکرم ﷺ شکار کی حلت کے بارے میں فرماتے ہیں:

[وَمَا صِدَّتْ بِكَ اِلْمَعْلَمِ، فَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ، ثُمَّ كُلْ] (صحیح البخاری،
 الذبائح والصيد، باب ما جاء في التَّصْيِدِ، حدیث: ۵۲۸۸)

”اور جو تو سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرے اس پر اللہ کا نام ذکر کر پھر کھالے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۸) أَبْوَابُ الصَّيْدِ (التحفة ۲۰)

شکار سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- شکاریا کھیتی (کی رکھوالی)
کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کرنا

(المعجم ۱) - بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ
صَيْدٍ أَوْ ذُرْعٍ (التحفة ۱)

۳۲۰۰- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا: ”ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق؟“ پھر (بعد میں) شکاری کتار کھنے کی اجازت دے دی۔

۳۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا لَهُمْ وَلِلْكِالِبِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.



۳۲۰۱- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: ”ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق؟“ پھر انھیں کھیتی اور باغ (کی رکھوالی) کے کتے کی اجازت دے دی۔

۳۲۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا لَهُمْ وَلِلْكِالِبِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ

۳۲۰۰- [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۵، انظر الحديث الآتي.

۳۲۰۱- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۲۸۔ أبواب الصيد ... کتا رکھنے کی ممانعت کا بیان

فِي كَلْبِ الزُّرْعِ وَكَلْبِ الْعَيْنِ .

قَالَ بَنْدَارٌ: أَلْعَيْنُ حَيْطَانُ الْمَدِينَةِ . (امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاد محمد بن بشار) بشار

نے فرمایا: ”عین“ سے مراد مدینہ کے باغات ہیں۔

۳۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . رسول اللہ ﷺ نے کتے قتل کرنے کا حکم دیا۔

۳۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ، رَافِعًا صَوْتَهُ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . چنانچہ شکار یا موشیوں کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کر دیے جاتے تھے۔

وَكَاثِبِ الْكِلَابِ تَقْتُلُ . إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ

مَاشِيَةٍ .

فوائد ومسائل: ① حلال جانوروں کا شکار کرنا جائز ہے۔ ② شکار میں کتوں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ جائز

مقصد کے لیے کتے پالنا جائز ہے۔ ④ احادیث میں دو جائز مقصد مذکور ہیں: شکار کرنا کھیت یا موشیوں

کی حفاظت۔ بعد میں کتوں کے جائز استعمال کی اور بھی صورتیں سامنے آئی ہیں مثلاً: بھرموں کا کھوج لگانا یا

ٹائیٹا آدی کی رہنمائی کرنا وغیرہ۔ اگر مستقبل میں جائز مقصد کے لیے کوئی اور فائدہ بھی سامنے آئے تو اس مقصد

کے لیے بھی کتا پالنا شرعاً جائز ہوگا۔ ⑤ محض دل لگی کے لیے شوق کے طور پر کتے پالنا اور گھروں میں رکھنا شرعاً

ممنوع ہے جیسے اگلے باب میں مذکور ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَقْتِنَاءِ

الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

باب: ۲۔ شکار کھیتی یا موشیوں کے

کتے کے سوا کوئی کتا رکھنا منع ہے

(التحفة ۲)

۳۲۰۲۔ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ... الخ، ح: ۳۳۲۳،

ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه، وبيان تحريم اقتنائها ... الخ، ح: ۱۵۷۰/۴۳ من

حديث مالك به، وهو في الموطأ (بجني): ۹۶۹/۲ .

۳۲۰۳۔ [مسند صحيح] أخرجه النسائي، الصيد والذباح، الأمر بقتل الكلاب، ح: ۴۲۸۳ من حديث ابن وهب به .

۲۸۔ أبواب الصيد

کتا رکھنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ افْتَنَى كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ ، كُلُّ يَوْمٍ ، قِيرَاطٌ . إِلَّا كَلَبَ حَرْثٌ أَوْ مَاشِيَةٌ .»

۳۲۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتا رکھا اس کے عملوں سے روزانہ ایک قیراط (ثواب) کم ہو جائے گا سوائے اس کے کہ کھیتی یا مویشیوں (کی حفاظت) کا کتا ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① منوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلے سے کیے ہوئے نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جائے۔ ② قیراط ایک چھوٹا سا وزن ہے جو ایک ماش یا اس سے کم ہوتا ہے جبکہ نبی ﷺ نے جنازے میں شرکت کی ترغیب میں اس کی مقدار اُحد پہاڑ کے برابر بیان فرمائی ہے۔ اس حدیث میں مذکور قیراط سے کیا مراد ہے، اس کی بابت رسول اللہ ﷺ سے وضاحت نہیں ملتی لہذا اس سے کوئی سا بھی وزن مراد لے لیا جائے ایک مسلمان کے لیے باعث حسرت و ندامت ہے کہ روزانہ اس کے اجر و ثواب سے اُحد پہاڑ کے برابر یا ایک قیراط معروف وزن کے برابر ثواب کم کر دیا جائے۔ واللہ اعلم۔



۳۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْهَابٍ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا . فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ . وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا ، إِلَّا كَلَبَ مَاشِيَةً أَوْ كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ كَلَبَ حَرْثٍ ، إِلَّا نَقَصَ مِنْ أَجُورِهِمْ ، كُلُّ يَوْمٍ ، قِيرَاطَانِ .»

۳۲۰۵۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کہتے بھی (اللہ کی مخلوق اور) امتوں میں سے ایک امت ہیں تو میں انہیں قتل کرنے (اور سب کتوں کو ختم کر دینے) کا حکم دے دیتا۔ (بہر حال) تم بالکل سیاہ کتے کو قتل کر دیا کرو۔ جو لوگ مویشیوں، حکار یا کھیتی کے کتے کے سوا کوئی کتا رکھتے ہیں ان کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

۳۲۰۴۔ [صحیح] أخرجه مسلم، المقاتاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه... الخ، ح: ۱۵۷۵/۵۹ من حديث الأوزاعي به.

۳۲۰۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الصيد، باب اتخاذ الكلب للصيد وغيره، ح: ۲۷۴۵ من حديث يونس به، وقال الترمذي: 'حسن صحيح'، ح: ۱۴۸۶، ۱۴۸۹ * الحسن عن، وله شواهد ذكرتها في نيل المقصود.

۲۸۔ ابواب الصيد..... کتے کے کیے ہوئے فکار سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فوائد و مسائل: ① موزی جانوروں کو قتل کر دینا جائز ہے۔ ② آوارہ کتوں کو قتل کر دینا چاہیے۔ ③ کسی مخلوق کو بالکل ختم کر دینا کہ اس کا نام و نشان مٹ جائے یہ اللہ کی حکمت کے منافی ہے لہذا جو موزی جانور انسانوں سے دور زندگی گزارتے ہیں انہیں ختم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور جو انسانوں میں رہتے ہیں انہیں ایک مناسب حد تک ختم کیا جائے۔ ④ بالکل سیاہ کتا جس میں کوئی دوسرا رنگ نہ ہو زیادہ برا اور فرشتوں کو زیادہ ناپسند ہے۔ ⑤ اس حدیث میں بلا ضرورت کتا پالنے والوں کے ثواب میں دو قیراط روزانہ کی کمی کا ذکر ہے جب کہ گزشتہ حدیث میں ایک قیراط مذکور ہے۔ اس کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں مثلاً: مکرا اور مدینہ میں کتا پالنے سے دو قیراط ثواب کم ہوتا ہے۔ دوسرے شہروں میں ایک قیراط یا عام کتوں کے پالنے سے ایک قیراط اور خطرناک قسم کا کتا پالنے سے دو قیراط ثواب کم ہوتا ہے۔ ممکن ہے سیاہ کتا پالنے سے دو قیراط ثواب کم ہوتا ہو اور دوسرے رنگ کا کتا پالنے سے ایک قیراط۔ واللہ اعلم۔

۳۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت سفیان بن یوزہیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا "آپ فرما رہے تھے: "جس نے کتا پالا جب کہ وہ اسے حقیقی یا مولیشیوں میں فائدہ نہ دیتا ہو، اس کے عملوں میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم ہو جاتے ہیں۔"

۳۲۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ الشَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي رُهَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ رِزْعًا وَلَا حَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلُّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

فقيل له: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

ان سے کہا گیا: کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے (براہ راست) سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! قسم ہے اس مسجد کے رب کی!

(المعجم ۳) - بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ (التحفة ۳)

۳۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حضرت ابو ثعلبہ عسلی رحمہ اللہ سے روایت

۳۲۰۶۔ أخرجه البخاري، الحارث والمزارعة، باب اقتناء الكلب للمحرث، ح: ۲۳۲۳، ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبين نسخته... الخ، ح: ۶۱/۱۵۷۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۶۹/۳.

۳۲۰۷۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما جاء في الصيد، ح: ۵۵۸۸، ۵۵۹۶، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعاملة والرمي، ح: ۱۹۳۰ من حديث حيوة به.

۲۸- ابواب الصيد

کتے کے کپے ہوئے شکار سے متعلق احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں۔ اور شکار کے علاقے میں رہتے ہیں (ہمارے ہاں شکار زیادہ کیا جاتا ہے) میں حیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ساتھ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سکھایا (اور سدھایا) ہوا نہیں۔ (کیا یہ کام جائز ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے جو بیان کیا ہے کہ تم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو (جواب یہ ہے کہ) ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو سوائے اس کے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اگر ایسی مجبوری ہو تو ان (برتنوں) کو دھو کر ان میں کھالیا کرو۔ اور جو تو نے شکار کی بات کی ہے تو جس جانور کو تو اپنی کمان سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے کر کھالے اور جو تو اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے کر کھالے اور جو تو اپنے دن سدھائے کتے سے شکار کرے پھر اسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اسے (ذبح کر کے) کھالے۔“

حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ. أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ. وَيَأْزِلُ صَيْدٌ، أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْتُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلَا تَأْكُلُوا فِي آيَتِهِمْ. إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بَدَأَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بَدَأَ فَاعْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا. وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ، فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْخِرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ، فَادْخِرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ، فَادْرَكْتَ ذَكَاتَهُ، فَكُلْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل کتاب (عیسائی، اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کرتے ہیں جو مردار کے حکم میں ہے۔ اور جس برتن میں مردار گوشت پکایا جائے وہ بھی ناپاک ہے۔ ایسا برتن دھوئے بغیر استعمال کرنا منع ہے۔ ② یہودیوں اور عیسائیوں کے جو فرقے اللہ کا نام لیے بغیر ذبح نہیں کرتے ان کا ذبح شدہ حلال ہے۔ ③ ہمارے ملک میں بعض عیسائی جب گوشت کھانا چاہتے ہیں تو مسلمان قصاب کے ہاں سے خریدتے ہیں یا کسی مسلمان سے ذبح کروا لیتے ہیں۔ جس عیسائی کی یہ عادت معلوم ہو اس کے برتن پاک ہیں۔ ان میں پکا ہوا کھانا حلال ہے۔ ④ کتا شکار پر چھوڑتے وقت تکبیر پڑھ کر چھوڑنا چاہیے۔ اس کے بعد اگر کتا اسے مالک کے پاس زندہ نہ لاسکے تب بھی وہ مذبح کے حکم میں ہے۔ اگر مالک کے پاس جانور زندہ پہنچ جائے تو اسے تکبیر

۲۸۔ ابواب الصيد۔ کتے کے کیے ہوئے شکار سے متعلق احکام و مسائل
پڑھ کر ڈن کر لیا جائے۔

۳۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَلْدِهِ الْكِلَابِ. قَالَ: «إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَإِنْ قُتِلَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ. فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ. فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخْرَى، فَلَا تَأْكُلْ».

۳۲۰۸۔ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: ہم لوگ ان کتوں کے ذریعے سے شکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑے اور ان پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ (شکار کو) قتل کر دیں تو جس (شکار کیے ہوئے جانور) کو وہ تمہارے لیے بچا رکھیں اسے تو کھا سکتا ہے سوائے اس کے کہ کتے نے (اس میں سے کچھ) کھایا ہو۔ اگر کتے نے کھایا ہو تب تو نہ کھا کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہوگا۔ اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہوں تو پھر تو نہ کھا۔“

فَالَ ابْنُ مَاجَةٍ: سَمِعْتُهُ، يَعْنِي عَلِيَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ: حَاجَجْتُ ثَمَانِيَةَ وَخَمْسِينَ حَجَّةً. أَكْثَرُهَا رَاجِلٌ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد علی بن منذر سے سنا انھوں نے فرمایا: میں نے اٹھاون حج کیے ہیں جن میں سے اکثر میں پیدل سفر کیا ہے۔

فوائد و مسائل: ① سدھایا ہوا کتا جب تکبیر پڑھ کر چھوڑا جائے تو اس کا مارا ہوا جانور حلال ہے۔ ② اگر کتا شکار میں سے خود بھی کچھ کھالے تو اس جانور کا باقی حصہ حرام ہے وہ بھی کتے ہی کو کھلادینا چاہیے۔ ③ اگر جانور کے شکار میں دو کتے شریک ہیں ایک پر تکبیر پڑھی گئی ہے دوسرے پر نہیں پڑھی گئی تب بھی وہ شکار حرام ہے کیونکہ ممکن ہے اسے دوسرے کتے نے مارا ہو۔

(المعجم ۴) - بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجْهُوسِ
[وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبُهِيمُ] (التحفة ۴)

باب: ۳۔ مجوس کے کتے کا کیا ہوا شکار اور بالکل سیاہ کتے کا حکم

۳۲۰۸۔ أخرجه البخاري، الذانبع والصيد، باب: إذا أكل الكلب... الخ، ح: ۵۴۸۳، ۵۴۸۷، ومسلم، الصيد والذانبع، باب الصيد بالكلاب الملعنة والرمي، ح: ۱۹۲۹/۲ من حديث ابن فضيل به.

۳۲۰۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نُهِنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ. يَعْنِي الْمَجُوسَ.

۳۲۰۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں ان یعنی مجوسیوں کے کتے اور پرندے کے کیے ہوئے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

۳۲۱۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبُهْمِ. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ».

۳۲۱۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کالے سیاہ کتے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”وہ شیطان ہے۔“

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ ایسا کتا نہیں رکھنا چاہیے جس کا پورا جسم سیاہ ہو۔ ایسا کتا رکھنا منع ہے تو شکار کے لیے پالتا یا استعمال کرنا بھی منع ہوگا۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۵) - بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ (النخفة ۵)

باب: ۵- کمان (اور تیر) سے شکار کرنا

۳۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ

۳۲۱۱- حضرت ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شکار کمان کے ذریعے سے حاصل ہو وہ کھالے۔“

۳۲۰۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ما جاء في صيد كلب المجوسي، ح: ۱۴۶۶ من حديث وكيع بن، وقال: "غريب"، وضعفه البوصيري لتدليس حجاج بن أرقطاة، تقدم، ح: ۱۱۲۹.

۳۲۱۰- [صحیح] تقدم، ح: ۹۵۲.

۳۲۱۱- [إسناده صحيح] وله شواهد عند أبي داود، ح: ۲۸۵۶، ۲۸۵۷ وغيره.

رات بھر لاپتہ رہنے والے شکار کا بیان

۲۸- ابواب الصيد

ابن المسيّب، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ».

۳۲۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: ۳۲۱۳- حضرت عدی بن حاتم (طائی) ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ تیر چلاتے ہیں (شکار کے عادی ہیں۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو تیر چلا کر پھاڑ ڈالے تو جسے تو نے پھاڑا ہے اسے کھالے۔“

نوائد و مسائل: ① جب تیر شکار کے جسم میں گھس کر اسے زخمی کر دے تو تکبیر پڑھ کر چھوڑے ہوئے اس تیر سے کیا ہوا شکار حلال ہے۔ ② رائفل کی گولی یا چھرے کا ٹکڑا بھی اس کی تیری کی وجہ سے تیر سے مشابہ ہے لہذا اس کا شکار بھی حلال ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۶) - بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً (التحفة ۶)

۳۲۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ۳۲۱۳- حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر چلاتا ہوں وہ رات بھر مجھ سے غائب رہتا ہے۔ (اگلے دن ملتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ”جب تجھے اس میں اپنا تیر لگا ہوا ملے اور اس میں تجھے اس کے سوا کچھ اور نہ ملے تو کھالے۔“

نوائد و مسائل: ① بے جان شکار میں اپنا تیر موجود ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر سے مرا ہے۔ چونکہ تیر چلاتے وقت تکبیر پڑھی تھی لہذا وہ ذبح شدہ کے حکم میں ہے۔ ② تیر کے سوا کچھ اور نہ ملنے کا مطلب یہ ہے کہ یقین ہو کہ اس کی موت کی کوئی اور وجہ نہیں مثلاً: وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو ممکن ہے تیر سے نہ مرا ہو

۳۲۱۲- [صحیح] ضعفه البوصيري من أجل مجالد، وتقدم، ح: ۱۱، وله شواهد عند البخاري، ح: ۷۳۹۷، ومسلم، الصيد، ح: ۱۹۲۹، وغيرهما.

۳۲۱۳- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الصيد إذا غاب عنه يومين أو ثلاثة، ح: ۵۴۸۴، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلقة والرمي، ح: ۱۹۲۹/۶، ۷ من حديث عاصم به مطولاً.

معراض سے شکار کرنے کا بیان

۲۸- أبواب الصيد

ڈوبنے سے مرا ہو۔ اسی طرح اگر کسی درندے کے کھانے کے اثرات ہیں تو ممکن ہے شکار اس درندے سے مرا ہو تیرے نہ مرا ہو اس لیے ایسے مشکوک شکار سے پرہیز کیا جائے۔

باب: ۷- معراض سے شکار کرنا

(المعجم ۷) - بَابُ صَيْدِ الْمُعْرَاضِ

(التحفة ۷)

۳۲۱۴- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے کیے ہوئے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”جو اس کی ٹوک سے مرے وہ کھا لے۔ اور جو اس کے چوڑائی کے رخ لگنے سے مرے اسے نہ کھا کیونکہ وہ چوٹ سے مرا ہوا جانور ہے۔“

۳۲۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ [أَبِي] زَائِدَةَ عَنْ عَابِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمُعْرَاضِ، قَالَ: «مَا أَصَبْتُ بِحَدْوٍ، فَكُلْ. وَمَا أَصَبْتُ بِعَرَضِهِ، فَهُوَ وَقِيدٌ».

۳۲۱۵- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”نہ کھا سوائے اس کے کہ وہ چھاڑ دے۔“

۳۲۱۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «لَا تَأْكُلْ إِلَّا أَنْ يَخْرُقَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① معراض ایک قسم کا تیر ہوتا تھا جو صرف لکڑی کے ایک ٹوک دار کھڑے پر مشتمل ہوتا تھا اس میں لوہے کا پھل وغیرہ نہیں لگا ہوتا تھا۔ ② اگر معراض شکار کو ٹوک کی طرف سے لگے تو وہ بدن میں گھس کر زخمی کرتا ہے اس صورت میں وہ عام تیر کا کام کرتا ہے اس لیے اس صورت میں وہ شکار حلال ہے لیکن چوڑائی کے رخ لگنے پر وہ لاشی کی طرح چوٹ لگاتا ہے اس سے اگر جانور مر جائے تو وہ حرام ہے۔



۳۲۱۴- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب التسمية على الصيد، ح: ۵۴۷۵، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹/۴ من حديث زكريا به.

۳۲۱۵- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما أصاب المعراض بعرضه، ح: ۷۳۹۷، ۵۴۷۷، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

۲۸- أبواب الصيد - زندہ جانور کے جسم سے کاٹے ہوئے گوشت کی حرمت کا بیان

(المعجم ۸) - بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْهَمَةِ
وَهِيَ حَيَّةٌ (التحفة ۸)
باب: ۸- زندہ جانور کے جسم سے
کاٹے ہوئے گوشت کا حکم

۳۲۱۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ
كَاسِبٌ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ
سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْهَمَةِ وَهِيَ
حَيَّةٌ، فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ».

۳۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر جانور سے کچھ کاٹ لیا جائے
جب کہ وہ زندہ ہو تو جو کچھ اس سے کاٹا گیا، وہ
مردار ہے۔“

فوائد و مسائل: ① زندہ جانور سے اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹنا حرام ہے۔ ② اس طرح کاٹا ہوا گوشت
حرام ہے اگرچہ بکیر پڑھ کر ہی کاٹا جائے۔

۳۲۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ
عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ
الزَّمَانِ قَوْمٌ يُجَبِّونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ
أَذْنَابَ الْغَنَمِ. أَلَا، فَمَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ، فَهُوَ
مَيْتٌ».

۳۲۱۷- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں کچھ لوگ
ہوں گے جو اونٹوں کے کوبان کاٹ لیا کریں گے اور
بھیر بکریوں کی دیش (مثلاً دبے کی چکتی) کاٹ لیا
کریں گے۔ سنو! زندہ کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار
(کے حکم میں) ہے۔“

(المعجم ۹) - بَابُ صَيْدِ الْحَيْثَانِ وَالْجَرَادِ
(التحفة ۹)
باب: ۹- مچھلیوں اور ٹڈی دل کا شکار

۳۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا
۳۲۱۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۳۲۱۶- [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۱۲۴/۴ من حديث معن بن عيسى، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۲۸۵۸ وغيره.

۳۲۱۷- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري لضعف الهذلي، تقدم، ح: ۹۲۱، وفيه علة أخرى.

۳۲۱۸- [صحيح] أخرجه أحمد: ۹۷/۲ من حديث عبد الرحمن بن عوف، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۲۳۸، وتابعه
أخوه أسامة، وعبد الله (م: ۲۵۴/۱)، وأخرج البيهقي بإسناد صحيح عن عبد الله بن عمر قال: "أحلت لنا ميتتان
ودمان: الجراد والحيتان، والكبد والطحال"، وقال: "لهذا إسناد صحيح"، وهذا الأثر له حكم الرفع.

۲۸- أبواب الصيد

مچھلی اور نڈی کے شکار سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بِنِ اسْمَكَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْخُثُوثُ وَالْجَرَادُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے لیے دوسری ہوئی
چیزیں حلال کر دی گئی ہیں: مچھلی اور نڈی۔"

فوائد و مسائل: ① مچھلی پانی سے نکلنے کے بعد زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی لہذا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر رحمت
کرتے ہوئے اسے ذبح کرنے کی شرط نہیں لگائی، اس لیے یہ بغیر ذبح ہی کے حلال ہے۔ ② ہر قسم کی مچھلی حلال
ہے خواہ وہ ندیوں، نہروں اور دریاؤں کی مچھلی ہو یا سمندر کی عظیم الجثہ مچھلی۔ ③ "نڈی" سے مراد حشرات کی وہ
قسم ہے جو بعض اوقات جھنڈ کی صورت میں اکٹھی اڑتی ہوئی آتی ہیں اور جس کھیت یا فصل پر بیٹھ جائیں اسے
چٹ کر جاتی ہیں درختوں کے پتے کھا جاتی ہیں۔ اسے پنجابی میں مکرزی کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا عظیم جھنڈ
"نڈی دل" کہلاتا ہے۔ اہل عرب اسے جھون کر کھاتے ہیں۔



۳۲۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَخْرُبُ بْنُ خَلْفٍ،
وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ
يَحْيَى بْنُ عَمَّارَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ
أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: «أَكْثَرُ
جُنُودِ اللَّهِ. لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

۳۲۱۹- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ سے نڈی دل کے بارے میں سوال کیا
گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ اللہ کا سب سے زیادہ تعداد
والا لشکر ہے۔ میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔"

۳۲۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا
سُقَيْانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي [سَعْدِ] الْبَقَّالِ،
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ
ﷺ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ عَلَى الْأَطْبَاقِ.

۳۲۲۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات
(ﷺ) ایک دوسری کو نڈیوں کی پلیٹیں تھنے کے طور پر
بیچھا کرتی تھیں۔

۳۲۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الألعمة، باب في أكل الجراد، ح: ۳۸۱۴ من حديث زكريا به *
أبو العوام فائدة لم يوثقه غير ابن حبان، ولعله دلسه منه سليمان التيمي، والله أعلم، وروي مرسلًا.

۳۲۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۵۸/۹، وابن عدي: ۱۲۲/۳ من حديث أبي سعد البقَّال به، وضعفه
البوصري لضعف البقَّال سعيد بن المرزبان، وقال الحافظ في التقریب: "ضعيف مدلس". وفي مصنف
عبد الرزاق: ۵۲۳/۴، ح: ۸۷۶۳ عن ابن عينة عن أبي يعفور (أو أبي يعقوب) عن أنس نحوه، ولعله تصحيف، وفي
علة أخرى.

۲۸- ابواب الصيد

۳۲۲۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِلَاثَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَهْلِكَ كِبَارَهُ. وَأَقْتُلْ صَغَارَهُ. وَأَفِيدَ تَيْضَهُ. وَاقْطَعْ ذَابِرَهُ. وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَأَرْزَاقِنَا. إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ يَقْطَعُ ذَابِرَهُ؟ قَالَ: «إِنَّ الْجَرَادَ نَثْرَةُ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ».

قَالَ هَاشِمٌ: قَالَ زِيَادٌ: فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الْحُوتَ يَنْثَرُهُ.

۳۲۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهْزَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ. فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ، أَوْ ضَرْبٍ مِنْ جَرَادٍ.

مچھلی اور مڑی کے شکار سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۲۱- حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مڑی ذل کے خلاف بدو عافراتے تو یوں کہتے: ”اے اللہ! بڑی مڑیوں کو تباہ کر دے اور چھوٹی مڑیوں کو مار ڈال! ان کے اٹلے خراب کر دے ان کی جڑ کاٹ دے ان کے منہ ہماری روزی اور ہمارا رزق کھانے سے بند کر دے بے شک تو دعا سنتے والا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کس طرح اللہ کے ایک لشکر کی جڑ کاٹنے کی دعا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مڑی ذل سمندر میں ایک بڑی مچھلی کی پھینک سے پیدا ہوتا ہے۔“

(حدیث کے راوی) ہاشم بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے مچھلی کی پھینک سے مڑی کو نکھرتے دیکھا ہے۔

۳۲۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ حج یا عمرے کے لیے روانہ ہوئے۔ (راستے میں) مڑی کی ایک ٹکڑی سامنے سے آگئی۔ ہم انھیں اپنے کوزوں اور جوتوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے کھاؤ یہ بھی

۳۲۲۱- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الترمذي، الأ طعمة، باب ما جاء في الدعاء على الجراد، ح: ۱۸۲۳ من حديث هاشم به، وقال: 'غريب'، وضعفه البوصيري لضعف موسى بن إبراهيم، ح: ۱۴۳۸، وانظر، ح: ۳۱۷۱.

۳۲۲۲- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الترمذي، الصحيح، باب ما جاء في صيد البحر للمحرم، ح: ۸۵۰ من حديث وكيع، وأبو داود، ح: ۱۸۵۴ من حديث أبي المهزم به، وقال الترمذي: 'غريب'، وانظر، ح: ۳۰۸۶ لحال أبي المهزم.

۲۸- أبواب الصيد

مخصوص جانوروں کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

سمندر کے شکار میں شامل ہے۔“

فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِأَسْوَاطِنَا وَنَعَالِنَا. فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُوهُ. فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ».

باب: ۱۰- جن جانوروں کو قتل کرنا منع ہے

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

(الحفۃ ۱۰)

۳۲۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مولا‘ مینڈک‘
چھوٹی اور ہند کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الصَّرَدِ
وَالضَّمَدِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُذُودِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مولا ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جس کا سر بڑا پیٹ سفید اور پیچھے بزر ہوتی ہے۔ چھوٹے پرندوں
اور حشرات وغیرہ کا شکار کرتا ہے۔ (حاشیہ ابن ماجہ از محمد فواد عبدالباقی، بحوالہ المنہج) ابن اشیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”یہ بڑے
سر اور بڑی چوٹی والا ایک پرندہ ہے۔ اس کے پر آدھے سفید اور آدھے سیاہ ہوتے ہیں۔“ (النبہا۔ مادہ صر)
② مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر صحیح
قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت قابل حجت ہے تاہم قتل نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کو خوراک کے
طور پر استعمال کرنا منع ہے۔ واللہ اعلم، حریذ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء: ۱۳۳/۸)



۳۲۲۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو
قتل کرنے سے منع فرمایا: چھوٹی شہد کی مکھی‘ ہند اور مولا۔

۳۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرُ عَنِ
الرُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالسَّحَلَةِ
وَالْهُذُودِ وَالصَّرَدِ.

۳۲۲۳- [إسناده ضعيف] وضعفه الوصيري لضعف إبراهيم بن الفضل، وتقدم، ح: ۲۵۴۵، والحديث الآتي شاهد له.
۳۲۲۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في قتل الذر، ح: ۵۶۶۷ من حديث عبد الرزاق به،
وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۸، الزهري عن عمن، تقدم، ح: ۷۰۷، وللحديث شواهد كثيرة، كلها ضعيفة.

کنکری پھینکنے کی ممانعت کا بیان

۲۸- أبواب الصید

۳۲۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے ایک نبی کو چوٹی نے کاٹ لیا۔ ان کے حکم سے چوٹیوں کی بستی کو جلا دیا گیا۔ اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی: تجھے ایک چوٹی نے کاٹا اس کی وجہ سے تو نے شیخ کرنے والی ایک قوم کو تباہ کر دیا۔“

۳۲۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمَصْرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ. فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ. فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ، أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟».

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے نبی ﷺ سے یہ روایت اسی طرح بیان کی۔ اور (راوی حدیث نے) قَرَصَتْہ کی جگہ قَرَصَتْ کے الفاظ بیان کیے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ: قَرَصَتْ.

🌟 فوائد و مسائل: ① حشرات کو قتل کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے البتہ وہ حشرات جن سے انسانوں کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے اور بظاہر کوئی فائدہ نہیں پہنچتا انھیں قتل کرنا جائز ہے جیسے چوہا وغیرہ۔ ② اللہ کی ہر مخلوق اللہ کی تسبیح اور عبادت کرتی ہے۔

باب ۱۱- کنکری پھینکنے کی ممانعت

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَذَفِ

(الصفحة ۱۱)

۳۲۲۶- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک عزیز نے کنکری پھینکی۔ انھوں نے منع کیا اور فرمایا: نبی ﷺ نے کنکری

۳۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ

۳۲۲۵ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ۱۵۳، ح: ۳۰۱۹، ومسلم، السلام، باب النهي عن قتل النمل، ح: ۱۴۸/۲۲۴۱ عن ابن السرح به من حديث يونس به.

۳۲۲۶- [صحيح] تقدم، ح: ۱۷.

۲۸- ابواب الصيد

خَذَفَ. فَهَآءُ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذَفِ. وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَحُ عَدُوًّا. وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَقْفَأُ الْعَيْنَ» قَالَ: فَعَادَ. فَقَالَ: أَخَذْتُكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتُ؟ لَا أَكَلَمُكَ أَبَدًا.

نکری پھینکنے کی ممانعت کا بیان

پھینکنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: ”یہ (نکری) نہ شکار مارتی ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے لیکن دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔“ اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے حدیث سنارہا ہوں کہ نبی ﷺ نے نکری پھینکنے سے منع کیا ہے اس کے باوجود تو نے پھر وہی حرکت کی۔ میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

🌞 نوآمد و مسائل: ① خذف کا مطلب ظلیل وغیرہ سے نکتر پھینکنا یا انگلیوں میں پکڑ کر نکتر دور پھینکنا ہے۔ ② ایسی تفریق سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے کسی کو غیر ارادی طور پر نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ③ ایسی چیزوں کے استعمال کی مشق کرنا بہتر ہے جن سے جہاد میں کام لیا جاسکے تاہم اس مشق میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ ④ مسئلہ بتاتے وقت ساتھ دلیل ذکر کرنا بہتر ہے اس سے مسائل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور عمل کرنے والے کو عمل کی ترغیب ہوتی ہے۔ ⑤ کسی کو برائی سے منع کرنے کے لیے اس سے بات چیت بند کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے منفی اثرات ظاہر ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ ⑥ اس سے حدیث نبوی کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ صحابی نے حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اپنے عزیز کو زبردستی کی اور اس سے بات چیت بند کر دی۔ ⑦ اسیروں کی جان کرتے وقت اس کی حکمت بھی ذکر کرنا مفید ہے۔



۳۲۲۷- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے نکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ”یہ نہ شکار مارتی ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے لیکن آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔“

۳۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذَفِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَقْتُلُ صَيْدًا وَلَا تَنْكِي الْعَدُوَّ. وَلَكِنَّهَا تَقْفَأُ

۳۲۲۷- أخرجه البخاري، الأدب، باب النبي عن الخذف، ح: ۶۲۲۰، ۴۸۴۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الصيد والذبايح، باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف، ح: ۵۵/۱۹۵۴ من حديث محمد بن جعفر به.

۲۸- أبواب الصيد گرگٹ یا چھکی کو مارنے سے متعلق احکام و مسائل
الْعَيْنَ وَتَكْسِيرُ السِّنِّ».

(المعجم ۱۲) - بَابُ قَتْلِ الْوَزْغِ
(التحفة ۱۲)

۳۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ام شریک انصاریہ رحمہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں چھکیوں کو مارنے کا حکم دیا۔
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزْغِ.

فائدہ: وزغ کا ترجمہ بعض علماء نے گرگٹ اور بعض نے چھکی کیا ہے۔ دوسرا ترجمہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۲۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ صُرْبَةٍ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً. وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا أَذْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَذْنَى مِنَ الَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ».

۳۲۲۹- حضرت ابو ہریرہ رحمہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے پہلی ضرب میں چھکی (یا گرگٹ) کو مارا اسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے دوسری ضرب میں مارا اسے اتنی اتنی (پہلی سے کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے تیسری ضرب میں مارا اسے اتنی اتنی (دوسری سے کم) نیکیاں ملیں گی۔“

فائدہ: پہلی ضرب میں مارا لے کا ثواب اس لیے زیادہ ہے کہ قتل کرنے میں بھی بہتر طریقہ اختیار کرنے کا حکم ہے جس سے جانور کی جان جلد نکل جائے۔ یہ قتل میں رحم دلی کا اظہار ہے اور اس لیے بھی کہ ایک ضرب سے مارنے سے حکم کی تعمیل کا جذبہ اور قوت ظاہر ہوتی ہے جو مستحسن ہے۔

۳۲۲۸- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ح: ۳۳۰۷ من حديث سُفْيَانِ بْنِ عُيَيْنَةَ، مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۲/۲۲۳۷ عن ابن أبي شيبة به.

۳۲۲۹- أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۷، ۱۴۶/۲۲۴۰ من حديث سهيل به.

۲۸- ابواب الصید

۔ گزشت یا چھپکلی کو مارنے سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو فاسق (نافرمان) فرمایا۔

۳۲۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلزُّورِغِ: «الْفَوْشِيقَةُ».

۳۲۳۱- حضرت فاکہ بن مفرہ کی آزاد کردہ لونڈی سائبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو ان کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہوا دیکھا۔ انھوں نے کہا: ام المؤمنین! آپ اس (نیزے) کا کیا کرتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اس کے ساتھ چھپکیاں مارتے ہیں کیونکہ ہمیں اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین میں جو بھی جانور تھا اس نے آگ بجھائی، سو اے چھپکلی کے۔ وہ تو (آگ تیز کرنے کے لیے) پھونکیں مارتی تھیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَابِيَةَ، مَوْلَاةِ الْفَاقِيَةِ بِنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا. فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهِذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْأَوْزَاعَ. فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ، [لَمَّا] أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ إِلَّا أَطْفَأَتْ النَّارَ. غَيْرَ الْوَرِغِ. فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِ.



فوائد و مسائل: ① چھپکلی کو مار دینا چاہیے۔ ② جس چھپکلی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلائی ہوئی آگ میں پھونکیں ماریں وہ تو صدیوں پہلے مر گئی لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ جانور طبعاً شریر ہے۔ جس طرح گدھا اپنی طبیعت کے لحاظ سے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے۔ ③ چھپکلی نقصان دہ جانور ہے اور ایسے جانور کو قتل کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس سے واقعی نقصان پہنچے جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ کو قتل کیا جاتا ہے خواہ انھوں نے کسی کو تھامنا ہو اور نہ ڈنگ مارا ہو۔

۳۲۳۰- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ح: ۳۳۰۶ من حديث ابن وهب به. ومسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۵/۲۲۳۹ عن ابن السرح به.

۳۲۳۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۸۳/۶، ۱۰۹ من حديث جرير به، وصححه البوصيري، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۸۲ * ابن حازم صرح بالسماع، وتابعه أيوب، وسأبه وثقه البوصيري، وابن حبان، ولها متابعة عند النسائي، وللحديث شواهد عند البخاري وغيره.

۲۸۔ ابواب الصيد ... ہیکل والے درندے کو کھانے کی حرمت کا بیان

(المعجم ۱۳) - بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ (التحفة ۱۳)

۳۲۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي نُعْلَبَةَ الْخُثَبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ .

۳۲۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر ہیکل والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

فوائد و مسائل: ① ہیکل کو کیلے نیز دانت کو کہتے ہیں۔ انسانوں میں یہ دانت سامنے کے چار دانتوں کے بعد اور اڑھوں سے پہلے ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف ہوتا ہے اور پر بھی اور نیچے بھی۔ چرندوں میں یہ دانت نہیں ہوتے۔ ② درندوں میں یہ دانت دوسرے دانتوں کی نسبت واضح طور پر بڑے اور لمبے ہوتے ہیں جیسے کتے اور بلی وغیرہ میں۔ ③ ان دانتوں (کیلوں) کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ جانور درندوں کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے خواہ وہ عملی طور پر شکار نہ کرتا ہو یا بہت کم کرتا ہو۔ ④ ممکن ہے کہ کوئی حدیث صحیح ہونے کے باوجود ایک امام کو معلوم نہ ہو اس صورت میں اس کے لیے اجتہاد کرنا درست ہے۔ بعد میں اگر معلوم ہو جائے کہ یہ اجتہاد درست نہ تھا تو امام کو قصور وار نہیں ٹھہرایا جاسکتا تاہم بعد والوں کے لیے اس اجتہاد پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۳۲۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ . ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ سَيَّانٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، [قَالَ] : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا

۳۲۳۲- أخرجه البخاري، الطب، باب ألبان الأن، ح: ۵۷۸۰، ومسلم، الصيد والنبات، باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطيور، ح: ۱۹۳۲/۱۲ من حديث سفیان به.

۳۲۳۳- أخرجه مسلم، الصيد والنبات، الباب السابق، ح: ۱۹۳۳/۱۵ من حديث عبدالرحمن به، وهو في الموطأ (يعني): ۴۹۶/۲.

۲۸- أبواب الصيد

مَا لِكَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ،
عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السَّبَاعِ حَرَامٌ».

۳۲۳۴- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ، يَوْمَ حَبِيرٍ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا کہ سابقہ روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء، رقم: ۳۸۸۸) ② مَخْلَب شکاری پرندے کے پنجے کے ناخنوں کو کہتے ہیں جن سے وہ اپنے شکار کو پکڑتا اور چیرتا پھاڑتا ہے۔ ③ شکاری پرندوں میں باز، چیل، گدھ اور شاہین وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کا گوشت حرام ہے جب کہ دانہ دنگا کمانے والے سب پرندے حلال ہیں مگر کوا حرام ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۳۸)

466

(المعجم ۱۴) - بَابُ الذَّنْبِ وَالتَّغْلِبِ باب: ۱۳- بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

(التحفة ۱۴)

۳۲۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ،

۳۲۳۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأظعم، باب ما جاء في أكل السباع، ح: ۳۸۰۵ من حديث ابن أبي عدي به، وفيه علة، والحديث السابق يغني عنه.

۳۲۳۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأظعم، باب ما جاء في أكل الضبع، ح: ۱۷۹۲ من حديث عبد الكريم به، وتقدم، ح: ۴۲۹، وقال: 'ليس إسناده بالقوي'، وضعفه البوصيري.

بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

۳۲۳۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر ہر جنگی والے درندے اور ہر ناخن دار پنجے (سے شکار کرنے) والے پرندے کو کھانے سے منع فرمادیا۔

۳۲۳۵- حضرت خزیمہ بن جزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے (جنگلی) جانوروں کے

۲۸۔ ابواب الصيد۔ گلو بھجے کا بیان

عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ حُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَبَّانُكَ لَا سَأَلَكَ عَنْ أَخْنَاسِ الْأَرْضِ، مَا تَقُولُ فِي الثَّغْلَبِ؟ قَالَ: «وَمَنْ يَأْكُلُ الثَّغْلَبَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الذُّئْبِ؟ قَالَ: «وَيَأْكُلُ الذُّئْبُ أَحَدَ فِيهِ خَيْرٌ؟»

بارے میں سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ لومڑی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لومڑی کون کھاتا ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھیڑیے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھا سکتا ہے جس میں بھلائی موجود ہو؟“

🕌 فائدہ: مذکور روایت سداضعیف ہے تاہم دیگر دلائل کی رو سے لومڑی اور بھیڑیا گوشت خور جانور ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔

باب: ۱۵۔ گلو بھجے کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الصَّيْغِ (التحفة ۱۵)

۳۲۳۶۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوعمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے گلو بھجے کے بارے میں پوچھا: کیا وہ شکار ہے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

۳۲۳۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّيْغِ، أَصِيدُ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَكَلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

🕌 فوائد و مسائل: ① گلو بھکا ایک جنگلی جانور ہے جسے گلو بگو بھی کہتے ہیں۔ یہ طال ہے۔ ② بعض حضرات نے صیغ کا ترجمہ جو کیا ہے جو درست نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (أردو) طبع دار السلام حدیث: ۳۸۰۱)

۳۲۳۷۔ حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے

۳۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ،

۳۲۳۶۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۰۸۵.

۳۲۳۷۔ [مسندہ ضعیف] انظر، ح: ۳۲۳۵.

سانڈے کا بیان

رسول! آپ گلو گلو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟
نبی ﷺ نے فرمایا: ”گلو گلو کون کھاتا ہے؟“

۲۸- أبواب الصيد
عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ جَبَانَ
ابْنِ جَزْءٍ، عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ:
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الضَّيْعِ؟
قَالَ: «وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّيْعَ؟».

باب: ۱۶- سانڈے کا بیان

(المعجم ۱۶) - بَابُ الضَّيْعِ (التحفة ۱۶)

۳۲۳۸- حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (سفر میں) تھے۔ لوگوں نے سانڈے پکڑے اور انھیں بھون کر کھانے لگے۔ مجھے بھی ایک سانڈا ملا میں نے اسے بھونا اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ایک چھڑی لی اور اس کے ذریعے سے اس (سانڈے) کی انگلیاں گنتے گئے پھر فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین میں ریگتے والے جانوروں کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی قوم ہو۔“ میں نے کہا: لوگ تو انھیں بھون کر کھا بھی گئے۔ تو نبی ﷺ نے نہ کھایا نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ
زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَصَابَ النَّاسُ
ضَبًّا. فَأَشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوا مِنْهَا. فَأَصَبْتُ مِنْهَا
ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَخَذَ
جَرِيدَةً فَجَعَلَ يَمْدُ بِهَا أَصَابِعَهُ. فَقَالَ: «إِنَّ
أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ذَوَابَّ فِي
الْأَرْضِ. وَإِنِّي لَا أَذْرِي لَعَلَّهَا هِيَ» فَقُلْتُ:
إِنَّ النَّاسَ قَدِ اشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوهَا. فَلَمْ يَأْكُلْ
وَلَمْ يَنْهَ.



فوائد ومسائل: ① [ضب] کا ترجمہ سانڈا بھی کیا گیا ہے اور گودہ بھی۔ ضب کے بارے میں علماء نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دم بہت گرہ دار ہوتی ہے۔ (ماشیت سنن ابن ماجہ۔ محمد فواد عبدالباقی) اور یہ جانور پانی نہیں پیتا اس لیے عرب میں اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ میں فلاں کام بھی نہیں کروں گا تو وہ یہ بخارہ بولتا ہے: لَا أَفْعَلُ كَذَا حَتَّى يَرِدَ الضَّبُّ ”میں یہ کام نہیں کروں گا حتیٰ کہ ضب پانی پینے آئے۔“ کیونکہ ضب پانی نہیں پیتا بلکہ اسے ٹھنڈی ہوا کی ٹہنی کافی ہوتی ہے۔ (فتح الباری: ۸۶۰/۹) اس وضاحت کی روشنی میں ضب کا ترجمہ ”سانڈا“ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں چلائی۔“ (صحیح مسلم القدر، باب بیان أن الأحوال والأرزاق

۳۲۳۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب في أكل الضب، ح: ۳۷۹۵ من حديث حصين به. وصححه
الحافظ في الفتح: ۶۶۳/۹، وله شواهد عند مسلم وغيره.

وغیرہا لا تزید ولا تنقص عما سبق به القدر' حدیث: (۲۶۲۳) ممکن ہے زیر مطالعہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ساٹھ کے بارے میں اظہار خیال وحی کے ذریعے سے یہ قانون معلوم ہونے سے پہلے کا ہو۔ ① اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے گواہی طبعی کراہت کی وجہ سے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا لیکن آپ نے صحابہ کو اس کے کھانے سے منع بھی نہیں فرمایا چنانچہ جسے پسند ہو وہ کھالے، جیسے کہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا ہے اور جسے پسند نہ ہو وہ نہ کھائے۔

۳۲۳۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ساٹھ کے کو حرام قرار نہیں دیا لیکن اسے ناپسند فرمایا۔ اور یہ اکثر چرواہوں کی خوراک ہے۔ اللہ عز و جل اس کے ذریعے سے کئی لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اگر میرے پاس (ساٹھ) ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔

۳۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحَرِّمِ الصَّبَّ، وَلَكِنْ قَذَرَهُ. وَإِنَّهُ لَطَعَامُ غَامَةِ الرِّعَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ. وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ.

(م) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے

بھی مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی یہ روایت بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَابِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

۳۲۴۰- حضرت الاسعد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی نے نبی ﷺ کو

۳۲۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۳۲۳۹- [صحیح] انظر الحديث الآتي.

۳۲۳۹- م- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/۲۹ من حديث سعيد به، وتقديم، ح: ۴۲۹، وفيه عتان، إحداهما عن قاتدة، وقد تقدم، ح: ۱۶۵، وأما الرواية عن كتاب فضيحة، وللحديث شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۵۰، وفيه صح الحديث.

۳۲۴۰- أخرجه مسلم، الصيد والنبات، باب إباحة الصب، ح: ۵۰/۱۹۵۱ من حديث داود به.

۲۸۔ أبواب الصيد

الْخُدْرِيُّ قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَرْضَنَا أَرْضٌ مَضْبَةٌ، فَمَا تَرَى فِي الصُّبَابِ؟ قَالَ: «تَلْعَنِي أَنْ أُمَّةً مُسِيخَتْ» فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

سانڈے کا بیان

مخاطب کر کے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں سانڈے بہت ہوتے ہیں۔ آپ کا سانڈوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ ایک قوم تھی جو مسخ کر دی گئی۔“ چنانچہ آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① [فَمَا تَرَى] ”آپ کا کیا خیال ہے؟“ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا کیا فیصلہ ہے یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ ② [تَلْعَنِي] ”مجھے یہ بات پہنچی ہے۔“ اس لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بات نبی ﷺ کو وحی کے ذریعے سے معلوم نہیں ہوئی تھی بلکہ ممکن ہے علمائے یہود سے سنی ہو۔ چونکہ ایسی باتوں کی تصدیق یا تکذیب نہیں کی جاسکتی جب تک وحی کے ذریعے سے ان کا صحیح یا غلط ہونا معلوم نہ ہو جائے اس لیے نبی ﷺ نے دونوں فیصلہ نہیں فرمایا۔ ③ مملوک چیز سے احتیاطاً اجتناب کیا جاسکتا ہے تاہم اسے صراحۃً حرام نہیں کہا جاسکتا۔



۳۲۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّيْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ [مِنْهُ]، فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ: [يَا رَسُولَ اللَّهِ] إِنَّهُ لَحُمٌ ضَبٌّ. فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْرَامُ الضَّبِّ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ

۳۲۴۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا اور (کھانا کھانے کے وقت) نبی ﷺ کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے کھانے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سانڈے کا گوشت ہے چنانچہ آپ نے اس سے ہاتھ اٹھالیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! یہ میرے علاقے میں نہیں ہوتا تھا“ اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔“ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سانڈے کی طرف ہاتھ

خبرگوش کا بیان

بڑھا کر اس میں سے کچھ کھایا اور رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ رہے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جو چیز دل کو اچھی نہ لگے اسے نہ کھانا چاہئے۔ یہ حلال چیز کو حرام قرار دینے میں شامل نہیں۔ ② ”میرے علاقے میں“ اور ایک روایت میں ”بِلَادِ مِی“ ”میری قوم کے علاقے میں“ اس سے مراد مکہ مکرمہ اور اس کے قریب و جوار کا علاقہ ہے جو قریش کا ممکن تھا۔ حجاز کے دوسرے حصوں میں حسب (مسائل ۷) بکثرت موجود ہیں۔ (فتح الباری: ۸۲۲/۹)

۳۲۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى :
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ : «لَا أُحَرِّمُ» يَعْْنِي الضَّبَّ .

۳۲۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے سادے کے بارے میں فرمایا:
 ”میں حرام نہیں کہتا۔“

باب: ۱۷- خرگوش کا بیان

(المعجم ١٧) - **بَابُ الْأَرْبِ** (التحفة ١٧)

۳۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ، قَالَا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : مَرَرْنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَتَيْنَا أَرْبَابَنَا فَسَعَوْا عَلَيْنَا . فَلَمَعُوا . فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا . فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ ، فَذَبَحَهَا . فَبَعَثَ بِعِجْرِهَا وَوَرِكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَبَّلَهَا .

۳۲۴۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: ہم مقام مر الظہر ان سے گزرے۔ (وہاں) ہم نے ایک خرگوش کو (اس کی پناہ گاہ سے) نکالا۔ (قالے کے افراد) اس کے پیچھے بھاگے (لیکن) وہ تھک گئے (اور پکڑ نہ سکے)۔ میں نے تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور پشت کا گوشت نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے

٣٢٤٦- [صحيح] أخرجه أحمد: ١٠٩/٦ عن سفيان به، وأخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الصيد، ج: ٥٥٢٦ من حديث ابن دينار به: وقال في تحفة الأشراف: ٥٣/٥ كان في الأصل: عن محمد بن المصنف يدل محمد بن الصباح، وهو وهم.

٣٢٤٣- أخرجه البخاري، الهبة وفصلها والتحريض عليها، باب قبول هدية الصيد، ح: ٢٥٧٢ وغيره من حديث شعبة، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة الأرواب، ح: ١٩٥٣/٥٣ من حديث محمد بن جعفر به.

اسے قبول فرمایا۔

۳۲۴۳۔ حضرت محمد بن صفوان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ دو خرگوش (ہاتھ میں) لٹکائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دو خرگوش میرے ہاتھ لگے ہیں، میرے پاس انھیں ذبح کرنے کے لیے لوہے کی کوئی چیز (چھری وغیرہ) نہیں تھی چنانچہ میں نے انھیں ایک پتھر کے ساتھ ذبح کر لیا۔ کیا میں انھیں کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”کھالے۔“

۳۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَتَيْنِ، مُعْلَقَتَهُمَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ هَذَيْنِ الْأَرْبَتَيْنِ، فَلَمْ أَجِدْ حَبِيدَةً أَذْكِبُهُمَا بِهَا. فَذَكَّبْتُهُمَا بِمَرَوْءٍ أَفَاكُلُ؟ قَالَ: «كُلْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① خرگوش حلال جانور ہے۔ ② جنگل میں موجود طلال جانور کا شکار جائز ہے۔ ③ معمولی تھکے بھی پیش کرنا اور قبول کرنا چاہیے۔ ④ ذبح کے لیے لوہے کی چیز ہونا ضروری نہیں۔ ⑤ کسی عام سے مسئلے میں بھی شک ہو جائے تو پوچھ لینا چاہیے۔ ⑥ عالم سے جب مسئلہ پوچھا جائے تو بتانے خواہ کتنا مشہور مسئلہ ہو یہ نہ کہے ”میں بھی معلوم نہیں۔“ ⑦ مردہ ایک قسم کا سفید پتھر ہے جس کا ٹکڑا چاقو چھری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث میں اس سے مطلقاً پتھر مراد ہے (کسی بھی قسم کا ہو) خاص سفید پتھر مراد نہیں۔ (النهاية، مادة: مَرَأ)



۳۲۴۵۔ حضرت خزیمہ بن جزمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے چھوٹے (جنگلی) جانوروں کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ سائے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ میں نے کہا: جس چیز کو آپ حرام قرار نہیں دیتے؟ میں اسے کھاؤں گا۔ لیکن اللہ کے رسول! (آپ) کیوں (نہیں کھاتے؟) آپ نے فرمایا: ”ایک“

۳۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَاشِ الْأَرْضِ. مَا تَقُولُ فِي الصَّبِّ؟ قَالَ: «لَا أَكُلُهُ، وَلَا أَحَرِّمُهُ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَقَدْتُ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ».

۳۲۴۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۱۷۵ من حديث عاصم عن الشعبي به.

۳۲۴۵۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۲۳۵.

۲۸- أبواب الصيد

وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَافِيًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الْأَرْزَبِ؟ قَالَ: «لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ» قُلْتُ: فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تَحَرِّمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «نُبِّئْتُ أَنَّهَا تَذْمَى».

سمندر کے شکار سے متعلق احکام و مسائل
قوم لاپتہ ہو گئی تھی۔ اور مجھے ایسی (ظاہری) شکل و صورت نظر آئی جس سے مجھے شک ہوا (کہ شاید بنی اسرائیل کی مسخ شدہ قوم یہی ہو) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ میں نے کہا: جس چیز کو آپ حرام قرار نہیں دیتے میں اسے کھا لوں گا۔ لیکن اے اللہ کے رسول! (آپ) کیوں (نہیں کھاتے؟) آپ نے فرمایا: ”مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔“

(المعجم ۱۸) - بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ

الْبَحْرِ (التحفة ۱۸)

۳۲۴۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَأْوَاهُ، أَلْجَأُ مَيْتَتَهُ».

باب: ۱۸- سمندر کا شکار (مرکز پانی پر)

تیر آئے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرا ہوا جانور حلال ہے۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بَلَّغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ قَالَ: هَذَا نِصْفُ الْعِلْمِ. لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ. فَقَدْ أَفْكَتْكَ فِي الْبَحْرِ، وَبَقِيَ الْبَرُّ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابوسعیدہ جواد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یہ حدیث آدھا علم ہے اس لیے کہ دنیا بر و بحر (خشکی اور سمندر) پر مشتمل ہے۔ نبی ﷺ نے (اس حدیث کے ذریعے سے) سمندر کے بارے میں فتویٰ دے دیا باقی خشکی

۲۸۔ ابواب الصيد

کوئے کا بیان

رہ گئی (کہ خشکی کے کون سے جانور حرام ہیں اور کون سے حلال۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سمندر کے پانی کا ذائقہ عام پانی سے مختلف ہوتا ہے اس لیے صحابی کو اس کے بارے میں شک ہوا کہ اس سے وضو درست ہے یا نہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ (دیکھیے سنن ابن ماجہ) حدیث: ۳۸۹۷، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸ ② سمندر میں رہنے والا جانور سمندر میں مرجائے تب بھی حلال ہے۔ اور باہر نکالنے سے مرجائے تب بھی حلال ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ کیجیے: (سنن ابن ماجہ، الطہارۃ، باب الوضوء، بقاء البحر، حدیث: ۳۸۹۷، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸)

۳۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ. وَمَا مَاتَ فِيهِ قَطَطًا، فَلَا تَأْكُلُوهُ».

۳۲۴۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کو سمندر باہر پھینک دے یا پانی اس سے پیچھے ہٹ جائے (اور وہ پانی سے باہر رہ جانے کی وجہ سے مرجائے) اسے کھا لو اور جو اس میں مر کر تیر آئے اسے نہ کھاؤ۔“



(المعجم ۱۹) - بَابُ الْغُرَابِ (التحفة ۱۹)

باب ۱۹۔ کوئے کا بیان

۳۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ؟ وَقَدْ سَمَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَاسِقًا». وَاللَّهُ! مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

۳۲۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: کوئے کو کون کھا سکتا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ”فاسق“ رکھ دیا ہے؟ اللہ کی قسم! وہ پاک چیزوں میں شامل نہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث میں متدرج ذیل اشیاء کو فاسق کہا گیا ہے: سانپ، بچھو، چوہا، کوا، خیل اور کانٹے

۳۲۴۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب في أكل الطائي من السلك، ح: ۳۸۱۵ عن أحمد بن عبد بن، ولم أجد تصريح سماع أبي الزبير، ح: ۳۹۵.

۳۲۴۸۔ [حسن] أخرجه البيهقي ۳۱۷/۹ من حديث أحمد بن الأزهر بن، وصححه البوصيري، وفيه علة تقدم، ح: ۳۵۵۷، وله شاهد عند البزار، مجمع الزوائد: ۴/ ۴۰، قال الهيثمي: "رجاله ثقات".

۳۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا [الْأَنْصَارِيُّ]: حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَيَّةُ قَاسِقَةٌ، وَالْعَقْرَبُ قَاسِقٌ، وَالْفَارَةُ قَاسِقٌ، وَالْعُرَابُ قَاسِقٌ».

۳۲۴۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سناپ فاسق ہے کچھو فاسق ہے چوہیا فاسق ہے اور کوکا فاسق ہے۔“

فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ: أَيُّ كُلِّ الْغُرَابِ؟ قَالَ: مَنْ
بِأَكْلِهِ؟ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «فَاسِقًا».

قاسم بن محمد بن ابی بکر چٹنہ سے سوال کیا گیا: کیا کوا
کھایا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے
اسے فاسق کہہ دیا تو پھر اسے کون کھا سکتا ہے؟

☀️ **فائدہ:** ”فاسق“ گناہ گار، بدکار اور بد معاش کو کہتے ہیں۔ ان جانوروں کو فاسق اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ انسان کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

(المعجم ٢٠) - بَابُ الْهَرَّةِ (التحفة ٢٠)

۳۲۵۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو اور اس کی قیمت کو

٣٢٤٩- [صحیح] أخرجه أحمد ٦/٢٠٩ عن وكيع عن المسعودي به، وسمع وكيع من المسعودي قديم كما في الكواكب النيرات، ص: ٥٦، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

٣٢٠٠- [صحیح] أخرجه أبوداود، البيهقي، باب في ثمن السور، ح: ٣٤٨٠، ٣٢٠٧ من حديث عبد الرزاق به، وقال الترمذي "غريب" ح: ١٢٨٠، وأخرجه الحاكم في المستدرک: ٣٤٠/٢ فقال الذهبي: "عمر وأ" يعني عمر بن زيد ضعيف (كما في الثقوب وغيره)، وروى مسلم عن أبي الزبير قال: سألت جابرًا عن ثمن الكلب والسور قال: "زجر النبي ﷺ عن ذلك" وأكل الهرة حرام دليل، ح: ٣٢٣٣ وغيره، فالحديث صحيح.

۲۸۔ أبواب الصيد فی کتبہ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى كِهَانِ عَنْ مَنَعِ قِرَامَا۔
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَتَمْنِيهَا۔

فائدہ: فی ”کچلی والا جانور“ ہے لہذا یہ حرام ہے۔ کچلی کی وضاحت کے لیے دیکھیے فوائد حدیث: ۳۴۴۲۔



طعام (کھانے) کی تعریف، حکم اور کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب

* طعام کی تعریف: طعام سے مراد ہر وہ چیز ہے جو بطور خوراک کھائی جائے مثلاً: گندم، چاول، سمجور اور گوشت وغیرہ۔

* کھانے کا حکم: اسلام نے جسم اور نفس کے حقوق رکھے ہیں۔ نفس انسانی کو بچانے اور اسے واجباتِ دینی کی ادائیگی کے قابل بنانے کے لیے کھانا مشروع کیا ہے اس لیے ہر چیز حلال کر دی سوائے ان چیزوں کے جن کی حرمت بیان کر دی گئی ہے کیونکہ وہ انسانی جسم کے لیے مضر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرة: ۲۹۰) ”اُس اللہ ہی نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔“ نیز فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ (البقرة: ۱۶۸) ”لوگو! زمین میں موجود حلال پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔“ جبکہ رسول اکرم ﷺ نے امت کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: [كُلُوا وَ تَصَدَّقُوا وَ الْبُسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَحِيلَةٍ] (سنن النسائي، الزكاة، الاختيال في الصدقة، حديث: ۲۵۶۰) ”کھاؤ، صدقہ کرو اور لباس پہنو جب تک اسراف اور تکبر و غرور کا پہلو اس میں شامل نہ ہو۔“ نیز فرمایا: [مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ] (مسند احمد: ۴/۳۳۸) ”اللہ تعالیٰ جسے کسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اس

۲۹۔ ابواب الاطعمۃ ... طعام (کھانے) کی تعریف، حکم اور کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب پر دیکھے۔

* چند ممنوع کھانے: ① دوسرے مسلمان بھائی کا مال جو اس کی ملکیت نہ ہو۔

② پھلی اور نڈی کے علاوہ کوئی بھی جانور جو طبعی موت مر گیا، یا اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا گیا یا وہ چوٹ لگنے سے مر گیا ہو۔

③ ذبح کے وقت بہنے والا خون۔

④ خنزیر کا گوشت، چربی اور دیگر اجزاء۔

⑤ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور۔

⑥ قبروں اور بتوں کی نذر کیا جانے والا جانور اور کھانا وغیرہ۔

* کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب: ① مسلمان کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کھانی جائز ہیں۔

② کھانے سے مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تقویت کا حصول ہو تو یہ کھانا کھانا باعث اجر بن جائے گا۔

③ کھانا ٹیک لگائے بغیر تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

④ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے البتہ پسند نہ آئے تو نہ کھائے۔

⑤ مہمان کو اہل خانہ کے ساتھ کھانا کھلایا جائے۔

⑥ کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔

⑦ کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔

⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔

⑨ کھانا گرم ہو تو ٹھنڈا کرنے کے لیے پھونکیں نہ مارے۔

⑩ مجلس میں موجود بڑے اور معزز افراد کو پہلے کھانا پیش کرنا چاہیے بشرطیکہ وہ دائیں جانب بیٹھے ہوں۔

⑪ کھانے کے دوران میں ساتھیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہ بدتمیزی اور بداخلاقی کا مظاہرہ ہے کہ سب

کچھ اپنی ہی پلیٹ میں ڈال لیا جائے۔

⑫ کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے یا انھیں صاف کر لے یا دھو لے۔ اسی طرح برتن کو انگلی سے

چاٹ چاٹ کر صاف کیا جائے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۹) أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ (الصحفة ۲۱)

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

(الصحفة ۱)

باب ۱- کھانا کھانے کا بیان

۳۲۵۱- حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ مینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور (کلیوں بازاروں میں عام لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ تین بار (کہا۔) میں بھی لوگوں کے ساتھ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر توجہ سے نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔ نبی ﷺ کا جو ارشاد میں نے سب سے پہلے سنا وہ یہ تھا: ”اے لوگو! سلام عام کرو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

۳۲۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أَصَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، انْجَعَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ. وَيُقَالُ: [قَدِمَ] قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَدِمَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [قَدِمَ] قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثَلَاثًا. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ. فَلَمَّا بَيَّنَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. لَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ».

فوائد و مسائل: ① کسی عظیم یک شخصیت یا بڑے عالم کی تشریف آوری پر اس کا استقبال کرنا چاہیے اور اس

۳۲۵۱- [صحیح] تقدم، ح: ۱۳۳۴ من حديث عوف بن أبي جميلة عن زرارة عن عبد الله بن سلام به.

۲۹۔ أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

سے ملاقات کے لیے حاضر ہونا چاہیے۔ ① نیک آدمی کی نیکی اور برے کی برائی چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن بعض لوگ اس کی پہچان نہیں رکھتے۔ ② جب لوگ کسی عالم کی زیارت کے لیے جمع ہوں تو اسے چاہیے کہ مناسب وعظ و نصیحت کرے۔ ③ سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کہا جائے اور جب بھی ملاقات ہو سلام کہا جائے۔ اور جسے سلام کہا جائے وہ اس کا جواب دے۔ ④ کھانا کھلانے سے مراد مہمانوں کی خدمت بھی ہے اور غریب و مستحق افراد کی امداد بھی۔ ⑤ صلہ رحمی سے مراد قریبی رشتے داروں سے حسن سلوک ہے جس میں ان سے میل ملاقات، مشکل میں ان کی مدد اور حسن سلوک کی دیگر سب صورتیں شامل ہیں۔ ⑥ نماز تہجد ایک عظیم نیکی ہے جس میں خلوص اللہ کی طرف توجہ، دعا و مناجات اور بہت سے فوائد اور برکات موجود ہیں۔ ⑦ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے جنت ملتی ہے۔

۳۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ: سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَفْشُوا السَّلَامَ،
وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا
أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».



فائدہ: حسن خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں امن و امان قائم رہتا ہے۔

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ
اللَّيْثَ [بْنَ سَعْدٍ] عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ
أَبِي الْخَبَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ

۳۲۵۲۔ [استادہ صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۶/۲ من حديث ابن جريج به، وفي بعض نسخ مسند الإمام أحمد: ۱۷۴/۹، ۱۷۵، ح: ۶۴۵۰ بتحقيق أحمد شاكر 'عن ابن جريج قال: قال لي سليمان، قلت: ابن جريج صرح بالسماع، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۵۶۳/۳۰ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۲۵۳۔ أخرجه البخاري، الإيمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، ح: ۲۸، ۱۲، وغيرهما من حديث الليث به، ومسلم، الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام، وأي أمورہ افضل، ح: ۳۹ عن ابن رمح به.

۲۹۔ أبواب الأَطْعَمَةِ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل
إِلَّا سَلَامٌ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ
السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَزَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»۔
اسے بھی سلام کرے اور جسے نہیں جانتا اسے بھی سلام کرے۔“

🌟 فائدہ: ہر واقف اور ناواقف کو سلام کرنے کا مطلب عزیز دوست اور اجنبی، یعنی ہر مسلمان کو سلام کرنا ہے۔ جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ غیر مسلم ہے اسے سلام نہیں کرنا چاہیے۔ یہ غیر مسلم کا فرض ہے کہ مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ جب وہ سلام کرے تو مسلمان کو چاہیے کہ اسے سلام کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہے۔

(المعجم ۲ - باب: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ (التحفة ۲)
باب: ۲۔ ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے

۳۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ: أَنَّنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ. وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي السَّمَانِيَةَ»۔
۳۲۵۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کا کھانا چار افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اور چار افراد کا کھانا آٹھ افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر کھانا کم ہو تو مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے ساتھیوں کا خیال رکھ کر کھائے۔ ② مل کر کھانا کھانے سے کموز کھانا زیادہ افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ ③ باہمی ہمدردی اور خیر خواہی مسلمانوں کی امتیازی خوبی ہے۔

۳۲۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ،
۳۲۵۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے اور دو افراد کا کھانا تین اور چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

۳۲۵۶۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل... الخ، ح: ۱۶۹/۲۰۵۹ من حديث ابن جريج ۹۔

۳۲۵۵۔ [صحیح] أخرجه البزار (كشف الاستار): ۵۲، ۵۱/۲، ح: ۱۱۸۵ من حديث الحسن بن موسى ۹، وقال: "نفرد به عمرو بن دينار وهو لين"، والحديث السابق شاهد له، والحديث ضعفه البيهقي من أجل قهرمان آل الزبير.

۲۹- أبواب الأطعمة

... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

لیے کافی ہوتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا پانچ چھ افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

فَهَرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ. وَإِنَّ طَعَامَ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ. وَإِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسَّتَةَ».

باب: ۳- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(المعجم ۳) - بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ (الصحفة ۳)

۳۲۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

۳۲۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّانُ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① سات آنتوں میں کھانے سے مراد بہت زیادہ کھانا ہے۔ ② حرص اور لالچ مومن کی شان کے لائق نہیں۔ ③ زیادہ پیٹ بھر کر کھانا صحت کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے صرف اسی قدر کھانا کھانا چاہیے جو آسانی سے ہضم ہو جائے۔ ④ مومن اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے اس لیے اس کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ کافر اللہ کا نام لے کر نہیں کھاتا اس لیے اس کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور کھانے میں اس کے ساتھ شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

۳۲۵۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۲۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۵۶- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، فيه أبو هريرة عن النبي ﷺ، ح: ۵۳۹۷ من حديث شعبة به.

۳۲۵۷- أخرجه مسلم، الأشربة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ح: ۲۰۶۰ من ۴۴

۲۹- أبواب الأطعمة

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ».

۳۲۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».

(المعجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَغَابَ الطَّعَامُ (التحفة ۴)

۳۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا غَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. إِنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

حدیث عبد اللہ بن عمر بہ .

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل
ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔“

۳۲۵۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

باب: ۴- کھانے میں عیب نکالنے کی
ممانعت کا بیان

۳۲۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔“

۳۲۵۹- (۱) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس معنی میں ایک اور حدیث اپنے دوسرے استاد ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی سند سے بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

۳۲۵۸- أخرجه مسلم، الأثرية، باب المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ح: ۲۰۹۲ عن أبي كريب به .

۳۲۵۹- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما غاب النبي ﷺ طعامًا، ح: ۳۵۶۳، ۵۴۰۹، ومسلم، الأطعمة، باب لا يعب الطعام، ح: ۲۰۶۴ من حديث سفیان الثوري به .

۳۲۵۹- أخرجه مسلم، الأثرية، باب: لا يعب الطعام، ح: ۱۸۸ / ۲۰۶۴ عن ابن أبي شيبة به، وانظر الحديث السابق .

۲۹۔ ابواب الأطعمة
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ: تَخَالِفُ فِيهِ. يَقُولُونَ: عَنْ
 امام ابو بکر بن ابی شیبہ ؓ نے کہا: سند میں ہمارا
 اختلاف ہے۔ وہ حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد (ابو بکر)
 کی بجائے (ابو حازم) سے بیان کرتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر پکانے والے سے کھانا پکانے میں کوئی کمی رہ جائے تو برداشت کرنی چاہیے۔ معمولی
 بات پر آپ سے باہر ہو جانا اطلاق کے سنائی ہے۔ ② بعض اوقات کوئی کھانا انسان کو پسند نہیں ہوتا، تب
 طبیعت پر جبر کر کے کھانا ضروری نہیں اور نہ پیش کرنے والے ہی پر ناراض ہونا چاہیے کہ یہ کھانا کیوں پکا گیا۔

(المعجم ۵) - بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ باب: ۵- کھانا کھاتے وقت ہاتھ منہ دھونا
 (التحفة ۵)

۳۲۶۰۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ: حضرت انس ؓ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ. سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ
 مَا لِكَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں زیادہ برکت دے اسے چاہیے
 أَحَبَّ أَنْ يَتَوَضَّأَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا کہ جب کھانا پیش کیا جائے اور جب (فارغ ہونے
 خَضَرَ عَدَاؤُهُ، وَإِذَا رُفِعَ». کے بعد) کھانا اٹھایا جائے تو وضو کرے۔“

🌞 فائدہ: اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اس لیے ہاتھ اگر صاف
 ہوں تو دھوئے بغیر بھی کھانا کھانا جائز ہے۔ اسی طرح کھانے کے بعد کا مسئلہ ہے اگر صفائی کی ضرورت ہو تو
 ہاتھ ضرور دھونے چائیں ورنہ دھونا شرعاً ضروری نہیں۔

۳۲۶۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ
 حَدَّثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُمَيْرٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے۔ آپ
 ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ: کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ایک آدمی نے کہا:
 حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کی خدمت میں وضو
 يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ کے لیے پانی پیش نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا میں
 خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ. فَأَتَيْتُ بِطَعَامٍ. فَقَالَ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟“

۳۲۶۰۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي في الكامل: ٢٠٨٤/٦ من حديث جبارة به، وتابعه قتيبة بن سعيد
 عنده، وضعفه البوصيري، وقال أبو زرعة: هذا حديث منكر، العلل: ١/٢٢، وانظر، ح: ١٨٦٢، لحال كثير بن سليم.
 ۳۲۶۱۔ [صحیح] * صاعد مستور، ولحديثه شاهد عند مسلم في صحيحه، ح: ١١٨/٣٧٤، وبه صح الحديث.

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللَّهِ! أَلَا آتِيكَ بِوَضُوءٍ؟

قَالَ: «أُرِيدُ الصَّلَاةَ».

فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے لیے نماز والا وضو کرنا ثابت نہیں۔ ② شریعت نے جو پابندی نہیں لگائی صفائی یا تقویٰ وغیرہ کے نام پر وہ پابندی لگانا درست نہیں۔ ③ نماز کے لیے با وضو ہونا ضروری ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ الْأَكْلِ مِنْكِتًا

(الصفحة ۶)

۳۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ)

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا أَكُلُ مِنْكِتًا».

۳۲۶۳۔ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت

سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْقٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسْرٍ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً. فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ بِأَكْحَلٍ. فَقَالَ أَغْرَابِيُّ: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا».

فوائد و مسائل: ① محمد فواد عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ نے اِتِّكَا (ٹیک لگانے) کی مختلف صورتیں بیان کی ہیں: (۱) چار

زانو (چوکڑی مار کر) بیٹھنا۔ (ب) اچھی طرح کھل کر بیٹھنا۔ (ج) پیٹھ کسی چیز (دیوار وغیرہ) سے لگا کر بیٹھنا۔

(د) ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اس پر سہارا لے کر) بیٹھنا۔ عام طور پر اس لفظ سے تیسرا مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔

② گھٹنوں کے بل بیٹھنے سے مراد تشہد کی طرح بیٹھنا یا اکڑوں بیٹھنا ہے یعنی پنڈلیاں کھڑی کر کے پاؤں کے

۳۲۶۲۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأكل منكًا، ح: ۵۳۹۸ من حديث مسعر به.

۳۲۶۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الأكل من أعلى الصفحة، ح: ۳۷۷۳ عن عمرو بن عثمان به موطأ.

۲۹۔ أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

پورے گوشتے زمین پر لگا کر ان پر بیٹھنا۔ ① تکبیر کی ہر صورت مذموم ہے۔ اور ہر کام میں تو وضع قابل تعریف ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب: بے۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ

(التحفة ۷)

پڑھنے کا بیان

۳۲۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۲۶۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ،

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے چھ اصحاب کے

عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدِ بْنِ

ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی (بدو) آیا

عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وہ (سارا کھانا) دو لقموں میں کھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ

يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَجَاءَ

نے فرمایا: ”اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا تو کھانا تمھارے

أَعْرَابِيٍّ فَأَكَلَهُ بِلَقْمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لیے کافی ہو جاتا چنانچہ تم میں سے جو شخص کھانا کھائے

«أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، لَكَفَاكُمُ.

اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھ لے۔ اگر شروع میں بسم اللہ

فَإِذَا أَكَلَ أَخَذَكُمْ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ

پڑھنا بھول جائے تو (یاد آئے پر) یوں کہہ لے: [بِسْمِ

فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ،

اللہ فی اَوَّلِهِ وَآخِرِهِ] ”اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا

فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ».

شروع کرتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① بسم اللہ پڑھنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور تھوڑا کھانا زیادہ لوگوں کو کافی ہو جاتا

ہے۔ ② اگر چند افراد مل کر ایک برتن میں کھانا کھا رہے ہوں تو سب کو بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ اگر ایک آدمی بھی

بغیر بسم اللہ کے کھانے لگے تو برکت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے یا نہ

رہے تو یاد آنے پر [بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ] یا [بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ] پڑھ لے۔

۳۲۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۲۶۵- حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت

حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

ہے انھوں نے فرمایا: میں کھانا کھا رہا تھا تو مجھ سے

۳۲۶۶- [صحیح] أخرجه المدارمي: ۹۴/۲، ح: ۲۰۲۶ من حديث يزيد بن هارون به، وصححه ابن حبان (موارد)،

ح: ۱۳۶۱، وأخرجه الترمذي، ح: ۱۸۵۸ من طريق وكيع عن هشام الدستوائي عن بديل بن ميسرة العقيلي عن عبد الله

ابن عبيد بن عمير عن أم كلثوم عن عائشة به. وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۱۰۸/۴، ووافقه الذهبي،

وهو كما قال.

۳۲۶۵- [حسن] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ح: ۱۸۵۷ من حديث هشام به،

وإسناده حسن.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۔ ابواب الأطعمة

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا أَكُلُ: «سَمِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». نَبِيُّ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کا نام لے (بِسْمِ اللّٰهِ) پڑھ۔“

(المعجم ۸) - بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب: ۸۔ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے

(التحفة ۸)

۳۲۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۲۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے دائیں ہاتھ سے پیئے دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے بائیں ہاتھ سے دیتا اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔“

الْهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لْيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ، وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ».

فوائد و مسائل: ① وہ تمام کام جو عرف میں اچھے سمجھے جاتے ہیں یا طبعاً ناگوار نہیں ان میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ دوسرے کاموں میں بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ② احادیث میں بہت سے کاموں کے بارے میں دائیں جانب کو اہمیت دینے کا ذکر موجود ہے مثلاً: کھانا پینا لینا دینا وضو غسل کنگھی کرنا کپڑا پہننا جوتا پہننا سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا لکھنا مسجد میں داخل ہونا بیت الخلا سے باہر آنا وغیرہ۔ اور بہت سے دوسرے کاموں میں بائیں جانب کا ذکر ہے مثلاً: استنجا کرنا بیت الخلا میں داخل ہونا مسجد سے باہر آنا لباس یا جوتا اتارنا وغیرہ۔ ③ جو کام شیطان کو پسند ہیں مومن کو ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۲۶۷۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی کفالت میں پرورش پانے والا ایک بچہ تھا۔ (ایک دن کھانا کھاتے

وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبٍ

۳۲۶۶ [صحیح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۹۷/۷، ح: ۶۷۷۱ من حديث هشام بن عمار به، وقال: "نفرد به هشام"، وصححه البوصيري، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۰۲۰ وغيره.

۳۲۶۷۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ح: ۵۳۷۶ من حديث سفيان بن عيينه به، ومسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۱۰۸/۲۰۲۲ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۲۹۔ أبواب الأطعمة

ابْنُ كَيْسَانَ، سَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي: «يَا غُلَامُ! سَمِ اللَّهَ، وَكُلْ بِبَيْمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ہوئے) میرا ہاتھ پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھوم رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”بچے! اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب

کے بیٹے تھے۔ یہ ساتھیں اولین میں سے ہیں۔ ۴۰ ہجری میں فوت ہوئے تو ان کی بیوہ حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح ان کے بیٹے عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور عیسیٰ بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ آ گئے۔ ② بچے غلطی کریں تو نرمی سے سمجھادینا چاہیے۔ ③ بچوں کو واضح اور آسان اسلوب میں سمجھانا چاہیے اور مختصار پیش نظر رکھا جائے۔ ④ جب برتن میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو ہر ایک کو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے البتہ اگر مختلف قسم کی چیزیں (کھجوریں یا منگھائی وغیرہ) ہوں تو اپنی پسند کی چیز دوسری طرف سے بھی لی جاسکتی ہے۔



۳۲۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ».

۳۲۶۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

باب: ۹۔ انگلیاں چاٹنے کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ لَعْنِ الْأَصَابِعِ

(النهضة ۹)

۳۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

۳۲۶۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے“

۳۲۶۸- أخرجه مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۲۰۱۹ عن محمد بن رُمح به.

۳۲۶۹- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب لعن الأصابع ومصها قبل أن تصح بالمندبل، ح: ۵۴۵۶ من حديث ابن عيينة به، ومسلم، الأشربة، باب استحباب لعن الأصابع والقصة، وأكل اللقمة الساقطة بعد صبح ما بصيها من الأذى... الخ، ح: ۲۰۳۱ عن محمد بن أبي عمر به.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- ابواب الأطعمة .

یا چٹوان لے۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ، حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا».

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے عمر بن قیس کو عمرو بن دینار سے سوال کرتے ہوئے سنا، انھوں نے پوچھا: عطاء کی اس حدیث [لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا] کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ کس (صحابی) سے مروی ہے؟ عمرو بن دینار نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ عمر بن قیس نے کہا: ہمیں یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا: حضرت جابر کے ہمارے پاس آنے سے پہلے ہم نے یہ حدیث عطاء بن ابن عباس سے یاد کی ہوئی ہے۔ اور عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس سال ملاقات کی ہے جب مکہ میں وہ ان کے پاس مقیم تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ عَطَاءٍ: «لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا» عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ. قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يَتَدَمَّ جَابِرٌ عَلَيْنَا. وَإِنَّمَا لَقِيَ عَطَاءٌ جَابِرًا فِي سَنَةِ جَاوَزَ فِيهَا بِمَكَّةَ.

۳۲۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

۳۲۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أُنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ».

🌟 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیوں کو زبان سے صاف کر لینا چاہیے۔ ② غذا کا معمولی حصہ ضائع کرنا بھی نعت کی ناشکری ہے۔ ③ بغیر صاف کیے ہاتھ کو کپڑے سے پونچھنا یا پانی سے دھونا مناسب نہیں کیونکہ اس طرح کپڑا خراب ہوگا یا پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا پڑے گا اور ہاتھ کو لگے ہوئے غذا کے ذرات نالی میں جا سکیں گے جو رزق کی نعمت کی ناقدری ہے۔ ④ برکت ایک معنوی اور غیر محسوس چیز ہے۔ اس کے حصول کے لیے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور رزق کو ضائع کرنے سے پرہیز کرنا

۳۲۷۰- أخرجه مسلم، الأثرية، الباب السابق، ح: ۱۳۴/۲۰۳۳ من حديث أبي داود الحفري به نحو المعنى.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

چاہیے۔ ⑤ کسی سے چٹوٹا اس وقت درست ہے جب دوسرا آدمی اس میں کراہت محسوس نہ کرے مثلاً: بیوی یا

اولاد وغیرہ ہو۔

باب: ۱۰- پلیٹ صاف کرنا

(المعجم ۱۰) - بَابُ تَنْقِیَةِ الصُّفْحَةِ

(النحفة ۱۰)

۳۲۷۱- حضرت ام عاصم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے آزار کردہ حضرت نبیہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پیالے میں کھانا کھائے پھر اس (پیالے) کو چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔“

۳۲۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا الْيَمَانِ الْبُرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيُّهُ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ. فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ، فَلَجِسَهَا، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ».

۳۲۷۲- حضرت ابوالیمان مطلق بن راشد رضی اللہ عنہ اپنی دادی (ام عاصم) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک صاحب حضرت نبیہ الخیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہم ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے کہ نبیہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”جو شخص پیالے میں کھانا کھا کر اسے چاٹا ہے پیالہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔“

۳۲۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُ نَبِيَّةُ الْخَيْرِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيُّهُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ لَنَا. فَقَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَجِسَهَا، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ».

🕌 فائدہ: مذکورہ باب کی دونوں روایتیں سنداً ضعیف ہیں تاہم پیالے اور پلیٹ وغیرہ کو انگلیوں سے صاف کرنے کا ذکر صحیح مسلم کی روایت میں موجود ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پلیٹ کو انگلی سے صاف کر لیا کریں۔ (صحیح مسلم 'الأشربة' باب استحباب لعق

۳۲۷۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأطحمة، باب ماجاء في اللقمة تسقط، ح: ۱۸۰۴ من حديث أبي اليمان البراء (مولى بن راشد الهذلي) به، وقال: "غريب" أم عاصم لم أجدها وثيقاً، والله أعلم، وباقي السند حسن.

۳۲۷۲- [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

۲۹- أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

الأصابع..... حدیث: (۲۰۳۳) نیز صحیح مسلم کی اسی روایت میں پلیٹ کو انگلیوں سے صاف کرنے کا سبب وہی بیان ہوا ہے جو گزشتہ باب میں انگلیاں چاٹنے کا بیان ہوا تھا۔ خاص طور پر آج کل کے ماحول میں جس طرح بعض لوگ برتن میں زیادہ کھانے لے لیتے ہیں اور تھوڑا سا کھا کر باقی ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ انتہائی بری عادت ہے۔ اس سے کھانے کی بے قدری ہوتی ہے۔ اور بلا ضرورت ضائع کرنا تہذیب میں شامل ہے جس کے مرکب کو قرآن نے ”شیطان کا بھائی“ کہا ہے۔ اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے کہ کھانا کھاتے وقت پلیٹ میں صرف ضرورت کے مطابق لیا جائے اور اس میں بچا یا نہ جائے۔ اور جو پکا ہوا کھانا بچ جائے وہ پھینکنے کے بجائے ضرورت مندوں غریبوں اور مسایلوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(المجم ۱۱) - بَابُ الْأَكْلِ وَمِمَّا يَلِيكَ باب: ۱۱- اپنے سامنے سے کھانا

(الصفحة ۱۱)

۳۲۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دسترخوان پر کھانا لگا دیا جائے تو آدمی کو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اپنے ساتھی کے آگے سے نہ کھائے۔“

۳۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ

الْمَسْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا [عَبْدُ اللَّهِ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ، وَلَا يَتَنَاوَلَ مِنْ تَيْنٍ يَدَيْهِ جَلِيسِهِ».

فائدہ: ”مائدہ“ اس دسترخوان کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھا جا چکا ہو اس لیے وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ کا مطلب صرف دسترخوان بچانا نہیں بلکہ اس پر کھانا لگانا ہوگا۔ خالی دسترخوان کو عربی میں بخوان کہتے ہیں۔

۳۲۷۴- حضرت عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بوا پیا لہ پیش کیا گیا جس میں بہت سا شہد اور

۳۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا الثَّعْلَاءُ بْنُ الْقَاضِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوَيْبِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَكْرَاشٍ

۳۲۷۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء: ۷۴/۳، والبيهقي في شعب الإيمان: ۸۴/۵، ح: ۵۸۱۵، وابن حبان في المجروحين: ۱۶۱/۲ من حديث عبيد الله بن موسى به، وسيأتي، ح: ۳۲۹۵ * عبد الأعلى بن أعين ضعيف، كما في التقريب وغيره.

۳۲۷۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ماجاء في التسمية في الطعام، ح: ۱۸۴۸ عن ابن شارية، وقال: "غريب" الثعلاء بن الفضل ضعيف (تقريب وغيره)، وعبيد الله بن عكراش، قال البخاري: "لا يثبت حديثه".

۲۹۔ أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

چکنائی تھی۔ ہم لوگ اس میں سے کھانے لگے تو میرا ہاتھ اس میں ہر طرف گھوم رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ یہ ایک ہی کھانا ہے۔“ پھر ہمارے سامنے ایک تھال رکھا گیا جس میں مختلف قسم کی تازہ کھجوریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ تھال میں گھونٹنے لگا اور آپ نے (مجھ سے) فرمایا: ”اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ۔ یہ ایک ہی قسم نہیں۔“

عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشٍ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدَكِ. فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا. فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاجِبِهَا. فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقِي فِيهِ أَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ. فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ. فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ».

فائدہ: مذکورہ باب کی دونوں روایات ضعیف ہیں تاہم صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ سے فرمایا: ”بچے! اللہ کا نام لو وائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔“ (صحیح البخاری، الأطعمة، حدیث: ۵۲۷۶، و صحیح مسلم، الأشربة، حدیث: ۳۰۲۳) لہذا جب برتن میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو ہر ایک کو اپنے سامنے ہی سے کھانا چاہیے البتہ اگر مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو اپنی پسند کی چیز دوسری طرف سے بھی لی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید دیکھیے حدیث: ۳۲۶۷ کے فوائد و مسائل۔



(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الثَّرِيدِ (التحفة ۱۲)

باب ۱۲۔ تہید کے اوپر (درمیان) سے کھانا منع ہے

۳۲۷۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ نوش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اس کی چوٹی چھوڑ دو اس میں برکت والی جائے گی۔“

۳۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ سَعِيدٍ] بَنِ كَثِيرٍ بَنِ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْقٍ الْيَحْصِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُشَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَاهُ بِقَصْعَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا. وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا. يَبَارِكُ فِيهَا».

۲۹- ابواب الاطعمة . کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

🌟 **فوائد و مسائل:** ① چوٹی سے مراد برتن کے درمیان کا کھانا ہے جو برتن بھرا ہوا ہونے کی صورت میں کناروں کی نسبت کچھ بلند ہوتا ہے۔ ② جب ایک برتن میں کھانے والے اپنے اپنے سامنے سے کھائیں تو اس حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے کیونکہ درمیان کا کھانا کناروں سے کھائے جانے کے بعد کھایا جاتا ہے۔ ③ حدیث نبوی پر عمل کرنے سے رزق میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

۳۲۷۶- حضرت وائلہ بن اسحق لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے شریڈ کی چوٹی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا اونچا (درمیان والا) حصہ رہنے دو (بعد میں کھانا) کیونکہ اس میں برکت اوپر سے آتی ہے۔“

۳۲۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفَسِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَيْسِمَةَ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْنَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِ الشَّرِيدِ، فَقَالَ: «كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالَيْهَا، وَاغْفُوا رَأْسَهَا. فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا».

۳۲۷۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کنارے سے لو اور اس کا درمیان چھوڑ دو کیونکہ برکت اس کے وسط میں نازل ہوتی ہے۔“

۳۲۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ، فَخُذُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَذَرُوا وَسْطَهُ. فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ».

باب: ۱۳- اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

(المعجم ۱۳) - بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ (الصحفة ۱۳)

۳۲۷۸- حضرت عقیل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۷۸- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۷۶- [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۹۰/۲۲، ح: ۲۱۶ من حديث هشام بن عمار به، وله طريق آخر عند أحمد: ۴۹۰/۳، والحديث السابق شاهد له.

۳۲۷۷- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطلعة، باب في الأكل من أعلى الصحفة، ح: ۳۷۷۲ من حديث شعبة عن عطاء بن السائب به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۱۸۰۵.

۳۲۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۹۶/۲، ح: ۲۰۳۵ من حديث يزيد بن زريع به، قال ۴۴

۲۹- أبواب الأضمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ہے وہ کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ان (کے ہاتھ) سے ایک لقمہ گر گیا۔ انھوں نے اسے اٹھایا اور اسے جو گردوغبار وغیرہ لگ گیا تھا اسے دور کیا پھر وہ لقمہ کھالیا۔ زمینداروں نے ایک دوسرے کو اشارے کیے (کہ دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں۔) انھیں کہا گیا: اللہ تعالیٰ گورنر صاحب (آپ) کو درست رکھے آپ کے لقمہ اٹھانے کی وجہ سے زمیندار ایک دوسرے کو اشارے کرتے ہیں جب کہ آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے (پھر گرا ہوا لقمہ نہ اٹھاتے تو کیا حرج تھا خواہ مخواہ ان لوگوں کے مذاق کا نشانہ بنے۔) انھوں نے فرمایا: میں ان عجیبوں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث پر عمل کرنا ترک نہیں کر سکتا۔ ہم تو، جب کسی کا لقمہ گر پڑتا تھا اسے حکم دیا کرتے تھے کہ اسے اٹھا کر اس پر لگی ہوئی چیز (نکاح، غبار وغیرہ) دور کرے اور اسے کھائے اور اسے شیطان کے لیے نہ رہنے دے۔

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: بَيْنَمَا [هُوَ] يَتَعَدَّى، إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ. فَتَنَّاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذَى فَأَكَلَهَا. فَتَغَاوَرَ بِهِ الدَّهَاقِيُّنَ. فَقِيلَ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ. إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِيُّنَ يَتَغَاوَرُونَ مِنْ أَخَذِكَ اللَّقْمَةَ وَبَيِّنَ بِدَنِّكَ هَذَا الطَّعَامُ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدْعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ. إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَحَدَنَا، إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ، أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذَى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدْعَهَا لِلشَّيْطَانِ.



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اس طرف اشارہ کیا ہے اور مزید یہ کہا ہے کہ درج ذیل روایت اس کی شاہد ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت اور قابلِ عمل ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر پڑے تو اسے چاہیے کہ اسے جو گردوغبار لگا ہوا اسے دور کرے پھر اس (لقمے) کو کھائے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“ (صحیح مسلم، الأضرحة، باب استحباب لعن الأصابع والقصة، و أكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من أذى.....، حدیث: ۴۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد انجی الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم، حوالہ مذکورہ) ② اگر ہاتھ سے گرا ہوا لقمہ اٹھایا نہ جائے تو شیطان اسے کھا لیتا ہے یا شیطان کو اس سے کھانے کو ملتا ہے۔

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- ابواب الأطعمة...

۳۲۷۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو وہ اس پر لگے گرد و غبار کو صاف کرے اور اسے کھالے۔“

۳۲۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدٍ أَحَدِكُمْ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا».

باب ۱۳۰- کھانوں پر شریعت کی فضیلت

(المعجم ۱۴) - بَابُ فَضْلِ الشَّرِيدِ عَلَى

الطَّعَامِ (النسخة ۱۴)

۳۲۸۰- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مردوں میں سے بہت افراد کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران (ع علیہا السلام) اور فرعون کی بیوی آسیہ (ع علیہا السلام) کامل ہوئیں۔ اور عائشہ (ع علیہا السلام) کو دوسری عورتوں پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح شریہ کو دوسرے کھانوں پر فضیلت ہے۔“

۳۲۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ. وَإِنْ فَضَّلَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ، فَفَضَّلَ الشَّرِيدُ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

۳۲۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں پر عائشہ (ع علیہا السلام) کی

۳۲۸۱- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنْبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ

۳۲۷۹- أخرجه مسلم، الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع والفصصة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما بصيها من الأذى... الخ، ح: ۱۳۵/۲۰۳۳ من حديث ابن فضيل به.

۳۲۸۰- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: "وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ... الخ"، ح: ۳۴۱۱، ۳۴۲۳ من حديث شعبه به، ومسلم، فضائل الصحابة، باب: من فضائل خديجة [أم المؤمنين] رضي الله تعالى عنها، ح: ۲۴۳۱ عن ابن بشار به.

۳۲۸۱- أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، ح: ۳۷۷۰، ومسلم، فضائل الصحابة، باب في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۶ من حديث عبد الله بن عبد الرحمن به.

۲۹- ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

فضیلت ایسے ہی ہے، جیسے دوسرے کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہوتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① انسانوں میں کمال کا سب سے بلند مقام نبوت کا ہے جو عورتوں کو حاصل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا﴾ (یوسف ۱۰۹: ۱۱۴) ”(اے نبی!) ہم نے آپ سے پہلے صرف مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے ہیں۔“ اس لیے حدیث میں وہ کمال مراد ہے جو صرف وہی نہیں بلکہ اس میں کسب کا بھی حصہ ہے، یعنی صدیقیت کا مقام۔ گزشتہ استوں کی عورتوں میں صدیقیت کا اعلیٰ ترین مقام حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ علیہا السلام کو حاصل ہوا۔ امت محمدیہ میں یہ مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا۔ ② ثرید، روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے شوربے میں بھگو کر بنایا ہوا ایک قسم کا کھانا ہے۔ اس دور کے ماحول میں یہ بہترین کھانا تھا جو غذا ایت کے لحاظ سے بھی بہترین ہے اور لذت کے لحاظ سے بھی اس کے علاوہ آسانی سے تیار ہو جاتا ہے، جلدی ہضم ہوتا ہے اور بہت سے فوائد کا حامل ہے۔



(المعجم ۱۵) - بَابُ مَنْسَجِ الْبَيْدِ بَعْدَ الطَّعَامِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵- کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان

۳۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا، زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَلِيلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ. فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ تَكُنْ لَنَا مَنَادِيلٌ إِلَّا أَكْفَعْنَا وَسَوَاعِدُنَا وَأَفْدَامُنَا. ثُمَّ نَصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

۳۲۸۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں کھانا کم ملتا تھا۔ (زیادہ گزراہ کھجوروں وغیرہ پر تھا۔) پھر جب ہمیں کھانا میسر آتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے سوائے ہاتھوں، کلائیوں اور پاؤں کے۔ (ہاتھ لگی ہوئی چٹائی وغیرہ اس طرح ادھر ادھر لپٹے تھے۔) پھر (نیا) وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔

۳۲۸۲- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب المنديل، ح: ۵۴۵۷ عن محمد بن أبي يحيى به، وهو محمد بن فليح بن سليمان.

..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۔ ابواب الأطعمة

امام ابن ماجہ نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ اسے صرف محمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: غَرِيبٌ، لَيْسَ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ.

باب: ۱۶۰۔ کھانے سے فارغ ہو کر کیا
کہنا چاہیے؟

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ
الطَّعَامِ (التحفة ۱۶)

۳۲۸۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو فرماتے تھے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ] ”اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔“

۳۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ [رِيَّاح] بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ».

فائدہ: مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے تاہم صحیح احادیث میں دیگر دعائیں مذکور ہیں ان میں سے کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ ان میں سے دودعائیں درج ذیل روایات میں مروی ہیں۔

۳۲۸۴۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کے سامنے موجود کھانا (فارغ ہونے پر) اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا] ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو پا کر کمزور ہو اور اس میں برکت دی گئی ہو نہ کفایت کیا گیا (کہ مزید

۳۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا».

۳۲۸۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح: ۳۴۵۷ من حديث أبي خالد بن أروطة تقدم حاله، ح: ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، ومولى أبي سعيد مجهول، وله طريق آخر عند أبي داود، ح: ۳۸۵۰، وفيه إسماعيل بن رباح مجهول (غريب) و"غيره" مجهول، فالسند مظلم، وله طريق آخر عند النسائي في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۹۰، وفيه إسماعيل بن (أبي) إدريس، وهو مجهول (غريب) والسند إليه ضعيف، وحسن الحافظ ابن حجر أحد طرقه.

۳۲۸۴۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، ح: ۵۴۵۸ من حديث ثور به.

۲۹- ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

کی ضرورت نہ رہے؟ نہ یہ آخری کھانا ہے نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب!“

☀️ فوائد و مسائل: ① اس دعا کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: ”یہ تعریف کافی نہیں سمجھی گئی (کیونکہ انسان کا حقہ ہر کر ہی نہیں سکتا) نہ چھوڑی گئی (بلکہ یہ حمد و شکر مسلسل ہے کیونکہ رب کی نعمتیں مسلسل حاصل ہو رہی ہیں) نہ اس تعریف سے بے نیازی ہو سکتی ہے (کیونکہ حاصل نعمتوں کو قائم رکھنے کے لیے اور مزید نعمتوں کے حصول کے لیے بندے کو حمد و شکر کی ضرورت رہتی ہے۔“ ② کھانے کے آخر میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

۳۲۸۵- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: ۳۲۸۵- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ] ”بہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔“ اس کے گزشتہ (تمام) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ② شکر گناہوں کی معافی کا باعث ہے۔ ③ رزق کے حصول کے لیے اگرچہ ایک حد تک انسان بھی کوشش اور تدبیر سے کام لیتا ہے تاہم اس کوشش کو کامیاب کرنا اور تدبیر بھانا بھی اللہ ہی کا فضل ہے اور اسی کی توفیق سے ہے۔

(المجم ۱۷) - بَابُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ (التحفة ۱۷)

۳۲۸۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ۳۲۸۶- حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۸۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً جديداً، ح: ۴۰۲۳ من حديث سعيد بن أبي أيوب، وقال الترمذي 'حسن غريب'، ح: ۳۴۵۸، وحسنه الحافظ ابن حجر، وصححه الحاكم: ۱۹۲/۴، ۱۹۳، ونعقبه الذهبي، ونعقبه مرجوح.

۳۲۸۶- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الاجتماع على الطعام، ح: ۳۷۶۴ من حديث الوليد، به، وتقدم، ح: ۲۵۵، ولم يصرح بالسماع المسلسل. * وحرب بن وحشي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال البزار: ۴۴

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- أبواب الأطعمة

ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: ”شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مل کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لؤ تمہارے لیے اس میں برکت ہو جائے گی۔“

وَقَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَزْبٍ بْنُ وَحْشِيٍّ بْنِ حَزْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَسْبُعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ».

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۸۶/۲۵، والصحيحة للألباني رقم: ۶۶۳) بتا بریں مل کر کھانا برکت کا باعث ہے تاہم الگ الگ کھانا بھی جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا﴾ (النور: ۳۳) ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔“ ② بسم اللہ پڑھنا بھی برکت کا باعث ہے۔

۳۲۸۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت (اور اجتماعیت) کے ساتھ ہے۔“

۳۲۸۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزَّيْبِرِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا. فَإِنَّ الْبَرَكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ».

مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة، منها الحديث الآتي، وحديث ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر رفعة: إن أحب الطعام إلى الله ما كثر عليه الأيدي، وأخرجه أبو يعلى: ۳۹/۴، ح: ۲۰۴۵، وإسناده ضعيف. ۳۲۸۷- [حسن] تقدم ح: ۳۲۵۵، ولهذا طرف منه.

۲۹۔ ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۸) - بَابُ التَّخْفِ فِي الطَّعَامِ

(التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ کھانے کی چیز میں پھونک مارنا

۳۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ:

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ

عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ.

وَلَا يَنْتَفِسُّ فِي الْإِنَاءِ.

۳۲۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھانے پینے کی

چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے اور برتن میں سانس نہیں

لیتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ حدیث صحیح ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔“

(دیکھیے سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۲۸۹) ② حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیز میں

پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے کہا: اگر برتن میں کوئی ناپسندیدہ چیز (تھکا وغیرہ) نظر آجائے تو؟

آپ نے فرمایا: ”اسے اٹھل دو“ (تھوڑا سا پانی اٹھل دو تاکہ وہ بھی نکل جائے) اس نے کہا: میں ایک سانس

سے (چٹا ہوں تو) سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا: ”بیالے کو منہ سے ہٹا لیا کرو۔“ (جامع الترمذی، الأشربة، باب ماجاء

فی کراهية النفخ في الشراب، حدیث: ۱۸۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ

بَطْعَامِهِ فَلْيَنَاقِلْهُ مِنْهُ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ جب خادم کھانا لائے تو اس کھانے

میں سے اسے بھی کچھ کھانا دینا چاہیے

۳۲۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے پاس اس کا

خادم اس کا کھانا لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ اسے

اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ (خادم) اس (مالک) کے

۳۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ

۳۲۸۸۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأشربة، باب في النفخ في الشراب والتنفيس فيه، ح: ۳۷۲۸ من حديث

عبد الكريم الجزري به بالفاظ أخرى، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۱۸۸۸، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

۳۲۸۹۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ماجاء في الأكل مع المملوك والعال، ح: ۱۸۵۳ من حديث

إسماعيل به، وقال: 'حسن صحيح' * إسماعيل عتق، تقدم ح: ۱۶۱۲، ورواه عنه يحيى بن سعيد القطان، ولحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.



۲۹۔ ابواب الأطعمه۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل
 بِطَعَامِهِ، فَلْيَجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ أُلِيَ،
 سَاحَتْهُ كَهَاءً۔ اگر ایسے نہیں کر سکتا تو اسے اس میں سے
 کچھ (کھانا) دے دے۔“

۳۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ
 الْبِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ
 ابْنِ رَيْبَعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا
 أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ
 عَنَاءَهُ وَحَرَّهُ، فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ لَمْ
 يَفْعَلْ، فَلْيَأْخُذْ لَقْمَةً، فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ».

۳۲۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا غلام اسے کھانا
 پیش کرے جس کی (تیاری کی) مشقت اور (اس کے
 لیے آگ کی) حرارت اس نے برداشت کی ہے تو اسے
 بلا کر اپنے ساتھ کھلائے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو ایک لقمہ لے
 کر اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔“

۳۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
 الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ خَادِمُ
 أَحَدِكُمْ بِطَعَامِهِ، فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ، أَوْ لِيُتَنَاوَلْهُ
 مِنْهُ. فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ».

۳۲۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا
 خادم اس کا کھانا لائے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے
 ساتھ بٹھا لے یا اسے تھوڑا سا کھانا دے دے کیونکہ اس
 نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① خادم اور نوکر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ ② اگر کوئی خاص کھانا
 تیار کیا گیا ہو تو نوکر اور ملازم کو بھی گنجائش کے مطابق دیا جائے تاکہ اس کے دل میں حسرت نہ رہے۔ اس سے
 اس کے دل میں مالک کی محبت اور عزت و عظمت بڑھے گی نیز ایسا کرنے سے اس کے دل میں اپنے مالک کا
 مال وغیرہ چوری کرنے کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوگی۔ ③ فیکٹری کے مالک کو چاہیے کہ پیداوار میں سے کچھ نہ
 کچھ ملازمین کو بھی حقے کے طور پر دے۔ ④ ملازم کو تنخواہ کے علاوہ بھی کچھ نہ کچھ حسن سلوک کے طور پر دینا
 چاہیے۔ ⑤ ملازمین سے کام لینے وقت ان کے جذبات اور حالات کا لحاظ رکھنا چاہیے نیز مالک کو ان کی خوشی

۳۲۹۰۔ [إسناده صحيح] * جعفر بن ربيعة تابعه أبو الزناد عند أحمد: ۲/۲۴۵، وللحديث طرق أخرى عند
 البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۲۹۱۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۱/۳۸۸، ۴۴۶ من حديث إبراهيم بن مسلم العبدي الهجري به، وتقدم ح: ۷۷۷،
 والحديث السابق شاذ له.

۲۹۔ ابواب الأطعمة ... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اور غمی میں شریک ہونا چاہیے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخَوَانِ وَالسُّفْرَةِ (الصفحة ۲۰)

باب: ۲۰۔ میز اور دسترخوان پر کھانا کھانے کا بیان

۳۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ ابْنِ أَبِي الْفَرَاتِ الْإِسْكَافِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَوَانٍ، وَلَا فِي سَكْرَةٍ جَوْ. قَالَ: فَعَلَّامٌ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ.

۳۲۹۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری اور تھالی میں۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر لوگ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: دسترخوان پر۔

فوائد و مسائل: ① مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ کے حاشیہ الحجاج الحاجہ میں خوان کے بارے میں لکھتے ہیں: ”اس پر رکھ کر کھانا دولت مندوں اور متکبروں کی عادت ہے تاکہ انھیں کھانا کھاتے وقت جھکنے یا سر جھکانے کی ضرورت نہ پڑے۔“ اس لیے اس کا ترجمہ چھوٹی میز یا تپالی وغیرہ کیا جاسکتا ہے۔ ② سکر جہ چھوٹی پلیٹ یا تھالی اور رکابی وغیرہ کو کہتے ہیں جس میں چٹنی وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ یہ لذت پسندی اور عیش پرستی کا مظہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کھانا سادہ اور زود ہضم ہوتا تھا اس لیے چٹنی وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ ③ سَفْرہ (دسترخوان) سے مراد وہ کپڑے یا چڑے کا کلاڑا ہے جسے بچھا کر اس پر کھانا رکھا جاتا ہے۔ اہل عرب اب بھی میز کرسی استعمال کرنے کے بجائے زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانے کے عادی ہیں۔

۳۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ، حَتَّى مَاتَ.

۳۲۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر رکھ کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ انتقال فرما گئے۔

۳۲۹۲۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الخبز المرفق والأكل على الخوان والسفرة، ح: ۵۲۸۶ من حديث معاذ ابن هشام به.

۳۲۹۳۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب فضل الفقر، ح: ۶۴۵۰ من حديث ابن أبي عروبة به.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۔ أبواب الأطعمة

باب ۲۱۔ کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنا
اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ
روک لینے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۲۱) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَقَامَ عَنْ
الطَّعَامِ حَتَّى يَرْفَعَ، وَأَنْ يَكْفُ يَدَهُ حَتَّى
يُفْرَغَ الْقَوْمُ (التحفة ۲۱)

۳۲۹۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنے
سے منع فرمایا۔

۳۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُنِيرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
مَكْحُولٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى أَنْ يَقَامَ عَنِ الطَّعَامِ، حَتَّى يَرْفَعَ.

۳۲۹۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دسترخوان (پر
کھانا) لگا دیا جائے تو کوئی آدمی (فارغ ہو کر) نہ اٹھے
حتیٰ کہ دسترخوان اٹھایا جائے۔ اور اپنا ہاتھ نہ روکے
اگرچہ میر ہو گیا ہو حتیٰ کہ لوگ فارغ ہو جائیں۔ اور (اگر
اسے ضرورت نہ ہو تو) چاہے کہ (اپنا) عذر بیان کر
دے، کیونکہ آدمی (ہاتھ روک کر) اپنے ساتھی کو
شرمندہ کر دیتا ہے اور وہ بھی (شرم کی وجہ سے) ہاتھ
روک لیتا ہے۔ ممکن ہے اسے ابھی کھانے کی (مزید)
ضرورت ہو۔“

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ
الْحَسَقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّ بَنَاتَنَا
عَبْدَ الْأَعْلَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا
يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةُ. وَلَا يَرْفَعُ
يَدَهُ، وَإِنْ شَبِعَ، حَتَّى يَفْرَغَ الْقَوْمُ. وَلْيُعْذِرْ.
فَإِنَّ الرَّجُلَ يُحْجِلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ.
وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ».

باب ۲۲۔ ہاتھ میں (کھانے کی) چیکنا کی
بوتھو تو (بغیر ہاتھ دھوئے) سو جانا (منع ہے)

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ
رِيحٌ عَمَرٍ (التحفة ۲۲)

۳۲۹۴۔ [سنادہ ضعیف] وضعه البوصري * الوليد عن، وتقدم، ح: ۲۵۵، ومنير ضعيف (تقریب)، ومكحول
عن عائشة: منقطع، كما قال الذهبي في ميزان الاعتدال: ۱۹۳/۴.

۳۲۹۵۔ [ضعيف] تقدم ح: ۳۲۷۳.



۲۹- ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۹۶- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کو صرف خود ہی کو ملامت کرنی چاہیے جو اس حال میں رات گزارتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو۔“

۳۲۹۶- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ وَصِيمٍ الْجَعْفَالُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا، لَا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ. يَبِيتُ وَفِي يَدَيْهِ رِيحٌ غَمَرٌ».

۳۲۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو تھی اور اس نے ہاتھ نہیں دھویا تھا پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ گئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔“

۳۲۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الثَّوَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدَيْهِ رِيحٌ غَمَرٌ، فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ، فَاصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو لینے چاہئیں۔ ② کھانا کھانا یا مٹھائی وغیرہ کھا کر بغیر ہاتھ دھوئے سونا منع ہے۔ ③ اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ چکنائی کی بو کی وجہ سے حیوانات بستر پر آسکتی ہیں ان سے سونے والے کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ بعض اوقات چوہا وغیرہ بھی کاٹ لیتا ہے جو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ④ روزمرہ معاملات میں ایسے کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے جن سے نقصان کا خطرہ ہو۔

باب: ۲۳- کھانا کھانے کی پیش کش کرنا

(المعجم ۲۳) - بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ

(التحفة ۲۳)

۳۲۹۶- [صحیح] * جبارہ تقدم حاله، ح: ۷۴۰، وهذا الطريق سندہ ضعيف جدًا، والحديث الآتي شاهد له.
۳۲۹۷- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في غسل اليد من الطعام، ح: ۳۸۵۲ من حديث سهيل به، وهو في جزءه، ح: ۲۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۵۴، وللحديث ألوان عند الترمذي، ح: ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، والحاكم ۱۳۷/۴ وغيرهما، ولا تزيده إلا قوة.

۲۹۔ ابواب الأطعمة۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ. فَعَرَضَ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ. فَقَالَ: «لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا».

۳۲۹۸۔ حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے ہمیں کھانے کی پیش کش کی۔ ہم نے کہا: ہمیں خواہش نہیں (بھوک نہیں ہے)۔ آپ نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا نہ کیا کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے وقت موجود افراد کو کھانے کی پیش کش کرنا اچھی عادت ہے۔ ② کھانے کی پیش کش کی جائے تو بھوک ہونے پر قبول کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ بھوک نہ ہو تو ایسی پیش کش قبول نہ کرنے میں حرج نہیں۔ شکر یہ ادا کر دینا چاہیے تاہم بہتر ہے کہ ایک دو لقمے لے لیے جائیں۔ ④ جھوٹ تکلف کے موقع پر بھی اچھا نہیں۔ مغفرت کے لیے کوئی اور مناسب انداز اختیار کر لیا جائے۔

۳۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ - قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ: «إِنِّي صَائِمٌ. فَبِنَا أَهْنَفَ نَفْسِي هَلَا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ».

۳۲۹۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جن کا تعلق قبیلہ بنو عبد الاشہل سے تھا ان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دوپہر (صبح) کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”آئیے کھانا کھائیے۔“ میں نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ افسوس! کاش میں رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں سے کچھ کھا لیتا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس روایت کے راوی وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے بلکہ یہ ایک اور صحابی ہیں اس لیے راوی نے وضاحت کر دی کہ ان کا تعلق بنو عبد الاشہل کے قبیلے سے ہے۔ ② روزے دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو فطری روزہ چھوڑ کر

۳۲۹۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۶/۵۳ عن وكيع به، ورواه سفیان بن عیینة، والحميدي بتحقيق: ۳۶۹، وشعيب عن ابن أبي حسين به، أحمد: ۶/۵۵۸ « وشهر تقدم حاله، ح: ۱۴۹۶، والحديث حسن البوصيري، وله شاهد عند أحمد وغيره من حديث أسماء بنت عميس رضي الله عنها.

۳۲۹۹۔ [حسن] تقدم، ح: ۱۶۶۷.

۲۹۔ ابواب الاطعمۃ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

دعوت قبول کر لینا بہتر ہے تاہم روزہ مکمل کرنا بھی جائز ہے۔ ⑤ اگر کھانے کی دعوت دینے پر دوسرا شخص معذرت کر لے تو زیادہ اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا ایک عظیم شرف ہے جس کے چھوٹ جانے پر صحابی کو بعد میں افسوس ہوا کیونکہ روزہ تو بعد میں بھی رکھا جاسکتا تھا۔ دوسرے علاقے میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے انھیں دوبارہ ایسا موقع نہیں ملا کہ یہ شرف حاصل کر سکیں۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ
(التحفة ۲۴) باب: ۲۴۔ مسجد میں کھانا کھانے کا بیان

۳۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَنْعُقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْأَحْزَرِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ ابْنَ جَزْءِ الرُّبَيْدِيِّ يَقُولُ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، الْخَبَرُ وَاللَّحْمُ.

۳۳۰۰۔ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ربیدی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد میں گوشت روٹی کھا لیا کرتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① مسجد میں کھانا پینا جائز ہے لیکن اسے عادت نہیں بنانا چاہیے۔ ② مسجد میں کھانا کھاتے وقت مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کھانے کی چیز فرش چٹائی اور قالین وغیرہ پر نہ گرنے دی جائے۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا
(التحفة ۲۵) باب: ۲۵۔ کھڑے ہو کر کھانے کا بیان

۳۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّائِبِ، سَلَمٌ بْنُ جُنَادَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۳۳۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے چلتے کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیا

۳۳۰۰۔ [إسناده صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن".

۳۳۰۱۔ [صحيح] أخرجه الترمذي، الأثرية، باب ماجاء في الرخصة في الشرب قائماً، ح: ۱۸۸۰ عن أبي الشائيب سلم، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۲۶۹ * وحفص بن غياث صرح بالسمع عنده، ورواه عمران بن حدير عن أبي البرزى يزيد بن عطار عن ابن عمر به، أحمد: ۲/۱۲، ۲۴، ۲۹.

۲۹- أبواب الأطعمة . کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، نَأْكُلُ كَرْتَةً تَحْتَهُ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

🕌 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں حضرت انسؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی اکرم ﷺ کی احادیث مروی ہیں جن سے کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے بلکہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے تو زجر کا لفظ استعمال کیا ہے، یعنی ڈانٹ یا سختی سے منع کیا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ فرمان نبویؐ روایت کیا ہے، ”جو شخص بھول جائے (اور کھڑے ہو کر پانی پی لے) تو اسے چاہیے کہ قے کر دے۔“ ② حافظ ابن حجرؒ نے منع اور جواز کی احادیث ذکر کرتے ہوئے علماء کے مختلف اقوال اور دلائل ذکر کر کے اس چیز کو ترجیح دی ہے کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۱۰۳/۱۰) واللہ اعلم۔ ③ کھڑے ہو کر کھانا کھڑے ہو کر پینے سے زیادہ مکروہ ہے۔ ④ چلتے چلتے کھانا اتفاقی معاملہ ہوتا ہے جس کے جواز میں شبہ نہیں لیکن آج کل دعوتوں میں کھڑے کھڑے کھانے کا جواز اہل نظر ہے کیونکہ اس میں ایک وغیرہ کی کمی ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ دھور ڈنگروں والا طریقہ ہے جو انسانوں کے شایان شان نہیں۔ تیسرے یہ انسانی وقار کے بھی منافی ہے۔ چوتھے اس طریقے میں جو افراتفری مچتی ہے اس سے کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے اس لیے دعوتوں کا یہ طریقہ ناجائز اور متعدد قباحتوں کا حامل ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ الدُّبَاءِ (التحفة ۲۶) باب: ۲۶- کدو کا بیان

۳۳۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أَنَّنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقُرْعَ.

۳۳۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثْتُ مَعِيَ أُمَّ سَلِيمٍ، بِمَكْتَلٍ فِيهِ رُطْبٌ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ أَجِدْهُ. وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلَى لَهُ. دَعَا فَصَنَعَ لَهُ.

۳۳۰۲- [صحیح] عبیدہؓ، تابعہ عبداللہ بن بکر، أحمد: ۳/۲۶۴، وحید، تابعہ ثابت، أيضاً، ص: ۱۷۴.

۳۳۰۳- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۱۰۸ عن محمد بن أبي عدي به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ۲۰۹۲، ومسلم، ح: ۲۰۴۱، وغيرهما.

۲۹۔ ابواب الأطعمة

طَعَامًا. فَأَتَيْنَهُ وَهُوَ يَأْكُلُ. قَالَ: فَذَعَانِي لِأَكُلَ مَعَهُ. قَالَ: وَصَنَعَ ثَرِيدَةً يَلْخُمُ وَفَرَّجَ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ يُغَيِّجُهُ الْفَرَّجُ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُهُ فَأَذِينِي مِنْهُ. فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ. وَوَضَعْتُ الْيَكْنَخَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقْسِمُ، حَتَّى فَرَّغَ مِنْ آخِرِهِ.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل
اس نے آپ کو دعوت دی تھی اور نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا تھا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی۔ ان صاحب نے کدو اور گوشت ذال کر شید بنا رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کو کدو اچھا لگتا ہے تو میں اس (کدو) کے کڑے (برتن کے اطراف میں سے) جمع کر کے آپ کے قریب کرنے لگا۔ جب ہم لوگوں نے کھانا کھالیا تو آپ واپس گھر تشریف لے گئے۔ میں نے (کھجوروں کا) نوکرا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے کھجوریں کھانا اور تقسیم کرنا شروع کر دیں حتیٰ کہ ختم کر کے فارغ ہو گئے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① اس غلام کا پیشہ درزی تھا۔ (صحیح البخاری، الأطعمة، باب المرق، حدیث:

۵۳۳۱) ② اہل عرب گوشت کو لیے کڑوں میں کاٹ کر خشک کر لیتے ہیں اور بعد میں حسب ضرورت استعمال کرتے ہیں۔ اسے قدید کہتے ہیں۔ یہ گوشت اسی قسم کا تھا۔ (حوالہ مذکور بالا) ③ اس سالن کے ساتھ شید بنانے کے لیے جو کے آٹے کی روٹی پیش کی گئی تھی۔ (صحیح البخاری، الأطعمة، باب من ناول أو قدم إلى صاحبه على المائدة شيباً، حدیث: ۵۳۳۹) ④ کم درجے والے آدمی کی دعوت بھی قبول کرنی چاہیے۔ ⑤ خادم کے ساتھ مل کر کھانے میں تواضع کا اظہار اور فخر و تکبر سے اجتناب ہے اس لیے یہ ایک اچھی عادت ہے۔ ⑥ استاد اور بزرگ کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ⑦ ہدیہ دینا اور قبول کرنا مستحسن ہے۔ ⑧ ہدیہ قبول کر کے دوسروں کو دیا جاسکتا ہے۔

۳۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۰۴۔ حضرت حکیم بن جابر رحمہ اللہ اپنے والد حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، (حضرت جابر بن طارق اسی جگہ سے روایت کرتے عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ مِينَ نَبِيِّ ﷺ كَ الْغُھْرِ مِیْنِ وَاغْلِ

۳۳۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۲/۴ من وكيع به، وصححه الحافظ في الإصابة: ۱/۲۱۲، والבוصري، وأخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۱۵۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۶۶۶۵ من حديث ابن أبي خالد به، وتقدم ح: ۱۶۱۲، وألم جد نصريح سماعه.

۲۹- ابواب الاطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ، وَعِنْدَهُ هَذِهِ الذَّبَابَةُ. هُوَ- اور آپ کے پاس کدو تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز فَقُلْتُ: أَيُّ شَيْءٍ هَذَا؟ قَالَ: «هَذَا الْقَرْعُ». ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ قرع ہے“ یہ کدو ہے۔ ہم اس هُوَ الذَّبَابَةُ. نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا. کے ساتھ اپنے کھانے (سالن) میں اضافہ کرتے ہیں۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ان کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح حدیث والی رائے ہی درست ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۲۸/۳۲۷/۳۲۸ والصحيحة للألباني رقم: ۳۳۰۰ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد رقم: ۳۳۰۳) ② کدو ایک مفید بھری ہے۔ ③ اہل عرب گوشت کھانے کے عادی تھے۔ اکثر اوقات خالی گوشت ہی سالن کے طور پر کھاتے تھے۔ ④ گوشت میں بھری خصوصاً کدو ڈال کر پکانا برکت اور لذت کا باعث ہے۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ اللَّحْمِ (التحفة ۲۷) باب: ۲۷- گوشت کا بیان

۳۳۰۵- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْخَزَرِيُّ: حَدَّثَنِي مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَسْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيَدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ».

۳۳۰۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گوشت دنیا والوں کے اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار ہے۔“

۳۳۰۶- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْخَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَسْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيَدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ».

۳۳۰۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی گوشت کی دعوت دی تھی آپ نے قبول فرمائی۔ اور جب بھی آپ کی خدمت میں گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا آپ نے قبول فرمایا۔

۳۳۰۵- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات: ۳۰۲/۲ من حديث يحيى به، ورواه من حديث ربيعة بن كعب أيضاً، وقال: "هذان حديثان لا يصحان" -اسلامان منكر الحديث (تقريب)، وفيه علتان غيرہ۔

۳۳۰۶- [إسناده ضعيف جداً] انظر الحديث السابق.

۲۹۔ ابواب الاطعمه ... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَا ذُيعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ، إِلَّا أَحْجَبَ، وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ، إِلَّا قِيلَ لَهُ.

(المعجم ۲۸) - بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ

(التحفة ۲۸)

۳۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، بِلَحْمٍ. فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ، وَكَانَتْ تُنْعِجُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا.

۳۳۰۷۔ حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا۔ آپ کو (اس میں سے) ذراع (دستی) کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ذراع (دستی) سے مراد برے کی اگلی ناگوں کا گھٹنے سے پائے تک کا حصہ ہے۔ علامہ وحید الزمان نے اس کی خوب اچھی تعبیر کی ہے یعنی گوڑی کا گوشت۔ ② گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کے بجائے دانتوں سے نوچ کر کھانا زیادہ مفید ہے۔

۳۳۰۸۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو بَشَرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قَوْمِهِ [قَالَ:] - وَأَطْنَهُ يُسَمَّى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ

۳۳۰۸۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار (بن ابی طالب) نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث سنائی جب کہ انھوں نے لوگوں کے لیے ایک اونٹ ذبح کیا تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس وقت یہ ارشاد مبارک سنا جب صحابہ کرام رضی اللہ

۳۳۰۷۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب: (ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً) ح: ۴۷۱۲، ومسلم، الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ح: ۱۹۴ من حديث أبي حيان به.

۳۳۰۸ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۰۴، ۶۰۳/۱ عن يحيى بن سعيد، وهو في شُعَابِ الترمذي، ح: ۱۶۲، والسنن الكبرى للنسائي، ح: ۶۶۵۷، وصححه الحاكم: ۱۱۱/۴، والذهبي محمد بن عبد الله بن أبي رافع التميمي أبو حميد وثقه الحاكم، والذهبي تصحيح حديثه.

۲۹- أبواب الأضمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: وَأَنْقَوْمٌ يُلْقَوْنَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّحْمَ، يَقُولُ: «أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ».

رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کر رہے تھے۔ (کھانا کھاتے وقت ہر صحابی عمدہ عمدہ گوشت نبی ﷺ کو پیش کر رہا تھا کہ یہ تناول فرمائیں یہ کھڑا لیں یہ زیادہ اچھا ہے (حب) آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”سب سے عمدہ گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔“

(المعجم ۲۹) - بَابُ الشَّوَاءِ (التحفة ۲۹) باب: ۲۹- بھنے ہوئے گوشت کا بیان

۳۳۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شاةً سَمِيحًا، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۰۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی سالم بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو یہاں تک کہ آپ اللہ عزوجل کے پاس چلے گئے۔

فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ کھانے میں تکلف سے کام نہیں لیتے تھے۔ جو سادہ کھانا میسر ہوتا تناول فرما لیتے تھے۔ ② بھنا ہوا گوشت کھانا جائز ہے جیسے حدیث: ۳۳۱۱ میں آ رہا ہے ③ شواء سے مراد وہ گوشت ہے جو پتھروں کو گرم کر کے ان پر رکھا جاتا ہے جس سے وہ بھن کر کھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

۳۳۱۰- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضْلٌ شِوَاءً قَطُّ. وَلَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفَسَةٌ.

۳۳۱۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے کبھی بچا ہوا بھنا گوشت نہیں اٹھایا گیا۔ (ساتھ کھانے والے اصحاب ہوتے تھے۔ گوشت اتنا ہی ہوتا تھا جو اس وقت کھالیا جائے۔) اور نہ کبھی آپ کے ساتھ بچھانے کے لیے قالین اور غالجھ لے جایا گیا (کہ جہاں تشریف رکھنا چاہیں اس پر تشریف رکھیں) بلکہ وقت پر جیسا بچھونا

۳۳۰۹- أخرجه البخاري، الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم عن الدنيا؟، ح: ۶۴۵۷ من حديث همام به، وسأني ح: ۲۳۲۹.

۳۳۱۱- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۲۰۸۴/۶ من حديث جبارة به، وقال البوصيري: 'لهذا إسناد ضعيف لضعف كثير، وتقدم ح: ۱۸۶۲ * وجارة تقدم، ح: ۷۴۰'.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

میسر ہوتا سادہ یا عمدہ اس پر تشریف رکھتے۔)

۳۳۱۱۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زَيْدٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الرَّيْدِيِّ قَالَ: أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ [لَحْمًا] قَدْ شُوِيَ، فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَضْبَاءِ، ثُمَّ قُمْنَا نَصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ.

۳۳۱۱۔ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد میں کھانا کھایا جو بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم (زمین پر بھیجی ہوئی) کنکریوں سے ہاتھ پونچھ کر نماز پڑھنے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے (نیا) وضو نہیں کیا۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① مسجد میں کھانا کھانا جائز ہے۔ ② بھنا ہوا گوشت کھانا درست ہے۔ ③ اللہ کی نعمتوں کے استعمال سے پرہیز کا نام زہد نہیں بلکہ حرام سے اجتناب اور دنیا کے لالچ سے بچنا زہد ہے۔ ④ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ دیکھیے: (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۸، ۳۹۳)



(المعجم ۳۰) - بَابُ الْقَدِيدِ (النخفة ۳۰) باب: ۳۰۔ خشک گوشت کا بیان

۳۳۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَكَلَّمَهُ، فَجَعَلَ تُرْعِدُ فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ لَهُ: «هُوَ عَلَىكَ، فَإِنِّي لَسْتُ بِحَلِيفٍ. إِنَّمَا أَنَا ابْنُ أُمْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ».

۳۳۱۲۔ حضرت ابوسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بات کرنے لگا۔ (رسول اللہ ﷺ کے رعب کی وجہ سے) اس کے کندھے کا پٹنے لگے (اس پر کچکی طاری ہو گئی)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھبراؤ مت، میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو ایک ایسی (عام غریب) عورت کا

۳۳۱۱۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۱/۱۹۰ من حديث ابن لهيعة به، وهو في شمائل الترمذي، ح: ۱۵۶ مختصرًا ابن لهيعة تقدم حاله، ح: ۳۳۰، وتابعه عمرو بن الحارث، وتقدم، ح: ۳۳۰ على أصل الحديث دون قوله: "فسحا أيدينا بالحضباء".

۳۳۱۲۔ [إسناده ضعيف] وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴۸/۳، ووافقه الذهبي، وصححه البوصيري ولم أجد تصريح سماع ابن أبي خالدة في هذا السند، تقدم ح: ۱۶۱۲، وإنما صرح في الرواية المرسلة، وعند الخطيب: ۲۷۸/۶، والمرسل أصح كما قال الدارقطني وغيره، وصححه الحاكم: ۴۶۱/۲، والذهبي على شرة الشيخين من طريق عباد بن العوام عن إسماعيل عن قيس عن جرير به.

۲۹۔ أبواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

پینا ہوں جو خشک کیا ہوا گوشت کھایا کرتی تھی۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِسْمَاعِيلُ، وَحَدَّثَهُ،
امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: روایت کے
راوی اسماعیل (بن ابو خالد) ہی نے اسے موصول بیان
کیا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس پر کافی مفصل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی درست ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ واللہ اعلم تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۱۸۷۲ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۲۱۲) ② اہل عرب گوشت کو محفوظ رکھنے کے لیے اس کے لیے ٹکڑے کاٹ کر نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا کرتے تھے۔ اسے قندید کہتے ہیں۔ بعد میں ضرورت پڑنے پر اسے پکا لیا جاتا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس شخص کی گھبراہٹ دور ہو جائے جو اس پر نبی ﷺ کی عظمت کے احساس سے طاری ہوگئی تھی۔ ④ تواضع کے طور پر اپنے آپ کو ایک عام انسان کے طور پر پیش کرنا اللہ کی نعمت کا انکار نہیں۔ ⑤ بڑے عالم یا بڑے مقام پر فائز شخص کو عام لوگوں سے بات کرتے وقت ایسا انداز اختیار کرنا چاہیے جس سے وہ مانوس ہو جائیں اور آسانی سے اپنی بات کہہ سکیں۔

۳۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ نے فرمایا: ہم لوگ (گائے یا بکری کے) پائے سنبھال
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ. أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَكْعَتِهِ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُرْبَانِي مِنْ شِدْرِهِ دُونَ بَعْدِ
عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُورَاعَ قِيَا كُمْلَةَ انھیں تناول فرماتے۔
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنَ الْأَصْحَابِي.

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کا گوشت بیچ جائے تو بعد میں استعمال کرنے کے لیے سنبھالا جاسکتا ہے خواہ کتنی مدت بعد استعمال کیا جائے۔ ② اپنی ضرورت کی چیز اس کے موسم میں کافی مقدار میں خرید لینا جائز ہے یہ ممنوع و خیرہ اندوزی میں شامل نہیں۔

۲۹- أبواب الأَطْعَمَةِ

(المعجم ۳۱) - بَابُ الْكَبِدِ وَالطَّحَالِ

(التحفة ۳۱)

۳۳۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ، فَالْكَبِدُ وَالطَّحَالُ».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل
باب: ۳۱- کبھی اور تلی

۳۳۱۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دوسری ہوئی چیزیں اور دو خون حلال ہیں۔ مردہ چیزیں تو مچھلی اور نڈی ہیں اور دو خون کبھی اور تلی ہیں۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مچھلی خواہ کسی قسم کی ہو بغیر ذبح کے ہی حلال ہے۔ بعض علماء نے فرق کیا ہے کہ اس طرح مرے تو حلال ہے اور اس طرح مرے تو حرام ہے اس فرق کی کوئی دلیل نہیں۔ ② مچھلی کے علاوہ دوسرے سمندری جانوروں کے بارے میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے صحابہ و تابعین کے اقوال ذکر کیے ہیں کہ وہ سب مچھلی کے حکم میں ہیں۔ عطاء رحمہ اللہ نے آبی پرندوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ انھیں ذبح کرنا چاہیے۔ دیکھیے: (صحيح البخاري، الذبائح والصياد، باب قول الله تعالى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾ قبل حديث: ۵۴۹۳) ③ کبھی اور تلی بھی خون ہیں گوسے ہوئے سمی۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْمِلْحِ (التحفة ۳۲)

۳۳۱۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ أَرَاهُ مُوسَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَدٌ إِذَا مَلَأْتُمُ الْمِلْحُ».

۳۳۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔“

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْإِسْتِدَامِ بِالْعُلِّ

(التحفة ۳۳)

۳۳۱۶- [صحيح] تقدم ج: ۳۲۱۸.

۳۳۱۶- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۱۸۸۷/۵ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف عيسى بن عيسى الحنات"، وهو متروك كما في التقريب وغيره.

باب: ۳۳- سر کے کا سالن کے طور پر استعمال

۲۹۔ أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِي: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمُ الْإِدَامُ الْخَلَّ».

۳۳۱۶۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔“

۳۳۱۷۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَنَابَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمُ الْإِدَامُ الْخَلَّ».

۳۳۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔“

فوائد و مسائل: ① کھانے پینے میں سادگی متحسن ہے۔ ② جس چیز کے ساتھ روٹی کھائی جائے وہ سالن ہے ضروری نہیں کہ کچی ہوئی کوئی چیز ہی ہو۔ ③ سادہ غذا اور معمولی سالن بھی اللہ کا انعام ہے جس پر شکر کرنا چاہیے۔ ④ سرکہ طبعی طور پر بھی مفید چیز ہے لہذا اسے کھانے میں شامل رکھنا چاہیے۔

۳۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَنْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا عِنْدَهَا. فَقَالَ: «هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟» قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمُ الْإِدَامُ الْخَلَّ. اَللّٰهُمَّ

۳۳۱۸۔ حضرت ام سعد (جمیلہ بنت سعد بن ربیع انصاریہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جبکہ میں بھی ان کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی کھانا ہے؟“ ام المؤمنین نے فرمایا: ہمارے پاس روٹی، کھجوریں اور سرکہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔ اے اللہ! سرکہ کے میں برکت عطا فرما۔ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا۔ جس گھر میں سرکہ

۳۳۱۶۔ أخرجه مسلم، الأثرية، باب فضيلة الخل والتأدب به، ح: ۲۰۵۱ من حديث سليمان بن بلال به.

۳۳۱۷۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الخل، ح: ۳۸۲۰، والترمذي، ح: ۱۸۴۲ من حديث محارب بن دثار به، والحديث السابق شاهد له.

۳۳۱۸۔ [إسناده ضعيف جدًا موضوع] * عنسة تقدم حاله، ح: ۱۲۴۲، ومحمد بن زاذان متروك (تقريب)، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۰۵۲ وليس فيه: "اللهم بارك في الخل فإنه كان إدام الأنبياء قبلي".

۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

بَارِكْ فِي الْخَلِّ. فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ هُوَ غَرِيبٌ نَحْنُ. قَبْلِي. وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ.

فائدہ: حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے ان کی شہادت سے ایک ماہ بعد پیدا ہوئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی پرورش کی۔ ان کی والدہ کا نام غلامہ بنت انس بن سنان تھا جو قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الزَّيْتِ (التحفة ۳۴) باب ۳۴- زیتون کا تیل

۳۳۱۹- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: ۳۳۱۹- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیتون کا تیل سالن کے طور پر استعمال کرو اور اسے (سر اور بدن میں) لگاؤ۔ یہ مبارک رسول اللہ ﷺ: «اتَّبِعُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ».

فوائد و مسائل: ① دودھ سے حاصل ہونے والے گھی یا جانوروں کی چربی کی نسبت نباتاتی تیل زیادہ مفید ہے۔ ② نباتاتی تیلوں میں زیتون کا تیل سب سے عمدہ اور مفید ہے۔ ③ زیتون کے درخت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مبارک درخت فرمایا ہے۔ (سورہ نور: آیت ۳۵)

۳۳۲۰- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا ۳۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیتون کا تیل کھاد (خوراک) میں استعمال کرو اور اسے (سر اور بدن میں) لگاؤ۔ کیونکہ یہ مبارک (برکت والا) ہے۔“

(المعجم ۳۵) - بَابُ اللَّبَنِ (التحفة ۳۵) باب ۳۵- دودھ کا بیان

۳۳۱۹- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في أكل الزيت، ۱۸۵۱ من حديث عبدالرزاق به، وهو في مصنف عبدالرزاق: ۱۰/۴۲۲، ح: ۱۹۵۶۸ عن معمر عن زيد عن أبيه: 'مرسل'، والمتصل صحيحه الحاكم على شرط الشيخين ۴/۱۲۲، ووافقه الذهبي، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۳۲۰- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۲/۳۹۸ من حديث صفوان به، وصححه، ورده الذهبي بقوله: "عبدالله واه"، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف عبدالله بن سعيد المقبري"، انظر، ح: ۲۶۰.

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنِ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُزْدٍ الرَّاسِبِيِّ: حَدَّثَنِي مَوْلَانِي أُمِّ سَالِمِ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِلَبَنٍ قَالَ: «بَرَكَهٗ أَوْ بَرَكْنَا».

۳۳۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے: ”ایک برکت یا دو برکتیں۔“

۳۳۲۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا مِنْهُ. فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزَى، مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنُ».

۳۳۲۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھانے کو دے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ“ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر رزق عطا فرما۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو دے تو اسے یوں کہنا چاہیے: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا مِنْهُ“ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور یہ زیادہ دے۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ دودھ کے علاوہ بھی کوئی چیز غذا اور شراب (دونوں) کا فائدہ دیتی ہے۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ۱۶۵/۶ من فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے نیز مذکورہ روایت سند احمد میں بھی تفصیل سے مروی ہے اس میں دودھ پینے کی دعا تو وہی ہے جو مذکورہ حدیث میں ہے تاہم کھانے کی دعا کے آخری الفاظ مختلف ہیں یعنی [وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ] کی بجائے [وَأَطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ] ہیں۔ سند احمد کی روایت کو بھی محققین نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۳۲۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۴۵/۶ من حديث جعفر بن يزيد به * أم سالم لم أجد من وثقها .

۳۳۲۲۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، انظر، ح: ۳۴۲۶. قال أبو حاتم: 'ليس هذا من حديث الزهري. إنما هو من حديث علي بن زيد بن جدعان عن عمر بن حرملة عن ابن عباس عن النبي ﷺ. . . وأخاف أن يكون قد أدخل على هشام بن عمار لأنه لما كبر تغير العليل: ۱۴۸۲/۶ وفيه علل أخرى أضعف من هذه، وحديث عمر بن حرملة أخرجه أبو دارود، ح: ۳۷۳۰، والترمذي، ح: ۳۴۵۵، والحميدي، ح: ۴۸۲، وغيرهم، وإسناده ضعيف، وانظر، ح: ۳۴۲۶ فإنه طرف منه .

۲۹۔ ابواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۳۳۵ والصحيحة للآلباني: ۳۱۱/۵-۳۱۲) حدیث: (۲۳۲۰) ⑦ کھانا کھا کر اور دودھ پی کر مذکورہ دعا کہیں پڑھنا اللہ کی نعمت کا اعتراف اور شکر ہے۔ ⑧ دودھ اللہ کی ایک خاص نعمت ہے جو ایک مکمل غذا ہے۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَلْوَاءِ (التحفة ۳۶) باب: ۳۶۔ میٹھی چیز کا بیان

۳۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقَعْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالُوا: [حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: [حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجِبُ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

فوائد و مسائل: ① حَلْوَاء اور حَلْوٰی سے بعض علماء نے انسان کی بنائی ہوئی میٹھی چیز (مٹھائی) اور بعض نے ہر میٹھی چیز مراد لی ہے پھل ہو یا دوسری چیز۔ ② پسند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب پیش کی جاتی تو ثنیت سے تناول فرماتے۔ یہ مطلب نہیں کہ اسے طلب فرماتے۔ ③ شہد ایک قدرتی غذا ہے جو بے شمار فوائد کی حامل ہے۔ اور اس میں دوسری مٹھاس (میٹھی وغیرہ) کے مضرات نہیں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْقِثَاءِ وَالرُّطَبِ باب: ۳۷۔ ککڑی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانا يُجَمَعَانِ (التحفة ۳۷)

۳۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلسُّمَةِ، تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَا اسْتَقَامَ

۳۳۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میری والدہ (حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا) مجھے مونا کرنے کی تدبیر کرتی تھیں تاکہ میری رخصتی کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کریں۔ لیکن (کسی تدبیر سے) یہ مقصد حاصل نہ ہوا حتیٰ کہ میں

۳۳۲۳۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الحلوى والعسل، ح: ۵۴۳۱، ومسلم، الطلاق، باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق، ح: ۱۴۷۴/۲۱ من حديث أبي أسامة به.

۳۳۲۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في السمّة، ح: ۳۹۰۳ من حديث هشام بن عروة به.



۲۹۔ أبواب الأضمة
لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقَنَاءَ بِالرُّطْبِ. نے تازہ کھجوروں کے ساتھ گلڑی کھائی تو میں انتہائی
فَسَمِنْتُ كَأَحْسَنِ سَمْنَةٍ. متناسب انداز کی فریبہ ہو گئی۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① قَنَاءَ گلڑی (پنجابی میں: تر) کو بھی کہتے ہیں اور کھیرے کو بھی۔ محمد نواد عبدالباقی رحمۃ اللہ
نے بھی اس کے دونوں معنی: خیار (کھیرا) اور کجور (گلڑی) ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (حاشیہ صحیح مسلم
الأشربة: باب أكل القناء بالرطب، حدیث: ۲۰۴۳) علامہ وحید الزماں خاں رحمۃ اللہ اور مولانا عبدالحکیم خاں اختر
شاہجہان پوری رحمۃ اللہ دونوں نے اس حدیث میں گلڑی مراد لی ہے۔ ② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا سے پہلے بہت
دلی تمیز اور ان کی والدہ کی خواہش تھی کہ ان کا قد کاٹھ اس قدر ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ کو بہتر معلوم ہوں۔
③ خانہ کی خدمت کے لیے بیوی کو اپنی صحت کا خیال رکھنا اچھی بات ہے۔ ④ طب مشرق کے اصولوں کے
مطابق گلڑی سرد تاثیر رکھتی ہے اور کجور گرم۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کی تاثیر معتدل ہو جاتی ہے جس
سے نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔

۳۳۲۵۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر (بن ابی طالب)

رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ
ﷺ کو تازہ کھجور کے ساتھ گلڑی کھاتے دیکھا۔

۳۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي

كَاسِبٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ
الْقَنَاءَ بِالرُّطْبِ.

۳۳۲۶۔ حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تربوز کے ساتھ تازہ
کھجوریں کھاتے تھے۔

۳۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ،

وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ،
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْبَطِيخِ.

🌞 فائدہ: حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کا ذکر کر کے فرمایا ہے: [وَالْمُرَادُ بِهِ الْأَخْضَرُ] ”اس سے بطخ

۳۳۲۵۔ أخرجه البخاري، الأضمة، باب القناء بالرطب، ح: ۵۴۹۰، ومسلم، الأشربة، باب أكل القناء
الرطب، ح: ۲۰۴۳ من حديث إبراهيم بن سعيد به.

۳۳۲۶۔ [صحیح] * یعقوب بن الولید تقدم حالة الرديء، ح: ۱۳۷۳، ولحديث شاهد عند أبي داود، ح: ۳۸۳۶
وغیره، وإسناده صحيح، وحسن الترمذی، ح: ۱۸۴۳.

۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اخضر یعنی تربوز مراد ہے۔ ”(زاد المعاد، فصل فی ذکر شئی من الأدوية والأغذية المفردة التي جاءت على لسانه صلى الله عليه وسلم) بطیخ تربوز کو بھی کہتے ہیں اور تربوز کے کو بھی۔ مسند احمد میں بطیخ کی جگہ خربزہ (خربوزہ) کا لفظ ہے۔ (مسند أحمد: ۱۳۳/۳، ۱۳۳/۳)

(المعجم ۳۸) - بَابُ الثَّمَرِ (التحفة ۳۸)

باب: ۳۸- کھجور کا بیان

۳۳۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِی الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْتٌ لَا تَمَرُ فِيهِ، جِنَاعٌ أَهْلُهُ».

۳۳۲۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔“

۳۳۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْتٌ لَا تَمَرُ فِيهِ، كَأَنِّي لَأَطْعَمُ فِيهِ».

۳۳۲۸- حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ اس گھر کی طرح ہے جس میں کوئی کھانا نہ ہو۔“



🕌 فوائد و مسائل: ① کھجور مکمل غذائی فوائد کی حامل ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی دوسری غذائی چیز موجود نہ ہو تب بھی گزارہ ہو سکتا ہے۔ ② کسی فصل کے موسم میں سال بھر کی ضرورت کے لیے غذائی چیز کو خرید کر رکھ لینا جائز ہے۔ ممنوع ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ عوام کو ایک چیز کی ضرورت ہو اور تا جرات سے بیچنے کی بجائے سنبھال کر رکھ لے تاکہ بھاد اور زیادہ ہو جائے۔ ③ اس میں قناعت کا سبق ہے کہ جب کھجوریں موجود ہیں پھر طرح طرح کی اشیاء جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

باب: ۳۹- جب (فصل کا) پہلا پھل

(المعجم ۲۹) - بَابُ إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ

چیش کیا جائے

الثَّمَرَةِ (التحفة ۳۹)

۳۳۲۷- أخرجه مسلم، الأشربة، باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال، ح: ۲۰۴۶ من حديث سليمان ابن بلال به.

۳۳۲۸- [إسناده حسن] وله شاهد عند مسلم، ح: ۱۵۳/۲۰۴۶.

۲۹۔ ابواب الأَطْعَمَةِ

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَیَعْقُوبُ بْنُ حَصِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ. أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي بُعَارِنَا وَفِي مَدَنَّا وَفِي صَاعِنَا وَفِي صَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ» ثُمَّ يَتَوَلَّاهُ أَضْمَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.

۳۳۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي بُعَارِنَا وَفِي مَدَنَّا وَفِي صَاعِنَا وَفِي صَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ» [اے اللہ! ہمارے شہر میں ہمارے پھلوں میں ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت عطا فرما۔] پھر حاضر خدمت بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل وغیرہ عنایت فرما دیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بارغ کا پہلا پھل کسی بزرگ شخصیت کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے۔ اس میں اس شخصیت کی بزرگی کا اعتراف بھی ہے اور اس سے محبت کا اظہار بھی۔ ② بڑوں کو چھوٹوں کے حق میں ہر مناسب موقع پر دعائے خیر کرنی چاہیے۔ ③ بچوں کو کھانے پینے کی چیز دینے سے بچوں کے دل میں بزرگوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالثَّمَرِ

(التحفة ۴۰)

باب: ۴۰۔ تازہ پکی ہوئی کھجور

خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۳۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الْبَلَحَ بِالثَّمَرِ. كُلُّوْا الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُولُ: يَقِي ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكُلَ الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ».

۳۳۳۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تازہ پکی ہوئی کھجور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرو۔ پرانے (پھل) کو نئے کے ساتھ ملا کر کھاؤ۔" (اس سے) شیطان کو غصہ آتا ہے اور وہ کہتا ہے: آدم کا بیٹا جیتا رہا حتیٰ کہ اس نے نئی چیز کے ساتھ پرانی چیز بھی کھائی۔"

۳۳۲۹۔ أخرجه مسلم، الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة... الخ، ح: ۱۳۷۳ من حديث

عبد العزيز بن محمد به.

۳۳۳۰ [إسناده ضعيف] وقال أبو بصير: 'هذا إسناده فيه أبو زكريا يحيى بن محمد بن قيس، وهو ضعيف.'

۲۹- أبواب الأظعمة.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۴۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الثَّمَرِ
(التحفة ۴۱)

باب: ۴۱- (ساتھیوں کی موجودگی میں) دودھ کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۳۳۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر دودھ کھجوریں ملا کر کھائے۔

۳۳۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيثُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ. يَعْنِي فِي الثَّمَرِ.

۳۳۳۲- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ کو ان کی باتیں اچھی لگتی تھیں ان سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دودھ کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔



🌞 نوائد و مسائل: ① جب دوسرے ساتھی ایک ایک کھجور کھا رہے ہوں تو ایک آدمی کا دودھ کھجوریں اٹھانا معیوب محسوس ہوتا ہے کیونکہ اس سے بظاہر بسیار خوری یا طبع کی عادت معلوم ہوتی ہے۔ ② ممکن ہے ایک آدمی زیادہ بھوکا ہو یا بے تکلف ساتھی ہوں جو ایسی چیز کو بر محسوس نہ کریں تو پھر دودھ کھجوریں اٹھانا بھی جائز ہوگا۔ ③ کھانا کھانے کے دوران میں ایسی حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے جو ساتھیوں کو ناگوار ہو۔ ④ مسند احمد میں [حَدِيثُهُ] کے بجائے [يَعْدِمَتُهُ] کے الفاظ ہیں یعنی نبی ﷺ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خدمت کرنا اچھا لگتا تھا۔

(المعجم ۴۲) - بَابُ تَفْتِيْشِ الثَّمَرِ
(التحفة ۴۲)

باب: ۴۲- (کرم خوردہ) کھجوروں کو صاف کر کے کھانا

۳۳۳۱- أخرجه البخاري، الشركة، باب الفران في التمر بين الشركاء حتى يستأذن أصحابه، ح: ۲۴۸۹ من حديث شعبان، ومسلم، الأثرية، باب نهى الأكل مع جماعة عن قران تمرتين ونحوهما في لقمة إلا بإذن أصحابه، ح: ۲۰۴۵ من حديث جبلة بن سحيم به.

۳۳۳۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹۹/۱ عن أبي داود الطيالسي به نحو المنع، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له، وانظر سنن أبي داود، ح: ۳۸۳۴.

۲۹۔ ابواب الأطعمة۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٌ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِشَمْرِ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يُقَشِّطُهُ.

۳۳۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان کو (اندر سے) صاف کرنے لگے۔

🌞 فوائد و مسائل: ①: تمہ قبول کرنا چاہیے اگرچہ بظاہر وہ حقیر سا ہو۔ ②: کھانے کی ادنیٰ چیز بھی اللہ کی نعمت ہے لہذا اس کی قدر کرنی چاہیے۔ ③: اگر خراب چیز کو ٹھیک کر کے استعمال کیا جاسکتا ہو تو اسے ضائع کرنے کی بجائے کھالینا چاہیے۔ ④: بیل کا کچھ حصہ خراب ہو تو اسے پھینکنے کی بجائے خراب حصہ الگ کر کے گچج حصہ استعمال کر لینا چاہیے۔

(المعجم ۴) - بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ

(التحفة ۴۳)

۳۳۳۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ بَشِيرٍ السُّلَمِيِّ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قُطِيفَةً لَنَا، صَبَّأْنَا لَهَا صَبًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا، وَقَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ، ﷺ.

۳۳۳۴۔ حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ اور حضرت عطیہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے پیچھے کے لیے (زمین پر) ایک چادر ڈال دی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ تب ہمارے گھر میں اللہ عز و جل نے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور خشک کھجوریں پیش کیں۔ اور آپ کو مکھن بہت پسند تھا۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور سلام ہو۔

۳۳۳۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في تفشيش التمر المسموس عند الأكل، ح: ۳۸۳۲ من حديث أبي قتية به.

۳۳۳۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في المجمع بين اللوين في الأكل، ح: ۳۸۳۷ من حديث ابن جابر به، وقال محمد بن يوسف الهروي: سألت محمد بن عون: من هما؟ قال: عباده وعطية (تحفة الأشراف).

۲۹- ابواب الاطعمه

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل



فوائد و مسائل: ① عالم یا بڑے آدمی کو اپنے ساتھیوں کے حالات سے براہ راست باخبر رہنا چاہیے۔
② افسر اور ماتحتوں میں بے تکلفی کے تعلقات جائز ہیں بشرطیکہ ان سے ناجائز فوائد اٹھانے سے پرہیز کیا جائے۔ ③ رسول اللہ ﷺ تکلفات کو اہمیت نہیں دیتے تھے اس لیے زمین پر چادر ڈال دی گئی تو آپ اسی پر بیٹھ گئے، نہ چار پائی طلب کی اور نہ چادر کو خوبصورت انداز سے بچھانے کا تکلف کیا۔ ④ مکھن ایک عمدہ اور مقوی غذا ہے اور کھجور بھی اچھی غذا ہے۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کے فائدے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ⑤ عمدہ غذا سے اجتناب زیادہ نہیں بلکہ حرام رزق سے اور فقر و تکبر سے بچنا زیادہ ہے۔ ⑥ نبی اکرم ﷺ زیادہ تر سادہ غذا استعمال فرماتے تھے۔ کبھی عمدہ چیز مل جاتی تو اسے بھی تناول فرما لیتے۔ عمدہ کی حرص نہ کرنا ہی خوبی ہے۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْحَوَارِيِّ (التحفة ۴۴) باب: ۳۳- میدے (کی روٹی) کا بیان

۳۳۳۵- حضرت ابو حازم (سلمہ بن دینار) رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے میدے کی روٹی دیکھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک میدے کی روٹی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک چھلنی نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: پھر آپ لوگ جو (جو کا آٹا) بغیر چھانے کیسے کھا لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں! ہم لوگ اس میں پھونک مار لیتے تھے۔ جو (بھوی یا چھان) اڑتا ہوتا اڑ جاتا۔ جو رہ جاتا ہم اسے بھگو لیتے (اور آٹا گوندھ کر روٹی پکا لیتے۔)

۳۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: هَلْ رَأَيْتَ النَّبِيَّ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاجِلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مَنَاجِلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنُخُولٍ؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ. فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ نَرْتَبَاهُ.



فوائد و مسائل: ① [حواری] کی وضاحت النہایہ میں اس طرح کی گئی ہے: ”اس آٹے کی روٹی جسے بار بار چھانا گیا ہو۔“ (النہایہ: مادہ حور) لیکن حدیث میں اس سے مراد بار بار چھانا ہوا باریک آٹا یا میدا ہے۔ اس آٹے کی روٹی کا نام نَقِیّ ہے۔ ② جو کے آٹے میں گندم کے آٹے کی نسبت زیادہ بھوی ہوتی ہے۔

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اس لیے اسے چھاننے کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور نبی ﷺ کے زمانے میں گندم کیاب تھی اس لیے تابعی کو تعجب ہوا کہ جو کھا آٹا چھانے بغیر کس طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ ③ صحابی نے وضاحت کی کہ معمولی سا پھلک کر تھوڑی بہت بھوی نکل جاتی تھی۔ اسی کو کافی سمجھا جاتا تھا۔ زیادہ تکلف نہیں کیا جاتا تھا۔

۳۳۳۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَنْسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ، أَنَّهَا غَزَلَتْ دَقِيقًا. فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَضَعَّ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا. فَقَالَ: «رُدِّيهِ فِیْهِ، ثُمَّ اعْجِنِيهِ».

۳۳۳۶۔ حضرت ام ایمن (برکت) رحمہا علیہا سے روایت ہے کہ انھوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لیے روٹی تیار کی تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: یہ کھانا ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں۔ میرا جی چاہا کہ آپ کے لیے بھی اس قسم کی ایک روٹی پکا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو دوبارہ آٹے میں ڈال دو پھر گوندھو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① آٹے کی بھوی (دغالی: چھان) عندا کی لحاظ سے مفید ہے اور بے چھنے آٹے کی روٹی جلد ہضم ہوتی ہے۔ ② کھانے پینے کی اشیاء میں تکلفات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۳۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو الْجَمَاهِرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُحَوَّرًا، يَوَاجِدُ مِنْ عَيْنَيْهِ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

۳۳۳۷۔ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی (کھانا تو درکنار) اپنی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

(المعجم ۴۵) - بَابُ الرِّقَاقِ (التحفة ۴۵) باب: ۳۵۔ پارک چپا تیاں (ٹھکے)

۳۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، عِيسَى بْنُ حَفْصَةَ عطاء بن عطاء سے روایت ہے انھوں

۳۳۳۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو نعیم فی الحلیة: ۲/ ۶۷، ۶۸ من حدیث ابن وهب به، وحسنه البوصیری.

۳۳۳۷۔ [إسناده ضعيف] ۵ معید بن بشیر تقدم حاله، ح: ۲۸۷۶، وقنادة عنمن، تقدم ح: ۱۷۵، إن صح السند إليه.

۳۳۳۸۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصیری من أجل عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراساني، تقدم ح: ۲۰۷۱، وفيه علة أخرى.

۲۹۔ ابواب الاطعمه

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

مُحَمَّدٌ، النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا خُصْمَرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَى أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ أُبَيَّنَا يَعْنِي قَوْمَهُ [أَطْنَهُ قَالَ يُنَا] فَأَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقِ الْأَوَّلِ. فَبَكَى وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا يَعْنِيهِ قَطُّ.

نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے لوگوں سے ملے (غالباً یُنَا بستی میں) گئے۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں پہلے بکی ہوئی بڑی بڑی باریک روٹیاں پیش کیں تو آپ رو دیے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ روٹی کبھی اپنی آنکھوں سے دیکھی بھی نہیں۔

۳۳۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ: وَخَبَّارُهُ قَائِمٌ. وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: وَخَوَّانُهُ مَوْضُوعٌ فَقَالَ يَوْمًا: كُلُوا. فَمَا أَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، يَعْنِيهِ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. وَلَا شَاةَ سَبِيطًا قَطُّ.

۳۳۳۹۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کا نان باقی کھڑا ہوتا اور (حدیث کے راوی) داری بیان کرتے ہیں کہ آپ کا دسترخوان بچھا ہوا ہوتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا: کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے پاس چلے جانے تک کبھی تکی چپاتی یا سالم بھنی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے دیکھی بھی ہو (کھانے کا تو کیا ذکر)۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نان باقی ہارچی اور دوسرے ملازمین سے خدمت لینا جائز ہے۔ ② مہمان کے لیے عمدہ چیز تیار کرنا درست ہے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کو تازہ بکی ہوئی گرم گرم روٹی پیش کی۔ ③ سالم بکری (سمیٹ) سے مراد یہ ہے کہ بھیڑ یا بکری کو ذبح کر کے گرم پانی کے ساتھ اس کی اون یا اس کے بال اتار دیے جائیں پھر اسے بھونا جائے۔ ④ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے شاگردوں سے یہ بات اس لیے کہی کہ وہ اللہ کی نعمت کا احساس کریں تاکہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْفَالَوُذَجِ (التحفة ۴۶)

۳۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ

باب ۴۶۔ فالوذج

۳۳۴۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۳۹۔ [صحیح] تقدم ح: ۳۳۰۹.

۳۳۴۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات ۳/ ۲۱ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه يحيى بن الوردي، وقال ابن الجوزي: "هذا حديث باطل، لا أصل له" * عثمان بن يحيى مجهول، لم أجد من وثقه، وضعفه الأزدي.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- ابواب الأطعمة

ہے انھوں نے کہا: ہم نے فالودج کا نام سب سے پہلے اس وقت سنا جب جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آ کر فرمایا: آپ کی امت کو زمین میں فتوحات حاصل ہوں گی اور انھیں دنیا کثرت سے حاصل ہوگی حتیٰ کہ وہ فالودج کھائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فالودج کیا ہوتا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: وہ گھی اور شہد دونوں کو ملا دیں گے۔ یہ سن کر نبی ﷺ آہستہ آواز سے رو دیے۔

الصَّحَابِ السَّلَامِيِّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا سَمِعْنَا بِالْفَالَوْدَجِ، أَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ تَفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَيَقَاصُّ عَلَيْهِمُ مِنَ الدُّنْيَا. حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ مِنَ الْفَالَوْدَجِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا الْفَالَوْدَجُ؟» قَالَ: يَخْلِطُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعًا. فَشَهُوَ النَّبِيُّ ﷺ لِذَلِكَ شَهْقَةً.

(المعجم ۴۷) - بَابُ الْخُبْزِ الْمَلْبَقِ

بِالسَّمْنِ (التحفة ۴۷)

۷۷۔ گھی ڈال کر بنائی ہوئی روٹی (پراگھے)

کا بیان

۳۳۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارے پاس بھوری گندم کی سفید روٹی ہوتی جس میں گھی ملا ہوا ہوتا ہم اسے کھاتے۔“ ایک انصاری نے یہ بات سنی اور ایسی روٹی تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گھی کس چیز میں (رکھا ہوا) تھا؟“ اس نے کہا: سائے کی (کھال سے بنی ہوئی) کپی میں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

۳۳۴۱- حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّخْتَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاتَ يَوْمٍ: «وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بَرَّةٍ سَمَرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ نَأْكُلُهَا» قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهَا. فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا السَّمْنُ؟» قَالَ: فِي عُكَّةٍ ضَبَّ. [قَالَ:]

۳۳۴۱۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب الجمع بين لبنين من الطعام، ح: ۳۸۱۸ من حديث الفضل بن موسى به، وأيوب ليس هو السخثاني كما قال أبوداود رحمه الله، ولعله ابن خوط كما في النكت الطراف: ۷۵/۹، وهو متروك كما في التقريب وغيره.

۲۹۔ ابواب الاطعمۃ

قَابِي أَنْ يَأْكُلَهُ.

🌞 نوآند و مسائل: ① [مُلْتَقَفَة] کا مطلب ”اچھی طرح ملا کر یک جان کی ہوئی چیز“ ہے۔ (محمد و عبدالباقی۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ) یعنی روٹی میں کچی اس طرح ڈالا گیا تھا کہ وہ ہل چل گیا تھا اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ”چیزی روٹی“ کے بجائے ”پراٹھا“ کیا ہے۔ ② [عُكْرَة] چڑے کے بنے ہوئے گول برتن کو کہتے ہیں جس میں کچی یا شہد رکھا جاتا ہے۔ (النهاية - ماده: ع ك ك) ③ [حَب] کا ترجمہ ”گوہ یا ساڈا“ کیا جاتا ہے۔ دوسرے معنی زیادہ صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم.

۳۳۴۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے لیے ایک روٹی تیار کی جس میں کچھ کچی ڈال دیا تھا پھر (مجھے) کہا: نبی ﷺ کے پاس جاؤ اور انھیں بلاؤ۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: ائی جان آپ کو بلا رہی ہیں۔ تو آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کی خدمت میں جو افراد حاضر تھے ان (سب) سے کہا: ”چلو“ میں ان سے پہلے ائی جان کے پاس پہنچ گیا اور انھیں بتایا (کہ نبی ﷺ تمام ساتھیوں کے ہمراہ تعریف لا رہے ہیں۔) نبی ﷺ تعریف لے آئے اور فرمایا: ”تم نے جو (کھانا) تیار کیا ہے لے آؤ۔“ میری والدہ نے عرض کیا: وہ تو میں نے صرف آپ کے لیے تیار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہی لے آؤ۔“ پھر فرمایا: ”اے انس! دس دس آدمیوں کو اندر میرے پاس بلاؤ۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دس دس آدمیوں کو اندر بلاتا رہا (اور ہر گروپ کھانا کھا کر نکلتا رہا۔) ان سب نے سیر ہو کر کھا لیا۔ اور وہ اسی افراد تھے۔

۳۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَنَعَتْ أُمُّ سَلِيمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً، وَصَنَعَتْ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ. ثُمَّ قَالَتْ: أَذْهَبُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَذْعُهُ. قَالَ: فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ: أُمِّي تَذْعُوكَ. قَالَ: فَقَامَ، وَقَالَ: لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ: «قُومُوا» قَالَ: فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهَا. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «هَاتِي مَا صَنَعْتَ» فَقَالَتْ: إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ وَحْدَكَ. فَقَالَ: «هَاتِيهِ» فَقَالَ: «يَا أَنَسُ! أَذْجِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ» قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَذْجِلُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ. فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. وَكَانُوا ثَمَانِينَ.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۔ ابواب الاطعمه

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانے میں برکت ہو جانا نبی اکرم ﷺ کا مجزہ ہے۔ ② مہمان کے لیے اہتمام کے ساتھ عمدہ کھانا تیار کرنا ممنوع کلف میں شامل نہیں۔ ③ نبی ﷺ نے پرانا خود بھی تناول فرمایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا۔

باب: ۴۸۔ گندم کی روٹی

(المعجم ۴۸) - بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ (التحفة ۴۸)

۳۳۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کو وفات دے دی۔

۳۳۴۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ: حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْجَنْطَلَةِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۴۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے (ہجرت کر کے) مدینہ آنے سے لے کر آپ ﷺ کی وفات تک کبھی مسلسل تین راتیں گندم کی روٹی میر ہو کر نہیں کھائی۔

۳۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْبُوسٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبَاعًا، مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، حَتَّى تُوَفِّيَ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کا یہ انفرادی اختیار تھا یعنی رسول اللہ ﷺ دوسروں کی ضروریات پوری کرنا ضروری سمجھتے تھے اور خود کم سے کم پر اکتفا کرتے تھے۔ ② نبی ﷺ کے گھر میں کبھی کبھی گندم کی روٹی بھی استعمال ہوتی ہے لیکن زیادہ تر کھجوروں اور پانی یا دودھ پر گزارہ ہوتا تھا۔ ③ اس وقت عرب میں گندم قیمتی ہوتی تھی زیادہ تر جو استعمال ہوتے تھے۔

باب: ۴۹۔ جو کی روٹی

(المعجم ۴۹) - بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ

(التحفة ۴۹)

۳۳۴۳۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۷۶ من حديث يزيد بن

۳۳۴۴۔ أخرجه البخاري، الاطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۶ من حديث منصور بن

۳۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۳۴۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ فوت ہوئے تو میرے گھر میں انسان کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی مگر تھوڑے سے جو میری ٹانگہ پر پڑے ہوئے تھے۔ میں اس میں سے (لے لے کر) کھاتی رہی حتیٰ کہ کافی مدت گزر گئی۔ (آخر) میں نے انھیں ماپ لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔

فوائد و مسائل: ① [رف] ”ٹانگہ“ کی وضاحت امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے یوں کی ہے: ”دیوار کے پہلو میں زمین سے بلند ایک لکڑی جس پر محفوظ رکھنے کے لیے چیزوں کو رکھا جاتا ہے۔“ ② کھانے پینے کی یا عام استعمال کی اشیاء گھر میں ماپے تو لے بغیر پڑی ہوں تو ان میں برکت ہوتی ہے۔ ③ ام المومنین کے پاس جو بظاہر تھوڑے سے جو تھے ان کا خیال تھا کہ ایک دو دن میں ختم ہو جائیں گے ماپنے سے معلوم ہو گیا کہ اتنے دن تک استعمال ہو سکتے ہیں چنانچہ اتنے دن گزرے تو وہ ختم ہو گئے۔



۳۳۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : ۳۳۴۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ حَتَّى قُبِضَ.

۳۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ : ۳۳۴۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر مسلسل کئی کئی

۳۳۴۵- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب نفقة نساء النبي ﷺ بعد وفاته، ح: ۳۰۹۷ عن ابن أبي شيبة به، ومسلم، الزهد، باب: 'الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر'، ح: ۲۹۷۳ من حديث أبي أسامة به، وانظر، ح: ۲۲۴۳.

۳۳۴۶- أخرجه مسلم، انظر الباب السابق، ح: ۲۲/۲۹۷۰ عن محمد بن بشار به.

۳۳۴۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ وأهله، ح: ۲۳۶۰ عن عبدالله بن معاذ به، وقال: 'هذا حديث حسن صحيح'.

۲۹۔ ابواب الاطعمۃ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ابن حَبَّاب، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيْلِيَّ الْمَسْتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ الْعِشَاءَ. وَكَانَ عَامَةً خُبْرَهُمْ خُبْرُ الشَّعِيرِ.

راتیں ایسی آتی تھیں کہ آپ خالی پیٹ رات گزارتے تھے اور آپ کے گھر والوں کو بھی رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا جبکہ اس وقت لوگوں کی عام غذا جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۳۳۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ [وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ]: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ، وَاخْتَذَى الْمَخْضُوفَ.

۳۳۴۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اون کا لباس اور پیوند لگا جوتا پہن لیتے تھے۔

وَقَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِيعًا وَلَبَسَ خَشِيشًا.

اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے موٹا کھایا اور موٹا پہنا۔

فَقِيلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْبَشِيعُ؟ قَالَ: غَلِيظُ الشَّعِيرِ. مَا كَانَ يُسَبِّغُهُ إِلَّا بِجُرْعَةٍ مَاءٍ.

حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: موٹا کھانے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو کی موٹی روٹی جو پانی کے گھوٹ کے بغیر حلق سے نیچے نہیں اترتی تھی۔

فائدہ: صحابہ کرام و تابعین کے زمانے میں اون کا لباس سب سے سستا اور ادنیٰ شمار ہوتا تھا۔ سوت کا کپڑا قیمتی اور نفیس سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح گندم کی روٹی وہی لوگ کھاتے تھے جو عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے۔ عام لوگ جو کی روٹی کھاتے تھے۔

(المعجم ۵۰) - بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةُ الشَّبَعِ (التحفة ۵۰)

باب: ۵۰۔ کھانے میں اعتدال کا اور پیٹ بھر کر کھانے کی کراہت کا بیان

۳۳۴۸۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي: ۲۵۰۸، ۲۵۰۹ من حديث بقیة به ۵ یوسف بن ابی کثیر مجهول (تقریب)، والحسن عنمن، وتقدم ح: ۷۱، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، نوح بن ذكوان متفق على ضعفه".

۲۹- ابواب الاطعمه

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۴۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ الْوَقْدَامَ ابْنَ مَعْدِيكَرِبَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَلَآ أَدَمِي وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ. حَسْبُ الْآدَمِيِّ الْقَيْمَاتُ يَقْمَنَ صَلْبُهُ. فَإِنْ غَلَبَتِ الْآدَمِيَّ نَفْسُهُ، فَتَلَّتْ لِلطَّعَامِ، وَتَلَّتْ لِلشَّرَابِ، وَتَلَّتْ لِلنَّفْسِ».

۳۳۴۹- حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ آدمی کو تو چند تھلے کافی ہیں جن سے اس کی کمر سیدھی رہے۔ اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آ جائے (اور وہ زیادہ کھانا چاہے) تو ایک تہائی کھانے کے لیے ایک تہائی پیئے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے (رکھ لے۔)“

🌞 فوائد و مسائل: ① ضرورت سے زیادہ کھانا ہضم نہیں ہوتا اور کوئی فائدہ پہنچائے بغیر جسم سے خارج ہو جاتا ہے اس لیے اتنا ہی کھانا کھانا چاہیے جو پوری طرح ہضم ہو کر جسم کے لیے مفید ثابت ہو۔ ② کھانے کا مقصد زندگی کو قائم رکھنا ہے لہذا طرح طرح کے پر تکلف کھانے تیار کرنے اور انھیں کھانے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے کسی نیکی کے مفید اور با مقصد کام میں وقت صرف کیا جانا چاہیے۔



۳۳۵۰- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُفْ جُشَاءَكَ عَنَّا. فَإِنَّ أَطْوَلَكَمْ جُوعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَكْثَرُكُمْ شَبَعًا، فِي دَارِ الدُّنْيَا».

۳۳۵۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے ڈکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی ڈکاریں روک لو۔ قیامت کے دن وہی لوگ زیادہ طویل بھوک برداشت کریں گے جو دنیا میں زیادہ میرے ہوتے ہیں۔“

۳۳۵۱- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سَلِيمَانَ

۳۳۵۱- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان

۳۳۴۹- [صحیح] وله شاهد عند الترمذی، ح: ۲۳۸۰، وقال: 'حسن صحيح'، و صححه ابن حبان، ح: ۱۳۴۹، والحاکم: ۴/ ۳۳۱، ۳۳۲، والذہبی.

۳۳۵۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، صفة القيامة، (باب حديث: أكثرهم شبعًا في الدنيا ...)، ح: ۲۴۷۸، من حديث عبد العزيز به، وقال: "حسن غريب"، وقال أبو حاتم: "هذا حديث منكر"، وللحديث شواهد ضعيفة، والله أعلم.

۳۳۵۱- [حسن] أخرجه العقيلي: ۳/ ۳۶۰، والأصبهاني في الحلية: ۱/ ۱۹۹، ۱۹۸، من حديث محمد بن الصباح ۴۱

۲۹۔ ابواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

الْمُسْكِرِي، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ عَابِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ، وَأَكْرَهَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ: حَسْبِي. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا، أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

سے ایک کھانا کھانے پر اصرار کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: (جتنا کھالیا وہی) کافی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد مبارک سنا ہے: ”دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ طویل عرصے تک بھوکے رہیں گے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ❶ کم کھانے والا بھوک برداشت کر سکتا ہے، قیامت کے دن بھی اسے بھوک برداشت کرنا آسان ہوگا۔ ❷ زیادہ کھانے کے شائق حلال و حرام میں امتیاز کرنے کی کوشش نہیں کرتے، اس لیے صریح حرام سے بچ بھی جائیں تو مشکوک تو کھا ہی لیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔ ❸ ذکر الہیہ پڑھ کر کھانے کی علامت ہے جو مستحسن نہیں۔

(المعجم ۵۱) - باب: مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اسْتَهْنَيْتَ (الصفحة ۵۱)

باب: ۵۱۔ ہر مرغوب نفس چیز کھانا بھی فضول خرچی ہے

۳۳۵۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ

۳۳۵۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی فضول خرچی ہے کہ تو ہر وہ چیز کھائے جس کی تجھے خواہش ہو۔“

❶ یہ ۵۱۔ سعید بن محمد الوراق ضعیف (تقریب)، وفيه علة أخرى، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه صاحب الحلية: ۳/ ۳۴۶، وحسنه المنذري.

۳۳۵۲۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۱۰/ ۲۱۳ من حديث هشام بن عمار به، وقال: "غريب عن حديث الحسن عن أنس، لا أعلم رواه إلا نوح"، وانظر، ج: ۲۳۴۸، لعله، وضعفه البوصيري.

۲۹. أبواب الأطعمة . کھانوں سے متعلق احکام و مسائل . کُلْ مَا اسْتَهَيْتَ .

(المعجم ۵۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِقَاءِ الطَّعَامِ (التحفة ۵۲)

باب ۵۲: کھانا پھینکنے کی ممانعت کا بیان

۳۳۵۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَرَنَابِيُّ: حَدَّثَنَا وَشَّاحُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ وَشَّاحٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ، فَرَأَى كِسْرَةَ مَلْقَاةٍ، فَأَخَذَهَا فَمَسَسَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا، وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ أَكْرَمِي كَرِيمًا، فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ».

۳۳۵۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو (روٹی کا) ایک ٹکڑا (زمین پر) گرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے اٹھایا صاف کیا اور کھالیا۔ پھر فرمایا: ”اے عائشہ! عزت والے (رزق) کا احترام کر۔ یہ جن لوگوں کے پاس سے چلا جاتا ہے دوبارہ ان کے پاس نہیں آتا۔“

(المعجم ۵۳) - بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ (التحفة ۵۳)

باب ۵۳: بھوک سے (اللہ کی) پناہ مانگنا

۳۳۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ يَنْسُ الضَّجِيعَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا يَنْسُطُ الْبَطَانَةُ».

۳۳۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ میں آتا ہوں وہ بستر کی بری ساتھی ہے۔ اور خیانت سے تیری پناہ میں آتا ہوں وہ بری ہمراز ہے۔“

۳۳۵۳- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن أبي الدنيا في الشكر، ح: ۲ من حديث الوليد بن محمد به، وتابعه القاسم بن غصن، فضيلة الشكر للبخاري، ح: ۶۸، وخالد بن إسماعيل المنزومي (ابن عدي) الأول ضعيف، والثاني كذبه ابن عدي، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا.

۳۳۵۴- [حسن] * هريم تابعه معمر، عبدالرزاق: ۱/ ۴۴۰، وشرح السنة للبخاري: ۵/ ۱۷۰ إلا أنه قال: 'عن لَيْثٍ عن رجل عن أبي هريرة'، والليث تقدم، ح: ۲۰۸، وكعب مجهول (تقريب)، وللحديث شاهد عند أبي داود، ح: ۱۵۴۷، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۴، وفيه ابن عجلان تقدم، ح: ۱۹۶۷.

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① جس طرح زیادہ کھانا اور عیش اچھا نہیں اسی طرح زیادہ بھوک اور فقر جس پر صبر نہ ہو سکے بہتر نہیں۔ ② حلال روزی مانگنا اور اس کے حصول کی کوشش کرنا زہد و توکل کے منافی نہیں۔ ③ ضحیح کا لفظی مطلب ”ساتھ لیٹنے والا“ ہے۔ بھوک کی حالت میں نہ توجہ سے عبادت ادا ہو سکتی ہے اور نہ آرام سے سویا جاسکتا ہے۔ ایسی بھوک سے اللہ کی پناہ مانگنا ہی بہتر ہے۔ ④ بطنانہ اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم سے متصل پہنا جاتا ہے اور دوسرے کپڑے اسے چھپا لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انتہائی گہرا دوست جو انسان کے ذاتی معاملات سے واقف ہو اُسے بھی بطنانہ کہتے ہیں۔ خیانت ایک پوشیدہ عیب ہے۔ جب راز فاش ہو جائے تو انسان بدنام ہو جاتا ہے اس لیے اس سے محفوظ رہنے کی دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ⑤ نیک آدمی کو نیکی پر قائم رہنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

(المعجم ۵۴) - بَابُ تَرْكِ الْمَشَاءِ باب ۵۴۔ رات کا کھانا ترک کرنا

(النفحة ۵۴)

۳۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبَاهٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْعُوا الْعِشَاءَ وَلَوْ يَكْفُ مِنْ تَعْرِ. فَإِنَّ تَرْكَهُ يَهْرِمُ».

۳۳۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کا کھانا مت چھوڑو خواہ مخھی بھر کھجوریں ہی سہی اُس لیے کہ اس کا چھوڑ دینا (آدمی کو جلد) بوڑھا کر دیتا ہے۔“

(المعجم ۵۵) - بَابُ الضِّيَافَةِ باب ۵۵۔ مہمان نوازی

(النفحة ۵۵)

۳۳۵۶۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رِوَايَةِ

۳۳۵۵۔ [إسناده ضعيف جداً] إبراهيم بن عبد السلام ضعيف، وشيخه متروك (تقريب)، وله طريق آخر عند ابن النجار، اللآلي المصنوعة: ۲/ ۲۵۵، وإسناده مظلم جداً، وفيه أبو الهيثم القرشي، قال ابن عدي: كذاب، ميزان: ۴/ ۵۸۴، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۸۵۶، وقال: "حديث منكر، غيبة بضعف في الحديث (ح: ۱۲۴۲)، وعبد الملك بن علاقي مجهول".

۳۳۵۶۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۴/ ۱۲۵، ح: ۳۱۹۷، من حديث كثير به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۸۶۲، لحال كثير، وأما جبارة فتوبع، رواه عبد الله بن صالح عن كثير به.

۲۹- أبواب الأظعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں مہمان آتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی زیادہ جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔“

حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى، مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ».

۳۳۵۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں مہمان کھانا کھاتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔“

۳۳۵۷- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ مَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ، مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ».

۳۳۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی سنت ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ (اسے رخصت کرتے وقت) گھر کے دروازے تک آئے۔“

۳۳۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ».

باب: ۵۶- جب مہمان کوئی خلاف شرع کام

دیکھے تو (کھانا کھائے بغیر) واپس ہو جائے

(المعجم ۵۶) - باب: إِذَا رَأَى الضَّيْفَ مُنْكَرًا رَجَعَ (التحفة ۵۶)

۳۳۵۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۳۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۵۷- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل جبارة، تقدم، ح: ۷۴۰، وعبد الرحمن بن نهشل غلط، سواءه: المحاربي عبد الرحمن عن نهشل وهو ابن سعيد، راجع التريب وغيره * ونهشل متروك، كذبه إسحاق بن راهويه (تريب)، والصحاح لم يلق ابن عباس، راجع جامع التحصيل للعلائي، ص: ۱۹۹، فالسند مقلّم ماسقط.

۳۳۵۸- [إسناده موضوع] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ۱۸۵/۲، ح: ۱۱۵۰ من حديث علي بن ميمون به، وتابعه إسماعيل بن أبان الوراق، وضعفه البوصيري من أجل علي بن عروة، تقدم، ح: ۲۸۲۳، وله شاهد عند ابن عدي: ۱۱۷۳/۳، وفيه سلم بن سالم، قال ابن حبان: "منكر الحديث... وكان ابن المبارك يكلبه".

۳۳۵۹- [صحیح] أخرجه النسائي: ۷۱۳/۸، الزينة، النساوير، ح: ۵۳۵۳ من حديث وكيع به * قادة تقدم، ۴۴

۲۹۔ أبواب الأظعمة۔

وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَنَعْتُ طَعَامًا. فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَبَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ. فَرَجَعَ.

۳۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ: حَدَّثَنَا سَفِينَةُ، أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَكَلْنَا مَعًا. فَدَعَوَهُ فَبَجَاءَ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ. فَرَأَى قَرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَرَجَعَ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ: الْحَقُّ. فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَرَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أَدْخُلَ بَيْتًا مَرْوَقًا».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: میں نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصویریں نظر آئیں چنانچہ آپ ﷺ واپس چلے گئے۔

۳۳۶۰۔ حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت کی۔ اس نے ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش ہم نبی ﷺ کی بھی دعوت کرتے اور آپ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے۔ (اس تجویز کے مطابق) انھوں نے نبی ﷺ کی دعوت کی۔ آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکت پر رکھا۔ آپ کو گھر میں ایک طرف ایک باریک پردہ نظر آیا تو آپ واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جلدی سے جائیے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیجیے: اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں تشریف لے گئے؟ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرا گھر میں داخل ہونا میری شان کے لائق نہیں۔“

فوائد و مسائل: ① کھانے کی دعوت دینا اور دعوت قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② پردے سے مراد وہ چیز ہے جو گھر میں زینت کے لیے لٹکایا جائے۔ دروازے یا کھڑکی پر اس لیے لٹکایا ہوا کپڑا کہ باہر سے کسی کی نظر اندر نہ پڑے مطلوب ہے۔ ③ سادگی شرعاً مطلوب ہے۔ بے جا تکلفات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ نامناسب چیز سامنے آنے پر فوراً استنبیہ کرنا مناسب ہے بشرطیکہ تاخیر میں کوئی حکمت نہ ہو۔ ⑤ اگر دعوت دینے والا کسی ناجائز کام کا ارتکاب کرے تو کھانا کھائے بغیر واپس چلے جانا جائز ہے البتہ اگر وہ اس غلطی

۲۹- أبواب الأطعمة

کا ازالہ کر دے تو واپس نہ جائیں۔

(المعجم ۵۷) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمَنِ
وَاللَّحْمِ (الصفحة ۵۷)

باب: ۵۷- گوشت اور گھی ملا کر کھانا

۳۳۶۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔ انھوں نے مجلس کے احترام والے مقام پر انھیں جگہ دی۔ (حضرت عمر بیٹھ گئے اور کھانا شروع کرتے ہوئے) فرمایا: بسم اللہ، پھر ہاتھ بڑھا کر ایک لقمہ لیا پھر دوسرا لقمہ لیا۔ پھر فرمایا: مجھے چکنائی کی تلاش میں (گوشت میں) تھوڑی بہت چربی ہوا ہی کرتی ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں فریبہ (جانور کے) گوشت کی تلاش میں اسے خریدنے بازار گیا۔ مجھے وہ مہنگا محسوس ہوا۔ میں نے ایک درہم کا دبلے (جانور کے گوشت) میں سے خرید لیا (جس میں چربی نہیں تھی)۔ اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈال لیا۔ میں چاہتا تھا کہ میرے بچوں کو ایک ایک ہڈی مل جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی یہ دونوں چیزیں (گوشت اور گھی) جمع ہوجاتی تھیں آپ ان میں سے ایک تناول فرماتے تھے اور دوسری چیز صدقہ کر دیتے تھے۔

۳۳۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْهَبِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَغْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَهُوَ عَلَى مَا يَذْبُوهُ. فَأَوَسَّعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِيْمَ لُقْمَةً. ثُمَّ نَتَى بِأُخْرَى. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَجِدُ طَعَامَ دَسَمٍ. مَا هُوَ يَدَسَمُ اللَّحْمُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ. فَوَحَدْتُهُ غَالِيًا. فَأَشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ مِنَ الْمَهْرُولِ. وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدِرْهَمٍ سَنًا. فَأَرَدْتُ أَنْ يَتَرَدَّدَ عِيَالِي عِظْمًا عِظْمًا. فَقَالَ عُمَرُ: مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ، إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ.



حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: امیر المؤمنین! (ابن ق)

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: خُذْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَنْ

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

يَجْتَمِعَا عِنْدِي إِلَّا فَعَلْتَ ذَلِكَ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ.
تداول فرمائیے۔ (آنسو) میرے پاس جب بھی یہ دونوں جمع ہوں گے میں بھی اسی طرح کیا کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نہیں کھاؤں گا۔

(المعجم ۵۸) - بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهُ
(الشفعة ۵۸)
باب: ۵۸۔ سالن پکاتے وقت زیادہ پانی ڈالیں

۳۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَمِلْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَاعْتَرِفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا».
۳۳۶۲۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو شوربہ تیار کرے تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر۔ اور اس میں سے کچھ شوربہ اپنے پرہیزیوں کو دے دیا کر۔“



فوائد و مسائل: ① مسایوں میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لیے حق تعالیٰ کا لین دین بہت اچھا طریقہ ہے۔ ② قیمتی تحائف کی بجائے ایسی چیز دینا بہتر ہے جو فوری استعمال میں آجائے۔ ③ جب کوئی خاص کھانا تیار کیا جائے تو کچھ نہ کچھ مسایوں کے ہاں بھی بھیجا جائے۔ ④ عام سادہ کھانا بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ ⑤ معمولی ہدیہ ملے تو قبول کر لینا چاہیے اور شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ ⑥ گوشت میں پانی زیادہ ڈال کر کچھ سالن مسایوں کے ہاں بھیج دینا ایسا طریقہ ہے جس کے لیے خاص طور پر اضافی خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس قسم کی اور چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔

(المعجم ۵۹) - بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ
وَالْكُرَّاثِ (الشفعة ۵۹)
باب: ۵۹۔ لہسن، پیاز اور گندنا کھانا

۳۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
۳۳۶۳۔ حضرت معاذ بن ابو طلحہ بھری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما جمعے کے دن خطبہ دیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا

۳۳۶۲۔ آخرجہ مسلم، البر والصلة، باب الوصية بالجوار والاحسان إليه، ح: ۱۶۲/۲۶۲۵ من حديث أبي عمران بن

۳۳۶۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۰۱۴.

۲۹۔ ابواب الأطعمة.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

الْجَمْعُ الْمُطْعَمَانِي، عَنْ مُعَذَّانِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
الْبَغْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ خَطِيبًا. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ
قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ
مَنْجَرَتَيْنِ. لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: هَذِهِ الثُّومُ
وَهَذِهِ الْبَصَلُ. وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّبَّيْلَ، عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ، فَيُؤْخَذُ
بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَيْعِ. فَمَنْ كَانَ
أَكْلَهُمَا، لَا بُدَّ، فَلْيَمِئْتُهُمَا طَبْعًا.

کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو میں تو
انہیں برا ہی سمجھتا ہوں یعنی یہ لہسن اور یہ پیاز۔ میں نے
رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیکھا ہے کہ اگر کسی آدمی
سے اس (لہسن یا پیاز) کی بو محسوس ہوتی تو اس کا ہاتھ پکڑ
کر اسے بیچ (کے میدان) کی طرف نکال دیا جاتا تھا
اس لیے جس نے ضرور انہیں کھانا ہو وہ انہیں پکا کر (ان
کی بو) ختم کروے۔

فوائد و مسائل: ① جب مسجد میں جانا ہو تو کچا پیاز یا لہسن نہیں کھانا چاہیے۔ ② اگر کھانا پڑے تو نماز سے
اتنی دیر پہلے کھایا جائے کہ نماز کے وقت تک اس کی بو ختم ہو جائے یا کوئی ایسی چیز کھالی جائے جس سے پیاز کی بو
ختم ہو جائے۔ ③ اگر لہسن یا پیاز سالن میں ڈال کر پکایا جائے تو اس کی بو ختم ہو جاتی ہے۔ ایسا سالن کھا کر مسجد
میں جانے میں کوئی حرج نہیں۔ ④ جب ایک مسئلہ پہلے بیان کیا جا چکا ہو اس کے بعد اس کے متعلق غلطی کرنے
والے کو سختی سے تنبیہ کی جاسکتی ہے۔ ⑤ مسجد سے نکالنے کا مقصد یہ تھا کہ بو ختم ہونے پر مسجد میں آئے۔
⑥ سگریٹ کی بو پیاز کی بو سے بہت زیادہ ناگوار ہوتی ہے نیز یہ حرام بھی ہے لہذا ہر مسلمان کو اس سے ہمیشہ
پرہیز کرنا چاہیے خواہ نماز کا وقت ہو یا دوسرا کوئی وقت۔



۳۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۶۳۔ حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا (میزبان
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي يَزِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ أَيْوُبَ قَالَتْ:
صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا، فِيهِ مِنْ بَعْضِ
الْبُثُولِ. فَلَمْ يَأْكُلْ، وَقَالَ: «إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ

رسول ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی الہد سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار
کیا۔ اس میں کوئی (ناگوار بو والی) سبزی تھی۔ رسول اللہ
ﷺ نے (وہ کھانا) نہ کھایا۔ اور فرمایا: ”میں اپنے ساتھی

۳۳۶۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في الرخصة في أكل الثوم مطبوخًا، ح: ۱۸۱۰ من
حديث سفيان به، وقال: ”حسن صحيح غريب“، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۶۷۱، وابن حبان، ح: ۲۰۹۰، وهو
مخرج في تخریج مسند الحميدي، ح: ۳۴۰ بتحقیقی * ابن عیینة صرح بالسماع عنه، أبو یزید المکی حسن الحديث
كما في المرجع المشار إليه آنفاً، وللحديث شواهد.

۲۹- ابواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل
اَوْذَى صَاحِبِيَّ. (جبریل علیہ السلام) کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا۔

۳۳۶۵- حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى :
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ : أَنَّنَا أَبُو شَرِيحٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَمْرَانَ الْحَجَرِيِّ ، عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفْرًا أَتَوْا النَّبِيَّ
ﷺ ، فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرْاثِ . فَقَالَ :
« أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ
الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى وَمَا بَنَادَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ » .

۳۳۶۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند
افراویہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کو
ان سے گندے کی بو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا
میں نے تمہیں یہ بودا کھانے سے منع نہیں کیا تھا؟ جس
چیز سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے اس سے فرشتے بھی ایذا
محسوس کرتے ہیں۔“

🕌 نوادہ و مسائل: ① گندنا پیاز سے ملتی جلتی چیز ہے جس میں پیاز کی طرح بو ہوتی ہے۔ ② فرشتے بدبو سے
نفرت کرتے اور لذت محسوس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان چیزوں سے احتیاب کرتے تھے تاکہ جبریل علیہ السلام
کو ناگوار نہ ہو۔ ③ مسلمان کو فرشتوں کا احترام کرتے ہوئے ناگوار بو والی چیز کھانے سے، فحش الفاظ بولنے
سے، عریانی اور فحش حرکات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ④ لہسن، پیاز اور گندنا حرام نہیں، تاہم انہیں استعمال کرنا
بڑے توپکالینا چاہیے یا بعد میں کوئی ایسا چیز کھا لیں چاہیے جس سے منہ کی بو ختم ہو جائے۔

۳۳۶۶- حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى :
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهْيَلٍ ،
عَنْ دُخَيْنِ الْحَجَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ
الْجُهَنِيَّ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
لِأَصْحَابِهِ : « لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ » ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً
خَفِيَّةً : « النَّيْءُ » .

۳۳۶۶- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم
سے فرمایا: ”پیاز نہ کھایا کرو۔“ پھر آہستہ سے یہ لفظ
فرمایا: ”کچا نہ کھاؤ۔“

🕌 فائدہ: مذکورہ روایت سندا ضعیف ہے، تاہم گزشتہ صحیح احادیث سے واضح ہے کہ مسجد میں جاتے وقت کچا پیاز

۳۳۶۵- [صحیح] وله شواهد في صحيح مسلم، ج: ۷/۵۶۴، ومسنود الإمام أحمد: ۳/۳۸۷ وغيرهما.

۳۳۶۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل ابن لهيعة، تقدم، ج: ۳۳، وشيخه، وشيخ شيخه مجهولان
كما في التقريب وغيره.

۲۹۔ ابواب الاطعمۃ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

کھانا جائز ہے پکا ہوا کھانا جائز ہے۔ غالباً اسی وجہ سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے [نُسِمَ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً
النَّيْءَ] ”پھر آہستہ سے یہ لفظ فرمایا: پکا نہ کھاؤ۔“ کے علاوہ باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے
دیکھیے: (الصحيحۃ، رقم: ۲۳۸۹)

(المعجم ۶۰) - بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ باب: ۲۰۔ پنیر اور گھی کھانا

(التحفة ۶۰)

۳۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي، عَنْ سُلَيْمَانَ الْقَارِسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ؟ قَالَ: «الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ».

۳۳۶۷۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور پوتین کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: ”حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے۔ اور جس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ نے معافی دے دی ہے۔“



فوائد و مسائل: ① فِرَاء کے دو معنی ہیں: (۱) فِرَّو کی جمع، یعنی پوتین یا کھال سے بنا ہوا لباس۔ (۲) اَفْرَأ جمع، یعنی ہماروٹھی (گورخر) یہاں دوڑوں مطلب صحیح ہو سکتے ہیں۔ (گورخر کی وضاحت کے لیے دیکھیے حدیث: ۳۰۹۰ کا فائدہ نمبر) ② اللہ کی کتاب سے مراد اللہ کا قانون ہے جس میں قرآن اور حدیث دونوں شامل ہیں۔ ③ جن چیزوں کے بارے میں حرمت کی صراحت نہ ہو بلکہ حرمت کا اشارہ ملتا ہو وہ بھی حرام ہیں مثلاً: وہ جانور جنھیں مار ڈالنے کا حکم ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۰۸۷) یا جنھیں قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۲۳) ④ جن چیزوں میں حرمت کا کوئی سبب نہ پایا جائے وہ حلال ہیں خواہ ان کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہو یا نہ آیا ہو۔

(المعجم ۶۱) - بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ باب: ۲۱۔ پھل کھانا

(التحفة ۶۱)

۳۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ نَعْمَانُ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۶۷۔ [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ما جاء في لبس الفراء، ح: ۱۷۲۶ عن [إسماعيل بن موسى به، وقال: "غريب"، وذكر كلاماً * سيف بن هارون ضعيف (تقريب)، وللحديث شاهد عند الحاكم ۳۷۵/۲، وصححه، ووافقه الذهبي، وحسنه الهيثمي، مجمع: ۱/ ۱۷۱، وانظر: ۵۵/۷، وقال البزار: "إسناده صالح".

۳۳۶۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۵۳۶/۲، ح: ۱۹۲۰ من حديث عثمان بن سعيد الحمصي

۲۹ أبواب الأظعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِزْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أَهْدَيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ. فَدَعَانِي فَقَالَ: «خُذْ هَذَا الْعُقُودَ فَأَبْلِغْهُ أُمَّكَ» فَأَكَلْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَبْلِغْهُ إِيَّاهَا. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ نَيْلٍ قَالَ لِي: «مَا فَعَلَ الْعُقُودُ؟ هَلْ أَبْلَغْتَهُ أُمَّكَ؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَسَمَانِي عُذْرًا.

ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں طائف کے انگور بدیرہ کے طور پر پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”یہ خوش لے لو اور اپنی والدہ کے پاس لے جاؤ۔“ میں نے والدہ کے پاس پہنچانے سے پہلے خود ہی کھالیا۔ پھر کئی راتوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اس خوشے کا کیا بنا؟ کیا تم نے وہ اپنی والدہ کو پہنچا دیا تھا؟“ میں نے کہا: نہیں۔ رسول ﷺ نے میرا نام دھوکے باز رکھ دیا (مجھے دھوکے کا فرمایا۔)

۳۳۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَبِيُّ: حَدَّثَنَا ثَقِيبُ بْنُ حَاجِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّبَيْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَ[وَأَبِيهِ سَفَرَجَلَةً. فَقَالَ: «دُونَكُهَا، يَا طَلْحَةُ! فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْقَوَادِ».

۳۳۶۹- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ میں سفرجل (بہی کا پھل) تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے طلحہ! یہ لے لو اس سے دل کو راحت (اور قوت) حاصل ہوتی ہے۔“

(المعجم ۶۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا (التحفة ۶۲)

باب ۶۲- لیٹ کر کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۳۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ

۳۳۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع

۴۴: بہ، وقال البوصيري: "هذا [إسناده صحيح، ورجاله ثقات]" * عبد الرحمن بن عرق لم يوثقه غير ابن حبان، وروى ابن السني في "كتاب المازنة" من حديث عبد الله بن بسر المازني نحوه بالاختلاف، راجع تحفة الأشراف: ۲۶/۹.

۳۳۶۹- [إسناده ضعيف] * ثقيف، وأبو سعيد، وعبد الملك مجهولون كما في التقريب، وله شواهد عند ابن الجوزي في العلل المتناهية: ۲/ ۱۶۵، ۱۶۶، وأسانيدھا ضعيفة.

۳۳۷۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأظعمة، باب الجلوس على مائدة عليها بعض ما يكره، ح: ۳۷۷۴ من حديث كثير بن هشام به، وقال: "هذا الحديث لم يسمعه جعفر عن الزهري، وهو منكر"، وفيه علة أخرى، تقدم ح: ۷۰۷.



۲۹۔ ابواب الاطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ.

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح احادیث میں منہ کے بل لیٹنا ویسے بھی منع ہے۔ دیکھیے:

(جامع الترمذی، الأدب، باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن، حدیث: ۲۸۷۸، وسنن أبي داود، الأدب، حدیث: ۵۰۴۰) تو اس طرح لیٹ کر کھانا کب جائز ہوگا؟ علاوہ ازیں شیخ الہمامی رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت کو دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۲۳۹۳، والإرواء، رقم: ۱۹۸۲)





مشروب کی تعریف اور اس سے متعلق چند ضروری آداب واحکام

✽ مشروب کی تعریف: ہر مانع چیز جو پی جائے مشروب کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے کھانے اور پینے کی بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں، پھر اپنی کمال رحمت سے انسانوں کے لیے مضر صحت یا مضر عقل چیزوں سے منع کر دیا ہے۔ ان ممنوعہ حرام چیزوں کے علاوہ تمام قسم کے کھانے اور مشروبات حلال ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۷۰) ”اللہ تعالیٰ کے رزق سے کھاؤ پیو۔“

✽ مشروبات کے چند آداب واحکام: ① کسی بھی مشروب کے استعمال سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا وہ حرام تو نہیں کیونکہ ایسا مشروب جو نشہ آور ہو، عقل و دانش کے لیے مضر ہو یا انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو اسے استعمال کرنا حرام ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے: ﴿كُلْ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلْ خَمْرٍ حَرَامٌ﴾ (صحیح مسلم، الأشربة) باب بیان أن كل مسكر خمر و أن كل خمر حرام، حدیث: (۲۰۰۳) ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔“ آپ نے شراب بنانے والے بنوانے والے پینے پلانے والے اور اس کا کاروبار اور اس میں تعاون کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (جامع الترمذی، البیوع، باب النهی أن يتخذ الخمر نعلًا، حدیث: ۱۲۹۵)

۳۰۔ ابواب الانشربۃ

مشروب کی تعریف اور اس سے متعلق چند ضروری آداب و احکام

- ② مشروب پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ پڑھنی چاہیے۔
- ③ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا دودھ پینا بھی حرام ہے۔
- ④ تمباکو، سگریٹ، فیون، چرس، ہیروئن وغیرہ بھی اپنی ضرر رسائیوں کی وجہ سے سخت حرام ہیں۔
- ⑤ ایسا جوس یا نیبڈ جس میں نشے کے اثرات پیدا ہو چکے ہوں پینا حرام ہے۔
- ⑥ مشروب کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے، البتہ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے مثلاً: بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہو یا بارش وغیرہ کی وجہ سے، لیکن بیٹھ کر مشروب پینا افضل ہے۔
- ⑦ مشروب کو تین سانسوں میں پینا سنت ہے۔ سانس لینے کے لیے برتن کو منہ سے ہٹا لینا چاہیے۔
- ⑧ اگر مشروب میں کوئی نیکاد وغیرہ نظر آئے تو پھونک مارنا منع ہے، البتہ مشروب بہا کر اسے نکالا جاسکتا ہے۔
- ⑨ اگر پینے والے کچھ افراد ہوں تو دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
- ⑩ مشروب پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔
- ⑪ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے مشروب پینا چاہیے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۰) أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ (التحفة ۲۲)

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- شراب ہر برائی کی کنجی ہے

(المعجم ۱) - بَابُ الْخَمْرِ مِفْتَاحُ كُلِّ

شُرٍّ (التحفة ۱)

۳۳۷۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“

۳۳۷۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعاً عَنْ رَاشِدٍ، أَبِي مُحَمَّدٍ [الْجَعْفَانِيِّ]، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدُّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ: «لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شُرٍّ».

🌟 فوائد و مسائل: ① خمر (شراب) سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۳۹۰) ② شراب کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اسے حرام اور شیطانی کام فرمایا گیا ہے۔ (المائدہ: ۹۰) ③ عقل اللہ کی ایسی عظیم نعمت ہے جس سے انسان دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کے حصول کے لیے کوشش کر سکتا ہے۔ جان بوجھ کر اس نعمت سے محروم ہونے کی کوشش کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ④ انسان عقل کے ذریعے سے ہر گناہ اور نقصان دہ چیز اور عمل سے بچتا ہے۔ نشہ استعمال کرنے کے بعد اسے اپنے بھلے برے کی تیز نہیں رہتی۔ اس صورت میں وہ ہر گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

۳۳۷۱- [إسناده حسن] أخرجه البخاري، في الأدب المفرد، ح: ۱۸ من حديث راشد بن نجيع به، وسيأتي، ح: ۴۰۳۴، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۰۔ ابواب الأشربة

۳۳۷۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُبِيرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ حَبَابَ بْنَ الْأَزْثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِيَّاكَ وَالْخَمْرَ. فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرُغُ الْخَطَايَا، كَمَا أَنَّ شَجَرَهَا تَفْرُغُ الشَّجَرَةَ».

۳۳۷۲۔ حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب سے پرہیز کرو۔ اس کا گناہ (دوسرے تمام) گناہوں سے اسی طرح بڑھ کر ہے جس طرح اس کا پودا درختوں سے بلند ہے۔“ (انگور کی جمل جس درخت پر چڑھتی ہے اس سے بلند نظر آتی ہے۔)

(المعجم ۲) - بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ (التحفة ۲)

باب ۲: جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا

۳۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ».

۳۳۷۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے گا وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا سوائے اس صورت کے کہ وہ (شراب نوشی سے) توبہ کر لے۔“

۳۳۷۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ».

۳۳۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے گا وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا۔“

۳۳۷۲۔ [إسناده ضعيف] ۵ مير ضعيف كما في التقریب وغيره .

۳۳۷۳۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم ينب منها بجمعه إياها في الآخرة، ح: ۷۸/۲۰۰۳ من حديث عبد الله بن نمير .

۳۳۷۴۔ [صحيح] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۲/۲۱۹، ح: ۱۲۲ من حديث هشام به، وصححه



(المعجم ۳) - بَابُ مُذِينَ الْخَمْرِ باب: ۳- عادی شراب نوش

(التحفة ٣)

۳۳۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ كَفَّابِدَ وَتَنَ»۔

۲۳۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ تم
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْهِ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ
مَيْمُونَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مُذْمُومٌ خَمْرٌ» .

☀️ فوائد و مسائل: ① شراب نوشی کبیرہ گناہ ہے۔ ② آخرت میں اس کی سزا جنت سے محرومی ہے جبکہ دنیا میں اس سے کئی طرح کی مہلک بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ③ بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ عادی شرابی کا احتیاج اچھا نہیں ہوتا اور خطرہ ہے کہ اس گناہ کی وجہ سے ایمان سلب ہو جائے جس کی وجہ سے وہ دائمی جہنمی بن جائے۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يُقْتَلْ لَهُ صَلَاةٌ (الصفحة ۴)

باب: ۴- شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

الحاكم: ٤/١٤١، والذهبي، وله شواهد عند البخاري، ح: ٥٥٧٥، ومسلم، ح: ٢٠٩٣ وغيرهما.

٣٣٧٥- [حسن] أخرجه ابن عدي في الكامل ٦/ ٢٢٣٤ من حديث محمد بن سليمان به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة ٨/ ٦٠٥، وله شواهد كثيرة، ورواه حماد بن سلمة بإسناد حسن عن عبد الله بن عمرو به من قوله، وصححه ابن الجوزي في العلل ٢/ ١٨٣.

۳۳۷۶- [امنادہ حسن] وحسنہ البوصیری، ولہ شواہد عند ابن حبان (موارد)، ح: ۱۳۸۱ وغیرہ۔

۳۰۔ ابواب الاُشریۃ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ
يَزِيدٍ، عَنْ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ
شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ
أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ.
فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ
فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.
فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ
صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ
النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ كَانَ
حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رِذَّةِ الْخَبَالِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رِذَّةُ
الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ».



۳۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ (توبہ کیے بغیر) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے دوبارہ شراب پی لی اور اسے نشہ ہو گیا تو اس کی نماز (مزید) چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ اگر (اس اثنا میں) وہ (توبہ کیے بغیر) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے پھر (تیسری بار) شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا تو اس کی نماز (مزید) چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے پھر (چوتھی بار) شراب پی تو اللہ تعالیٰ نے (ایسے شخص کے بارے میں) پختہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسے قیامت کے دن گندی کچھڑ پلائے گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گندی کچھڑ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کی پیپ اور گندی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① گناہ کی سزا یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عبادت قبول نہ ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ شرابی نماز ترک کر دے کیونکہ ترک نماز نیک اور گناہ ہوگا جو شراب نوشی سے بھی ہذر ہے۔ ② توبہ سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ ③ بار بار توبہ توڑنے سے مجرم کے دل میں توبہ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ توبہ کرتے وقت دل میں ندامت پیدا نہیں ہوتی چنانچہ وہ توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جا سکیں گے اور سخت سزا کے مستحق ہوں گے۔

۳۰۔ ابواب الاشریہ ... شرابات سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۵) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ
(التحفة ۵)
باب: ۵۔ کسی چیز سے بنی ہوئی (نشا آور) چیز شراب ہوتی ہے؟

۳۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو كَثِيرٍ الشَّحْبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ
الشَّخَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

نوافل و مسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شراب زیادہ تر ان دو چیزوں سے بنتی ہے۔ ① بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شراب صرف انگور سے بنے ہوئے نشا آور شراب کو کہا جاتا ہے۔ یہ رائے درست نہیں۔ ② کسی چیز کا رس یا کسی چیز کو پانی میں ڈال کر بنایا ہوا شراب اگر نشا آور ہو تو حرام ہے اگر نشا آور نہ ہو تو حلال ہے۔

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ
اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ
خَالِدَ بْنَ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ السَّرِيَّ بْنَ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
الْثُّمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«إِنَّ مِنَ الْجَنَطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعْبِيِّ خَمْرًا،
وَمِنَ الزُّبَيْبِ خَمْرًا، وَمِنَ الثَّمَرِ خَمْرًا، وَمِنَ
الْعَسَلِ خَمْرًا».

نوافل و مسائل: ① شراب کسی بھی چیز سے بنائی جائے وہ حرام ہے۔ ② شراب کے حرام ہونے کی وجہ اس کا نشا آور ہونا ہے اس لیے اگر کھانے کی کسی چیز سے یا کسی چیز کے انجکشن سے یا سوکھنے سے نشا آتا ہو تو ان سب چیزوں کا یہ استعمال بھی حرام اور قابل سزا ہوگا۔ ③ آپریشن وغیرہ کے لیے بے ہوش کرنے کے لیے کلوروفارم لگھانا نشا کرانے کے حکم میں نہیں کیونکہ بے ہوشی اور مدہوشی (مست ہونے) میں فرق ہے تاہم یہ

۳۳۷۸۔ أخرجه مسلم، الأشرية، باب بيان أن جميع ما ينبذ، مما يتخذ من النخل والعنب، يسمى خمرًا، ح: ۱۵/۱۹۸۵ من حديث عكرمة به.
۳۳۷۹۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأشرية، باب الخمر مما هي؟، ح: ۳۶۷۶، ۳۶۷۷ من حديث الشعبي به، وقال: «

۳۰۔ أبواب الأشرية

شروبات سے متعلق احکام و مسائل

بھی صرف علاج کی غرض سے ضرورت کے موقع پر جائز ہے۔ بلا ضرورت ہوش و حواس ختم کرنے جائز نہیں۔

(المعجم ۶) - باب: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى

عَشْرَةِ أَوْجُو (التحفة ۶)

۳۳۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَافِقِيِّ

وَأَبِي طَعَمَةَ مَوْلَاهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لُعِنَتِ الْخَمْرُ

عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُو: بَيْعِهَا، وَعَاصِرِهَا،

وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا،

وَحَامِلِهَا، وَالْمُحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا،

وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيهَا».

۳۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَوْ حَدَّثَنِي

أَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ

عَشْرَةَ: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا،

وَالْمُعْمُولَةَ لَهُ، وَحَامِلَهَا، وَالْمُحْمُولَةَ لَهُ،

وَبَائِعَهَا، وَالْمُبْتَاعَةَ لَهُ، وَسَاقِيَهَا،

وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ. حَتَّى عَدَّ عَشْرَةَ مِنْ هَذَا

الضَّرْبِ.

۳۳۸۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شراب میں دس طرح پر

لعنت کی گئی ہے: خود اس (شراب) کی ذات پر اس کو

نچوڑنے والے (رس نچوڑ کر شراب بنانے والے) پر

نچروانے والے (شراب بنوانے والے) پر اس کے

بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر اس کے

اٹھانے والے پر جس کے پاس لے جالی جائے اس پر

اس کی قیمت کھانے والے پر اسے پینے والے پر اور

اس کے پلانے والے پر۔"

۳۳۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے شراب سے

متعلق دس افراد پر لعنت فرمائی ہے: اسے نچوڑنے

والے پر نچروانے والا جس کے لیے نچوڑی گئی اسے

اٹھا کر لے جانے والے پر جس کے لیے اٹھا کر لے

جالی گئی اسے بیچنے والے پر جس کے لیے بیچی گئی

اسے پلانے والے پر اور جسے پلائی گئی حتیٰ کہ انھوں

نے اس طرح کے دس افراد شمار کیے۔



۴۴ الترمذی "غریب"، ح: ۱۸۷۲ * السری لم یفرده، وصححه ابن حبان، ح: ۱۲۷۶.

۳۳۸۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأشرية، باب العصور للخمر، ح: ۳۶۷۴ من حديث وكيعة، وللحديث طرق وشواهد عند الحاكم: ۱/۴، ۱۴۴، وأحمد: ۹۷/۲ وغيرهما.

۳۳۸۱- [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، البیوع، باب النهی أن یشغل الخمر خلا، ح: ۱۲۹۵ من حدیث أبي

۳۰۔ أبواب الأشرية شر و بات سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فوائد و مسائل: ① شراب نوشی اللہ کی نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہے نیز شراب بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔
 ② شراب سے کسی بھی انداز سے تعلق قائم ہونا اللہ کی رحمت سے دوری اور اللہ کی لعنت کا باعث ہے۔
 ③ نچر دوانے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ملازم کو حکم دیتا ہے کہ شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑ کر رس نکالو۔ اور نچوڑنے والا وہ ملازم ہے جو اس حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور ”جس کے لیے نچوڑی گئی“ سے مراد وہ گاہک ہے جس نے شراب بنانے والے سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ تیار شدہ شراب خرید لے گا۔ یا اس سے مراد وہ شخص ہے جسے پیش کرنے کے لیے شراب تیار کی گئی مثلاً: کوئی خاص مہمان دوست یا عزیز وغیرہ۔ ④ ”جس کے لیے اٹھائی گئی ہے“ سے مراد (۱) وہ شخص بھی ہو سکتا ہے جس نے کسی مزدور یا نوکر وغیرہ سے کہا کہ اسے فلاں جگہ لے چلو۔ (۲) اور وہ شخص بھی مراد ہو سکتا ہے جسے شراب پیش کی جانی مقصود ہے، خواہ وہ اسے پینا چاہتا ہو یا خریدنا چاہتا ہو یا اسے تحفہ کے طور پر دی جا رہی ہو۔ پہلی حدیث میں: ”جس کے پاس اٹھا کر لے جانی گئی“ کے بھی یہ سب مفہوم ہو سکتے ہیں جو دوسری شق (۲) میں شامل ہیں۔ ⑤ قیمت کھانے والے سے مراد وہ شخص ہے جس کو اس کی تجارت سے مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ⑥ گناہ کے کام میں کسی بھی قسم کا تعاون گناہ میں شریک ہونے کے برابر ہے خواہ وہ تعاون بظاہر معمولی ہو۔ ⑦ جب یہ بات معلوم ہو یا یہ خیال ہو کہ فلاں کام سے فلاں گناہ تکمیل کو پہنچے گا تو اس کام کو بلا معاوضہ یا معاوضہ لے کر انجام دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۷) - بَابُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ باب: شراب کی تجارت کا بیان

(التحفة ۷)

۳۳۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الزُّنَا، حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۳۳۸۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب سوہ کے بارے میں سورہ بقرہ کے اخیر والی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لے گئے اور شراب کی تجارت کے حرام ہونے کا اعلان فرمادیا۔

🕌 فوائد و مسائل: ① سوہ کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ تجارت کی بعض صورتیں بھی اس لیے حرام کر دی گئی ہیں کہ ان کا نتیجہ سوہ کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ۳۳۸۲) اسی طرح جب شراب حرام کی گئی تو اس کی تجارت

عاصم بہ، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۷۷۵ لحال شبيب، وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث السابق.

۳۳۸۲- أخرجه البخاري، الصلاة، باب تحريم تجارة الخمر في المسجد، ح: ۴۵۹ من حديث الأعمش به، ومسلم، المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، ح: ۱۵۸۰ عن ابن أبي شيبة به.

۳۰ ابواب الاشریۃ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

بھی حرام ہوگئی کیونکہ اس سے شراب نوشی کے راستے کھلتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی مناسبت سے سود کے لین دین کی حرمت کے ساتھ شراب کی تجارت حرام ہونے کا بھی اعلان فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ بقرہ آیت: ۲۷۵)
 ⑤ ایک مسئلہ بیان کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ اس سے ملتے جلتے مسائل بھی بیان کیے جاسکتے ہیں تاکہ سامعین کو دوبارہ یاد دہانی ہو جائے۔ ⑥ حرام چیز کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل فرمائے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پکھلا کر بیچ دیا۔“
 ۳۳۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل فرمائے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پکھلا کر بیچ دیا۔“



فوائد و مسائل: ① صحاح ستہ میں سرہ نامی دو صحابہ کی احادیث موجود ہیں۔ اس حدیث میں مذکور صحابی سرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ ہیں، سرہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نہیں۔ (فتح الباری: ۵۲۳/۴ بحوالہ بیہقی) ② حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب کیوں فروخت کی؟ اس کی مختلف توجیہات ذکر کی گئی ہیں مثلاً: ممکن ہے انھوں نے اسے سر کے کی صورت میں تبدیل کر کے فروخت کیا ہو اور ان کا یہ خیال ہو کہ شراب سے سر کہہنا جائز ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو کہ شراب حرام ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اسے بیچنا بھی حرام ہے۔ ③ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ انھوں نے شراب حاصل ہی کیوں کی؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں علماء کے اقوال ذکر کیے ہیں کہ ممکن ہے انھیں بزیہ میں ملی ہو یا غنیمت میں ملی ہو۔ (فتح الباری حوالہ مذکورہ بالا) ④ عربی زبان میں گوشت سے حاصل ہونے والی چربی کو شحم کہتے ہیں اور مکمل ہوئی چربی کو وڈک کہتے ہیں۔ لیکن نام بدلنے سے شرعی حکم تبدیل نہیں ہوتا۔ ⑤ یہودیوں نے یہ حیلہ کیا تھا کہ ہم پر شحم حرام ہے اور ہم وڈک بیچ رہے ہیں جو دوسری چیز ہے۔ ⑥ جس چیز کا کوئی جائز استعمال نہ ہو اسے بیچنا خریدنا حرام ہے۔ ⑦ حلیے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ: الْخَمْرُ يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ

بَاب: ۸- لوگ شراب کا کوئی

اور نام رکھ لیں گے

اسْمِهَا (التحفة ۸)

۳۳۸۳- أخرجه البخاري، البيهقي، باب: لا بدّ من شحم الميتة ولا بيعه، وذكه، ح: ۲۲۲۳ من حديث شفيان بن عيينة به، ومسلم، المسافة، باب: تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، ح: ۱۵۸۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۳۸۴- حضرت ابوامامہ بائلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات دن کا نظام ختم نہیں ہوگا حتیٰ کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے لیکن اسے اس کے نام (شراب) کے سوا دوسرے نام سے نہ پکاریں گے۔“

فوائد و مسائل: ① قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے برے اعمال کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ مومن ان سے بچنے کی زیادہ کوشش کریں۔ ② حرام چیز کا نام بدل دینے سے حکم تبدیل نہیں ہو جاتا جیسے سود کو منافع یا مارک اپ کہنے سے اس کی حقیقت نہیں بدل جاتی اسی طرح شراب کو مشروب یا شربت کہنے سے یا کوئی اور بھلا سا نام رکھ لینے سے وہ حلال نہیں ہو جاتی۔

٣٣٨٥- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ :
 حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ
 الْعُبَيْيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَعْقِبَ الْعُبَيْيِّ ، عَنْ
 أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَنْصِ ، عَنْ ابْنِ مُحَبِّزٍ ، عَنْ
 ثَابِتِ بْنِ السَّمُوطِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ
 أَهْلِ الْخَمْرِ ، بِاسْمِ يَسْمُونَهَا إِيَّاهُ » .

۳۳۸۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اچھا رکھا ہو اور دوسرا نام دے کر پی لیں گے۔“

(المعجم ۹- بَاب: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ باب: ۹- ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(التحفة ٩)

۳۳۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۳۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

٣٣٨٤- [حسن] أخرجه أبو نعيم في الحلية ٩٧/٦ من حديث العباس بن الوليد به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف عبد السلام بن عبد القدوس، والحديث الآثم شاهد له.

٣٣٨٥- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٣١٨/٥ من حديث سعد بن أوس به، وله طريق آخر عند النائي: ٣١٢/٨، ٣١٣، ج: ٥٦٦٦، وانظر: ٤٠٢٠.

٣٣٨٦- أخرجه البخاري، الموضع، باب الأبحوز الموضوء بالنسب ولا المسكر، ج: ٢٤٢ من حديث سفيان بن عيينة //

۳۰۔ ابواب الاشریۃ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مشروب سے نشہ آئے وہ حرام ہے۔“

۳۳۸۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

۳۳۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① نشہ آور چیز خواہ پی جاتی ہو یا کھائی جاتی ہو سوتھی جاتی ہو یا بکھشن کے ذریعے سے جسم میں داخل کی جاتی ہو حرام ہے۔ ② نشیات کا استعمال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں حرام ہے۔ ③ اگر کوئی مشروب زیادہ مقدار میں پینے سے نشہ ہوتا ہے تو اس کا کم مقدار میں استعمال بھی حرام ہے خواہ اس سے نشہ نہ آئے۔ ④ تمباکو کا اثر بھی نشے کا سا ہے اور اس کے بہت سے نقصانات ہیں لہذا احتیاطاً سگریٹ سگار کھانے والا تمباکو اور اس طرح کی تمام اقسام اور صورتیں شرعاً ممنوع ہیں۔ ⑤ ان اشیاء کی خرید و فروخت اور پیداوار سب کا یہی حکم ہے یعنی ممنوع ہے۔



۳۳۸۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

۳۳۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

فَإِنَّ ابْنَ مَاجَهَ: هَذَا حَدِيثُ الْبَيْهَقِيِّينَ. امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ اہل مصر کی

حدیث ہے۔

۴۴۔ بہ، ومسلم، الاشریۃ، باب بیان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، ح: ۶۹/۲۰۰۱ عن ابن أبي شيبة به. ۳۳۸۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۱۲/۱۲، ح: ۱۳۲۱۲، ۱۳۲۱۳ من طريقين عن يحيى بن الحارث به، وهو حديث متواتر، راجع "عطف الأزهار المتاثرة في الأخباذ المتواترة" للسيوطي، ص: ۲۲۹، ح: ۸۵ و"نظم المتأثر من الحديث المتواتر" للكتاني، ص: ۱۶۳، ح: ۱۶۵ وغيرهما. ۳۳۸۸۔ [صحيح] وسيأتي، ح: ۳۴۰۶ مطولاً، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، أيوب بن هانئ مختلف ۴۴

۳۰۔ ابواب الانشربة مشروبات سے متعلق احکام و مسائل
 فائدہ: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرنے والے مصر کے محدثین ہیں، دوسرے شہر کے محدثین نے یہ روایت بیان نہیں کی۔

۳۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ۳۳۸۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 الرُّقِي: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَبَّانٍ عَنْ سَلِيمَانَ ۳۳۸۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَانٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ ۳۳۸۹۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ
 ابْنِ أَوْسٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ۳۳۸۹۔ رقعہ والوں کی حدیث ہے۔
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى ۳۳۸۹۔
 كُلِّ مُؤْمِنٍ». وَهَذَا حَدِيثُ الرَّقِيِّينَ.

فائدہ: رقعہ ایک شہر کا نام ہے جو بغداد کے قریب واقع ہے۔

۳۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سَهْلٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ۳۳۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
 هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْفَمَةَ، ۳۳۹۰۔ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ ۳۳۹۰۔ اور ہر شراب حرام ہے۔“
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَكُلُّ ۳۳۹۰۔
 حَرَامٍ حَرَامٌ».

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بعض علماء کا یہ قول درست نہیں کہ انگور سے بنی ہوئی شراب تو کم ہو یا زیادہ حرام
 ہے اور اس کے پینے والے کو سزا دی جائے گی لیکن دوسری چیزوں سے بنا ہوا نشہ آور شراب مطلقاً حرام نہیں
 بلکہ تھوڑی مقدار جس کے پینے سے نشہ نہ ہو حلال ہے۔ یہ حدیث ایسے اقوال کو صراحتاً غلط ثابت کرتی ہے۔ اس
 کی تائید حدیث: ۳۳۹۲ سے بھی ہوتی ہے۔

۴۴۔ وقال الحافظ في التفریب: "صدق فيه لين"، وانظر الحديث السابق وغيره، ولا تضروه عننة ابن جريج لكثرة
 الشواهد الصحيحة.

۳۳۸۹۔ [حسن] أخرجه أبو يعلى: ۳۴۲/۱۳، ح: ۷۳۵۵ من حديث علي بن ميمون به، وصححه ابن حبان،
 ح: ۱۸۷۸، والبوصيري، بقوله: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" * سليمان بن عبد الله روى عنه الجماعة،
 ووثقه ابن حبان، والبوصيري، وضعفه صاحب التفریب، وقال الذهبي في المجرى في أسماء
 الرجال: (۸۸۷): "مقل" قلت: ضعفه راجح، وأصل الحديث شواهد كثيرة جداً.
 ۳۳۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ماجاء كل مسكر حرام، ح: ۱۸۶۴ من حديث محمد بن
 عمرو به، وقال: "حسن صحيح".

۳۰۔ أبواب الأشرية

۳۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ (التحفة ۱۰)

۳۳۹۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

باب: ۱۰۔ جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

۳۳۹۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

۳۳۹۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

۳۳۹۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۹۱۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، ح: ۴۳۴۴، ومسلم، الأشرية، باب بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، ح: ۱۷۳۳ بعد حديث: ۲۰۰۱ من حديث شعبة به.

۳۳۹۲۔ [صحيح] ضعفه البوصيري من أجل زكريا بن منظور، ح: ۲۴۸۱، وله طريق آخر عند أحمد: ۹۱/۲ فيہ أبو معشر هو ضعيف، وله شواهد كثيرة، منها حديث: ۳۳۹۴، والحديث الآتي.

۳۳۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأشرية، باب ما جاء في المسكر، ح: ۳۶۸۱ من حديث داود بن بكر به، وقال الترمذي 'حسن غريب'، ح: ۱۸۶۵، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۶۰، وله طريق آخر عند ابن حبان (الإحسان): ۳۷۹/۷، ح: ۵۳۵۸.

۳۳۹۴۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الأشرية، تحريم كل شراب أسكر كثيره، ح: ۳۰۱۳/۸، ح: ۵۶۱۰



۳۰. ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَشْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

باب ۱۱- دو چیزیں ملا کر بنائی ہوئی

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ

(الحنفية ۱۱)

نیز کی ممانعت

۳۳۹۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّنَا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں اور مٹھی ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور نرم پختہ کھجوریں اور تازہ پکی ہوئی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا. وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ روایت عطاء بن ابی رباح

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَثَلَهُ.

کی کے واسطے سے بھی سابقہ حدیث کی مثل نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

🕌 فوائد و مسائل: ① پانی میں کھجوریں چھوہارے یا مٹھی ڈال کر رکھ دیا جائے تو رات بھر میں ان کی مٹھاس پانی میں مل ہو کر بیٹھا مشروب تیار ہو جاتا ہے۔ اسے نبیذ کہتے ہیں۔ یہ حال مشروب ہے کیونکہ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ ② دو طرح کی چیزیں ملا کر نبیذ بنانے سے اس میں جلدی نشہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ③ جس جائز کام کے نتیجے میں ناجائز کام کا ارتکاب ہو جانے کا خطرہ ہو اس جائز کام سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے۔ ④ سردیوں میں زیادہ ویرنیک بھگونے سے بھی نشہ پیدا ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے جب کہ گرمی کے موسم میں جلدی حالت بدل جاتی ہے۔ اس کا اندازہ اس کے ذائقے سے ہوتا ہے۔ اگر مشروب بیٹھا ہو تو پی لینا چاہیے اور اگر ذائقہ تبدیل ہو کر تلخی اور کڑواہٹ محسوس ہو تو پھینک دینا چاہیے۔

۳۳۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۳۹۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۴۴ من حدیث عبید اللہ بن عمر بہ۔

۳۳۹۵- أخرجه مسلم، الأشربة، باب كراهة انتباز التمر والزبيب مخلوطين، ح: ۱۹/۱۹۸۶ عن محمد بن رُمح به۔

۳۳۹۶- أخرجه مسلم، الأشربة، باب بيان أن جميع ما ينبذ، مما يتخذ من التخل والعنب، يسمى خمرًا، ح: ۱۵/۱۹۸۵ من حدیث عکرمہ بن عمار بہ۔

۳۰۔ ابواب الأشربة

الْيَسَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْبِذُوا الثَّمَرَ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَةٍ».

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خنگ کھجوروں اور نیم پختہ کھجوروں کو ملا کر نیب نہ بناؤ۔ دونوں میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نیب نہ بنالیا کرو۔“

۳۳۹۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالزُّهْوِ، وَلَا بَيْنَ الزَّيْبِ وَالثَّمَرِ. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَةٍ».

۳۳۹۷- حضرت ابو قتادہ (حارث بن ربیع سلمیٰ انصاری) ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تازہ پکی ہوئی کھجوروں اور نیم پختہ (گدر) کھجوروں کو (نیب بنانے کے لیے) اکٹھا نہ کرؤ اور نہ مٹی اور خنگ کھجور کو ملاؤ۔ ان میں سے ہر ایک کی نیب جدا جدا بنالو۔“

(المعجم ۱۲) - بَابُ صِفَةِ النَّبْذِ وَشَرْبِهِ

(التحفة ۱۲)

۳۳۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ: حَدَّثَنَا بُنَانَةُ بِنْتُ يَزِيدَ الْعَبْسِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ، فَتَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ، أَوْ قَبْضَةً مِنْ زَيْبٍ، فَتَطْرَحُهَا فِيهِ. ثُمَّ نَصَبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَتَنْبِذُهُ عُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً. وَنَنْبِذُهُ

۳۳۹۸- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نیب بنایا کرتے تھے۔ ہم مٹی بھر خنگ کھجوریں یا مٹی بھر مٹی لے کر اس (مشکیزے) میں ڈال دیتے، پھر اس پر (حسب ضرورت) پانی ڈال دیتے۔ ہم صبح کے وقت بھگوتے تو نبی ﷺ شام کو پی لیتے اور شام کو بھگوتے تو نبی ﷺ صبح کو پی لیتے۔



۳۳۹۷- أخرجه البخاري، الأشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مكرراً... الخ، ح: ۵۶۰۲ عن هشام بن عمار، ومسلم، الأشربة، باب كراهة ابتداء التمر والزبيب مخلوطين، ح: ۱۹۸۸/۲۴ من حديث يحيى به. ۳۳۹۸- [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۶/۶ عن أبي معاوية به، وعنده: "تألة بنت يزيد"، وللحديث شواهد.

۳۰۔ أبواب الأشرية

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

عَشِيرَةُ قَيْسَرُہُ عُذْوَةٌ .

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : نَهَارًا قَيْسَرُہُ لَيْلًا . أَوْ
ہیں: ”ہم دن کو بھگوتے تو آپ ﷺ رات کو پی لیتے“ یا
رات کو بھگوتے تو آپ ﷺ دن کو پی لیتے۔“

🌞 فائدہ: صبح سے شام تک یا شام سے صبح تک بھگونے سے پانی میں ششاس اچھی طرح آ جاتی ہے لیکن نشہ پیدا نہیں ہوتا اس لیے یہ مشروب بلاشبہ جائز ہے۔

۳۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
ابنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي عُمَرَ
الْبَهْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ . قَيْسَرُہُ يَوْمَهُ ذَلِكَ،
وَالْعَدَدُ، وَالْيَوْمُ الثَّلَاثُ . فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ
أَهْرَاقَهُ، أَوْ أَمْرَهُ فَأَهْرَقَ .
۳۳۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی
جاتی تھی۔ آپ اسے اس دن بھی نوش فرماتے اور
دوسرے تیسرے دن بھی۔ پھر اگر (تیسرے دن) اس
میں سے کچھ بچ جاتی تو اسے گرا دیتے یا آپ کے حکم
سے اسے گرا دیا جاتا۔

🌞 فائدہ: سردی کے موسم میں جلدی نشہ پیدا نہیں ہوتا اس لیے اگر کھجوریں وغیرہ مناسب مقدار میں ڈالی گئی
ہوں تو نبیذ دو تین دن تک بھی قابل استعمال رہتی ہے تاہم جب یہ محسوس ہو کہ اب اس میں کچھ نشہ آ گیا ہوگا تو
اسے پھینک دینا چاہیے۔

۳۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابنِ أَبِي الشَّوَارِبِ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كَانَ
يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ .
۳۴۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پتھر کے
ایک برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَبِيدِ
الْأَوْصِيَةِ (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳۔ (شراب کے) برتنوں میں
نبیذ بنانے کی ممانعت کا بیان

۳۴۹۹۔ أخرجه مسلم، الأشرية، باب إباحة النبيذ الذي لم يشند ولم يصر مسكراً، ح: ۲۰۰۴ من حديث أبي عمر
البهراني به .

۳۴۰۰۔ أخرجه مسلم، الأشرية، باب النهي عن الانتباذ في المزمت والدباء والحتم والقيصر . . . الخ، ح: ۶۱ / ۱۹۹۹
من حديث أبي عوانة به .

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۴۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَنْھُوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے برتن میں تارکول لگے برتن میں کدو سے بنے ہوئے برتن (توہجے) میں اور (سبز) روغنی گھڑے میں نمید بنانے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“
 ۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْبَدَ فِي التَّقْيِيرِ وَالْمَرْقِفِ وَالذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمَةِ. وَقَالَ: «كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ».

فوائد و مسائل: ① اہل عرب ان برتنوں میں شراب بناتے تھے اس لیے شروع شروع میں ان میں نمید بنانے سے بھی منع فرمادیا گیا تاکہ دوبارہ شراب کی خواہش پیدا نہ ہو۔ ② ”سبز رنگ“ اسلام کا ایک اہم اور ضروری قانون ہے، یعنی جس عمل سے کسی حرام تک پہنچنے کی راہ نکلنے کا خطرہ ہو اس کا ترک کام سے بھی پرہیز کیا جائے۔ ③ ان برتنوں میں نمید بنانا اس لیے بھی منع کیا گیا کہ ان میں رکھے ہوئے مشروب میں جلد نشہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ④ کدو یا اس سے ملتی جلتی سبزی (مثلاً پیٹھا) جب تیل پر لگی رہے اور کچ کر خشک ہو جائے تو اسے برتن کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کدو سے بنے ہوئے برتن سے یہی مراد ہے۔ ⑤ مٹی کے برتن میں تارکول لگا دی جائے یا روغنی برتن ہو تو اس کے مسام بند ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ مٹی کے برتن سے مختلف ہو جاتا ہے اور اس میں نمید جلدی شراب میں تبدیل ہو جاتی ہے اس لیے ان سے منع کیا گیا ہے۔

۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: ۳۴۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول لگے برتن میں اور کدو سے بنے ہوئے برتن (توہجے) میں نمید بنانے سے منع فرمایا۔
 ۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: ۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْبَدَ فِي الْمَرْقِفِ وَالْقَرِيعِ.

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ۳۴۰۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَنْھُوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے روغنی گھڑے میں کدو سے بنے ہوئے برتن میں اور لکڑی سے بنے ہوئے برتن میں کدو سے بنے ہوئے برتن (توہجے) میں نمید بنانے سے منع فرمایا۔
 ۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى كَلْبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْبَدَ فِي الْمَرْقِفِ وَالْقَرِيعِ.

۳۴۰۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي: ۲۹۷/۸، الأشربة، تحريم كل شراب أسكر، ح: ۵۵۹۲ من حديث محمد بن عمرو، وقال البوصيري: "لهذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات" قلت: إسناده حسن، وله شواهد كثيرة جدًا.

۳۴۰۲۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب النهي عن الانتباه في المرقف والذباء والحتم والغير... الخ، ح: ۴۹/۱۹۹۷ من حديث نافع به.

۳۴۰۳۔ أخرجه مسلم، الأشربة، انظر الباب السابق، ح: ۴۵/۱۹۹۶ عن نصر بن علي به.

۳۰۔ ابواب الأشربة شروبات سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمِ وَالذَّبَّاءِ وَالْيَمْرِ . ہوئے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

☀️ فائدہ: اس ممانعت کی نکتہ بیان کی جا چکی ہے چنانچہ بعد میں جب مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت پختہ ہو گئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی لیکن جسیہ فرمادی کہ نشہ آور مشروب سے پرہیز لازم ہے جیسا کہ اگلے باب میں مذکور ہے۔

۳۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَّاءِ وَالْحَتَمِ .

۳۴۰۳۔ حضرت عبدالرحمن بن بصر (دیلی) ﷺ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کدو سے بنے ہوئے برتن اور روغنی گھڑے (میں نیبذ) پانے سے منع فرمایا۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ ذُلِكَ (التحفة ۱۴)

۳۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَمَانَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمَرَةَ، عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَأَتَيْتُهَا فِيهِ . وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُشْكِرٍ» .

۳۴۰۵۔ حضرت عبدالحمید بن یمان (واسطی) ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں کچھ برتنوں سے منع کیا تھا اب ان میں نیبذ پانی کرؤ اور ہر نشہ آور مشروب سے پرہیز کرو۔“

۳۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ

۳۴۰۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں (کچھ)

۳۴۰۴۔ [استادہ صحیح] أخرجه الترمذي في كتاب العلل: ۷۶۱/۵، والنسائي، الأشربة، النهي عن نيبة الدباء والمزق: ۲۹/۸، ح: ۵۶۳۱ من حديث شبابة بن سوار به .

۳۴۰۵۔ أخرجه مسلم، الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ به - عز وجل - في زيادة قبر أمه، ح: ۱۰۶/۹۷۷ من طريق آخر عن عبد الله بن بريدة به، وللحديث شواهد .

۳۴۰۶۔ [صحیح] تقدم مختصراً، ح: ۳۳۸۸، وحسنه البوصيري، وله شاهد في صحيح مسلم، الأشربة، ب: (۶) ح: ۹۷۷ بعد حديث: ۱۹۹۸ وغيره «أبواب حسن الحديث، وتابعه جابر بن زيد عند أحمد في الأشربة: (۱۲) في رواية فترقد السجى (وهو ضعيف) عنه .

برتنوں میں بنی ہوئی نبیذ سے منع کیا تھا۔ سنو! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ (البیہ) ہر نشاء وہ چیز حرام ہے۔“

أَيُّوبُ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْأَوْعِيَةِ . أَلَا وَإِنَّ وَعَاءَ لَا يَحْرُمُ شَيْئًا . كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .»

☀️ **فائدہ:** حکم کا دارومدار علت پر ہے۔ اس مسئلے میں علت نشأ اور ہونا ہے لہذا جو چیز بھی نشأ اور ہووے حرام ہے۔ اور جس سے نشأ نہ آئے وہ حلال ہے (بشرطیکہ اس میں حرام ہونے کی کوئی اور وجہ موجود نہ ہو۔) مشروب کا نام بدلنے سے یا اس کی تیاری کا طریقہ مختلف ہونے سے حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ (الصحفة ۱۵) باب: ۱۵- مکے میں بنی ہوئی نبیذ

۳۴۰۷- حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: ۳۴۰۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: کیا کوئی عورت ایسے نہیں کر سکتی کہ ہر سال اپنے قربانی کے جانور کی کھال سے مکھنیز بنا لیا کرے؟ (عورتوں کو یہ کام کرنا چاہیے۔) پھر فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے مکے میں اور فلاں فلاں چیز میں نذیہ بنانے سے منع فرمایا ہے البتہ سرکہ رکھا جاسکتا ہے۔“

۳۴۰۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى
الْحَطَّابِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْذَرَ فِي الْحِجَارِ.

۳۴۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منکوں میں تنبیہ
بنانے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: اس سے مراد وہ مٹکا ہے جس میں روغن کیا گیا ہو یا تارکول وغیرہ لگایا گیا ہو۔

٣٤٠٧- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيرى، وفيه عنتان، ضعف سويد، انظر: ح: ٢٣٧٣، وحال رئيسه.

٣٤٠٨- [صحیح] أخرجه النسائي، الأشربة، النهي عن نبيذ الدباء والحتم والزفت: ٢٠/٨، ح: ٥٦٣٨ من حديث الأوزاعي به، وأخرجه الطحاوي: ٢٦٦/٤ مطولاً بالسماع الملسل، وله شاهد صحيح عند أبي نعيم في الحلة: ٣٦/٣.

۳۰۔ ابواب الأشربة مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوسَى :
 حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ
 زَيْدِ بْنِ وَاحِدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنْهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِيذَ جَرٍّ
 يَنْشُ قَقَالًا: «إِضْرِبْ بِهَذَا، الْحَايِطُ. فَإِنَّ
 هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ»
 ۳۳۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی ﷺ کی خدمت میں گھرے میں بنی ہوئی بنیذ پیش کی
 گئی جس میں اہال پیدا ہو گیا تھا (اور جھاگ آ گیا تھا)۔
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دیوار پر دے مار دو۔ یہ تو
 ایسے شخص کا مشروب ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر
 ایمان نہیں رکھتا۔“

فوائد و مسائل: ① بنیذ میں جوش آنا اور جھاگ آ جانا اس کے نشہ آور ہوجانے کی علامت ہے۔ اسی طرح
 اگر اس کا ذائقہ تلخ ہو جائے تو اسے پینا منع ہے۔ ② حرام مشروب کو ضائع کر دینا چاہیے۔ ③ کبیرہ گناہوں
 کا ارتکاب ایمان کے ناقص ہونے کی علامت ہے۔

باب ۱۶۔ برتن ڈھانپ کر رکھنا چاہیے

(المعجم ۱۶) - بَابُ تَحْمِيزِ الْإِنَاءِ

(التحفة ۱۶)

۳۴۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برتن ڈھانپ دیا کرو
 مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو چراغ بجھا دیا کرو اور
 دروازہ بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان (منہ بند) مشک کو نہیں
 کھولتا دروازہ نہیں کھولتا اور (ڈھانپے ہوئے) برتن کو
 نہیں کھولتا۔ اگر کسی کو برتن پر رکھنے کے لیے لکڑی
 (درخت کی پتلی شاخ وغیرہ) کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے
 ہی اللہ کا نام لے کر رکھ دے۔ (چراغ بجھا دیا کرو) اس
 لیے کہ نخی شریروں پر یا گھر کو آگ لگا کر (گھر کو یا گھر
 والوں کو) جلا دیتی ہے۔“

۳۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنبَأَنَا
 اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ :
 «غَطُّوا الْإِنَاءَ . وَأَوْكُوا الشَّعَاءَ . وَأَطْفِئُوا
 السَّرَاجَ . وَأَغْلِقُوا النَّبَابَ . فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا
 يَحُلُّ بِسِقَاءٍ وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً .
 فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرَضَ عَلَى إِنَائِهِ
 عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ ، فَلْيَفْعَلْ . فَإِنَّ
 التَّوْبِيْقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ» .

۳۴۰۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأشربة، باب في النبيذ إذا خلا، ح: ۳۷۱۶ من حديث (أبي العباس) صدقة بن
 خالد عن زيد بن واقد به * خالد مستور، وتابعه قزعة بن يحيى (وهو ثقة) عند الدارقطني: ۲۵۲/۴، وبه صح
 الحديث.

۳۴۱۰۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب استحباب تحمير الإناء وهو تغطيته وإيكاء السقاء... الخ، ح: ۲۰۱۲ عن
 محمد بن ربيع به.

۳۰۔ ابواب الاشریہ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فوائد و مسائل: ① شریعت اسلامیہ اس قدر کامل ہے کہ اس میں روزِ سرہ کے ان معاملات میں بھی رہنمائی دی گئی ہے جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی۔ ② خطرناک اشیاء کے بارے میں احتیاط ضروری ہے۔ ③ یہ ہدایات رات کو سوتے وقت عمل کرنے کے لیے دی گئی ہیں۔ دیکھیے: (صحیح البخاری 'الأشریہ' باب نَفْطِیۃُ الْإِنَاءِ' حدیث: ۵۶۳۳) ④ دروازہ بند کرتے وقت برتن ڈھانکتے وقت اور منکب کا منہ باندھتے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہنا چاہیے۔ (صحیح بخاری 'حوالہ مذکورہ بالا) اس کی برکت سے شیطان کی شرارت سے حفاظت رہتی ہے۔ ⑤ سوتے وقت کمرے میں اندھیرا ہوتا آرام دہ نیند کا باعث ہے۔ ⑥ چراغ گل کرنے میں یہ حکمت ہے کہ چوبیا جلتی ہی لے کر چھت میں چلی جاتی ہے جس سے لکڑی کی چھت کو آگ لگ جاتی ہے اس لیے تیل کے چراغ یا موم جی وغیرہ کو بجھا دینا ضروری ہے، البتہ بجلی کا بجلی روشنی والا بلب روشن رکھا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں یہ خطرہ نہیں۔ واللہ اعلم۔



۳۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَّانٍ
الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
شَهْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، وَابْتِكَاءِ
السَّقَاءِ، وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ.

۳۳۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برتن ڈھانچنے کا منکب کا منہ باندھنے کا اور برتن اوندھے کر کے رکھنے کا حکم دیا۔

🕌 فائدہ: خالی چھوٹا برتن الٹا کر کے رکھنے سے مذکورہ بالا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ جب برتن میں کوئی چیز موجود ہو یا برتن زیادہ بڑا ہو تو اسے ڈھانپ دینا چاہیے۔

۳۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ:
حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ: حَدَّثَنَا
حَرِيشُ بْنُ خَرِيبٍ: أَنَّ أَبَا نَافِعٍ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَصْعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
ثَلَاثَةَ آتِيَةٍ مِنَ اللَّبَلِ مُحْضَرَةً: إِنَاءً لِيَطْهُرُوهُ،
وَإِنَاءً لِيَسْوَاكِه، وَإِنَاءً لِيُشْرِبَ بِهِ.

۳۳۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے لیے (پانی کے) تین برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی۔ ایک برتن آپ کے استنجا کے لیے ایک برتن آپ کی مسواک (اور وضو) کے لیے اور ایک برتن آپ کے پینے کے لیے۔

(المعجم ۱۷) - (باب) الشُّرْبُ فِي آيَةِ
الْفَيْضَةِ (الحفۃ ۱۷)

باب: ۱۷۔ چاندی کے برتن میں
کچھ پینا (صحیح ہے)

۳۴۱۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۷/۲ من حديث خالد بن

۳۴۱۲۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۳۶۱۱.

۳۰۔ ابواب الاشریۃ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنَّنَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ
الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

۳۴۱۳۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے
برتن میں (پانی یا کوئی اور مشروب) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ
میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ ② شرعی احکام کی مخالفت جہنم کے
عذاب کا باعث ہے۔

۳۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ آتِيَةِ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ. وَقَالَ: «هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا،
وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ».

۳۴۱۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے
برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”وہ دنیا میں ان
(کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کافروں کی عادت ہے۔ ② کافروں کی عادت
اختیار کرنا مسلمانوں کے لیے منع ہے۔ ③ جو شخص دنیا میں اللہ کی منع کردہ اشیاء سے پرہیز کرتا ہے جنت میں
اسے خاص نعمتیں حاصل ہوں گی۔

۳۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۴۱۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۴۱۳۔ أخرجه البخاري، الأشرية، باب آتية الفضة، ح: ۵۶۳۴، ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم استعمال
أواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء، ح: ۲۰۶۵ من حديث نافع به.

۳۴۱۴۔ أخرجه البخاري، الأطلعة، باب الأكل في إناء مفضض، ح: ۵۴۲۶، ومسلم، اللباس والزينة، باب
تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، الخ، ح: ۲۰۶۷ من حديث مجاهد به.

۳۴۱۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۹۶/۴، ح: ۶۸۷۶ من حديث شعبة به، وقال البوصيري: 'هذا
إسناد صحيح، ورجاله ثقات، ووقته الثوري، وهذا لا يضر، ولحديث شواهد كثيرة جدًا * اسم امرأة ابن عمر:
'صفية بنت أبي عبيد'.

۳۰. أبواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ فَضَّةٍ، فَكَأَنَّمَا يُجْرِي فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

باب: ۱۸- تین سانس میں پانی پینا

(المعجم ۱۸) - بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

(التحفة ۱۸)

۳۴۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۴۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

فائدہ: تین بار سانس لینے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑا سا پانی پی کر برتن منہ سے ہٹا لیا جائے پھر دوبارہ اور سہ بارہ پانی پیا جائے جیسے حدیث: ۳۴۱۷ میں وضاحت ہے۔

۳۴۱۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (پانی) پیا تو اس میں دوبار سانس لیا۔

۳۴۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ بْنُ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ، فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ.

باب: ۱۹- مشک کے منہ کو اوپر کی طرف

(المعجم ۱۹) - بَابُ اخْتِنَانِ الْأَشْفِيَةِ

موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا

(التحفة ۱۹)

۳۴۱۶- أخرجه البخاري، الأشربة، باب الشرب بفسين أو ثلاثة، ح: ۵۶۳۱، ومسلم، الأشربة، باب كراهة النفس في نفس الإناء واستحياب النفس ثلاثًا، خارج الإناء، ح: ۲۰۲۸ من حديث عذرة بن ثابت به.

۳۴۱۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ما ذكر في الشرب بفسين، ح: ۱۸۸۶ من حديث رشدين به، وقال: "حسن غريب" رشدين ضعيف كما في التزييف وغيره.



۳۴۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ

الشرح: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [ابْنِ عُتْبَةَ]، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَانِ الْأُضْمِيَّةِ: أَنْ يُسْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهِمَا.

٣٤١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَائِ
الْأَسْقِيَةِ. وَإِنَّ رَجُلًا، بَعْدَمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنْ ذَلِكَ، قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءِ،
فَأَخْتَنَهُ. فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَبَّةٌ.

(المعجم ٢٠) - بَابُ الثَّرْبِ مِنْ فِي

المُطَاء (الصفحة ٢٠)

٣٤٢٠ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي الْمَقَاءِ .

٣٤٢١- حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ خَلْفٍ،

٣٤١٨- أخرجه البخاري، الأشربة، باب اختناث الأسمية، ح: ٥٢٦٦ من حديث يونس بن عبد مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ١١١/٢٠٢٣ من حديث ابن وهب به.

٣٤١٩- [صحيح] أخرجه الحاكم: ١/١٤٠ من حديث زعفة به، ح: ٣٢٦، وقال: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وذكر الحاكم له شاهدان من حديث عكرمة عن أبي هريرة به، وقال: صحيح على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وهو كما قال.

٣٤٢٠ أخرجه البخاري، الأشعرية، باب الشرب من فم السقاء، ح: ٥٦٢٧ من حديث أيوب به.

٣٤٢١- أخرجه البخاري، الأشربة، انظر الباب السابق، ح: ٥٦٢٩ من حديث يزيد بن زريع به، وسبأني، ٤١

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو يَسِيرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَرٍّ طَهُرَ».

☀️ فائدہ: حدیث: ۳۲۲۳ میں رسول اللہ ﷺ کے بذات خود ٹھیکرے کے منہ سے پانی پینے کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دونوں طرح کی احادیث کو اس انداز سے جمع کرنے کو ترجیح دی ہے کہ جواز اس وقت ہے جب کوئی عذر ہو مثلاً: مشک لگی ہوئی ہو اور کوئی برتن موجود نہ ہو (جس میں مشک میں سے ڈال کر پانی پیا جائے) اور ہاتھ سے پینا مشکل ہو اس وقت (مشک کے منہ سے براہ راست پانی پی لینا) مکر وہ نہیں اگر عذر نہ ہو تو منع کی احادیث پر عمل کیا جائے۔ (فتح الباری: ۱۱۴/۱۰)

(المعجم ۲۱) - بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا

(الصفحة ۲۱)

۳۴۲۲۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْرَمٍ. فَشَرِبَ قَائِمًا.

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو، فَحَلَفَ بِاللَّهِ، مَا فَعَلَ.

۳۴۲۳۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو زمرم کا پانی چیش کیا تو آپ نے کھڑے کھڑے پی لیا۔

☀️ فائدہ: عکرمہ نے اپنی معلومات کے مطابق بیان کیا۔ ایسے معاملات میں اثبات کی خبر کوئی کی خبر پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۳۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا كَهْمَةُ النَّصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَرٍّ طَهُرَ».

۳۴۲۳۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ماجاء في زمرم، ح: ۱۶۳۷، ومسلم، الأشربة، باب في الشرب من زمرم قائماً، ح: ۲۰۲۷ من حديث عاصم به.

۳۴۲۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۱۸۹۲ من حديث شفيان به، وقال: 'حسن صحيح غريب'، راجع مسند الحميدي بتحقيقي، ح: ۲۵۵.



۳۰۔ ابواب الأشربة مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ابن جابر، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ،
عَنْ جَدِّهِ لَهُ يُقَالُ لَهَا كَيْسَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَجَنَدَهَا قِرْبَةً
مُعَلَّقَةً. فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ. فَقَطَعَتْ فَمِ
الْقِرْبَةِ، تَنْتَفِي بِرَكَّةٍ مَوْضِعَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ان کے پاس ایک مشک لگی ہوئی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے
کھڑے ہو کر اس سے پانی پی لیا۔ کبوتر نے
رسول اللہ ﷺ کے وہن مبارک کی برکت کے خیال
سے مشک کا منہ کاٹ لیا۔

☀️ فائدہ: نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک سے مس ہونے والی اشیاء کو تحرک کے طور پر محفوظ رکھنا درست ہے کسی
اور کے ساتھ یہ معاملہ درست نہیں۔ صحابہ و تابعین نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ کے آثار کو بھی تحرک کے
لیے محفوظ نہیں فرمایا۔

۳۴۲۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ:
حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ
قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى
عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

۳۴۲۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

☀️ فائدہ: بعض علماء نے ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے، یعنی بیٹھ کر پینا بہتر ہے۔ بعض نے کھڑے ہو کر پینا
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص قرار دیا ہے، یعنی نبی ﷺ کے لیے جائز تھا۔ ہمیں منع کی حدیث پر عمل کرنا
چاہیے۔ احتیاط اس میں ہے کہ کھڑے ہو کر پینے سے اجتناب کیا جائے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ: إِذَا شَرِبَ أَغْطَى
الْأَيْمَنُ فَلَا يُبْنَى (التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ پانی (یا کوئی اور چیز) پی کر اپنے
دائیں طرف والے کو ڈے

۳۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَلْبَنَ، قَدْ شَبِبَ
بِمَاءٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ. وَعَنْ يَسَارِهِ

۳۴۲۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا
جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ نبی ﷺ کے دائیں طرف
ایک اعرابی صحابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۴۲۴۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب في الشرب قائماً، ح: ۱۱۳/۲۰۲۴ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.
۳۴۲۵۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب الأيمن فالأيمن في الشرب، ح: ۵۶۱۹، ومسلم، الأشربة، باب
استجاب إدارة الماء واليمن ونحوهما على يمين المبتدئ، ح: ۲۰۲۹ من حديث مالك به، وهو في
الموطأ (بجى) ۹۲۶/۲.

۳۰۔ ابواب الاشریہ

أَبُو بَكْرٍ: فَشَرِبْتُ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «أَلَا يَمْنُ فَالَا يَمْنُ».

شروہات سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے پی کر اعرابی صحابی کو عطا کیا اور فرمایا: ”دائیں طرف والا (زیادہ حق دار ہے) پھر اس کے بعد کا دائیں طرف والا۔“

۳۴۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ کی دائیں طرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے اور بائیں طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ”کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں خالد رضی اللہ عنہ کو پینے کو دوں؟“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تو اللہ کے رسول ﷺ کا جوٹھا اپنے سے پہلے کسی کو دینا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لے کر (دودھ) پیا اور (ان کے بعد) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پیا۔

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْبَنٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ. وَعَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَنَ عَبَّاسٍ: «أَتَأْذُنِي أَنْ أَشْقِيَ خَالِدًا؟» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَجِبُ أَنْ أُوْزِرَ، بِسُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَلَى نَفْسِي أَحَدًا. فَاتَّخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ.



🌟 نو آمد و مسائل: ① ہر اچھے کام میں دائیں جانب کو بائیں جانب پر ترجیح حاصل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے اپنا تبرک حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دینے کی خواہش ظاہر فرمائی اس میں بڑی عمر والے شخص کا احترام ملحوظ تھا۔ ③ اسی مقصد کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اجازت طلب فرمائی کیونکہ یہ ان کا حق تھا لہذا ان کی اجازت کے بغیر کسی کو دینا مناسب نہ تھا نیز اس میں بچوں پر شفقت اور ان کے حقوق کے تحفظ کا اظہار ہے۔ ④ جب عزت افزائی کا کوئی موقع حاصل ہو رہا ہو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے لیکن اس میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے کہ دوسروں کی تحقیر محسوس ہو۔ ⑤ ہمارے فاضل محقق کے نزدیک یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے ذکر کے بغیر صحیح ہے۔

باب ۲۳۔ (پانی وغیرہ کے) برتن میں

(المعجم ۲۳) - بَابُ التَّنْفُسِ فِي الْإِنَاءِ

سائنس لینا

(النحفة ۲۳)

۳۴۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۴۲۶۔ [ضعیف] تقدم طرفه، ح: ۳۳۲۲، وأصل الحديث متفق عليه، البخاري، ح: ۵۶۲۰، ومسلم، ح: ۲۰۳۰ من غير ذكر ابن عباس وخالد رضي الله عنهما.

۳۴۲۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم ۱۳۹/۴ من حديثه الحارث به، وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي، ۴۰.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص (پانی وغیرہ) پیے تو اسے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے۔ اگر دوبارہ پینا چاہے تو برتن (منہ سے) ہٹائے، پھر چاہے تو دوبارہ (مزید) پی لے۔“

٣٠- أبواب الأثرية -
 حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُنَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَّقِسْ فِي الْإِنَاءِ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَغُودَ، فَلْيَتَّقِسْ ثُمَّ يَغُودَ، إِنْ كَانَ يُرِيدُ».

۳۳۲۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

٣٤٢٨- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ،
أَبُو بَاسِرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ
الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّشَنُّسِ فِي الْإِنَاءِ.

☀️ **فائدہ:** پانی، دودھ یا کوئی اور مشروب پیتے ہوئے سانس لینے کی ضرورت ہو تو برتن منہ سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے پھر دوبارہ حسب ضرورت فی لیا جائے۔

باب: ۲۴- پینے کی چیز میں پھونک مارنا (منع ہے)

(المعجم ٢٤) - بَابُ التَّفْخِ فِي الشَّرَابِ
(التحفة ٢٤)

۳۳۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

٣٤٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ
الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ،
عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَفِعَ فِي الْإِنَاءِ.

فوائد و مسائل : ۱۰ اگر پانی میں کوئی شے دیکھا وغیرہ مگر جائے تو اسے کسی چیز (حجج وغیرہ) سے نکال دیا جائے یا تھوڑا سا پانی اظہیل دیا جائے تاکہ شے نکل جائے۔ ۱۱ اگر دودھ یا پائے وغیرہ گرم ہو تو ٹھنڈا کرنے کے لیے بھی پھونک مارنے سے احتیاج کرنا چاہیے۔ دوسرے برتن میں تھوڑا سا تھوڑا اڑال کر پی لیں۔ ۱۲ بعض علماء نے اس سے دلیل لی ہے کہ بیمار کے لیے کوئی سورت یا دعا پڑھ کر پانی میں دم نہیں کرنا چاہیے بلکہ براہ راست مرہ فیض

۳۰۔ ابواب الاشریۃ..... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

کو دم کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کیونکہ یہ دونوں عمل مسنون ہیں جبکہ پانی میں دم کرنا مسنون نہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک پانی میں دم کرنا جائز ہے کیونکہ دم میں سورۃ فاتحہ اور دعائیں وغیرہ پڑھی جاتی ہیں ان کے اثرات کو پانی میں منتقل کرنے کے لیے پانی میں دم کیے بغیر چارہ نہیں اس لیے ان کے نزدیک بطور دم پانی میں پھونک مارنا عام پھونک مارنے سے مختلف ہے۔ عام حالات میں پھونک مارنا یقیناً ممنوع ہے لیکن بطور دم پھونک مارنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (دیکھیے مضمون ”کیا پانی پر دم کرنا جائز نہیں“ از حافظ صلاح الدین یوسف شائع شدہ ”الاعتصام“ جلد: ۵۵ شمارہ: ۳۰ اگست ۲۰۰۳ء وقفاؤی الدین الخالص“ (عربی) مولانا امین اللہ چاوردی رحمہ اللہ ج: ۵ ص: ۴۰۰-۴۰۱)

۳۳۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارا کرتے تھے۔

۳۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي الشَّرَابِ.

باب: ۲۵۔ چلو سے پانی پینا اور نہ

لگا کر پانی پینا

(المعجم ۲۵) - بَابُ الشَّرْبِ بِالْأَكْفِ

وَالْكُرْعِ (التحفة ۲۵)

۳۳۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل (لیٹ کر) پانی پینے سے منع فرمایا ہے اسی کو کرع کہتے ہیں۔ اور ہمیں ایک ہاتھ سے چلو میں پانی لینے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ”کوئی شخص اس طرح زبان نکال کر پانی نہ پیے جس طرح کتا زبان سے پانی پیتا ہے نہ اس طرح ایک ہاتھ سے پانی پیے جس طرح وہ لوگ پیتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہے اور نہ رات کو کسی برتن میں پانی پیے جب تک اسے حرکت نہ دے لے سوائے اس کے کہ برتن ڈھکا ہوا ہو۔ اور جو شخص اکسار کی نیت

۳۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى

الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا، وَهُوَ الْكُرْعُ. وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ. وَقَالَ: لَا يَلِغُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلِغُ الْكَلْبُ. وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. وَلَا يَشْرَبُ بِاللِّبِّي فِي إِنَاءٍ حَتَّى

۳۴۳۰۔ [صحیح] انظر الحديث السابق .

۳۴۳۱۔ [استادہ ضعیف] وضعفه البرصیری لتدلیس بقیة، ح: ۵۵۱ * وزياد مجهول (تقریب) .

۳۰۔ ابواب الاشریۃ

يُحَرِّكُهُ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنْاءٌ مُخْتَمَرًا. وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنْاءٍ، يُرِيدُ التَّوَاضُّعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدْوِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ. وَهُوَ إِنْاءٌ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، إِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ: أَفْ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا.

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل
سے ہاتھ سے (چلو بھر کر) پانی پیتا ہے حالانکہ اسے برتن مل سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی انگلیوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ یہ (ہاتھوں کی لپ) یعنی ابن مریم علیہ السلام کا برتن تھا۔ جب انھوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا تھا: اف! یہ بھی دنیا کا سامان ہے۔“

۳۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْ، فَاسْقِنَا وَإِلَّا كَرَعْنَا» قَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْ. فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ. فَحَلَبَ لَهُ شَاةً عَلَى مَاءٍ بَاتَ فِي شَنْ. ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي مَعَهُ.

۳۴۳۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ صاحب اپنے باغ میں (درختوں وغیرہ کو) پانی دے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر تمھارے پاس رات کا مشکیزے میں پڑا ہوا پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم (بیتے پانی سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔“ انھوں نے کہا: میرے پاس پانی ہے جو رات کا ٹھک میں رکھا ہوا ہے چنانچہ وہ صحابی چل پڑے۔ ان کے ساتھ ہم بھی چھپر میں چلے گئے۔ انھوں نے رات کو مشکیزے میں رکھے ہوئے پانی میں ایک بکری کا دودھ دوہ کر ملا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر اس (انصاری صحابی) نے نبی ﷺ کے ساتھ آنے والے کو بھی اسی طرح دودھ والا پانی پیش کیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① بیتے پانی کو منہ لگا کر پی لینا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ ہاتھوں میں یا برتن میں لے کر پیے۔ ② مہمان کو عمدہ چیز پیش کرنی چاہیے۔ ③ رات کا رکھا ہوا پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی زیادہ مرغوب ہوتا ہے۔ ④ رات کا پانی چینا درست ہے بشرطیکہ احتیاط سے ڈھانچ کر یا مشکیزے وغیرہ میں محفوظ رکھا گیا ہو۔ ⑤ شَنْ پرانی مشک کو کہتے ہیں اس میں پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ⑥ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ از جدید الزمان خاں دہلوی)

۳۰۔ ابواب الاشریۃ

۳۴۳۳۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى بَرَكَةَ. فَجَعَلْنَا نَتَكَّرُ فِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَكَّرُوا. وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ، ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا. فَإِنَّهُ لَيْسَ إِذَا أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ» (المعجم ۲۶) - بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبْنَا (النحفة ۲۶)

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک تالاب کے پاس سے گزرے تو اس سے منہ لگا کر پانی پینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منہ لگا کر پانی نہ پوئیں اپنے ہاتھ دھو لو اور ان میں لے کر پانی پو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔“

باب: ۲۶۔ دوسروں کو پانی پلانے

والا خود سب سے آخر میں پیے

۳۴۳۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو پانی پلانے والا آخر میں پیا کرتا ہے۔“

۳۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبْنَا».

☀ فائدہ: یہ چیز آداب میں شامل ہے کہ خود آخر میں پیے۔ اسی طرح کوئی چیز تقسیم کرے تو سب سے آخر میں حصہ لے تاہم ایسا کرنا واجب نہیں۔

باب: ۲۷۔ شیشے کے برتن میں

پانی پینا جائز ہے

(المعجم ۲۷) - بَابُ الشُّرْبِ فِي الرَّجَاجِ (النحفة ۲۷)

۳۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُنْذَلُ بْنُ

۳۴۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا۔

۳۴۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة كما في المحلى ۵۲۱/۷، مثله: ۱۱۰۹ عن محمد بن فضيل به، ووقع السقط في المصنف المطبوع: ۴۱/۸.

۳۴۳۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الأشرية، باب ماجاء أن ساقى القوم آخرهم شربنا، ح: ۱۸۹۴ من حديث حماد به، وقال: 'حسن صحيح'.

۳۴۳۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۴۸۵/۱ من حديث مندل به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف مندل، تقدم، ح: ۱۲۷۴، وتدلّس ابن إسحاق، تقدم، ح: ۱۲۰۹.

۳۰ أَبْوَابُ الْأَشْرِيَةِ مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

عَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدَحُ
قَوَارِيرَ يَشْرَبُ فِيهِ.



طب کی تعریف، بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

* لغوی تعریف: لغت میں طب کے معنی جسمانی و ذہنی علاج اور دوا دارو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح و بہبود ان کے منافع کے حصول اور ان کی عیش و عشرت کو آسان بنانے کے لیے زمین میں بے شمار اشیاء پیدا فرمائی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مِمَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرة: ۲۹) ”وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔“ ان اشیاء میں جو مضر صحت تھیں یا جو انسانی عزت و آبرو یا عقل کے لیے نقصان دہ تھیں انہیں حرام قرار دے کر باقی اشیاء حلال قرار دیں۔ ان اشیاء کی کمی بیشی سے انسانی صحت کو نقصان پہنچتا ہے، لہذا مالک کائنات نے اس نقصان کی تلافی کے لیے دوا اور علاج کو مشروع فرمایا۔ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو عطا نہ فرمایا ہو۔

ارشاد نبوی ہے: ﴿مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً﴾ (صحیح البخاری، الطب، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاء، حدیث: ۵۶۷۸) ”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی شفا (اور علاج دوا) نازل فرمائی ہے۔“ لہذا جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو علاج کرنا سنت ہے۔ یہ توکل کے خلاف نہیں بلکہ

اسباب اختیار کرنا توکل کے عین مطابق ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ﴿تَدَاوُوا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا الْمَوْتَ وَالْهَرَمَ﴾ (مسند احمد: ۳/۴۷۸) ”اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی شفا پیدا کی ہے۔“

* بیماری کی اقسام اور ان کا علاج: بیماری کی دو قسمیں ہیں: ① دل کی بیماریاں جیسے شک و شبہ شہوت اور کفر و عناد کی بیماریاں۔ ② بدنی بیماریاں۔ دل کی بیماریوں کا علاج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات سے ہو سکتا ہے کیونکہ ان بیماریوں کے اسباب و علاج کی معرفت صرف رسولوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ قرآن مجید نے ان بیماریوں کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے جیسے: ﴿فَإِنِّي لَمُؤْمِنٌ بِاللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۰۴) ”ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں بیماری میں مریض کر دیا۔“ یعنی ان کے دلوں میں کفر و نفاق کی بیماری ہے جو اصلاح نہ کرنے پر بڑھتی ہی گئی۔

بدنی بیماریوں کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ اولاً وہ علاج جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان اور حیوان کی فطرت میں رکھا ہے جیسے بھوک لگنے پر کھانا کھانا پیاس لگنے پر پانی پینا وغیرہ جبکہ دوسری قسم کے علاج کے لیے بیماری کے اسباب اور ان کو دور کرنے کے لیے مناسب دوا کے لیے غور و فکر کرنا پڑتا ہے۔ طب نبوی میں ہر دو قسم کی بیماریوں کا شافی علاج موجود ہے البتہ اسباب کے موافق علاج کے لیے حاذق اور تجربہ کار طبیب کی خدمات حاصل کرنا مستحسن امر ہے۔

* حاذق طبیب کی پہچان: علاج کے لیے مؤثر دوا کا انتخاب بے حد ضروری ہے کیونکہ ہر بیماری اپنی مناسب دوا ہی سے بیاذن اللہ دور ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ﴿لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى﴾ (صحیح مسلم، الطب، باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، حدیث: ۲۲۰۳) ”ہر بیماری کی دوا ہے۔ جب بیماری کے موافق دوا مریض کو مل جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔“ بیماری کی نوعیت کے مطابق مناسب دوا صرف تجربہ کار عقل مند اور حاذق فطین طبیب ہی دے سکتا ہے۔ حاذق حکیم کی پہچان کے لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے متعدد امور ذکر کیے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:



۳۱۔ ابواب الطب طب کی لغوی تعریف، بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

- ① حاذق حکیم وہ ہے جو بیماری کی نوعیت کو سمجھ سکے۔
- ② بیماری کے سبب کو معلوم کر سکے۔
- ③ مریض کی بدنی قوت کا اندازہ لگا سکے کیونکہ اگر مریض کی قوت مرض پر غالب آسکتی ہو تو پھر دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- ④ مریض کی طبعی حالت کو جان سکے کہ وہ گرم مزاج ہے یا خشک و تر وغیرہ؟
- ⑤ سال بھر کے موسم کے مطابق دوا اختیار کر سکے کیونکہ بعض موسم خاص امراض کے علاج کے لیے مفید نہیں ہوتے، مثلاً: آپریشن کے لیے سخت گرمی کا موسم۔
- ⑥ مریض کے علاقے کی آب و ہوا کا خیال رکھے۔
- ⑦ دوا کی قوت کی پہچان رکھتا ہو۔
- ⑧ سائیڈ ایفکٹ (دوا کے مضراثرات) سے واقف ہونا۔
- ⑨ صرف بیماری کا علاج ہی مقصود نہ ہو بلکہ دوسرے کسی بھی مرض سے بچاؤ بھی کرے۔
- ⑩ صرف حلال دوا سے علاج کرے۔
- ⑪ طبعی اور روحانی علاج کرے۔
- ⑫ مریض کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آئے۔
- ⑬ موجودہ صحت کی حفاظت، ضائع ہونے والی قوت کے حصول، بیماری کو حسب طاقت کم کرنے اور ادنیٰ مصلحت کی خاطر اعلیٰ مصلحت کو نہ چھوڑنے والا طبیب۔

* طب نبوی کے چند ہرمل ٹانک: طب نبوی میں چند ادویات ایسی ہیں جو بہت سی بیماریوں کا شافی علاج ہیں، البتہ ان کے استعمال کے لیے مریض کی طبعی حالت، بیماری کے اسباب و علل اور دیگر اسباب کو مد نظر رکھنے کے لیے حاذق طبیب کی خدمات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

⑭ شہید: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾ (النحل: ۱۷-۱۸) ”ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ کا شراب (شہید) نکلتا ہے اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔“

۳۱۔ ابواب الطب طب کی لغوی تعریف بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

⑤ زمزم: ارشاد نبوی ہے: ”مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ“ (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الشرب من زمزم، حدیث: ۳۰۶۲) ”زمزم کو جس (نیک) مقصد اور نیت سے پیا جائے یہ اسی کے لیے مؤثر ہو جاتا ہے۔“

⑥ کلونجی: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [فِي الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ] (صحيح البخاري، الطب، باب الحبة السوداء، حدیث: ۵۶۸۸) ”سیاہ دانے (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۱) أَبْوَابُ الطَّبِّ (التحفة ۲۳)

طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا
أُنْزِلَ لَهُ شِفَاءٌ (التحفة ۱)

باب ۱- اللہ نے ہر بیماری کی شفا
(حاصل کرنے کے لیے) نازل کی ہے

۳۴۳۶- حضرت اسامہ بن شریک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں (مجلس میں) موجود تھا جب اعرابی نبی ﷺ سے سوالات کر رہے تھے: کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اللہ کے بندو! اللہ نے حرج (مشغلی) کو دور کرو یا ہے مگر جس نے اپنے بھائی کی عزت میں سے ایک حصہ کاٹ لیا یہی ہے جس نے گناہ کیا“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں اس بات سے گناہ ہوگا کہ ہم (بیماری سے شفا کے لیے) دوا (استعمال) نہ کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بندو! (شفا کے لیے) دوا (استعمال) کیا کرو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو بیماری بنائی ہے اس کی شفا (کے لیے) دوا بھی بنائی ہے“

۳۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ: أَعْلَيْنَا حَرْجٌ فِي كَذَا؟ أَعْلَيْنَا حَرْجٌ فِي كَذَا؟ فَقَالَ [لَهُمْ]: «عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرْجَ إِلَّا مَنْ افْتَرَضَ مِنْ عَرَضٍ أُخِيهِ شَيْئًا. فَذَلِكَ الَّذِي حَرْجٌ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: «اتَدَاوُوا، عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ، لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً. إِلَّا الْهَرَمَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: «الْحُلُقُ حَسَنٌ».

۳۴۳۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطبري، باب الرجل يتداوى، ح: ۳۸۵۵ من حديث زياد به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۲۰۳۸، وصححه ابن حبان، واليوصيري، والحاكم ۳۹۹/۴، والذهبي، وقال شفيان بن عيينة: "ما على وجه الأرض اليوم إسناده أجود من هذا".

سوائے شدید بڑھاپے کے۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! بندے کو سب سے بہتر چیز کیا عطا ہوئی ہے؟ فرمایا: ”اچھا اخلاق۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق کا مظہر ہے کہ آپ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کے نامناسب رویے کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ ② اسلام کے احکام انسانی فطرت کے مطابق ہیں اس لیے ان میں ایک طرح کی سہولت موجود ہے۔ ③ عزت میں سے حصہ کاٹنے کا مطلب ہے کہ اس کی آبروریزی کی یا ایسا کام کیا یا ایسی بات کہی جس سے اس کی عزت میں فرق آئے۔ ④ بیماری کا علاج کرنا بھی جائز اسباب میں سے ہے جنہیں اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ⑤ ہر بیماری کا علاج موجود ہے یہ انسان کی محنت سمجھ اور توجہ پر مبنی ہے کہ مریض کی بیماری کو سمجھے اور مناسب دوا کا انتخاب کرے۔ ⑥ بچپن کے بعد جوانی اور جوانی کے بعد بڑھاپا اللہ کا بنایا ہوا مستقل نظام ہے اس لیے یہ اپنے وقت پر آتا ہی ہے۔ انسان کو جوانی کی قوتوں سے محروم ہونے سے پہلے نیکیاں کر لینی چاہئیں تاکہ بڑھاپے میں حسرت و ندامت نہ ہو۔ ⑦ خوش اخلاقی انسان کی ایسی خوبی ہے جس سے دنیا میں بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس لیے یہ اللہ کا عظیم احسان ہے۔



۳۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو خزامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خِزَامَةَ، عَنْ أَبِي خِزَامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أَذْوِيَةَ تَنْدَاوَى بِهَا، وَرُقَى نَسْتَرْقِي بِهَا، وَنَقَى نَنْقِيهَا، هَلْ تَرَدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا؟ قَالَ: «هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ»۔
 انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: ہم دواؤں کے ذریعے سے علاج کرتے ہیں اور دواؤں کے ساتھ دم کرتے ہیں اور دفا کی اشیاء کے ذریعے سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو روک سکتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔“

۳۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۳۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء في الرقى والأدوية، ح: ۲۰۶۵ من حديث ابن عيينة به، وقال: 'حسن صحيح' «ابن أبي خزيمة مجهول (تقريب وغيره)، وأبو خزيمة صحابي، وروايته راجحة، وللحديث طرق أخرى بأسانيد ضعيفة، منها حديث الحاكم: ۳۲/۱، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وفيه عن الزهري.

۳۴۳۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۱۳/۱ من حديث سفيان الثوري، تقدم ح: ۳۷۷، والحميدي وغيرهما من

عرب سے حلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جو بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی ضرور نازل کی ہے۔“

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أُنْزِلَ لَهُ دَوَاءٌ».

۳۳۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جو بیماری نازل کی ہے اس کی شفا (دوا) بھی نازل کی ہے۔“

۳۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيِّ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُنْزِلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أُنْزِلَ لَهُ شِفَاءٌ».

باب ۲۔ اگر بیمار کا کسی چیز کو مایہ

(المعجم ۲) - بَابُ الْمَرِيضِ يَشْفِي الشَّيْءَ (التحفة ۲)

۳۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک آدمی کی عیادت فرمائی تو اس سے پوچھا: ”تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟“ اس نے کہا: گندم کی روٹی کو مایہ چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے۔“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا مریض کسی چیز کی خواہش ظاہر کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کھلا دے۔“

۳۴۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا. فَقَالَ لَهُ: «مَا تَشْتَهِي؟» قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ، فَلْيَبْعْ إِلَى أَخِيهِ» ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدُنَا شَيْئًا، فَلْيُطْعِمْهُ».

۴۴۔ حدیث عطاء بہ، و صحیحہ ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۰۳۰، والمحاکم: ۱۹۶/۴، ۱۹۷، ۳۹۹، والذہبی، وللحدیث طریق آخر عند ابن حبان (موارد)، ح: ۱۳۹۸.

۳۴۳۹۔ أخرجه البخاري، الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، ح: ۵۶۷۸ من حديث أبي أحمد الزبير بن جهم.

۳۴۴۰۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۱۴۳۹، وحسنه البوصيري.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يُعَوِّدُهُ. قَالَ: «أَتَشْتَبِي شَيْئًا؟ أَتَشْتَبِي كُفْحًا». قَالَ: نَعَمْ فَطَلَبُوا لَهُ.

۳۳۴۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک بیمار کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ کیا تمہارا جی کیک کھانے کو چاہتا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں چنانچہ اس کے لیے کیک منگوایا گیا۔

(المعجم ۳) - بَابُ الْحِمِيَّةِ (الحمفة ۳)

باب ۳۔ پرہیز کا بیان

۳۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ شُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي ضَعْفَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ شُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤَدِّرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَعَلَيْ نَاقَهُ مِنْ مَرَضٍ. وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا. فَتَنَاوَلَ عَلِيُّ لِيَأْكُلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيِّ: «مَهْ. يَا عَلِيُّ! إِنَّكَ نَاقَهُ» قَالَتْ: فَضَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْفًا وَشَعِيرًا. فَقَالَ

۳۳۴۲۔ حضرت ام منذر سلمی بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ ہمارے ہاں نیم پختہ کھجوروں کے خوشے (ری سے) لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان میں سے لے لے کر (کھجوریں) کھا رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کھانے کے لیے کچھ کھجوریں لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! رک جاؤ۔ تم ابھی (بیماری سے اٹھے ہو اس لیے) کم زور ہو۔“ ام منذر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے چند راور جو پکائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! اس میں سے کھاؤ“ یہ تمہارے لیے زیادہ مفید ہے۔“

۳۴۴۱۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۱۴۴۰.

۳۴۴۲۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحمية، ح: ۲۰۳۷ من حديث يونس بن محمد، وقال: 'حسن غريب'، وفيه عثمان بن عبد الرحمن التيمي، وقال ابن بشار: "حديث جيد"، واصله الحاكم: ۴/ ۵۰۷، والذهبي، وأخرجه أبو داود، ح: ۳۸۵۶ من حديث أبي داود، وأبي عامر عن فليح به.

۳۶۔ أبواب الطب ... طب سے متعلق احکام و مسائل

النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا، فَأَصِبْ. فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ».

🌟 فوائد و مسائل: ① بیمار کو خوراک میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ② بیمار کو چاہیے کہ وہ چیز کھائے جو اس کے لیے مفید ہو اور اس چیز سے پرہیز کرے جو اس بیماری میں نقصان دہ ہو۔ ③ مہلک کا مطلب محمد فواد عبدالباقی نے ”کھائی جانے والی نباتات“ یعنی سبزیوں کیا ہے اور علامہ وحید الزماں خاں نے اس لفظ کا ترجمہ چند کر دیا ہے۔ ④ بیماری کے بعد روزہ رمضان اور غذائیت والی خوراک استعمال کرنی چاہیے۔

۳۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَنِيْعٍ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ خَبْزٌ وَتَمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَدْنُ فِكْلٌ» فَأَخَذْتُ أَكُلُ مِنَ التَّمْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَى. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۴۳۔ حضرت صہیب (بن سنان رومی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ نبی ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے! تناول کیجیے۔“ میں نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمھاری آنکھ دکھتی ہے۔“ میں نے کہا: میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مہمان کو کھانے کی پیش کش کی جائے تو اسے چاہیے کہ تکلف نہ کرے قبول کر لے۔ ہاں! اگر اس کو ضرورت نہیں ہے تو اور بات ہے۔ ② بیمار کو کھانے پینے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ③ بزرگ شخصیت سے بھی مزاح کی بات کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ادب و احترام کی حدود سے تجاوز نہ ہو۔

(المعجم ۴) - بَابُ لَا تَكْرَهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ (التحفة ۴)

باب ۳۔ بیمار کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کریں

۳۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۴۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۴۴/۹ من حديث ابن المبارك به، وقال البوصيري: هذا إسناد صحيح، وصححه الحاكم (۳/۳۹۹/۴)، والذهبي: .

۳۴۴۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب، ۴۴

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو انھیں اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام ترمذی اور شیخ الہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ اور انہی کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ للالبانی، رقم: ۷۲۷) ② مریض کے لیے صحت مند انسان والی غذا مفید نہیں ہوتی اس لیے انھیں ہماری غذا نہ دی جائے۔ ③ اگر مریض کی طبیعت کھانے پینے پر آمادہ نہ ہو تو سختی نہ کی جائے کیونکہ زبردستی کھلائی ہوئی غذا فائدے کے بجائے نقصان پہنچاتی ہے۔ ④ مناسب ترغیب کے ذریعے سے بلکی پھلکی روزہ، بھڑکائی جاسکتی ہے تاکہ قوت قائم رہے۔ ⑤ ”اللہ تعالیٰ کو کھلاتا پلاتا ہے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں تندرست آدمی کی طرح کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔



(المعجم ۵) - بَابُ التَّلْبِينَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ تلبینہ کا بیان

۳۴۴۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوُغَاءَ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ. قَالَتْ: وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيَرْتُوهُ فَوَادَّ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فَوَادِّ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ».

۳۴۳۵ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب کسی کو بخار ہوتا تو آپ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتے۔ اور نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اس سے غمزہ انسان کے دل کو سہارا ملتا ہے۔ اور بیمار کے دل سے رنج کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کوئی عورت پانی کے ذریعے سے اپنے چہرے سے میل کچیل دور کرتی ہے۔“

۴۴: ح ۲۰۴۰ من حدیث بکر بہ، وقال: ”حسن غریب“، وكذا حسنه البوصيري * بکر ضعیفہ الجمهور، ولحدیثہ شواہد ضعیفۃ عند الحاکم: ۴/ ۶۱۰ وغیرہ.

۳۴۴۵ - [سنادہ حسن] أخرجه الترمذی، الطب، باب ما جاء ما يطعم المريض، ح: ۲۰۳۹ من حدیث إسماعیل بہ، وقال: ”حسن صحیح، أم محمد بن السائب مجهولة“، وضححه الحاکم: ۴/ ۱۱۷، ووافقه الذهبي.

۳۱- ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ناپسندیدہ مفید چیز تلبینہ (حریرہ) کو اپناؤ۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب کوئی بیمار ہو جاتا تو (حریرہ کی) ہنڈیا آگ پر چڑھی رہتی تھی کہ (اس کا معاملہ) کسی ایک طرف لگ جاتا یعنی وہ فوت ہو جاتا یا شفا یاب۔

۳۴۴۷- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيُّمَنْ بْنِ نَابِلٍ، عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا خُلْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالتَّبَعِيضِ النَّافِعِ، التَّلْبِينَةِ بِعَيْنِي الْحَسَاءِ». قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اسْتَكْنَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ. حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدٌ طَرَفِهِ. بَعْنِي بَرَأ أَوْ يَمُوتُ.

❦ فوائد و مسائل: ① تلبینہ کی وضاحت یوں کی گئی ہے: ”وہ ایک رقیق کھانا ہے جو آنے یا چھان (آنے کی بھڑی) سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں بعض اوقات شہد بھی ڈالا جاتا ہے۔“ (التلبینہ۔ مادہ ”لین“) ② نواب وحید الزماں خاں نے اس کا ترجمہ ”ہریرہ“ کیا ہے۔ انھوں نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: ”حساء وہ کھانا ہے جو آنے، پانی اور روغن سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں کبھی شیرینی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی شہد کبھی آنے کے بدلے آنے کا چھان ڈالتے ہیں اس کو تلبینہ کہتے ہیں اور ہندی میں ہریرہ مشہور ہے۔“ (ترجمہ سنن ابن ماجہ حاشیہ حدیث ۵۱) ③ فیروز اللغات اردو میں ”حریرہ“ کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں: ”میٹھی اور گاڑھی چیز جو میدے کو کھانڈ میں گھول کر پکائی جاتی ہے۔“ ④ تلبینہ کی ترغیب و تکریم احادیث میں بھی موجود ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تلبینہ بیمار کے دل کو سہارا دیتا اور غم میں تخفیف کرتا ہے۔“ (صحیح البخاری، الطب، باب التلبینہ للمریض، حدیث: ۶۸۹۵، وصحیح مسلم، السلام، باب التلبینہ محمداً لفؤاد المریض، حدیث: ۳۴۱۶)

(المعجم ۶) - بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ
(التحفة ۶)

۳۴۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۴۷- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۳۸/۶ عن وكيعة به ۵ كلفم أم كلثوم لا يعرف حالها (تقريب) وروثها غيره، وأيمن سمع الحديث من فاطمة بنت أبي الليث المذاري كما في المستدرک: ۴/۴۰۷، وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وسنده حسن، فاطمة وأم كلثوم وثقهما الحاكم، والذهبي.

۳۴۴۷- أخرجه البخاري، الطب، باب الحبة السوداء، ح: ۵۶۸۸ من حديث الليث به، ومسلم، الطب، باب التداوي بالحبة السوداء، ح: ۲۲۱۵ عن محمد بن ربيع به.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کالے دانے میں سام کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔“

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُضَرِّيَّانِ. قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ».

سام کا مطلب موت ہے اور کالا دانہ کلوٹھی ہے۔

وَالسَّامُ الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

۳۴۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کالے دانے (کلوٹھی) کو اختیار کرو۔ اس میں موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔“

۳۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ».

۳۴۴۹۔ حضرت خالد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم لوگ سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم لوگ مدینہ پہنچے تو وہ (اس وقت بھی) بیمار تھے۔ حضرت ابن ابی قتیق رضی اللہ عنہ (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر) ان کی پیار پرسی کے لیے آئے تو ہم سے فرمایا: تم یہ کالا دانہ (کلوٹھی) استعمال کرو۔ اس

۳۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ: أَنَّ أَبَا إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ ابْنِ أَبَجَرَ. فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا. فَاسْتَحْفَوْهَا،

۳۴۴۸۔ [صحیح] وحسنہ البوصیری * عثمان حسن الحدیث، ووثقہ الجمهور، والحدیث السابق شاذلہ، وانظر، ح: ۳۴۹۵.

۳۴۴۹۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الحبة السوداء، ح: ۵۶۸۷ عن ابن أبي شيبة به.



۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

ثُمَّ أَفْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطْرَاتٍ رَزِيَتْ، فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنْ عَائِشَةُ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّودَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ السَّامُ» قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ».

کے پانچ سات دانے لے کر تیس لاکھ پانچ سو تین کے تیل میں ملا کر ان کی ناک میں چند قطرے اس طرف اور چند قطرے اس طرف (مختص میں) ڈالو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”یہ کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے سوائے اس کے کہ سام (بے مقدر) ہو۔“ میں نے کہا: سام کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ”موت۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی بیمار پری کرتے وقت اگر بیماری کا کوئی مجرب علاج معلوم ہو تو مریض کے لواحقین کو بتا دینا درست ہے تاہم غیر مجرب دوا کا مشورہ نہیں دینا چاہیے۔ ② علاج کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ ناک میں دوائی ڈالنا بھی ہے۔ ③ کونجی کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ”زاد العاقل“ میں اختصار کے ساتھ کافی فوائد ذکر کیے ہیں۔ ڈاکٹر خالد غزنوی نے طب نبوی کے موضوع پر اپنی تصنیفات میں اس پر زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ الْغَسَلِ (التحفة ۷) باب ۷۔ شہد کا بیان

۳۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَاءَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعَنَ الْغَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۳۳۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے اسے کوئی بڑی آفت (بیماری) نہیں آئے گی۔“

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ

۳۳۵۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں شہد کا ہدیہ

۳۴۵۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۴۰/۳ ت: ۹۹۶ من حديث سعيد بن زكريا به، وقال: ليس له أصل عن ثقة، ومن طريقه أورده ابن الجوزي في الموضوعات: ۲۱۵/۳، وقال: "هذا حديث لا يصح، قال يحيى: الزبير ليس بشيء"، وله شاهد موضوع فيه علي بن عروة، تقدم، ح: ۲۸۲۳ الزبير بن سعيد لين الحديث (تقريب)، وعبد الحميد مجهول (أيضاً)، ولا يعرف له سماع من أبي هريرة قاله البخاري.

۳۴۵۱۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، قلت: أبو حمزة إسحاق بن الربيع ضعفه الجمهور، والحسن عنين.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَسَلًا. فَتَسَمَّيْنَا لُغَةً لُغَةً. فَأَخَذْتُ لُغَتِي. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْدَا أُخْرَى؟ قَالَ: «نَعَمْ». ”ہاں (لے لو۔“)

☀ فائدہ: لغت سے مراد شہد کی وہ مقدار ہے جو انگلی یا قچے سے ایک بار لے کر چاٹ لی جائے۔

۳۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالسَّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ».

☀ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ شہد جسانی بیماریوں سے شفا کا باعث ہے اور قرآن سے روحانی اور قلبی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ② قرآن سے جسانی بیماریاں بھی دور ہوتی ہیں جیسے سانپ کے ڈسے ہوئے مریض کو سورۃ فاتحہ کا دم کرنے سے شفا ہوگئی تھی۔ (صحیح البخاری، الطب، باب الرقی بفتح الکتاب، حدیث: ۵۴۳۶، وصحیح مسلم، السلام، باب جواز أخذ الأجره على الرقية بالقرآن والأذکار، حدیث: ۲۲۰۱)

(المعجم ۸) - بَابُ الْكِنَاءَةِ وَالْعَجْوَةِ

(التحفة ۸)

۳۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيسَى، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ

۳۳۵۳۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی من کی قسم سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ عجمہ کھجور جنت سے ہے اور یہ جن کے اثر (یا

۳۴۵۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب: ۳۸۵/۱۱ من حديث زيد بن الحباب به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/۲۰۰، ۴۰۳، ووافقه الذهبي، وصححه البوصيري قلت: علته عن عنته أبي إسحاق، وأخرج الخطيب بإسناد ضعيف منكر عن زيد بن الحباب عن شعبة عن أبي إسحاق به.

۳۴۵۳۔ [حسن] وحسنه البوصيري، أخرجه أحمد: ۴۸/۳ من حديث أسباط بن محمد به، وتابعه زهير بن معاوية

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُمَاةُ مِنْ الْمَنِّ. وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَبَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَبَّةِ».

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّائِي، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسلم بن ہشام کے واسطے سے بھی نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کی ہے۔

✽ فوائد و مسائل: ① من اس قدر قی خوراک کا نام ہے جو بنی اسرائیل پر نازل کی گئی تھی۔ وہ بیٹھے دانوں کی شکل میں ہوتی تھی۔ وہ لوگ حسب ضرورت لے کر استعمال کر لیتے تھے۔ ② کھمبی کو من اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ بھی بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہے۔ ③ کھمبی کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے بعض قابل استعمال ہیں اور بعض نقصان دہ۔ ”کماہ“ مفید قسموں میں سے ایک ہے۔ آج کل مفید اقسام کی کھمبی خود لگائی جاتی ہے جو غذا میں استعمال ہوتی ہے۔ ④ کھمبی کا پانی آنکھ کے امراض کے لیے استعمال کرنے کے بارے میں بعض علماء نے کہا ہے کہ اسے دوسری دوا میں ملا کر استعمال کرنا چاہیے مثلاً: اُندسرے میں کھمبی کا پانی ملا کر گوندھ لیا جائے پھر اسے آنکھ میں لگایا جائے۔ بعض علماء کی رائے میں اس کا پانی نکال کر صرف دہی استعمال کیا جائے۔ (زہد المعاد) صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اطباء کے مشورے سے آنکھ کی مختلف بیماریوں میں الگ الگ مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے۔ ⑤ نچوہ کے بارے میں اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”جو شخص صبح کے وقت سات عجوبہ کھجوریں کھائے اس دن اسے زہر یا جادو سے کوئی تکلیف (یا نقصان) نہیں ہوگا۔“ (صحیح البخاری، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، حدیث: ۵۷۸)

۳۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۳۵۳۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رحمہ اللہ

أَتَيْنَا شَفِيئَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی اس من سے

✽ أبو خزيمة وجري، السنن الكبرى للنسائي، ج: ۵، ۶۶۷۵، والأعمش نابعه شعبة تحفة الأشراف: ۱۸۹/۳، ج: ۲۲۸۱ إن لم يكن وهما، ورواه شعبة عن أبي بشر عن شمر عن أبي هريرة به مختصراً، وإسناده حسن.

۳۴۵۴۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب 'وظللتنا عليكم الغمام وأزلتنا عليكم المن والسلي'، ج: ۴، ۴۴۷۸، وسلم، الأطلعة، باب فضل الكماة ومداداة العين بها، ج: ۲، ۱۶۱/۲، ۴۹ من حديث ابن عيينة به.

۳۱۔ ابواب الطب۔

طب سے متعلق احکام و مسائل

ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا۔ اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔“

عُمَيْرٌ، سَمِعَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ: «الْكُمَاةَ مِنَ الْمَرْءِ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ. وَمَا وَهَّاءُ شِفَاءُ الْعَيْنِ».

۳۴۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بات چیت کر رہے تھے کہ کھسی کا ذکر آ گیا۔ بعض حضرات نے کہا: یہ تو زمین کی چٹک ہے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”کھسی من (کی قسموں میں) سے (ایک قسم) ہے۔ اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفا ہے۔“

۳۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَطَرُ الزَّوْرَاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْكُمَاةَ. فَقَالُوا: هُوَ جَذْرِي الْأَرْضِ. فَنُوي الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءُ مِنَ الشَّمِّ».

🌞 فائدہ: جنت سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ برکت والی ہے یا کھجور کی یہ قسم جنت سے زمین پر آئی ہے جس طرح حجر اسود جنت سے زمین پر بھیجا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۴۵۶۔ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”عجوہ اور صخرہ جنت سے (آئے) ہیں۔“

۳۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الشُّمَّعِيلُ بْنُ إِيسَى الْمُرْنِيّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ سَلِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُرْنِيّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ».

۳۴۵۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء في الكُمَاةِ والعَجْوَةِ، ح: ۲۰۶۸ من حديث شهر به، وله شواهد كثيرة.

۳۴۵۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۱/۵ عن ابن مهدي به، وصححه الحاكم على شرط مسلم (۴/۴۰۶)، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات"، شك المشعل فيه: "الصخرة أو الشجرة"، وهو ثقة.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ، حضرت عبدالرحمن بن مہدی ؓ نے کہا: میں نے صخرہ کا لفظ خود اپنے استاد (شمعل بن ایاس مرقی بن یزید) کے منہ سے سنا ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند صحیح اور قابل حجت قرار دیا ہے اور دیگر محققین نے بھی اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، البتہ متن میں اضطراب کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ حدیث کے راوی شمعل روایت بیان کرتے ہوئے کبھی تو صخرہ کا لفظ بولتے ہیں اور کبھی شجرہ کا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی کو صحیح الفاظ یاد نہیں ہیں اور یہ ایسا تردد اور شک ہے جو اضطراب کہلاتا ہے اور حدیث کے ضعیف اور ناقابل حجت ہونے پر دلالت کرتا ہے لہذا مذکورہ روایت سند صحیح ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت نہیں ہے تاہم مجاہد کے جنت سے ہونے کا ذکر دوسری صحیح احادیث سے ملتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکنور بشار عواد، رقم: ۳۳۵۶، ورواہ العلیل للثلبانی، رقم: ۲۶۹۱) ② بعض شارحین بیان کرتے ہیں کہ صخرہ سے مراد وہ چٹان ہے جو بیت المقدس کے شہر میں مسجد اقصیٰ میں ہے۔ آج کل اس چٹان پر ایک بڑا گنبد بنا ہوا ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ السَّنَا وَالسُّنُوتِ باب: ۹۔ سنائی اور سنوت (التحفة ۹)

۳۴۵۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ سَرْجٍ الْفَرَّائِي: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرِ السَّكْسَكِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُبَيٍّ بْنِ أُمِّ حَرَامٍ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [يَقُولُ]: «عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسُّنُوتِ. فَإِنْ قَبِيهَمَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ».

۳۳۵۷- حضرت ابو ابی عبداللہ بن ام حرام ؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”سنا اور سنوت اپناؤ ان میں سام کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! سام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”موت۔“

۳۴۵۷- [حسن] أخرجه الحاكم: ۲۰۱/۴ من حديث عمرو بن بكر به، وقال: 'صحيح الإسناد'، وقال الذهبي: 'عمرو اتهمه ابن حبان'. وقال ابن عدي له منكر 'وفي التصريب 'متروك'، وله شاهد حسن عند النسائي في الكبرى، ج: ۷۵۷۷.

۳۱- أبواب الطب

قَالَ عَمْرُو: قَالَ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ: السُّنُوتُ الشَّبْتُ. وَقَالَ آخَرُونَ: بَلْ هُوَ الْغَسَلُ الَّذِي يَكُونُ فِي زَقَاقِ السَّمَنِ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمْ السَّمَنُ بِالسُّنُوتِ لَا أَلْسَ بَيْنَهُمْ
وَهُمْ يَمْتَنِعُونَ الْجَارَ أَنْ يَتَقَرَّدَا

طب سے متعلق احکام و مسائل

ابن ابی عبیلہ رحمہ اللہ نے فرمایا: سنوت سے مراد شبت (خوشبودار پتے جو کھانے میں ڈالے جاتے ہیں) ہے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شہد ہے جو گھی کی مکھنوں میں رکھا گیا ہو۔ ایک شاعر کا شعر ہے:

وہ لوگ شہد لے گھی کی طرح ہیں، وہ خیانت نہیں کرتے (یا آپس میں نہیں لڑتے) اور اپنے ہمسائے کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ اسے دھوکا نہ دیا جائے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نواب وحید الزمان خاں نے سنوت کا ترجمہ ”سویہ“ کیا ہے۔ یہ ایک پودا ہے۔ بعض لوگ اسے ساگ میں شامل کرتے ہیں جب کہ اس روایت میں اس کا مطلب ”شہد“ بتایا گیا ہے۔ ② سنا کی بھی ایک پودا ہے جس کی پتی دست آور ہوتی ہے۔ ③ نباتات سے علاج بہتر طریقہ ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَاب: الصَّلَاةُ شِفَاءُ (النحطة ۱۰)

۳۴۵۸- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا الشَّرِيفُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا دَوَّادُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَرْتُ. فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ. فَأَلْتَقَيْتُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَشَيْكَمْتُ دُرْدُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً».

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَضْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا

۳۴۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۹۰، ۴۰۳ من حديث ذؤاد به، وهو ضعيف عابد كما في التقریب، وناحه الصلت بن الحجاج عند ابن عدي، العلل المتناهية: ۱/ ۱۷۱، قال ابن عدي: 'عامه حديثه منكرو'، وضعفه البوصيري من أجل ليث، وقد تقدم، ح: ۲۰۸.



طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

دَوَاؤُا بَنُ عَلِيٍّ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ:
أَسْكَمْتُ دَرْدًا؟ يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنَكَ،
بِالْفَارِسِيَّةِ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے یہ
حدیث اپنے خاندان والوں کو سنائی تو انھوں نے (قاضی
سے) اس کی شکایت کر دی۔ (حدیث کے ضعیف ہونے
کی طرف اشارہ ہے۔)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَ بِهِ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ.
فَاسْتَعْدَوْا عَلَيْهِ.

باب: II۔ بری دوا (زہر) سے ممانعت

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ

الْخَبِيثِ (التحفة ۱۱)

۳۳۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے بری دوا سے
منع فرمایا ہے اس سے مراد زہر ہے۔

۳۴۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسحاق، عَنْ
مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. يَعْنِي السَّمَّ.

۳۳۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے زہر پی کر خودکشی
کر لی وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ بد تک زہر پیتا رہے گا۔“

۳۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ
شَرِبَ سُمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① خودکشی حرام ہے۔ ② خودکشی مرض کا علاج نہیں بلکہ جرم ہے۔ ③ نقصان دہ اور
مضر صحت اشیاء سے تیز شراب اور اس سے مخلوط اشیاء سے علاج حرام ہے۔ لیکن انھوں نے کہ غیر مسلم معالجین
نے حرام اور مکروہ اشیاء سے مرکب اور دوا کو اس قدر عام کیا ہے اور ان کی شہرت کر دی ہے کہ عوام و خواص ان
کے استعمال میں کوئی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ مسلمان حکام و اداروں اور تنظیموں کا شرعی فریضہ ہے کہ اس

۳۴۵۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في الأدوية المكرومة، ح: ۳۸۷۰ من حديث يونس به،
وأخرجه الترمذي، ح: ۲۰۲۵، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/ ۴۱۰، ووافقه الذهبي.

۳۴۶۰۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلط تحريم قتل الإنسان نفسه... الخ، ح: ۱۰۹ عن ابن أبي شيبة به.

میدان میں خالص حلال اور پاکیزہ ادویہ متعارف کرائیں اور عام مسلمان کو بھی صبر و تحمل سے کام لینے ہوئے حرام اور محکوک ادویہ کے استعمال سے بچنا چاہیے اور ان کی بجائے پاکیزہ اور غیر محکوک ادویہ استعمال کرتی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (المطلاق ۶۵: ۲) ”اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے (بھلی سے نکلنے کی) کوئی راہ پیدا فرمادے گا۔“ اور اگر کوئی مخلص طبیب کسی مرض میں اپنے عجز کا اظہار کرے اور شراب ہی کو علاج سمجھ تو جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا بچ جانا یقینی ہو اس کا استعمال مباح ہوگا جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة ۱۷۳)

(المعجم ۱۲) - بَابُ دَوَاءِ الْمَنِيِّ
(الصفحة ۱۲)

باب: ۱۲- قبض کشاؤ و اکاستعمال
حائز ہے

۳۳۶- حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم کون سی چیز سے جلاب لیتی ہو؟“ میں نے کہا: شہرم سے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو بہت گرم ہے۔“ پھر میں نے اس مقصد کے لیے سانکی استعمال کی تو آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی چیز موت سے بچا سکتی تو وہ سانہوتی۔ اور سانوت سے شفا ہے۔“

٣٤٦١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ،
عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَوْلَى لِمَعْمَرِ
الْيَمِّيِّ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ عَمَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِمَاذَا كُنْتَ تَسْتَمْتِعِينَ؟»
قُلْتُ: بِالشُّبْرُمِ. قَالَ: «حَارٌّ جَارٌّ» ثُمَّ
اسْتَمْتَعْتُ بِالسَّنَاءِ فَقَالَ: «لَوْ كَانَ شَيْءٌ
يُشْفِي مِنَ الْمَوْتِ، كَانَ السَّنَاءُ. وَالسَّنَاءُ شِفَاءٌ
مِنَ الْمَوْتِ».

فائدہ اندکرہ روایت سنداً ضعیف ہے جبکہ سنا (کلی) کے فوائد کی بابت گزشتہ حدیث (۳۳۵۵) دیکھی جا سکتی ہے جو کہ حسن در ہے کی ہے۔

٣٤٦١- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٦/٢٦٩ عن ابن أبي شيبة به * ومولى لمعمر التيمي، اسمه عتبة بن عبدالله، وأخرج الترمذي، ح: ٢٠٨١ من طريق عبد الحميد بن جعفر عن عتبة بن عبدالله التيمي عن أسماء به، وقال: 'حسن غريب'، وصححه الحاكم: ٤/٤٠٤، والذي، وقال الحافظ في التهذيب: *، وعلى هذا فرواية الترمذي منقطعة لسقوط المولى منها' قلت: وفي سماعه من أسماء نظر، وفي الحديث علة أخرى، وله طريق آخر ضعيف، أخرجه الحاكم: ٤/٢٠٠، ٢٠١، وصححه، ووافقه الذهبي * ابن جريج عن، وفيه علل أخرى.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- ابواب الطب

باب ۱۳- گلے پڑنے کا علاج اور

(انگلی سے) دبائے کی ممانعت

(المعجم ۱۳) - بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْيِ

عَنِ الْغُمْرِ (الصفحة ۱۳)

۳۴۶۲- حضرت ام قیس (آمنہ) بنت حصن رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کو گلے پڑ گئے تھے اور میں نے انھیں انگلی سے دبایا تھا (جو اس بیماری کا رائج علاج تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بیماری کا علاج بچوں کا گلا انگلی سے دبا کر کیوں کرتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات شفا ہیں۔ گلے پڑ جانے کی صورت میں ٹاک میں ٹپکایا جائے ذات الجنب کی صورت میں پلایا جائے۔“

۳۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنِ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: «غَلَامٌ تَذْعَرَنَ أَوْ لَا دَكْنٌ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلْدُّ بِهِ مِنَ ذَاتِ الْجَنْبِ».

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت سابقہ حدیث کے ہم معنی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ [الْمِصْرِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنَّ أَبَا يُوسُفَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يَنْحَوُّ.

روایت کے راوی یونس نے کہا: أَعْلَقْتُ کے معنی

قَالَ يُوسُفُ: أَعْلَقْتُ يَعْنِي غَمَزْتُ.

غَمَزْتُ یعنی انگلی سے دبائے کی ہیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① عذرہ ایک بیماری ہے جو بچوں کو ہوتی ہے جس میں گلے کے غدود پھول جاتے ہیں اور بچہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہمارے ہاں اس کا علاج ان غددوں کو انگلی سے دبا کر کر دیا جاتا ہے جو ایک تکلیف دہ علاج ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے عذرہ کا مطلب لہذا بیان کیا ہے جو حلق میں اوپر کی طرف لٹکا ہوا گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور فرمایا: ”علاق کا مطلب کوئے کو انگلی سے دبانا ہے۔“ (فتح الباری: ۱۰/۳۷۷) ② اگر آسان علاج ممکن ہو تو ایسے علاج سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے مریض کو زیادہ تکلیف ہو۔ ③ عود ہندی (قُسْط) بہت ہی بیماریوں کا علاج ہے۔ تفصیل کے لیے طب نبوی کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

۳۴۶۲- أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط بالقسط الهندي، والبخري، ح: ۵۶۹۲، ومسلم، الطب، باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث ابن عيينة به.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

⑤ لَدُوْد کا مطلب منہ میں ایک جانب دواؤ انا ہے۔ ذات الجنب کی بیماری میں عود ہندی کو اس انداز سے پایا جاتا ہے۔ ⑥ سَعُوْط (ناک میں دواؤ نکاتا) بھی ایک طریقہ علاج ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النِّسَاءِ
(التحفة ۱۴)

۳۴۶۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ، أَلْبَنَةُ شَاوٍ أَعْرَابِيَّةٍ تَذَابُ. ثُمَّ تُجْرَأُ ثَلَاثَةَ أَجْرَاءِ، ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرَّبِيعِ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُرَّةٌ».

۳۴۶۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرق النساء کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بھیڑ (یا جنگلی رنبے) کی چمکتی کولے کر پگھلا لیا جائے پھر اس کے تین حصے کر لیے جائیں پھر روزانہ ایک حصہ نہار مت پی لیا جائے۔“

نوائد و مسائل: ① عرق النساء ایک درد ہے جو سرین کے جوڑے شروع ہو کر ران کی پچھلی طرف کیچے کی طرف آتا ہے۔ بعض اوقات یہ درد ٹخنے تک بھی پہنچ جاتا ہے مرض جتنا پرانا ہوتا جائے ٹانگ اتنی زیادہ متاثر ہوتی جتنی جنگلی بھیڑ کا تھین اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کی خوراک ایسے جنگلی پودے ہیں جو گرم تاثیر رکھتے ہیں۔ اس بیماری کا سبب گاڑھا چمکنے والا مادہ ہے جو اس علاج کے نتیجے میں نرم ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (زاد المعاد باب ہدیہ ﷺ فی التداوی لنفسہ وغیرہ فصل فی ہدیہ ﷺ فی علاج عرق النساء: ۶۵/۳)

(المعجم ۱۵) - بَابُ دَوَاءِ الْحِرَاخَةِ
(التحفة ۱۵)

۳۴۶۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۳۴۶۳- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جنگ احد کے دن

۳۴۶۳- [إسناده صحيح] أخرجه الأحاكم: ۲۰۶/۴ من حديث الوليد بن ورافة الذهبي، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات" * الوليد صرح بالسماح، وتابعه محمد بن عبد الله الأنصاري عند أحمد: ۲۱۹/۳.

۳۴۶۴- أخرجه البخاري، الجهاد والبر، باب ليس البيضة، ح: ۲۹۱۱، ومسلم، الجهاد، باب غزوة أحد، ح: ۱۷۹۰ من حديث عبد العزيز بن

۳۱- ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ابن ابی حازم عن ابیہ، عن سہل بن سعید الساعدي قال: جرح رسول اللہ ﷺ یوم أحد، وكسرت رباط عینہ. وهشمت النیضة علی رأیہ. فكانت فاطمة تغسل الدم عنه، وعلی ینسكب علیہ الماء بالمجن. فلما رأت فاطمة أن الماء لا یزید الدم إلا كثرة، أخذت قطعہ حصیر فأخزفتها. حتی إذا صار زمادا، ألزمتہ الجرح فاستمسك الدم.

رسول اللہ ﷺ زخمی ہو گئے۔ آپ کا سامنے والے دانتوں کے ساتھ والا دانت ٹوٹ گیا۔ آپ کے سر میں خود ٹوٹ کر گھس گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسم مبارک سے خون کو دھو کر صاف کرنے لگیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہا وصال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ بہتا ہے تو انھوں نے ایک چٹائی کا ٹکڑا لے کر جلا یا۔ جب اس کی راکھ بن گئی تو وہ زخم پر لگا دی تب خون رک گیا۔

فوائد و مسائل: ① سامنے کے دانت جو بالکل سامنے درمیان میں ہوتے ہیں ثایا کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کے دانت (ایک دائیں طرف ایک بائیں طرف) رابعیہ کہلاتے ہیں۔ ان کے بعد دائیں بائیں انیاب ہوتے ہیں جو نوکیلے ہوتے ہیں۔ (ایک بائیں طرف ایک بائیں طرف) ان کے بعد اڑھین شروع ہو جاتی ہیں۔ ② حیر (چٹائی) عرب میں کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی تھی۔ راکھ کھجور کے پتوں کی ہوا پت سن کے بوسے کی یا سوئی کپڑے کی خون بند کر دیتی ہے۔ ③ نبی اکرم ﷺ پر مشکلات کا آنا امت کے لیے سبق ہے کہ وہ حق کی راہ میں آنے والی تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور توحید کا سبق بھی کہ نبی اکرم ﷺ بھی مختار کل نہ تھے ورنہ جہاد کی مشکلات برداشت کیے بغیر سب کو ایک لمحے میں مسلمان کر لیتے۔

۳۴۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّهِينِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ، يَوْمَ أُحُدٍ، مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَنْ كَانَ يُزْفِيءُ الْكَلَمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُدَاوِيهِ. وَمَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ

۳۴۶۵- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ جنگ احد کے موقع پر کس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا۔ اور کون رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے زخم کا خون بند کر رہا تھا اور زخم کا علاج کر رہا تھا۔ اور کون وصال میں پانی لا رہا تھا۔ اور زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا کہ خون بند ہو گیا۔ پھر فرمایا: وصال میں پانی

۳۱۔ ابواب الطب . . .

طب سے متعلق احکام و مسائل

فِي الْمَجْنُونِ. وَبِمَا دُوِيَ بِهِ الْكَلْمُ حَتَّى رَقَا. [قَالَ:] أَمَّا مَنْ كَانَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمَجْنُونِ، فَعَلِيٌّ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ يُدَاوِي الْكَلْمَ، فَعَاطِمَةُ. أَخْرَقَتْ لَهُ، جِئْنَ لَمْ يَرَقَا، فِطْعَمَةُ حَصِيرٍ خَلْقِي. فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ فَرَقَا الْكَلْمَ.

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لا رہے تھے۔ اور زخموں کا علاج حضرت عاتمہ رضی اللہ عنہا کر رہی تھیں۔ جب خون بند نہ ہوا تو حضرت عاتمہ رضی اللہ عنہا نے پرانی چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی راکھ زخم پر رکھی تو زخم سے خون رک گیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے خواتین جہاد میں شریک ہوتی تھیں بعد میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں عورتوں کے شریک ہونے کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ ② غزوہ احد میں جب دشمن رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے تھے اس وقت عتبہ بن ابی وقاص نے نبی ﷺ کو پتھر مارا جس سے آپ پہلو کے بل گر گئے اور آپ کا نچلا درمیانی دانت ٹوٹ گیا۔ اور آپ کا نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔ عبد اللہ بن شہاب زہری نے نبی ﷺ کی پیشانی زخمی کر دی۔ عبد اللہ بن قمر کی تلوار کے وار سے نبی ﷺ کے خود کی دو کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں۔ (الریق المختوم ص: ۳۶۵)



(المعجم ۱۶) - بَابُ مَنْ تَطَلَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ (الحفۃ ۱۶)

باب: ۱۶۔ علم طب نہ جاننے کے باوجود علاج کرنے والا

۳۴۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَطَلَّبَ، وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَلِكَ، فَهُوَ ضَالِمٌ».

۳۳۶۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علاج کرنے والا نکد اس سے پہلے وہ طبیب کے طور پر معروف نہیں تو وہ ضلہ دار ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

۳۴۶۶- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، والذيات، باب فيمن تطلب ولا يعلم منه طب فأعنت، ح: ۴۵۸۶ من حديث الوليد بن، وصححه الحاكم: ۲/۴، ووافقه الذهبي * ابن جرير عمن، وله شاهد ضعيف، انظر نيل المفسر، ح: ۴۵۸۷.

۳۱- أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت مجموعی طرق سے حسن بن جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة، رقم: ۱۳۵) ① طب کا پیشہ ایک اہم پیشہ ہے۔ چونکہ اس کا تعلق لوگوں کی زندگی اور صحت سے ہے اس لیے اسے باقاعدہ سیکھنے کے بعد علاج کرنا شروع کرنا چاہیے۔ ② انارژی حکیم کو لوگوں کی صحت سے کھیلنے سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ③ انارژی ڈاکٹر یا طبیب کے غلط علاج کے نتیجے میں اگر کسی کو نقصان پہنچ جائے تو اسے اس کا تاوان ادا کرنا پڑے گا۔ اگر مریض ہلاک ہو جائے تو یہ طبیب قتل خطا کا مجرم قرار دیا جائے گا اور اس سے دیت وصول کر کے مریض کے وارثوں کو دی جائے گی۔ ④ اسلام کی نظر میں ہر امیر غریب کی جان برابر قیمتی ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب: ۱۷- ذات الجنب کا علاج

(التحفة ۱۷)

۳۴۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَزَسًا وَتُسْطًا وَزَنْتًا، يُلْدِيهِ.

۳۳۶۷- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذات الجنب (پسلی کے درد) کا علاج یہ تجویز فرمایا کہ درس 'عود ہندی' اور زیتون کے تیل کا لدود کیا جائے۔

۳۴۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَنَبَأَنَا يُونُسُ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْني

۳۳۶۸- حضرت ام قیس (آمنہ) بنت مھسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عود ہندی (علاج کے لیے) اختیار کرو۔ اس میں سات شفا میں ہیں (سات امراض کی شفا ہے)۔ ان میں سے ایک (پیماری) ذات الجنب ہے۔“

۳۴۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء في دواء ذات الجنب، ح: ۲۰۷۸ من طريق قتادة عن ميمون أبي عبدالله، وهو أبو عبد الرحمن عن زيد به، وقال: 'حسن صحيح' • ميمون أبو عبدالله البصري ضعيف (تقریب)، وفيه علة أخرى.

۳۴۶۸- أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط بالقسط الهندي والبحري، ح: ۵۶۹۲، ۵۷۱۳، ۵۷۱۵، ۵۷۱۸، ومسلم، السلام، باب التداوي بالعود الهندي، وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث يونس به، قلت: ابن سمعان لم يفرده.

ابن سلعان نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ عود
ہندی میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ ان میں سے

ایک (پیماری) ذات الحنب ہے۔

نوائید و مسائل: ① قسط، کست اور عود ہندی ایک ہی دوا کے مختلف نام ہیں۔ ② اس دوا کو مختلف

امراض میں مختلف انداز سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ④ ذات الحصب ایک بیماری ہے جو اندرونی ورم کی وجہ سے پہلی کے قریب درو کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ⑤ علامہ زہیر شاولیش بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بڑا پھوڑا ہوتا ہے جو پیلو میں اندر کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور اندر ہی پھٹ جاتا ہے۔ اس کا مریض کم ہی ظاہر ہوتا ہے۔ (حاشیہ تعقیب ابن ماجہ)

باب: ۱۸- بخار کا بیان

(المعجم ١٨) - بَابُ الْحُمَى (التحفة ١٨)

۳۴۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بخارا کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (بخارا) کو برا نہ کہو۔ اس سے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کی میل کھیل دور ہو جاتی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① بیماری پر صبر کرنا چاہیے۔ برا بھلا کہنے کی بجائے دعا اور دوا کی طرف توجہ کی جائے۔

(۲) بیماری اور مصیبت پر صبر کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۴۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

٣٤٦٩- [اصحاح] وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ٢٣١/٣، مسند ضعيف، وضعفه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة، انظر: ح: ٢٥١، وله شواهد عند مسلم، ح: ٢٥٧٥ وغيره، وانظر تنقيح الرواة: ٣٠٤/١.

٣٤٧٠- [حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب تطيب نفس المريض، ج: ٢٠٨٨، من حديث أبي أسامة، به، وصححه الحاكم: ٣/٥١، والذهبي، وقال البيهقي: «هذا إسناد صحيح»، وفيه غلة فادحة، انظر، ج: ١٠١٥، ٤٠٤.

۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَاةٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا. وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، مِنْ وَغْلِكَ كَانَ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُبَشِّرْ». فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أَسْلَطْتُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، فِي الدُّنْيَا. لِيَتَكُونَ حَظَّهُ، مِنْ النَّارِ، فِي الْآخِرَةِ».

نبی ﷺ ایک بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جسے بخار تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (مریض سے) فرمایا: ”خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں جہنم کے عذاب کے عوض اس کا حصہ اس (بخار) کو قرار دیا جائے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مریض کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کا مقصد بیمار کو تسلی دینا اور اس کے غم اور فکر میں تخفیف کرنا ہے۔ ③ بیماری کی وجہ سے مسلمان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ④ دنیا کی مصیبت پر صبر کرنے سے جہنم سے نجات ملتی ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّمَاءِ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو

۳۴۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّمَاءِ».

۳۴۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بخار کا جہنم کی آگ سے تعلق نہیں اور روحانی ہے۔ اس کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس سے جہنم کی یاد آتی ہے یا جس طرح دنیا کی خوشیاں اور راحتیں جنت کی نعمتوں سے ایک طرح کی نسبت رکھتی ہیں، اسی طرح غم اور دکھ کا جہنم سے ایک تعلق ہے۔ ② حرارت کا علاج پانی ہے۔ بخار کی اکثر قسموں میں پانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ ③ اس حدیث میں پانی کے استعمال کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے استعمال کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً: پانی پینا یا جسم پر پانی کی چٹیاں رکھنا یا غسل کرنا، جیسے

🌟 وحیدت: ۱۶۳۶، وسن الترمذی بتحقیق: ح: ۲۰۸۷، وتخریج النہایۃ، ح: ۹۷۷، وللحدیث شاعد حسن عند البخاری فی التاریخ الکبیر: ۷۳/۷.

۳۴۷۱۔ أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب النداری، ح: ۲۲۱۰ عن ابن أبي شيبة به.

۳۱۔ آیواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے حیات مبارکہ کے آخری ایام میں غسل فرمایا تاکہ حرارت کچھ کم ہو تو جماعت سے نماز پڑھ سکیں، خصوصاً گرم علاقوں میں بخار عام طور پر گرمی کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے، لہذا اس کا علاج پانی سے مناسب ہے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی مریض خاتون کے گریبان میں پانی ڈال دیا کرتی تھیں تاکہ جسم کو خشک نہ رہے اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اسے (بخار کو) پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کریں۔ (صحیح البخاری، الطب، باب الحمی من فیج جہنم، حدیث: ۵۷۲۳)

۳۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۴۷۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بخار کی شدت جہنم کی بھاپ میں سے (ایک قسم) ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“

۳۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْوَقْدَامِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمَّى مِنَ فَيْجِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرِذُوهَا بِالنَّمَاءِ» فَذَخَلَ عَلَى ابْنِ لِعْمَارٍ فَقَالَ: «إِخْشِيفِ النَّاسِ. رَبُّ النَّاسِ. إِلَهُ النَّاسِ».

فوائد و مسائل: ① دوا کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ ② شفا صرف اللہ سے مانگی جاوے۔ ③ جو چیزیں بندوں کے دائرۂ اختیار میں ہیں ان میں ان سے صرف اسی حد تک مدد مانگی جا سکتی ہے جس حد تک اسباب کی دنیا میں مدد ممکن ہے۔ اسباب سے ماوراء مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ ④ طیب علاج کر سکتا ہے دوا دے سکتا ہے، شفا اللہ ہی دیتا ہے۔

۳۴۷۲۔ أخرجه مسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۰۹ من حديث ابن نعيم به.

۳۴۷۳۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الحمى من فيج جهنم، ح: ۵۷۲۶، ومسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب النداء، ح: ۲۲۱۲ من حديث سعيد به.



۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۷۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی بخار والی عورت کو ان کے پاس لایا جاتا تو وہ پانی طلب فرماتیں اور اسے اس (مریض عورت) کے گریبان میں ڈال دیتیں اور فرماتی تھیں: نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”اے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“ اور فرمایا ہے: ”یہ جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔“

۳۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا تَوَاتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوذَةِ، فَتَذَعُو بِالْمَاءِ، فَتَضْبُهُ فِي جَيْبِهَا، وَتَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ» وَقَالَ: «إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

۳۴۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی ایک دھوکنی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے سے دور ہٹاؤ۔“

۳۴۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى كَبِيرٌ مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ. فَتُخَوِّهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ».

فائدہ: دھوکنی اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے لوہا بھٹی کی آگ کو ہوا پہنچا کر تیز کرتا ہے۔ بخار کی گرمی کا جہنم کی آگ کے مشابہ ہونے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

باب ۲۰۔ سیگی لگوانے کا بیان

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْحِجَامَةِ (النسفة ۲۰)

۳۴۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں کوئی بھلائی (اور فائدہ) ہے تو وہ سیگی (لگانے میں) ہے۔“

۳۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَشْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَذَاوُونَ بَدَ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ».

۳۴۷۴۔ أخرجه البخاري، الطب، انظر الباب السابق، ح: ۵۷۲۴ من حديث هشام به، ومسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۱۱ عن ابن أبي شيبة به.

۳۴۷۵۔ [حسن] وصححه البوصري، وفيه هلل، وله شاهد عند البخاري في التاريخ: ۶۳/۷، وشواهد أخرى عند البخاري، ح: ۵۷۲۶، ومسلم، ح: ۲۲۱۲ وغيرهما.

۳۴۷۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطب، باب الحجامة، ح: ۲۸۵۷ من حديث حماد به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۱- أبواب الطب۔ طب سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① بیگی ایک پیالے جیسی چیز سے لگائی جاتی ہے، اسے ہوا سے خالی کر کے جلد پر رکھا جاتا ہے۔ اس سے جسم کے اس حصے میں ایک دباؤ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون اور فاسد مادہ زور سے نکل جاتا ہے۔ ② بیگی تقریباً ہر مرض کا علاج ہے لیکن معائنہ سمجھ دار ہونا چاہیے جو یہ جانتا ہو کہ کس مرض کے لیے جسم کے کس حصے پر بیگی لگانی چاہیے۔

۳۴۷۷- حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مَرَزْتُ أَلِئَةً أُسْرِي بِي بِمَلَا مِنْ الْمَلَانِكَةِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ! بِالْحِجَامَةِ»۔
۳۴۷۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے میر کرائی گئی (اور معراج ہوئی) میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرا وہ سب مجھے یہی کہتے رہے: حضرت محمد (ﷺ)! بیگی لگوا یا کریں۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر محققین نے بھی سنداً ضعیف قرار دیا ہے لیکن کچھ محققین نے طویل بحث کے بعد دیگر شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اور اس کے دیگر شواہد میں اس قدر ضعف نہیں ہے کہ اس روایت کو ضعیف قرار دے دیا جائے۔ ہمارے فہم کے مطابق مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل بحث بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳۸/۵، ۳۳۱، والصحيحة للألباني: رقم: ۲۲۹۳ و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد: رقم: ۳۴۷۷) ② فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر اپنی رائے اور مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے لہذا یہ علاج فرشتوں کا تجویز کیا ہوا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کیا ہوا ہے۔ ③ ایک چیز کا بار بار دہرایا جانا تاکید کے لیے ہے۔

۳۴۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ حَدَّثَنَا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۷۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۳ من حديث عباد به مطولاً، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۲۰۹/۴، وقال الذهبي: "عباد ضعوف"، وانظر، ح: ۹۳۸، وله شاهد عند الطبراني في الأوسط: ۵۳/۳، ح: ۲۱۰۲ * فيه فائدة وعلم، وشاهد آخر عند البزار (كشف الاستار): ۳۸۸/۳، ح: ۳۰۲۰ وإسناده ضعيف من أجل عبدالله بن صالح كاتب الليث، وذكره الهيثمي في الجمع: ۹۱/۵ على وهم في تسمية الصحابي.

۳۴۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۳ من حديث عباد به مطولاً، وقال: "حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن منصور"، وصححه الحاكم: ۲۱۲/۴، ۴۱۰، ووافقه الذهبي في الأولى، وقال في الثانية "لا"، وانظر الحديث السابق لضعف عباد.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والا اچھا بندہ ہے۔ خون لے جاتا ہے کمر کو ہلکا کرتا ہے اور بیٹائی کو تیز کرتا ہے۔“

خَلْفٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَغْمُ الْعَبْدُ الْحَجَامَ. يَذْهَبُ بِالدَّمِ، وَيُخَفِّفُ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ».

۳۴۷۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے اسراء (اور معراج) ہوئی میں (فرشتوں کی) جس جماعت کے پاس سے گزرا انھوں نے کہا: حضرت محمد (ﷺ)! اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیجیے۔“

۳۴۷۹۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مَزَزْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَا، إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مَرُّ أَمْتِكَ بِالْحَجَامَةِ».

۳۳۸۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سینگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی ﷺ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انھیں سینگی لگا دیں۔

۳۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبُصَيْرِيُّ: أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَامَةِ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا.

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں ابو طیبہ رضی اللہ عنہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَحَاَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ.

باب: ۲۱۔ سینگی جسم کے کس حصے میں لگائی جائے؟

(المعجم ۲۱) - بَابُ مَوْضِعِ الْحَجَامَةِ (التحفة ۲۱)

۳۴۷۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۱۲۵/۴، ح: ۳۲۱۰ من حديث عبد الله بن صالح عن كثير ابن سليم به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۸۶۲ لعلته، وحديث: ۳۴۷۷ شاهد له. ۳۴۸۰۔ أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحياب التداوي، ح: ۲۲۰۶ عن ابن رمح به.

۳۱۔ أبواب الطب

عقب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۳۸۱۔ حضرت عبد اللہ (بن مالک) امین بحینہ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ

بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُلْفَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْفَمَةَ قَالَ:

نے لُحْيِي حَمَلُ کے مقام پر احرام کی حالت میں سر

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ:

کے درمیان (تالو میں) بیٹگی لگوائی۔

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَحِينَةَ يَقُولُ: اخْتَجَمَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلُحْيِي حَمَلٍ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ،

وَسَطَ رَأْسِهِ.

فوائد و مسائل: ① جسم کے کسی حصے میں درد ہو تو اس کا علاج بیٹگی سے کیا جاسکتا ہے۔ ② احرام کی حالت

میں سر کے بال اتروانا منع ہے لیکن بیماری کی صورت میں بال اتروا سکتا ہے البتہ فدیہ دینا پڑے گا جس کی مقدار

ایک بری کی قربانی یا تین روزے رکھنا یا چھ مسکنوں کو آدھا آدھا صاع غلہ دینا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے اس

موقع پر بیٹگی لگوانے کی وجہ درد و شقیہ تھی۔ (صحیح البخاری 'الطب' باب الحکم من الشقیة والصداق

حدیث: ۵۷۰۰)

۳۴۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۸۲۔ حضرت علی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِ، عَنْ

نے فرمایا: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے نازل ہو کر نبی ﷺ کو

الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَزَلَ

گروں کی رگوں پر اور دونوں کندھوں کے درمیان

جَبْرِئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَامَةٍ الْأَخْذَعَيْنِ

(گردن کے قریب) بیٹگی لگوانے کی ہدایت کی۔

وَالْكَاهِلِ.

۳۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ:

۳۳۸۳۔ حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَبْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ،

نے گردن کی رگوں پر اور دونوں کندھوں کے

۳۴۸۱۔ أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم، ح: ۱۸۳۶ عن خالد بن مخلد، ومسلم، الحج،

باب جواز الحجامة للمحرم، ح: ۱۲۰۳ عن ابن أبي شيبة من حديث خالد به.

۳۴۸۲۔ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل الأصبع، وهو 'متروك رمي بالرفض' كما في التقریب،

وتلميذه 'متروك' ورواه ابن حبان بالوضع وكان راغبًا (تقریب)، وأخرجه ابن عدي: ۱۱۸۷/۳ من حديث سعد بن

طريف الإسكاف به، بغير هذا اللفظ.

۳۴۸۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في موضع الحجامة، ح: ۲۸۱۰ من حديث جرير به،

ونابيه همام عند الترمذي، ح: ۲۰۵۱، وقال: 'حسن غريب' • قتادة عن ابن نظر، ح: ۱۷۵.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ فِيَّ دَرَمِيَانَ سِتْغِي لُكْوَانِي۔
الْأَخْدَعَيْنِ، وَعَلَى الْكَاهِلِ.

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد اور متابعات کی بنا پر اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت متابعات اور شواہد کی بنا پر سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۶۰۸) وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: (۳۳۸۳) ② أَخْدَعَيْنِ سے مراد وہ دو رکش ہیں جو گردن پر دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ ③ کاہل سے مراد کندھوں کے درمیان کی وہ جگہ ہے جہاں سے گردن باقی جسم کے ساتھ ہلی ہوتی ہوتی ہے۔

۳۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَنَّى الْجَنْصِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّوْلَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُبَيَّانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَيْسَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْتَجِمُ عَلَى عَامَتِهِ، وَيَبَيِّنُ كَيْفِيَّتَهُ، وَيَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدَّمَاءَ، فَلَا يَصْرِهُ لَا يَبْتَذَرُ بِشَيْءٍ لَيْسَ بِهِ»۔
۳۳۸۴۔ حضرت ابو کبشہ (سعید بن عمرو انصاری) رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سر پر اور کندھوں کے درمیان سِتْغِي لُکْوَانِ تھے اور فرماتے تھے: ”جو شخص اپنے جسم سے اس طرح (سِتْغِي لُکْوَانِ) خون نکلاوے وہ اگر کسی بیماری کا کوئی اور علاج نہ کرے تو کوئی نقصان نہیں۔“

۳۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ عَلَى جَذَعٍ، فَأَنْفَكَتْ قَدَمُهُ۔
۳۳۸۵۔ حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ گھوڑے سے گھبر کے درخت کے (کٹے ہوئے) تنے پر گر پڑے اس سے آپ کے پاؤں کا جوڑ متاثر ہو گیا۔

قَالَ وَكَيْعٌ: نَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ

۳۴۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في موضع الحجامة، ح: ۳۸۵۹ من حديث الوليد به، وانظر، ح: ۲۵۵ لعلته • والوليد لم يصرح بالسماع الملسل۔

۳۴۸۵۔ [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الإمام يصلي من قعود، ح: ۶۰۲ من حديث وكيع به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۶۱۵، وابن حبان، ح: ۳۶۵، وله شاهد عند مسلم وغيره من حديث الليث بن سعد عن أبي الزبير عن جابر به، وبه صح الحديث۔

۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْهَا مِنْ وَثَاءٍ۔ نبی ﷺ نے تکلیف کی وجہ سے پاؤں پر سیٹگی لگوائی۔

☀️ فوائد و مسائل: ① پاؤں میں مویج آ جائے یا جوڑی بڑی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو سیٹگی لگوانا مفید ہے۔

② حادثاتی طور پر چوٹ آنے سے اگر زخم نہ آئے تو خون چوٹ کی جگہ جم کر تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اس صورت میں سیٹگی لگوانے سے متاثرہ حصے میں دوران خون کا نظام درست ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَاب: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ بَاب: ۲۲۔ کن دنوں میں سیٹگی لگوانی چاہیے؟
يَحْتَجُّمُ (النسفة ۲۲)

۳۳۸۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سیٹگی لگوانا چاہے اسے چاہیے کہ (چاندنی) سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو سیٹگی لگوانے کی کوشش کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دوران خون میں خلل واقع ہو اور وفات ہو جائے۔“

۳۴۸۶۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَحْرَسْ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَلَا يَتَّبِعْ بِأَحَدِكُمْ الدَّمَ، يَفْقُتْهُ»۔

☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے نیز دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن متن صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۱۸۲۷، ۱۸۲۷، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۳۳۸۶) چاند کی مختلف تاریخوں میں انسان کے جسم کی بعض کیفیات مختلف ہوتی ہیں اس لیے احادیث میں وارد ہدایات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ② قری مہینے کا تیسرا ہفتہ سیٹگی لگوانے کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

۳۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ۳۳۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۸۶۔ [إسناده ضعيف جداً] وضعفه الزبيدي في اتحاد السادة المتقين: ۵۱۶/۹ وغيره * نهاس تقدم، ح: ۱۳۸۲، وتلميذه مستور (تقریب)، وعثمان بن مطر ضعيف (أيضاً)، والراوي عنه تقدم حاله، ح: ۲۳۷۲، فالسند ظلمات۔

۳۴۸۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۷۲۱/۲ من حديث عثمان بن مطر به، وانظر الحديث السابق، وتابعه



طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

ہے انھوں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے خون میں جوش (اور حرارت) کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے لہذا میرے لیے سیٹگی لگائے والا تلاش کرو۔ ہو سکے تو نرم مزاج آدمی لانا اور بہت بوڑھا یا بہت کم سن نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ”نہار منہ سیٹگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ اس میں شفا اور برکت ہے۔ اس سے عقل اور حافظے میں ترقی ہوتی ہے اس لیے اللہ کا نام لے کر جھرتا کو سیٹگی لگوا لیا کرو۔ بدھ مجھ بھتہ اور اتوار کو اجتام سے سیٹگی لگوانے سے پرہیز کرو۔ پیر اور منگل کے دن سیٹگی لگوا لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اسی دن شفا دی تھی۔ اور آپ ﷺ کی آزمائش (اور بیماری) بدھ سے شروع کی تھی۔ کوڑھ اور پھلجھری کا مرض صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

عُثْمَانُ بْنُ عَظِيمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمَاهِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَانَافِعُ! قَدْ تَبَيَّعَ بَيْنَ الدَّمِّ. فَأَلْتَمِسْ لِي حَجَامًا. وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا، إِنْ اسْتَطَعْتَ. وَلَا تَجْعَلْهُ شَبِيحًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيحًا صَغِيرًا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَفْضَلُ. وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ. فَاجْتَنِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَاجْتَنِمُوا الْحَجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرُّيًا. وَاجْتَنِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْثَلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ. وَصَرَفَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ. فَإِنَّهُ لَا يَنْدُو جُدَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ».

۳۲۸۸- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نافع! میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا ہے لہذا میرے پاس سیٹگی لگائے والا لاؤ۔ جوان آدمی لانا بوڑھا یا بچہ نہ لانا۔

۳۴۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِصْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَانَافِعُ! تَبَيَّعَ بَيْنَ الدَّمِّ. فَأَتَيْتِي بِحَجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا. وَلَا تَجْعَلْهُ شَبِيحًا وَلَا صَبِيحًا.

۴ غزال بن محمد عند الحاكم: ۲۱۱/۴، وهو مجهول كما قال الذهبي، ونابعهما أبو علي عثمان بن جعفر، مستدرک: ۴۰۹/۴، وهو واه، ورواه عثمان بن سعيد الدارمي عن عبد الله بن صالح كاتب الليث عن عطاء بن خالد عن نافع به، مستدرک: ۲۱۱/۴، ۲۱۲، وإسناده ضعيف من أجل كاتب الليث. ۳۴۸۸- [إسناده ضعيف] ۴ عبد الله بن عيسى مجهول الحال، وشيخه مجهول، راجع التقريب وغيره.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”نہار منہ سبکی لگوانا زیادہ مفید ہے اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور اچھی یادداشت والے کی یادداشت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو جس نے سبکی لگوائی ہو وہ اللہ کا نام لے کر جعفرات کو لگوالے۔ جعفر ہفتہ اور اتوار کو سبکی لگوانے سے اجتناب کرو۔ سوموار اور منگل کو سبکی لگوا لیا کرو۔ اور بدھ کو بھی سبکی لگوانے سے پرہیز کرو کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اسی دن آزمائش (اور بیماری) آئی تھی۔ جذام اور برص صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔“

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْلٌ. وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا. فَمَنْ كَانَ مُخْتَجِمًا، فَيَوْمَ الْحَمِيسِ، عَلَى اسْمِ اللَّهِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ. وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْلَاءِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ. فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي أَصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ. وَمَا يَنْبَغِي جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ».



🌞 نوادہ و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ دونوں روایتوں کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ ہمارے فہم کے مطابق مذکورہ دونوں روایتیں متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں جیسا کہ شیخ البانی اور شیخ محمود محمد محمود حسن نصاریٰ نے بھی انھیں متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۶۲۲، و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصاریٰ، رقم: ۳۲۸۸) سبکی لگوانے کے لیے ماہر آدمی کی خدمت حاصل کرنا مناسب ہے۔ اسی طرح دوسرے امراض کے علاج کے لیے ماہر اور سمجھ دار طبیب سے رجوع کرنا چاہیے۔ ② ہفتے میں دنوں کی تاثیر جو حدیث میں بیان ہوئی ہے اس پر یقین رکھنا چاہیے۔ ممکن ہے آئندہ اس کی حکمت ظاہر ہو جائے۔ ③ جوان آدمی طاقت ور ہوتا ہے آسانی سے اور اچھی طرح خون کھینچ سکتا ہے جب کہ بچہ طاقت اور مہارت کم ہونے کی وجہ سے اور بوڑھا طاقت کم ہونے کی وجہ سے اتنی اچھی طرح یہ کام نہیں کر سکتا۔ ④ خالی پیٹ سبکی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ ⑤ سبکی لگوانے کے لیے سوموار، منگل اور جمعرات کے دن مناسب ہیں۔ اتوار کے دن سبکی لگوانا درست ہے تاہم قصداً اتوار کو نہیں لگوائی چاہیے۔ بیماری کی شدت کے پیش نظر طبیب کے مشورے سے اس دن بھی سبکی لگوائی جائے تو حرج نہیں۔ ⑥ سوموار، منگل، جمعرات اور اتوار میں سے جو دن چاند کی سترہ انہیں یا ایکس ہارننگ کو آئے اس دن سبکی لگوانا بہتر ہے۔ ⑦ بدھ کو سبکی لگوانے سے پرہیز ضروری ہے۔

۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْكُمَى (التحفة ۲۳) باب: ۲۳۔ داغنے کا بیان

۳۴۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عطاء اللہؒ اپنے والد (حضرت مغیرہ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ من شعبہؒ) سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے
مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمَخْبَرَةِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ فرمایا: ”جس نے خود کو داغنا یا دم کروایا وہ توکل سے
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ اكْتَوَىٰ أَوْ اسْتَرْفَىٰ، فَقَدْ محروم ہو گیا۔“
بَرَىٰ مِنَ التَّوَكُّلِ».

فوائد و مسائل: ① عرب میں بعض بیماریوں کا علاج اس طرح بھی کیا جاتا تھا کہ لوہے کی کوئی چیز آگ میں گرم کرتے حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جاتی، پھر وہ گرم لوہا جسم کے بیماری والے حصے پر لگایا جاتا جس سے بیماری کے بعض اثرات کا ازالہ ہو جاتا اسے داغنا کہتے ہیں۔ ② جہاں تک ممکن ہو سکے داغنے سے احتیاب کرنا چاہیے۔ جب کوئی چارہ نہ رہے تو پھر یہ علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔ ③ جانوروں کی پچان کے لیے ان کے جسم پر اس طریقے سے نشان لگایا جاتا ہے یہ جائز ہے لیکن جانور کے چمے کو داغنا منوع ہے۔

۳۴۹۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حضرت عمران بن حصینؒ سے روایت
حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، وَ يُونُسُ عَنْ ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے داغنے سے منع
النَّحْسِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: فرمایا۔ میں نے خود کو داغنا تو مجھے فائدہ نہ ہوا اور میں
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُمَى. فَاسْتَوَيْتُ. کامیاب نہ ہوا۔
فَمَا أَفْلَحْتُ، وَلَا أَتَجَحُّثُ.

۳۴۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حضرت عبداللہ بن عباسؒ سے روایت
مَرْوَانَ بْنَ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَقْطَسُ عَنْ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شفا تین چیزوں میں
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ہے: شہد پینے میں، سنگی کے زخم میں اور آگ کے

۳۴۸۹۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في كراهية الرقية، ح: ۲۰۵۵ من طريق آخر عن مجاهد به، وقال: 'حسن صحيح'.

۳۴۹۰۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۳۷۷/۴، ح: ۷۶۰۲ من حديث هثيم قال: أنبا منصور ويونس به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۰۴۹ من طريق آخر عن الحسن. وقال: 'حسن صحيح'، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۳۸۶۵، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۱۲۲۶/۱۶۷.

۳۴۹۱۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الشفاء في ثلاث، ح: ۵۶۸۰ عن أحمد بن منيع به.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

«الشفاء في ثلاث: شربة عسل، وشربة ماء، وشربة لبن». اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع میخجم، وکثيرة بنار. وأنهى أمتي عن الكي» کرتا ہوں۔
رَفَعَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① علاج کے لیے شہد اور احادیث میں مذکور دوسری دواؤں سے علاج کو ترجیح دینی چاہیے۔
② اگر شہد وغیرہ سے فائدہ نہ ہو تو سنگی لگوائی جائے یہ بھی جائز علاج ہے۔ ③ آگ سے جسم کو داغنا اگرچہ ایک اچھا علاج ہے تاہم اس سے پرہیز بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ مِنَ الْكُتُوبِ

باب: ۲۴۔ خود کو داغنا

(التحفة ۲۴)

۳۴۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عُذْرًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى. وَمَا أَذْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهِ شَيْبَةٌ يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ أَشْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ، وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ، أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ، يُقَالُ لَهُ الذُّبُعُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا بِلَعْنٍ أَوْ لَا بِلَيْنٍ فِي أَبِي أُمَامَةَ عَذْرًا» فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِثْنَةُ سُوءٍ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ: أَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا أَهْلُكَ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا».

۳۴۹۲- حضرت محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری اپنے چچا یحییٰ بن سعد بن زرارہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ محمد رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو حلق میں درد ہوا جسے ذُبُع کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ابوامامہ (سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ) کے علاج کی پوری کوشش کروں گا حتیٰ کہ معاملہ میرے بس سے باہر ہو جائے۔“ نبی ﷺ نے انھیں اپنے ہاتھ سے داغ لکین وہ (جان بر نہ ہو سکے اور) فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں کو بری موت نصیب ہو! وہ کہتے ہیں: اس (نبی ﷺ) نے اپنے ساتھی کی جان کیوں نہ بچالی؟ میں تو اس کے لیے اپنے لیے (اللہ کے فضلے کے مقابلے میں) کچھ اختیار نہیں رکھتا۔“



۳۴۹۲- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۲/۲۸۸، ح: ۷۳۹۰ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۲۳/۷، وقال الهيثمي: ۹۸/۵، "رجالہ ثقات"، وكذا قال البوصيري، قلت: ويحییٰ مذکور فی الصحابة، الإصابة: ۶۵۰/۴، وتعليه راجع.

فوائد و مسائل: ① ذبیح: ذوال کی چیش اور بسا کی زیر پاسکون سے ہے۔ یہ گلے میں ہونے والا ایک درد یا دُرخ ہے جس کے مریض کے بچنے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ ② مریض کے علاج کی پوری کوشش کرنی چاہیے تاکہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اگر علاج کیا جاتا تو شاید مریض اس بیماری سے نہ مرتا۔ ③ موت و حیات صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ نبی ﷺ کے اختیار میں بھی کسی کی زندگی اور موت نہیں۔ ④ شیخ الہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ روایت کو اس جملے [میتۃ سوء.....] "یہودیوں کو بری موت نصیب ہو....." کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۶۳)

۳۴۹۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّافِيسِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَضَ أَبِي بَنٍ تَغَفَّ مَرَضًا. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا. فَكَوَّاهُ عَلَى أَسْحَلِهِ.

۳۴۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ نبی ﷺ نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا۔ اس نے ان کی رگ اکھل پر داغ دیا۔

☀️ **فوائد و مسائل:** ① اُنکھل وہ رگ ہے جس کو ہفت اندام کہتے ہیں۔ یہ ہاتھ میں اُنکھل کہلاتی ہے اور ران میں نَمَسَا۔ اگر یہ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا نیز علاج کے لیے اس سے قصد کے طریقے سے سرِ سیدہ پُشت اور سوست و پا کا خون نکالا جاتا ہے۔ ② طب کا پیشہ ایک جائز ذریعہ معاش ہے۔

۳۴۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ :
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرَى
 سَعْدَيْنِ مُعَاذِيهِ أَحْمَلَهُ، مَرَّتَيْنِ .

۳۳۹۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ اکل کو دوا قرار دیا تھا۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ الْكُخْلِ بِالْإِثْمِدِ باب: ۲۵ - اشد سرمہ آنکھوں میں

(التحفة ٢٥)

۳۴۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ
۳۴۹۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

٣٤٩٣- أخرجه منهم، الطب، باب لكل داء دواء، واستجاب التدوي، ص: ٢٢٠٧ من حديث الأعمش به.

٣٤٩٤- أخرجه مسلم، الطب، الباب السابق، ج: ٢٢٠٨ من حديث أبي الزبير به نحو المعنى، ورواه يحيى بن عبد القطان عن صفوان الثوري به.

٣٤٩٥- [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ٢٠٧/٤ من حديث أبي عاصم به، وصححه، ووافقه الذهبي، وحسنه ٤٤

۳۱۔ ابواب الطب۔ حب سے متعلق احکام و مسائل

خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ
ابْنُ عَمْرِو الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ
عَدِيٍّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَيْدِي، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ
وَيُنَبِّتُ الشَّعْرَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ائمہ ایک قسم کا سرمہ ہے۔ علامہ وحید الزمان خان نے اسے ”مہنگہانی سرمہ“ بتلایا ہے۔
② سرمہ آنکھوں کی زہت کے علاوہ نظر کو قوت بھی بخشتا ہے۔ ③ پلکوں کے لیے بال آنکھوں کو خوبصورت
باتے ہیں اور آنکھوں میں پڑ جانے والی اشیاء سے حفاظت بھی کرتے ہیں۔ ائمہ استعمال کرنے سے یہ فوائد
حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد نبوی پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

۳۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ شَلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ
جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«عَلَيْكُمْ بِالْأَيْدِي عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ
وَيُنَبِّتُ الشَّعْرَ».

🌞 فائدہ: سوتے وقت سرمہ لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ رات بھر آنکھوں میں لگا رہنے کی وجہ سے اچھی طرح اثر
کرتا ہے۔

۳۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ
حُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
ہے۔ وہ نظر کو تیز کرتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔

۴۱ البوصيري، وتقدم بعضه، ح: ۳۴۴۸.

۳۴۹۶۔ [حسن] وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۱۱/۸، ۳۷۹/۷ * إسماعيل تابعه محمد بن إسحاق، شرح
السنن: ۱۱۷/۱۲، وهشام بن حسن، ابن عدي: ۱۰۵۲/۳، وسلام بن أبي خيرة، أيضا، ص: ۱۱۵۱، وللحديث
شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، وأبي داود وغيرهما، انظر الحديث الآتي.

۳۴۹۷۔ [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في البياض، ح: ۴۰۶۱، والسنائي: ۱۴۹/۸، ۱۵۰، الزينة،
الکحل، ح: ۵۱۶ من حديث ابن خثيم به، وراجع نيل المصنوع، ح: ۳۸۷۸.



طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أَكْحَالِكُمْ الْإِثْمُذُ، يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْتِ الشَّعْرُ».

(المعجم ۲۶) باب: مَنِ اكْتَحَلَ وَثَرًا

(التحفة ۲۶)

باب: ۲۶۔ طاق عدد میں سر مد لگانا

۳۳۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو سرمہ لگائے وہ طاق (ایک یا تین بار) لگائے۔ جس نے یہ کام کیا اس نے اچھا کیا۔ اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی حرج نہیں۔“

۳۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْجَمْعِيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اكْتَحَلَ، فَلْيُوتِرْ. مَنْ فَعَلَ، فَقَدْ أَحْسَنَ. وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ».

۳۴۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عِبَادِ بْنِ مَنصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا، فِي كُلِّ عَيْنٍ.

باب: ۲۷۔ شراب سے علاج کرنے کی

ممانعت کا بیان

(المعجم ۲۷) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى

بِالْخَمْرِ (التحفة ۲۷)

۳۵۰۰۔ حضرت طارق بن سويد حضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں ہم انھیں

۳۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا سَمَاكَ بْنَ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ

۳۴۹۸۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۳۷.

۳۴۹۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الاكحتال، ح: ۱۷۵۷ من حديث عباد به، وقال: "حسن غريب"، وانظر، ح: ۳۴۷۷ وغيره لضعف عباد.

۳۵۰۰۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۳۱۱ من حديث حماد به، أخرجه مسلم، الأشربة، باب تحريم التداوي بالخمر وبيان أنها ليست بدواء، ح: ۱۹۸۴ من حديث شعبة عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن أبيه به الخ.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے حلق احکام و مسائل

الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شُوَيْبٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، فَتَشْرَبُ مِنْهَا؟ قَالَ: «لَا» فَرَأَيْتُهَا، قُلْتُ: إِنْ نَسْتَنْفِي بِهِ لِلْمَرِيضِ. قَالَ: «إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ. وَلَكِنَّهُ دَاءٌ».

نچوڑتے (اور ان کے رس سے شراب بناتے) ہیں ہم اسے پی لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے دوبارہ سوال کرتے ہوئے عرض کیا: ہم اس (شراب) کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ (کیا یہ جائز ہے)؟ آپ نے فرمایا: ”وہ شفا نہیں بلکہ وہ تو خورد ایک بیماری ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شراب حرام ہے۔ ② نشہ آور چیز کا کسی بھی انداز سے استعمال حرام ہے۔ ③ حرام چیز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ حرام اور نقصان دہ اشیاء سے علاج کی بابت حدیث نمبر ۳۳۶۰ کے فوائد ملاحظہ فرمائیں۔ ④ آج کل انگریزی دواؤں میں مکمل شامل کی جاتی ہے تاکہ وہ زیادہ عرصے تک درست حالت میں رہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مقصد کے لیے کوئی حلال چیز (شہد سرکہ یا صاف پانی وغیرہ) استعمال کریں۔

باب: ۲۸۔ قرآن کے ذریعے سے حصول شفا

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ (الصفحة ۲۸)

۳۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

۳۵۰۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دوا قرآن ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے علاج کا صحیح طریقہ قرآنی آیات و ادعیہ پڑھ کر مریض پر پھونک مارنا ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کو دم کیا تھا جسے سانپ نے ڈس لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو نبی ﷺ نے اس کی تائید فرمائی، دیکھیے: (صحیح البخاری، الطب، باب الرقی بفاتحة الكتاب، حدیث: ۵۷۳۶) ② قرآن کی تلاوت اور اس کا شہم، قلبی اور روحانی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

۳۵۰۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعیم فی أخبار أصبهان: ۱/ ۲۶۵ من حدیث سفیان الثوری عن أبي إسحاق به، وفي الحديث علل، منها ضعف الحارث الأعمور، وتقدم، ح: ۹۵.

۳۱- ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْجَنَائِ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۹- مہندی کا بیان

۳۵۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا فَايِدٌ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي سَلَمَى أُمُّ رَافِعٍ، مَوْلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْجَنَائِ.

۳۵۰۲- رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ خادمہ حضرت ام رافع سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو جب بھی کوئی زخم آ جاتا یا کانا چھ جاتا تو آپ اس پر مہندی لگاتے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن بھی قرار دیا ہے اور تحسین حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے لہذا اگر کوئی شخص مہندی سے زخم وغیرہ کا علاج کرنا چاہتا ہے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ جیسا کہ اطباء وغیرہ میں یہ بات معروف ہے کہ مہندی زخم کو خشک پہنچا کر خشک کرتی ہے اس لیے معمولی زخم کا علاج اس سے کیا جاسکتا ہے۔ ② ہاتھوں کی پھلیوں پر مہندی لگانا عورتوں کی زینت ہے اس لیے مردوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

(التحفة ۳۰)

باب: ۳۰- اونٹوں کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ. فَقَالَ ﷺ: «لَوْ غَرَجْتُمْ إِلَيَّ ذَوْدُ لَنَا، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، لَقَمَعْتُمُوهَا».

۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ افراد اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی، چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر تم ہمارے اونٹوں کے ریوڑ میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔)“ چنانچہ انھوں نے

۳۵۰۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۸۵۸ من حديث فائد مولى عبيد الله به، وقال الترمذي "حسن غريب" ح: ۲۰۵۴، قلت: عبيد الله بن علي بن الحديث (تقريب)، وياقي السند حسن، وله شواهد. ۳۵۰۳- [صحيح] تقدم، ح: ۲۵۷۸.

۳۱۔ ابواب الطب

نے ایسے ہی کیا۔

نوائد و مسائل: ① ان افراد میں سے کچھ قبیلہ ’معلّٰی‘ کے تھے اور کچھ قبیلہ ’عربینہ‘ سے تعلق رکھتے تھے۔

② اگر کسی جگہ کی آب و ہوا موافق نہ ہو تو دوسری مناسب جگہ چلے جانا درست ہے۔ اس کا حکم دبا سے بھانسنے کی

کوشش کا نہیں۔ ⑥ بیت المال کی چیز کسی کو مالک بنائے بغیر اسے عاریتاً بھی دی جاسکتی ہے تاکہ وہ اس سے

حسب ضرورت فائدہ اٹھائے۔ (۴) اونٹنیوں کے دودھ میں پیٹ کے بڑھ جانے کا علاج ہے۔ (۵) جن

جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب علاج کے طور پر پینا جائز ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ النَّبَابِ يَقَعُ فِيهِ

الإلتاء (التحفة ٣١)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

۳۵۰- حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھی کے ایک پر میں زہر اور

دوسرے میں شفا ہے۔ جب وہ کھانے (یا پینے) کی چیز

میں گر پڑے تو اسے اس میں ڈبو دو (پھر نکال کر پھینک

(دو) کیونکہ وہ زہر (والا ہے) آگے اور شفا (والا ہے) پیچھے

”رکتی ہے۔“

٣٥٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ،

عَنْ مَعْبُودِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ:

خَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

فَمِنْ أَحَدِ حَنَاحَيْ الْمَذْنَبِ سُمٌّ، وَفِيهِ الْآخِرُ

شِفَاءٌ. فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ، فَاثْمُلُوهُ فِيهِ.

فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ الشَّمْسَ وَيُخْرِجُ الشَّفَاءَ .

۳۵۰۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی

ﷺ نے فرمایا: ”جب تمھارے (کسی کے) مشروب

میں مکھی گر پڑے تو اسے چاہیے کہ اس میں ڈبو دے پھر

(باہر نکال کر) پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں

بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔“

٣٥٠٥- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسْلِمٍ،

عَنْ عُيَيْدِ بْنِ حُجَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي

شَرَّابِكُمْ، فَلَتَغْمِسْهُ فِيهِ، ثُمَّ لَنُطْرَحَهُ، فَإِنَّ

فَمِنْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ، وَفِيهِ الْآخِرُ شِفَاءً.

٣٥٠٤- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، الذباب يقع في الإناء، ح: ٤٢٦٧ من حديث ابن أبي

نائب به، وحسن البوصيري * سعيد بن خالد بن عبدالله بن قارظ حسن الحديث، وباقي السند صحيح.

حدث عتبة بن مسleme .

۳۱۔ آیواب العطب۔ طب سے متعلق احکام و مسائل

❦ فوائد و مسائل: ❶ کبھی جب پانی دودھ یا جائے وغیرہ میں گر پڑے تو کھانے پینے کی چیز کو ضائع کر دینا جائز نہیں۔ ❷ اللہ تعالیٰ نے کبھی کے ایک پر میں جراثیم کش مادہ بھی رکھا ہوا ہے جو متعدد بیماریوں کے جراثیم کو ختم کرنے کی قوی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب کبھی کو جس چیز میں وہ گری ہے اس میں ڈبو یا جائے تو وہ جراثیم کش مادہ کبھی کے پر سے نکل کر اس چیز میں شامل ہو جاتا ہے۔ ❸ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں کا علاج ان کے اسباب کے قریب ہی کر دیا ہے جیسے علاقائی بیماریوں کا علاج انہی علاقوں کی جڑی بوٹیوں میں موجود ہوتا ہے۔ یہ انسانوں پر اللہ کی خاص رحمت ہے۔ ❹ جدید تحقیقات سے حدیثوں میں مذکور حقائق کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی دلیل بھی ہے اور احادیث کے قائل ائمہ دہونے کا ثبوت بھی۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْعَيْنِ (النصفۃ ۳۲) باب: ۳۲۔ نظر بد کا بیان

۳۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ ابْنُ زَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أُمِّهِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْمُجَرِّدِيِّ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزَلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ

۳۵۰۶۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔“

۳۵۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگنا حقیقت ہے۔“

۳۵۰۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”(نظر سے) اللہ کی پناہ مانگو

۳۵۰۶۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى ۲۵۶/۶، ح: ۱۰۸۷۲ من حديث معاوية بن هشام به مطولاً، وصححه الحاكم: ۲۱۵/۴، ووافقه الذهبي، وله شاهد في الصحيحين من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۵۰۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۸۷/۲ عن ابن علي به مطولاً • مضارب ثقة، وتابعه همام بن منبه في صحيفته، ح: ۱۳۱، ومن طريقه أخرجه البخاري، ح: ۵۷۴۰، ومسلم، ح: ۴۱/۲۱۸۷ وغيرهما.

۳۵۰۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۲۱۵/۴ من حديث وهب به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي • أبو واقد صالح بن محمد بن زائدة تقدم حاله، ح: ۲۷۶۹، والحديث السابق يعني عنه.

۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَيْونَكَ نَظَرَ كَالْغُلَاةِ حَقِيقَةً هِيَ۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ. فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ»۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیماری کے اسباب جس طرح مادی ہوتے ہیں اسی طرح غیر مادی بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح جدید تحقیقات کے نتیجے میں امراض کے نفسیاتی اسباب ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیے جا چکے ہیں جو غیر مادی ہیں۔ ② روحانی اسباب بھی غیر مادی اسباب ہیں۔ ③ غیر مادی امراض اور امراض کے غیر مادی اسباب کا علاج بھی غیر مادی ذرائع سے ممکن ہے جن میں مختلف اذکار و اوراد کے ذریعے سے علاج سنت سے ثابت ہے۔ ④ نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ یہ انسان کو غیر مادی طور پر متاثر کرتی ہے۔ غیر مسلم مفکرین کا انکار قابل توجہ نہیں۔ ⑤ نظر سے تحفظ اللہ کی پناہ میں آنے کے ذریعے سے اور اس کے کلام کا دم کرنے کے ذریعے سے ممکن ہے۔ ⑥ مذکورہ باب کی تیسری یعنی حضرت عائشہ والی روایت کی بابت ہمارے فاضل محقق لکھتے ہیں کہ یہ سند اضعیف ہے تاہم سابقہ روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی قابلِ حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۳۷۷۷) و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۰۸

۳۵۰۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت ابوامامہ (اسعد) بن سہل بن حنیف ۳۵۰۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ: لَمْ أَرْ كَأَنِّيَوْمَ، وَلَا جِلْدَ مُحَبَّأَوْ. فَمَا لَيْتَ أَنْ لُبَطَ بِهِ. فَأَتْنِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَوَيْلٌ لَهُ: أَدْرَكَ سَهْلًا صَرِيحًا. قَالَ: «مَنْ تَتَّبِعُمُونَ بِهِ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. قَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى

۳۵۰۹۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۶۰/۶، ح: ۱۰۰۳۶ من حديث سفيان بن عيينة به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، والحاكم: ۲۱۶، ۲۱۷/۴، والذهبي * الزهري صرح بالسماع، وتابعه مالك، وللحديث شواهد.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

ہیں (اٹھ بھی نہیں سکتے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اس کے بارے میں کس پر شک ہے؟“ لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ (کی نظر لگی ہے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو قتل کرنے والی حرکت کرتا ہے؟ اگر کسی کو اپنے بھائی کی کوئی چیز نظر آئے جو اسے اچھی لگے تو اسے چاہیے کہ اسے برکت کی دعا دے۔“ پھر پانی طلب فرمایا اور عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وضو کریں چنانچہ انھوں نے اپنا چہرہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور تہبند کا اندر کا حصہ دھویا۔ آپ ﷺ نے وہ پانی سہل ٹھنڈا پر ڈالنے کا حکم دیا۔

أَحَدُكُمْ مِنْ أَحِبِّهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَذْذِ لَهْ بِأَتْبَرَكَةٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ. فَأَمَرَ غَابِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ. فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ.

سفیان نے کہا: معمر نے امام زہری سے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ برتن ان (سہل) کے پیچھے سے (ان پر) انڈیل دیا جائے۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ.

❦ فوائد و مسائل: ① اگر کوئی چیز اچھی لگے تو اس میں برکت کی دعا کرنی چاہیے مثلاً: اللہ تعالیٰ تجھے اس جانور میں برکت عطا فرمائے۔ یا اللہ تعالیٰ تیری قوت میں یا جمال میں برکت فرمائے۔ یا یوں کہے: مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (الکھف: ۱۸، ۱۹) اس کی برکت سے نظر نہیں لگتی۔ ② نظر بد کا اثر دور کرنے کا یہ طریقہ بھی ہے کہ جس کی نظر لگی ہو وہ زیر مطالعہ حدیث میں مذکور طریقے کے مطابق کسی برتن میں اعضاء دھو کر وہ پانی کسی کو دے تاکہ مریض پر پیچھے کی طرف سے ڈال دیا جائے۔ ③ تہبند کے اندر کے حصے سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے: اس سے مراد تہبند کا وہ کنارہ ہے جو دوسرے کنارے کی وجہ سے چھپ جاتا ہے۔ اور اس کا وہ حصہ مراد ہے جو نیچے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے تہبند کا دایاں سر افرمایا ہے (شرح صحیح مسلم از نووی: ۱۷۳/۳) بعض نے شرم گاہ اور بعض نے تہبند وغیرہ باندھنے والا قسم کا حصہ مراد لیا ہے۔ (فتح الباری: الطب: ۱۰/۲۵۲)

باب: ۳۳- نظر کا دم کر دانا

(المعجم ۳۳) - بَابُ مَنْ اسْتَرْفَى مِنَ الْعَيْنِ (التحفة ۳۳)

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۱۰۔ حضرت عید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو نظر لگ جاتی ہے میں انھیں دم کروالیا کروں؟ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ہاں! مگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظر اس (تقدیر) سے آگے بڑھ جاتی۔“ قَالَ: «نَعَمْ. فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ، سَفَقَهُ الْعَيْنُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) کے بیٹے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے اپنے بیٹے ہیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو اسماء رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اس لیے انھوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اس خاتون سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ ② نظریا بیماری کی وجہ سے دم کرنا اور کروانا جائز ہے بشرطیکہ دم میں شریک اور بے معنی مہمل الفاظ نہ ہوں۔

۳۵۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۱۱۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ رضی اللہ عنہ جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ ملنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) نازل ہوئیں تو نبی رضی اللہ عنہ نے انھیں اختیار فرمایا اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں چھوڑ دیں۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَادٍ، عَنِ الْمُجَرِّدِيِّ، عَنْ أَبِي نُضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ عَيْنِ الْجَانِّ. ثُمَّ أَغْبَيْنِ الْإِنْسَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوَّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا. وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے

۳۵۱۰۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية من العين، ح: ۲۰۵۹ من حديث سفيان به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۱۴/۷ ابن عيينة عن، وتابعه أبو عبد الله الترمذي، ح: ۲۰۵۹ وغيره، وللحديث طرق أخرى، منها ما أخرجه مسلم، ح: ۱۷۱۹/۴ من حديث ابن عباس رضي الله عنهما. ۳۵۱۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية بالمعوذتين، ح: ۲۰۵۸ من حديث الجريري به، وقال "حسن غريب"، والنسائي: ۲۷۱/۸، ح: ۵۴۹۶ من حديث سعيد بن سليمان به * الجريري اختلط تقدم، ح: ۲۳۰۰، ولم أجدرأويتا عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه.



۳۱- أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

دیکھیے: (ہدایۃ الرواة إلى تخريج أحادیث المصابیح والمشكاة، رقم: ۳۸۸، و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصاریٰ رقم: ۳۵۱۱)

۳۵۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ .

فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کا دم نظر بردے اور جنوں کے شر سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ② دم کرنا اور کروانا جائز ہے۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الرُّقَى (الحفۃ ۳۴)

۳۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ».

فوائد و مسائل: ① سانپ، بچھو، بھڑ، وغیرہ کاٹ لے تو دم کروالینا چاہیے اس مقصد کے لیے سورۃ فاتحہ کا دم زیادہ بہتر ہے۔ ② حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ کسی اور بیماری کی صورت میں دم کروانا جائز نہیں بلکہ ان دو چیزوں کے لیے دم کرنا زیادہ آسان اور زود اثر علاج ہے۔ ③ دوسری بیماریوں کے لیے دم جائز ہونے کی دلیل باب: ۳۶ اور ۳۷ کی احادیث ہیں۔

۳۵۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو بکر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے

۳۵۱۲- أخرجه البخاري، الطب، باب رقية العين، ح: ۵۷۳۸، ومسلم، السلام، باب استحباب الرقية من العين والتملة والحمة والنقرة، ح: ۲۱۹۵ من حديث سفيان به.

۳۵۱۳- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ح: ۲۲۰ من حديث حصين به موقوفاً، ورواه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۲۰۵۷ من حديث شعبة عن حصين به مرفوعاً، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

۳۵۱۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۲۴/ ۲۵۰، ح: ۶۳۷ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/ ۳۶، ۴۹.

۳۱۔ ابواب الطب... طب سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ، أُمَّ نَبِيِّ حَزْمِ السَّاعِدِيَّةِ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقْيَ، فَأَمَرَهَا بِهَا. کہ حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو کچھ دم سنائے (اور دریافت کیا کہ یہ جائز ہیں یا نہیں؟) نبی ﷺ نے انہیں ان کے ساتھ دم کرنے کا حکم دیا۔

🕌 فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا: ”اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس (کے الفاظ) میں شرک نہ ہو۔“ (صحیح مسلم، السلام، باب لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک، حدیث: ۲۲۰۰)

۳۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: انصار کا ایک گھرانہ جنھیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا (پچھو وغیرہ کے) ذبح کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا۔ انھوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دم جھاڑوں سے منع فرما دیا ہے حالانکہ ہم زہریلے جانور کے ذبح کا دم کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سناؤ۔“ انھوں نے دم کے الفاظ سنائے تو آپ نے فرمایا: ”ان میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تو اقرار ہیں۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① شرک دم جھاڑ منع ہے۔ ② جن الفاظ سے اللہ کی وحدانیت اور اس پر توکل کا اقرار ہو اور اس سے حاجت روائی کی درخواست ہو انھیں پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

۳۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (زہریلی چیزوں کے) ذبح کا نظر کا اور سٹلکا

❖ وصححه البوصيري، والظاهر أن أبا بكر محمد بن حزم سمعه من خالدة رضي الله عنها، والله أعلم.

۳۵۱۵۔ أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب الرقية من العين والطحل والحمة والنظرة، ح: ۲۱۹۹/۶۳ من حديث الأعمش به.

۳۵۱۶۔ أخرجه مسلم، السلام، الباب السابق، ح: ۲۱۹۶ من حديث سفيان الثوري به.



۳۱- ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

عَاصِمٌ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحَمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

☀ فائدہ: عملہ ایک بیماری ہے جس میں پہلویا پسلیوں پر دانے نکل آتے ہیں۔ بیماری بڑھ جانے پر وہ زخم بن جاتے ہیں۔ دم کرنے سے اس بیماری سے آرام آ جاتا ہے۔

(المصم ۳۵) - بَابُ رُقِيَةِ الْحَمَةِ وَالْعَقْرَبِ

باب: ۳۵- سانپ اور کچھو کا دم

(التحفة ۳۵)

۳۵۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَذَا مِنْ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحَمَةِ وَالْعَقْرَبِ.

۳۵۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سانپ اور کچھو کے دم کی اجازت دی ہے۔

۳۵۱۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَهْرَامَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَدَعَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَسْمُ لَيْلَتَهُ. فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ فُلَانًا لَدَعَتْهُ عَقْرَبٌ فَلَمْ يَسْمُ لَيْلَتَهُ. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَاتَلَ، حِينَ أَمْسَى: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» [میں اللہ کے کامل (بے نقص اور بے عیب) کلمات کے ذریعے سے (اللہ کی) پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو

۳۵۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کو کچھو نے ڈک مارا تو وہ رات بھر سو نہ سکا۔ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں کو کچھو نے ڈک مارا تو اسے رات بھر نیند نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا: ”مگر وہ شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو اسے صبح تک کچھو کے ڈک کی تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔“ [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ”میں اللہ کے کامل (بے نقص اور بے عیب) کلمات کے ذریعے سے (اللہ کی) پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو

۳۵۱۷- أخرجه مسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ح: ۲۱۹۳ من حديث مغيرة به.

۳۵۱۸- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۵۳/۶، ح: ۱۰۴۲۸ من حديث الأشجعي به، وصححه البوصيري * سفيان الثوري تابعه حماد بن زيد ومالك وغيرهما عند النسائي، أيضًا، ح: ۱۰۴۲۴، ۱۰۴۲۵، وله شاهد في صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء... الخ، ح: ۲۷۰۹/۵۵.

۳۱- أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

اس نے پیدا کی ہے۔“

🌞 نوآمد و مسائل: ① اللہ کے کلمات سے مراد اس کا کلام اس کے فیصلے اور قدرت ہے۔ ② انسانوں جنوں حیوانوں اور حشرات کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے یہ ایک بہترین دعا ہے۔ ③ یہ دعا صبح و شام پڑھنی چاہیے۔

۳۵۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۱۹- حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سانپ کے
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ کالے کالے کا ایک دم سنایا یا آپ کو سانپ کے کالے کا
ابنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ایک دم سنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پڑھنے (اور
قَالَ: عَرَضْتُ أَوْ أَعْرِضْتَ النَّهْشَةَ مِنَ مریض پر دم کرنے) کا حکم دیا۔
الْحَبَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا.

باب: ۳۶- نبی ﷺ نے جو دم کیا اور

جو دم آپ کو کیا گیا

(المعجم ۳۶) - بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

وَمَا عَوَّذَ بِهِ (النحفة ۳۶)

۳۵۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الصُّخْى، رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے
عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ جاتے اور اس کے لیے دعا کرتے تو فرماتے: اَذْهَبِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ فَقَدَعَا لَهُ، النَّاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا
قَالَ: «أَذْهَبِ النَّاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا»
أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ. شِفَاءَ فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا
لَا يُعَادِرُ سَقَمًا»۔ نہیں ایسی شفا دے کہ بیماری کو بالکل نہ رہنے دے۔“

🌞 نوآمد و مسائل: ① مریض کی عیادت سنت نبوی ہے۔ ② عیادت کے وقت مریض کو تسلی دینے کے ساتھ ساتھ اس کے لیے دعا کرنا بھی مستحسن ہے۔ ③ شفا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا دعا بھی اسی سے کرنی چاہیے۔

۳۵۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد عن عفان به كما في أطراف المسند: ۱۳۱/۵ * وأبو بكر لم يدرك جده كما في نسخة الأشراف: ۱۴۹/۸، ح: ۱۰۷۲۹، وغيره.
۳۵۲۰- [صحيح] تقدم، ح: ۱۶۱۹.

۳۱- ابواب الطب

عرب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مریض کی شفایابی کے لیے انگلی پر لعاب دہن لگا کر یوں کہتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضُنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا [اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ ہوگی۔]

نوائد و مسائل: ① مدینے کی مٹی اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن دونوں کو خاص شرف حاصل ہے تاہم سنت پر عمل کرنے کی نیت سے جو شخص بھی اس طرح کرے گا ان شاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔ ② حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: ”تھوک اور مٹی تو ظاہری اسباب ہیں جنہیں اختیار کرنے کا حکم ہے۔ ان میں تاثیر شفا کا پیدا ہونا باذن اللہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دم سنون ہے۔ اس میں اصل تاثیر یا ذن ربنا کے لفظ کی ہے۔ مومن کے منہ کا لعاب اور مٹی خواہ کسی سرزمین کی ہو اس شفا بخشی کا ایک حصہ ہیں۔ اور تجربے سے اس دم کا بے حد موثر ہونا ثابت ہے۔“ (ریاض الصالحین حدیث: ۹۰۱)

۳۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِی وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَبْطُلُنِي. فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِخْلَعْ يَدَكَ الَّتِي عَلَى وَفَلْ: بِسْمِ اللّٰهِ. أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ. سَمِعَ مَرَاتِبَ» فَقُلْتُ ۳۵۲۲- حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اتنا (شدید) درد ہو رہا تھا کہ میں مرا جا رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر رکھ کر سات بار کہہ: بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ“ اللہ کے نام سے میں اللہ کی عظمت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔“ میں نے یہ دعا (اس طرح) پڑھی تو اللہ تعالیٰ

۳۵۲۱- أخرجه البخاري، الطب، باب رقية النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۵ من حديث سفیان بن عیینہ، باب رقية العريض بالعمودات والفت، ح: ۲۱۹۴ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۲۲- أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ح: ۲۲۰۲ من حديث نافع ابن جبير به.

۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

ذَلِكَ . فَشَفَّائِيَّ اللَّهُ . نے مجھے شفا دے دی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان خود بھی مسنون دعائیں پڑھ کر اپنے آپ کو دم کر سکتا ہے۔ ② صحیح مسلم کی

روایت میں ”بسم اللہ“ تین بار اور مذکورہ دعاسات بار پڑھنے کا ذکر ہے۔ (صحیح مسلم، السلام، باب

استحباب وضع یدہ علی موضع الألم، مع الدعاء، حدیث: ۳۴۴)

۳۵۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الصَّوْافُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور

ابنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ فرمایا: ”اے محمد! آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے

جِبْرِيلُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فرمایا: ”ہاں“۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: [بِسْمِ اللَّهِ

اَسْتَكْنَيْتُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اُزِيْقُكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ شَرِّ كُلِّ

نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ اَوْ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ. بِسْمِ

اللَّهِ اُزِيْقُكَ. اللہ اُزیک۔

آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے ہر جان یا آنکھ یا

حاسد کے شر سے اللہ آپ کو شفا دے۔ میں آپ کو اللہ

کے نام سے دم کرتا ہوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مریض سے پوچھا جائے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ اور طبیب تفصیل سے تکلیف

کا ذکر کر سکتا ہے۔ یہ صبر اور رضا کے منافی نہیں اور اللہ سے شکوہ شمار نہیں ہوتا۔ ② نبی اکرم ﷺ انسان تھے

آپ پر دوسرے بشری حالات کی طرح بیماری بھی آتی تھی۔ اس سے امت کو صبر و توجہ الی اللہ اور استقامت کا

سبق بھی ملا اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے تدبیر پر عمل کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہوا۔ ③ صحت و سلامتی اللہ کی

نعمت ہے لہذا اس کے لیے دعا کرنی چاہیے تاکہ اس سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے جا سکیں۔

④ انسان پر دوسرے کے حسد اور نظر کا اثر ہو سکتا ہے۔

۳۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۵۲۳۔ أخرجه مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرفق، ح: ۲۱۸۶ عن بشر بن هلال به.

۳۵۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۶/۲ عن عبد الرحمن بن مهدي به، وهو في السنن الكبرى

للنسائي: ۲۴۹/۶، ح: ۱۰۸۴۱ من حديث ابن مهدي * عاصم تقدم حاله، ح: ۹۰۷ ولبعض الحديث شواهد في

صحیح ابن حبان، ح: ۱۶۱۷، والمستدرک: ۳/۳۹۳، وصححه الحاكم علی شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

طب سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے کہا: نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبریل علیہ السلام لائے ہیں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے تمین بار فرمایا: [بِسْمِ اللّٰهِ اَرْفِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ] ”اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفا دے گا“ تجھ میں موجود ہر بیماری سے گریہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

۳۵۲۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تو یوں فرماتے تھے: [اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التّٰمَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لّٰمَةٍ] ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان سے اور کھڑے کونڑے سے اور ہر دیوانہ کر دیئے والی آنکھ سے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کو“ یا فرمایا: ”اسماعیل اور یعقوب علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔“

اور یہ حدیث امام کو بیع رحمۃ کی ہے۔

۳۶- أبواب الطب

وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُنِي، فَقَالَ لِي: «أَلَا أَرْفِيكَ بِرُقِيَّةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرِيلُ؟» قُلْتُ: بَابِي وَأُمِّي. بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِسْمِ اللّٰهِ اَرْفِيكَ. وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ. مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ. مِنْ شَرِّ النّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۳۵۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ هِشَامِ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التّٰمَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لّٰمَةٍ». قَالَ: «وَكَانَ أَبُو نَا إِبْرَاهِيمَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ». أَوْ قَالَ: «إِسْمَاعِيلَ وَيَعْقُوبَ». وَهَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٍ.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

🌞 نوامد و مسائل: ① [ہامۃ] سے مراد ہر پہلے کپڑے کوڑے ہیں جن سے انسان کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔
② [لامۃ] سے مراد ایسی آنکھ یا نظر جو جنوں یا کسی مرض میں مبتلا کر دے۔ ③ بچوں کو حفاظت کے نقطہ نظر سے دم کیا جاسکتا ہے اگرچہ وہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ مَا يُعَوَّدُ بِهِ مِنَ
الْحُمَى (التحفة ۳۷)

باب: ۳۷- بخار کا دم

۳۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد سے (شفا کے لیے) یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ یوں کہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ”کبریائی والے اللہ کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو ش مارتی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔“

روایت کے راوی ابو عامر رحمہ اللہ نے کہا: میں لوگوں سے اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کرتا ہوں میں (نَعَّار کی بجائے) یَعَّار کہتا ہوں۔

ایک دوسری سند سے اس روایت میں یہ لفظ مروی ہیں: [مِنْ شَرِّ عِرْقٍ یَّعَّارٍ] ”پھر کئی رگ کے شر سے۔“

۳۵۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنْ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، أَنْ يَقُولُوا: «بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ».

قَالَ أَبُو عَامِرٍ: أَنَا أَخَالِفُ النَّاسَ فِي هَذَا. أَقُولُ: يَّعَّارٍ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَسْبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِنْ شَرِّ عِرْقٍ يَّعَّارٍ.

🌞 فائدہ: اس حدیث میں [یَعَّار] کے لفظ کو [یُعَّار] بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ لفظ [عَرَّازَة] ”شدت بد خلقی“ سے

۳۵۲۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب دعاء الحشى والأوجاع كلها، ح: ۲۰۷۵ عن ابن بشار به، وقال: "غريب" ... الخ [إبراهيم تقدم حاله، ح: ۱۰۳۲، وفي الحديث عنه أخرى].

۳۱۔ أبواب الطب مطلب سے متعلق احکام و مسائل

مانگو ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ وہ رگ جو (بیماری یا بخار کی وجہ سے) شدت اور سختی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

۳۵۲۷۔ حضرت عمارہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ! "میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے حسد کرنے والے کے حسد سے اور ہر آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے۔"

۳۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَانَ بْنِ

سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ يُرْعَكَ. فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ. مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ.

🌞 فائدہ: جسمانی بیماریوں کے لیے بھی دم کرنا درست ہے۔

باب: ۳۸۔ دعا پڑھ کر پھونک مارنا

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقِيَّةِ

(الصفحة ۳۸)

۳۵۲۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت پھونک مارتے تھے۔

۳۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَعَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِّيُّ، وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقِيَّةِ.

🌞 فائدہ: [نفث] سے مراد ایسی پھونک ہے جس میں لعاب دہن کی معمولی سی ملاوٹ ہو۔ مسنون دعائیں پڑھ

کر مریض پر اس انداز سے پھونک مارنی چاہیے۔

۳۵۲۷۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۲۳/۵ من حديث عبد الرحمن بن ثوبان عن عمير بن هاني، به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۰، والحاكم: ۴/۸۱۲، والذهبي، وحسنه البوصيري، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرى.

۳۵۲۸۔ [صحيح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۳۲/۸ من حديث ابن أبي شبة، به، وهو في المصنف: ۴۰۲/۷، وأخرجه البخاري، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، ح: ۵۱/۲۱۹۲، وغيرهما من حديث مالك به مطولاً، وهو في الموطأ: ۹۴۲/۲، وقال ابن عبد البر: 'رواه وكيع عن مالك فاختصره وكان كثيرًا ما يختصر الأحاديث"، وانظر الحديث الأتي.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۲۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب بیمار ہو جاتے تھے تو معوذات سورۃ بقرہ پڑھ کر اپنے آپ پر پھونک مارتے تھے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں نبی ﷺ پر (یہ سورۃ) پڑھتی تھی اور آپ کا ہاتھ اس سے برکت کی امید پر (آپ کے جسم پر) پھیرتی تھی۔

۳۵۲۹۔ حَدَّثَنَا شَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ، إِذَا اشْتَكَى، يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِي، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری تین سورتیں ہیں یعنی سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس۔ ② اگر بیماری ایسی ہو جس کا تعلق پورے جسم سے ہے (مثلاً بخار) یا حفاظت و برکت کے لیے دم کرنا ہو تو سر سے پاؤں تک پورے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہیے۔ ③ کسی کو دم کیا جائے تو اس کے جسم پر ہاتھ پھیرے جائیں۔ ④ اگر مریض اور دم کرنے والے مرد اور عورت کے درمیان محرم والا رشتہ ہو یا وہ میاں بیوی ہوں تو دم کرتے وقت مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرنا درست ہے ورنہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ ⑤ عورت بھی اپنے آپ کو دوسری عورتوں کو اور محرم مردوں کو یا خاندان کو دم کر سکتی ہے۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ تَغْلِيْقِ التَّمَامِ

باب: ۳۹۔ تعویذ وغیرہ ڈالنا

(التحفة ۲۹)

۳۵۳۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب (بنت معاویہ عقیقہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمارے ہاں ایک بڑھیا آیا کرتی تھی۔ وہ سرخ باد کا دم کیا کرتی تھی۔ اور ہمارے پاس لمبے پايوں والی ایک چارپائی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھریں داخل ہوتے تو (پہلے) کھانٹے اور آواز دیتے

۳۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقْمِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بِشْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَرْثَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ، عَنِ ابْنِ أُخْبَيتَ زَيْنَبَ، امْرَأَةً عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ: كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِي مِنَّا

۳۵۲۹۔ أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات، الفتح، ح: ۲۱۹۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۹۴۲/۲، ۹۴۳.

۳۵۳۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في تغليق التمام، ح: ۳۸۸۳ من حديث الأعمش به • الأعمش عن، وتقدم، ح: ۱۷۸، وفيه علة أخرى، وله شاهد عند الحاكم: ۴/۴۱۷، ۴۱۸، وإسناده ضعيف.



الْحُمْرَةَ. وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلٌ الْقَوَائِمِ.
وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ، إِذَا دَخَلَ، تَنَحَّجَ
وَصَوَّتَ. فَدَخَلَ يَوْمًا. فَلَمَّا سَمِعَتْ
صَوْتَهُ احْتَجَبَتْ مِنْهُ. فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى
جَانِبِي. فَمَسَنِي فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ. فَقَالَ:
مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: رُقِيَ لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ.
فَحَذَبَهُ فَقَطَعَهُ، فَرَمَى بِهِ وَقَالَ: لَقَدْ أَصْبَحَ
أَلْ عَبْدُ اللَّهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشَّرِكِ. سَمِعَتْ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: «إِنَّ الرُّمَى وَالْتَمَائِمَ
وَالنُّوْلَةَ شُرُكٌ».

میں نے کہا: میں ایک دن (گھر سے) نکلی تو فلاں شخص نے مجھے دیکھ لیا۔ میری جو آنکھ اس کی طرف تھی اس سے پانی بہنے لگا۔ جب میں دم کرواتی تو پانی رک جاتا، جب میں (دم کرائے بغیر) چھوڑ دیتی تو اس سے پانی بہنے لگتا۔ انھوں نے کہا: وہ شیطان تھا، جب تو اس کی مرضی کا کام کرتی تھی، وہ تجھے چھوڑ دیتا، جب اس کی مرضی کے خلاف کرتی، وہ تیری آنکھ میں انگلی مار دیتا۔ لیکن اگر تو وہ کام کرتی جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تھا تو تیرے لیے بہتر ہوتا اور تجھے ضرور شفا مل جاتی۔ تو اپنی آنکھ پر پانی کے چھپتے مارا اور کہہ: [أُذِيبَ الْبَاسُ، رَبِّ النَّاسِ، إِشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ، شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا] ”بیماری دور کر دے! اے لوگوں کے رب! شفا دے دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔“

قُلْتُ: فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرْتُ
فُلَانًا. فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِي لَيْلِيهِ. فَإِذَا رَقِيقُهَا
سَكَتَتْ دَمْعُهَا. وَإِذَا تَرَكْتُهَا دَمَعَتْ. قَالَ:
ذَاكَ الشَّيْطَانُ. إِذَا أَطْعَمْتَهُ تَرَكَكَ، وَإِذَا
عَصَيْتَهُ طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي عَيْنِكَ. وَلَكِنْ لَوْ
فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، كَانَ خَيْرًا
لَكَ وَأَجْدَرُ أَنْ تُشْفِيَ. نَتَضَحِكُ فِي عَيْنِكَ
الْمَاءَ وَتَقُولِينَ: أَذْهَبَ الْبَاسُ. رَبُّ النَّاسِ،
إِشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ،
شِفَاءَ لَا بُعَادَ وَسَقَمًا.

۳۱۔ ابواب الطب

طلب سے متعلق احکام و مسائل



فوائد و مسائل: ① مریض پر قرآن کی آیات یا مسنون دعائیں پڑھ کر دم کرنا درست ہے جبکہ شریک دم حرام ہے۔ ② عورتیں عورتوں کو دم کر سکتی ہیں۔ ③ مرد کو اپنے گھر میں آتے وقت بھی آواز دے کر یا کھانسی کر یا سلام کر کے آنا چاہیے تاکہ اگر کوئی غیر محرم عورت کسی کام سے آئی ہوئی ہو تو وہ پردہ کر لے۔ ④ بوڑھی عورتوں کو بھی پردہ کرنا چاہیے لیکن زیادہ بوڑھی عورتیں جن کی جسمانی کشش ختم ہو چکی ہو اگر انھوں نے زیب و زینت نہ کی ہوئی ہو تو ان کے لیے پردہ نہ کرنا جائز ہے۔ (سورہ نور: ۶۰) ⑤ دھاگے پر دم کر کے گلے میں ڈالنا یا بازو اور کمر وغیرہ پر باندھنا منع ہے۔ ⑥ گلے میں پڑا ہوا دھاگہ یا تعویذ وغیرہ اتار کر پھینک دینا مقدس کلام کی توہین نہیں بلکہ غلط کام پر ناراضی کا اظہار ہے۔ ⑦ تَوَلَّہ (مُحِبُّہ کَا مَل) ایک قسم کا جادو ٹوٹا ہے۔ جاہلیت میں عربوں کا خیال تھا کہ اس کے نتیجے میں خاندان کے دل میں بیوی کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ⑧ خاندان کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے ٹوٹے ٹوٹکوں کے بجائے اس کی اطاعت اس کا احترام اس کی خدمت اور اس سے محبت کا اظہار بہتر عمل ہے۔ ⑨ بعض اوقات شریک ٹوٹکوں سے بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہے یہ اصل میں شیطانی اثر ہوتا ہے تاکہ لوگوں کا اعتقاد ایسے کاموں پر پختہ ہو جائے۔ ⑩ صاف پانی آنکھ کی صفائی کے لیے اچھی چیز ہے تاہم آنکھ میں چھینے زور سے نہیں مارنے چاہئیں۔ ⑪ نظر بد کا اثر بھی شیطانی اثر ہے جس کا علاج اللہ سے دعا اور مسنون دم ہے۔ ⑫ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد وغیرہ ذکر کیے ہیں نیز اس پر خاصی طویل بحث بھی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۱۱۰/۲، ۱۱۳، والصحیحة للبخاری، رقم: ۳۳۱، وسنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۳۰) ⑫ حُمْرَة ایک جلدی بیماری ہے جس میں جائے مرض کے سرخ ہونے کے علاوہ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اس سے خسرہ وغیرہ کی بیماری مراد لی ہے۔ واللہ اعلم۔



۳۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں جیش کا حلقہ (چھلایا کڑا) دیکھا تو فرمایا: ”یہ حلقہ کیسا ہے؟“ اس نے کہا: یہ واہند کی بیماری کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا: فَيَبْدُو حَلَقَةً مِنْ ضَفَرٍ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ»

۳۵۳۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/۴۴۵ من حديث مبارك بن فضالة عن الحسن قال: أخبرني عمران بن حصين به، وحسنه البوصيري، وهو شاذ مع نددلين ابن فضالة، ورواه أبو عاصم صالح بن رستم عن الحسن به عند ابن حبان، ح: ۱، ۱۴۱۱، والحاكم: ۴/۲۱۶، وصححه، ووافقه الذهبي، وعلته الانقطاع بين الحسن وعمران رضي الله عنه.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

الْحَلْفَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ مِنَ الْوَاهِيَةِ. قَالَ: ”اے اتار دے اس سے تیری کمزوری میں اضافہ
”انزعها، فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا“۔
ہی ہوگا۔“

فائدہ: واہد ایک بیماری ہے جس سے بازو کی ایک رگ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اہل عرب اس کے علاج کے
لیے ایک خاص قسم کا بازو پر باندھ لیتے تھے۔ ایسے توہمات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ النَّشْرِ (التحفة ۴۰) باب: ۳۰۔ آسیب (اور جن) کے اثر کا علاج

۳۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۳۲۔ حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ
أَبِي زَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ کو دیکھا کہ آپ نے وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو
الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ [قَالَتْ]: کر بڑے جمرے پر نکلگیاں ماریں پھر واپس ہوئے۔
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قبیلہ حنتم کی خاتون آپ کے پیچھے چل پڑی۔ اس
مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ کے پاس ایک بچہ تھا جسے آسیب کی شکایت تھی اور وہ
انْصَرَفَ. وَنَعِنَتْ امْرَأَةً مِنْ حَنْتَمَ، وَمَعَهَا بات نہیں کرتا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: اللہ کے
صَبِيٍّ لَهَا، يَوْمَ بَلَاءٍ، لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَتْ: يَا رسول ایہ میرا بیٹا ہے اور میرے گھر میں یہی باقی بچا ہے
رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا ابْنِي وَنَعِنَتْ أَهْلِي. وَإِنَّ اور اسے آسیب ہے یہ کلام نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ
يَوْمَ بَلَاءٍ. لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نے فرمایا: ”میرے پاس تھوڑا سا پانی لاؤ۔“ پانی لایا
”اِثْنُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ“ فَأَتَيْتُ بِمَاءٍ. فَغَسَلَ گیا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کھلی کئی پھر (یہ
يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاذًا ثُمَّ أَعْطَاهَا. فَقَالَ: مستعمل پانی) اسے دے دیا اور فرمایا: ”کچھ پانی اسے
الْإِسْقِيهِ مِنْهُ، وَصَبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِي پلا دینا“ کچھ اس کے اوپر ڈال دینا اور اس کے لیے اللہ
اللَّهُ لَهُ“ قَالَتْ: فَلَقِيتُ امْرَأَةً فَقُلْتُ: لَوْ سے شفا کی دعا کرنا۔“ ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس
وَهَبَتْ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا عورت سے ملی اور کہا: اس میں سے تھوڑا سا (حبرک
الْمُبْتَلَى. قَالَتْ: فَلَقِيتُ امْرَأَةً مِنَ الْحَوْلِ پانی) مجھے بھی دے دو۔ اس نے کہا: یہ تو اس بیمار کے
فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعُلَامِ فَقَالَتْ: بَرَأٌ وَعَقْلٌ لیے ہے۔ ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک سال بعد اس
عَقْلًا لَيْسَ كَعَقُولِ النَّاسِ عورت سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے اس لڑکے

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: وہ صحت یاب ہو گیا ہے اور ایسا عقل مند ہو گیا ہے جو (عام) لوگوں کی طرح نہیں (بلکہ ان سے بڑھ کر عقل مند ہو گیا ہے۔)

باب: ۴۱۔ قرآن مجید کے ساتھ

حصولِ شفا

۳۵۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بہتر وہ قرآن ہے۔“

(المعجم ۴۱) - بَابُ الْأَمْتِفَاءِ بِالْقُرْآنِ

(الصفحة ۴۱)

۳۵۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُثْبَةَ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

ابْنِ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

🌞 فائدہ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۳۵۰۱

(المعجم ۴۲) - بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ

(الصفحة ۴۲)

۳۵۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ

النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ. فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ

الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبْلَ.

يَعْنِي حَيَّةَ حَبِيبَةَ.

۳۵۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ

باب: ۴۲۔ دو دھاریوں والے

سانپ کو قتل کرنا

۳۵۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: نبی ﷺ نے دو دھاریوں والے سانپ کو قتل

کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ بینائی ضائع کر دیتا ہے اور صل

کو نقصان پہنچاتا ہے۔

(دھاریوں والے سے) مراد ایک برا سانپ ہے۔

۳۵۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۵۳۳۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۵۰۱.

۳۵۳۴۔ أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح: ۲۲۲۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۳۵۔ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب قول الله تعالى: وبث فيها من كل دابة، ح: ۳۲۹۹ تعليقاً عن يونس

من حديث الزهري به، ومسلم، السلام، الباب السابق، ح: ۱۳/۲۳۲ من حديث ابن وهب به.

طہ سے مخلوق احکام و مسائل

۳۶۔ أبواب الطب

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سانپوں کو قتل کرو اور دو لکیروں والے سانپ کو اور دم کے سانپ کو قتل کر دو کیونکہ یہ چٹائی ضائع کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔"

الشرح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ. أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ. فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ».

❦ فوائد و مسائل: ① لکیروں والے سانپ سے مراد ایک خاص قسم کا سانپ ہے جس کی پیٹھ پر دو لکیریں ہوتی ہیں۔ ② دم کے سانپ سے مراد وہ سانپ ہے جس کی دم دوسرے سانپوں کی طرح مخروطی نہیں ہوتی بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دم کا ٹکڑی گئی ہو۔ ③ یہ سانپ زیادہ زہریلے ہوتے ہیں۔ ان کے کانٹے سے آدمی کی بیٹائی ختم ہو سکتی ہے اور عورت کا حمل ساقط ہو سکتا ہے۔ ④ سانپ کی بہت سی قسمیں زہریلی نہیں ہوتیں، انہیں مارنا ضروری نہیں۔ ⑤ گھر میں سانپ نظر آئے تو اسے تنبیہ کرنی چاہیے کہ چلا جا ورنہ ہم تجھے مار دیں گے۔ (صحیح مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، حدیث: ۲۳۳۶) اگر وہ جن ہوگا تو چلا جائے گا ورنہ اسے مار دیا جائے۔ ⑥ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے: [خَرَجُوا عَلَيْهَا غُلًّا] (حوالہ مذکورہ بالا) اس کی تشریح دو طرح سے کی گئی ہے: ایک یہ کہ اسے تن میں باندھ کر مار دو اور دوسرے یہ کہ تن میں دن جھپیر کر دو۔ اگر اس کے بعد بھی نظر آئے تو مار دو۔ (فتح الباری: ۲/۳۲۰)

باب: ۳۳۔ اچھی فال پسند کرنا اور بد شکونی کو برا جاننا

(المعجم ۴۳) - بَابُ مَنْ كَانَ يُنْعِجُهُ الْقَالُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ (التحفة ۴۳)

۳۵۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو اچھا لگن لینا پسند تھا اور بد قالی ناپسند تھی۔

۳۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْعِجُهُ الْقَالُ الْحَسَنُ، وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ.

۳۵۳۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۵۳۶۔ [اسناد حسن] وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث عائشة رضي الله عنها عند أحمد، والحاكم: ۳۲/۱. ۳۵۳۷۔ أخرجه البخاري، الطب، باب لا عدوى، ح: ۵۷۷۶، ومسلم، السلام، باب الطيرة والقال، وما يكون فيه الشر، ح: ۱۱۲/۲۲۲۴ من حديث شعبة به.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا نَافْعَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عُدْوَى، وَلَا ظِلَّةَ، وَأَحَبُّ النَّاسِ الصَّالِحُ».

☀️ فوائد و مسائل: ① اہل عرب کسی کام کے لیے جاتے تو راستے میں بیٹھے ہوئے کسی پرندے یا ہرن وغیرہ کو نکل کر مارتے اور دیکھتے کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ اگر وہ دائیں طرف جاتا تو کہتے کام ہو جائے گا۔ اگر بائیں طرف جاتا تو کہتے یہ کام نہیں ہوگا یا اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا اور کام کیے بغیر واپس ہو جائے۔ ② اس انداز سے قال لینا شرعاً منع ہے۔ ③ ہندسوں اور حرفوں پر انگلی رکھنا، طوطے سے قال نکلوانا اور اس قسم کے مختلف طریقوں سے قال نکلانا سب منع ہے۔ ④ جائز قال صرف اس قدر ہے کہ بلا ارادہ کوئی اچھا لفظ کان میں پڑے اور انسان اس کی وجہ سے یہ امید رکھے کہ اللہ مجھے میرے مقصد میں کامیاب کر دے گا۔ اس میں سننے والے کے قصد و ارادے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۳۵۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بداغی شرک ہے۔ اور ہم میں سے ہر کسی کو کوئی نہ کوئی، ہم ہوتی جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے فسخ کر دیتا ہے۔"

☀️ **فائدہ:** اگر کسی موقع پر دل میں بدگھڑائی کا تصور پیدا ہو جائے تو اس کا علاج اللہ پر توکل ہے، یعنی یہ حقیقت ذہن میں لائی جائے کہ خیر و شر کا مالک اللہ ہے۔ یہ رہنمائی اور دوسری مخلوقات کسی مصیبت کا باعث نہیں۔

۳۵۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاعٍ، عَنْ
 عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۵۳۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ کی کوئی حقیقت نہیں، بدگلوئی کی کوئی حقیقت نہیں، کھوپڑی کے الو کی

٣٥٣٨- [صحیح] أخرجه أبوداود، الطب، باب في الطيرة، ج: ٣٩١/١ من حديث مقبان الثوري به، وقال الترمذي: 'حسن صحيح'، ج: ١٦٦٤، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ٣٩/٩، وصححه ابن حبان، ج: ١٤٢٧، والحاكم: ١٨/١، ورواه شعبة عن سلمة بن كهيل به (هـ: ١٣٩/٨).

٣٥٣٩- [مصحح] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ١/٤٠٧ من حديث أبي الأحوص به، وهو في المصنف: ٤٠/٩، وصححه البوصري: «سماع عن عكرمة تقدم حاله، ج: ١٧١، وللحديث شواهد كثيرة جداً».

☀️ **فوائد و مسائل:** ① مریض سے صحت مند کو پیاری نہیں لگتی۔ ② موجودہ دور کے سائنس دان اور ڈاکٹر جراثیم کے ذریعے سے پیاری پھیلنے کے قائل ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہیں کہ جراثیم بھی اثر کر سکتے ہیں جب جسم میں موجود قوتِ مدافعت کمزور ہو جائے۔ گویا اصل سبب جراثیم کا وجود نہیں بلکہ جسم کے حفاظتی نظام کی کمزوری ہے۔ ③ اہل عرب کا ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ اگر مقتول کے خون کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی کھوپڑی سے ایک انگلی نکال کر چبھتا ہے۔ جب بدلہ لے لیا جائے تو مقتول کی روح کو تسکین ہو جاتی ہے اور اللو الخاموش ہو جاتا ہے۔ حدیث اس توہم کی تردید کرتی ہے۔ ④ صفر سے مراد محرم کے بعد والا مہینہ ہے جسے مبارک سمجھا جاتا تھا۔ حقیقت میں کوئی دن مہینہ یا عدد منحوس نہیں ہوتا۔ ⑤ عربوں کا ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ بھوک پیٹ میں موجود ایک کپڑے کی وجہ سے لگتی ہے۔ اسے صفر کہتے تھے۔ یہ بھی ان کا وہم تھا۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بیماری متدھی ہوتی ہے نہ بدشگونی کوئی چیز ہے اور نہ الوی کوئی حقیقت ہے۔“ ایک آدمی نے اٹھ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک خارش اونٹ سے تمام اونٹوں کو خارش لگ جاتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”یہ تقدیر ہے پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی؟“

☀️ **فائدہ:** اگر ایک اونٹ کو دوسرے سے خارش لگی اور دوسرے کو تیسرے سے تو کوئی اونٹ تو ایسا ہو گا جس کو دوسرے سے نہیں لگے گی تو جس سبب سے وہ بیمار ہوا اسی سبب سے بعد والے بیمار ہو سکتے ہیں خواہ انھیں کوئی بیمار ملے یا نہ ملے۔

۳۵۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیچارہ اونٹوں والا تھوڑی سی

٣٥٤- [صحيح] تقدم، ح: ٨٦.

٣٥٤١- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٣٤ من حديث محمد بن عمرو به، وهو في المصنف: ٤٥/٩، وله

شواهد عند البخاری، ح: ۵۷۷۴ وغیره.

۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُورِدُ الْمُتَمَرِّضُ عَلَى الْمُصْبَحِ».

اونٹوں والے کے ساتھ (اپنے اونٹوں کو) پانی نہ پلائے۔“

☀️ فائدہ: اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ اگر اللہ کے حکم سے تندرست اونٹوں کو بیماری لگ گئی تو مالک کے دل میں یہ دوسرہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ بیماری بیمار اونٹوں کے ساتھ تندرست اونٹ چرانے یا انھیں ان کے ساتھ پانی پلانے سے لگی ہے لہذا ایمان کی حفاظت کے لیے ایسا کام ہی نہ کیا جائے جس سے صحیح عقیدے کے منافی دوسرے پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْجَدَامِ (التحفة ۴۴)

۳۵۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكْدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْدُومٍ، فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ. ثُمَّ قَالَ: «كُلُّ يَتَمَّةٍ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلَا عَلَى اللَّهِ».

۳۵۴۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں ڈال دیا (اور اسے کھانے میں شریک کر لیا) پھر فرمایا: ”کھا اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔“

۳۵۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ، جَبِيحًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

۳۵۴۳- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جدام کے مریضوں کو کھانگی باندھ کر نہ دیکھو۔“

۳۵۴۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطبري، باب في الطيرة، ح: ۳۹۲۵ من حديث يونس بن محمد به، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۱۸۱۷، وضعفه العيني، وصححه الحاكم: ۱۳۶/۴، ۱۳۷، والذهبي، وحسنه العسقلاني، والسنائي، المفضل بن فضالة البصري ضعيف.

۳۵۴۳- [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: ۸/۱۳۲، ۴۴/۹ عن وكيع به، وضعفه الحافظ في الفتح، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

عُثْمَانُ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُدِيمُوا
النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ».

🕌 فوائد و مسائل: ① ایسے مریض کو مسلسل دیکھنے سے اس کا دل دکھے گا لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔
② کسی بھی مصیبت زدہ کو دیکھ کر آہستہ آواز سے یہ دعا پڑھنی چاہیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا
اَبْلَاکَ بِہِ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بیماری سے
عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا۔ اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت بخشی۔“ اس کی
برکت سے دعا ہے کہ واللہ اس بیماری سے محفوظ رہے گا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۹۲)

۳۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ
الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ
فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ
النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ».

۳۵۴۳۔ حضرت عمرو بن رافع اپنے والد حضرت شریہ
ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا:
قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک مجذوم آدمی تھا۔ نبی ﷺ
نے اسے پیغام بھیجا: ”واپس چلا جا ہم نے تیری بیعت
لے لی۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مجذوم کو چاہیے کہ عام لوگوں سے الگ رہے تاکہ لوگوں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔
② بیعت ایک وعدے کا نام ہے اس میں مصافحہ صرف تاکید کے لیے ہوتا ہے۔ بغیر مصافحے کے بھی بیعت ہو
جاتی ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ (صحیح
البخاری، الأحکام، باب بیعة النساء، حدیث: ۷۲۱۳)

(المعجم ۴۵) - بَابُ السَّحْرِ (التحفة ۴۵) باب: ۴۵۔ جادو کا بیان

۳۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ،
يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَّيْنٍ، يُقَالُ لَهُ لَيْبُدُ

۳۵۴۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: قبیلہ بنو زریق کے ایک یہودی
نے نبی ﷺ پر جادو کیا۔ اس شخص کا نام لبید بن اعصم
تھا۔ حتیٰ کہ (یہ حالت ہو گئی کہ) نبی ﷺ کو یہ خیال ہوتا

۳۵۴۴۔ أخرجه مسلم، السلام، باب اجتناب المجذوم ونحوه، ح: ۲۲۳۱ من حديث هشيم به.

۳۵۴۵۔ أخرجه مسلم، السلام، باب السحر، ح: ۲۱۸۹ من حديث ابن نمير به.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

کہ آپ ﷺ کا کام کر لیں گے اور اسے کر نہ سکتے۔ ایک دن یا ایک رات کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خوب دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا: ”عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جس کام کے بارے میں رہنمائی طلب کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں میری رہنمائی فرما دی ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھے ہوئے نے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے ہوئے سے یا پاؤں کے پاس بیٹھے ہوئے سے کہا: اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: جادو کس نے کیا؟ اس نے کہا: لید بن اعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھی میں کنگھی کے ساتھ اترے ہوئے (سر کے) بالوں میں اور زنجبور کے خوشے کے غلاف میں۔ اس نے کہا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذی اروان کے کوئیں میں۔“

ابن الأَعصَم. حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ. قَالَتْ: حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَسْعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ. فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي. وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي. فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْدُ بْنُ الْأَعصَمِ. قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفْتُ طَلْعَةَ ذَكَرٍ. قَالَ: وَإِنَّ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَثَرِ ذِي أَرْوَانَ».



ام المؤمنین علیہا بیان فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کے ہمراہ اس کوئیں پر تشریف لے گئے۔ واپس آنے کے بعد فرمایا: ”قسم اللہ! عائشہ! اس کوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے پانی میں مہندی بھگوئی گئی ہو۔ اور زنجبور کے درخت ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔“

قَالَتْ: فَأَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ، فِي أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ! لَكَأَنَّ مَاءَهَا نَقَاعَةُ الْجَنَاءِ. وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ».

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخْرَفْتُهُ؟ قَالَ: «لَا. أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ، وَتَكَرَّهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا».

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی ہے اور میں نہیں پسند کرتا کہ لوگوں میں

اس کی وجہ سے شر پھیلاؤں۔“

فَأَمَرَ بِهَا فِدْفُنتُ . پھر نبی ﷺ کے حکم سے یہ چیزیں دفن کر دی گئیں۔


فوائد و مسائل: ① جادو ایک شیطانی عمل ہے جس کی وجہ سے انسان کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ② جادو حرام اور کفر ہے کیونکہ اس میں شیطانوں سے مدد مانگی جاتی ہے اور اس طرح کے الفاظ کہے جاتے ہیں جن میں شیطانوں کی تعریف ہوتی ہے اور کفر یہ باتیں ہوتی ہیں۔ ③ رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہو جانا منصب نبوت کے منافی نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادو گروں کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیوں اور لاشیوں کو سانپ سمجھ کر ڈر گئے تھے۔ (سورہ طہ: ۶۷، ۶۸) ④ یہودی جادو کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ یہ نبی ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ نے یہودی کے جادو کے اثر سے کزوری اور کسلندی محسوس کی تا کہ یہود کو معلوم ہو جائے کہ جادو کے عمل میں کوئی کمی نہیں رہ گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جادو کے موثر ہونے کے باوجود اپنے نبی کو محفوظ رکھا جس طرح یہود نے نبی ﷺ کو زہر ملا گھوشت کھلا دیا لیکن نبی ﷺ زہر کے اثر سے محفوظ رہے۔ ⑥ بعض لوگوں نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ اس سے کفار کے اس الزام کی تائید ہوتی ہے کہ نبی ﷺ پر جادو کا اثر ہے جس کا ذکر سورہ فرقان آیت ۸ میں ہے، لیکن یہ اعتراض اس لیے غلط ہے کہ کفار قرآن مجید کو اور رسول اللہ ﷺ کی دعوت اور محنت کو جنون اور جادو کا اثر قرار دیتے تھے۔ اس حدیث کا کفار کے اس قول سے کوئی تعلق نہیں۔ ⑦ نبی انسان ہوتے ہیں اس لیے وہ جسمانی تشدد اور ذہنی پریشانی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ جس طرح طائف اور احد میں کفار کے ہاتھوں آپ ﷺ زخمی ہوئے۔ یہ چیز منصب نبوت کے منافی نہیں۔ ⑧ نبی ﷺ بھی مشکلات کے حل کے لیے اللہ سے دعا فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی دور فرما دیتا تھا۔ ⑨ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے البتہ وحی کے ذریعے سے آپ کو فیہی امور کی اطلاع دے دی جاتی تھی۔ ⑩ جن چیزوں کو جادو کے عمل میں استعمال کیا جائے انھیں جلا دینا یا زمین میں دبا دینا درست ہے۔ ⑪ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے کو زیادہ اہمیت نہیں دی تا کہ بے فائدہ تشہیر نہ ہو بلکہ صبر فرمایا اور یہودیوں کو سزا بھی نہیں دی۔ ⑫ اس کنویں کے پانی کا رنگ غالباً عدم استعمال کی وجہ سے تبدیل ہو گیا تھا اور ہندی کے پانی کی طرح سرخ معلوم ہوتا تھا۔ واللہ اعلم۔

۳۵۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا ۳۵۴۷- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
ام المؤمنین ام سلمہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے

٣٥٤٦- [إسناده ضعيف] * أبو بكر العنسي مجهول كما قال ابن عدي، وضعفه البوصيري، وقال صاحب التريب: "وأنا أحسب أنه (أبو بكر) ابن أبي مرزبه الذي تقدم، انظر، ج: ١، ٤٨٠".

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول! آپ نے جو ہریلی بکری کا گوشت کھایا تھا اس کی وجہ سے آپ کو ہر سال تکلیف ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس کی وجہ سے جو مصیبت پہنچی ہے وہ تو اس وقت میری تقدیر میں لکھی جا چکی تھی جب کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی (کی شکل) میں تھے۔“

بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَبِي حَبِيبٍ، [وَأَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ، الْبُصَيْرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ، كُلُّ عَامٍ، وَجَعٌ مِنَ الشَّوَةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتُ. قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ، وَأَدُمُ فِي طَبِيبَةٍ».

باب: ۳۲۔ پریشانی اور بے خوابی اور جن چیزوں سے اللہ کی پناہ لی جاتی ہے

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْفَرَجِ وَالْأَرْقِ وَمَا يَتَعَوَّذُ مِنْهُ (التحفة ۴۶)

۳۵۴۷۔ حضرت خولہ بنت اخیمہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص کسی منزل پر ٹھہرتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو اسے اس کے کوچ کرنے تک اس منزل میں کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی۔ (دعا یہ ہے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ”میں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۳۵۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهَبٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ، إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ».

فوائد و مسائل: ① سفر میں کسی مقام پر دوپہر یا رات کو آرام کرنے کے لیے رکتا پڑے تو چاروں روں کو بٹھا کر سامان اتار کر یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔ ② کسی ہوٹل میں ٹھہرتے وقت بھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھ لیں۔ ③ اللہ کی تعریف کے کلمات اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات مقدسہ کے ذکر میں بہت

۳۵۴۷۔ [صحیح] أخرجه الشافعي في الكبرى، ح: ۱۰۳۹۵ من حديث وهب بن خالد، وأخرجه مسلم، الدعوات، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ح: ۲۷۰۸ من حديث يعقوب بن سري عن سعيد عن سعد عن خولة ب.

۳۱۔ ابواب الطب حب سے متعلق احکام و مسائل
برکات ہیں۔ ⑤ اللہ کی صفات کی پناہ لینے سے مراد اللہ کی ذات کی پناہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان صفات سے متعف ہے۔

۳۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: رَوَيْتُ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثَقَفِي ۖ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَذْرِي مَا أَصْلِي. فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ، وَخَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي الْعَاصِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا بَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَرَّضْتُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى أَذْرِي مَا أَصْلِي. قَالَ: «ذَاكَ الشَّيْطَانُ. أُذْنٌ فَذَنُوتٌ مِنْهُ. فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْ. قَالَ: فَضْرَبْتُ صُدْرِي بِكَفِّي، وَتَقَلَّ فِي فَمِي، وَقَالَ: «أُخْرِجْ، عَذُوَ اللَّهُ» فَقَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: «إِلْحَقْ بِعَمَلِكَ».

۳۵۴۸۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب مجھے رسول اللہ ﷺ نے طائف میں عامل مقرر فرمایا تو مجھے نماز میں (پریشان کن) خیالات آنے لگے حتیٰ کہ مجھے یہ بھی پتہ نہ چلا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے (تجربہ سے) فرمایا: ”ابن ابی العاص ہو؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم آ کیوں گئے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں ایسی صورت حال پیش آتی ہے کہ مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ شیطان کی طرف سے (شرارت) ہے۔ میرے قریب آؤ۔“ میں نبی ﷺ کے قریب ہو گیا اور بچوں کے بل بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکا را اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن! نکل جا۔“ آپ نے تین بار اس طرح کیا۔ پھر فرمایا: ”اپنے کام پر چلے جاؤ۔“

قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَالِطَنِي بَعْدُ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری عمر گواہ ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے پریشان نہیں کیا۔

نوائد و مسائل: ① شیطان مومن کو نماز پڑھنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ ② شیطان کے دوسے

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

پریشان کن حد تک بھی پہنچ سکتے ہیں اس صورت میں اللہ سے دعا کرنا اور معوذتین وغیرہ پڑھنا مفید ہے۔
 ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں نماز کی اہمیت عہدے اور دوسرے فرائض منہی سے بڑھ کر تھی۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے لعاب و ہن کی برکت سے شیطان دور ہو گیا۔ ⑦ شاگرد اور عقیدت مند افراد کی مشکل کے حل کے لیے دعا اور دم وغیرہ سے بھی مدد لی جاسکتی ہے خاص طور پر جب مشکل روحانی قسم کی ہو۔ ⑧ نبی ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے شیطان آپ کے کہنے سے نکل جاتا تھا۔ اور اس کے بعد اس شخص کو تک کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔
 ⑨ شیطان انسان کے اندر داخل ہوتا ہے اور مسنون اذکار و اوعید کی برکت سے نکل جاتا ہے۔

۳۵۴۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ: حضرت ابوہریرہؓ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بْنُ مُوسَى: أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ
 أَعْرَابِي، فَقَالَ: إِنَّ لِي أَخًا وَجَعًا. قَالَ:
 «مَا وَجَعٌ أَجْبِكَ؟» قَالَ: بِهِ كَسَمٌ. قَالَ:
 «إِذْهَبْ فَأَتِنِي بِهِ» قَالَ: [فَذَهَبَ] فَجَاءَهُ
 بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ عَوْدَهُ
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ
 الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسْطِهَا: ﴿وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ﴾
 وَ﴿وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ﴾ [البقرة: ۱۶۳] وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَقَلَابِثِ
 آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ
 أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِلَهِكَ وَرَبُّكَ﴾

۳۵۴۹- حضرت ابوہریرہؓ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میرے بھائی کو کیا بیماری لاحق ہے؟“ اس نے کہا: جنون کی شکایت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے میرے پاس لاؤ۔“ وہ جا کر اسے لے آیا۔ نبی ﷺ نے اس (مریض) کو اپنے سامنے بٹھالیا۔ میں نے سنا کہ نبی ﷺ نے اس پر مندرجہ ذیل آیات پڑھیں (اور دم کیا۔) سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اس (سورہ بقرہ) کے درمیان سے دو آیتیں: ﴿وَاللَّهُمَّ إِلَهَ وَاجِدٌ﴾ (آیت: ۱۶۳) اور آیت الکرسی (آیت: ۲۵۵) اور تین آیتیں اس کے آخر سے (سورہ آل عمران ۱۸۳ تا ۱۸۶) سے ایک آیت۔ غالباً یہ آیت تھی: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (آیت: ۱۸) سورہ اعراف کی ایک

۳۵۴۹- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۶۳۲ من حديث أبي جناد بن أبي حية به، وتقدم حاله، ح: ۸۶، وقال البوصيري فيه: "ضعيف مدلس"، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۱۲۸/۵ من طريق عمر بن علي عن أبي جناد عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى به، وهذه علة أخرى ومع ذلك صححه الحاكم كما في الزوائد.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

اللَّهُ ﴿[الاعراف: ۵۴]، وَأَيُّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ [المؤمنون: ۱۱۷] وَأَيُّهُ مِنَ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ جَدُّ رَبِّنَا﴾ [الجن: ۳]، وَعَشْرُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ، وَثَلَاثُ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْخَشْرِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإعلاص: ۱] وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ. فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ، لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

ایک آیت: ﴿إِن رَّبُّكُمْ اللَّهُ.....﴾ ﴿(آیت ۵۴)﴾
 سورۃ مومنوں کی ایک آیت: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ.....﴾ ﴿(آیت ۱۱۷)﴾ سورۃ جن کی ایک آیت: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا.....﴾ ﴿(آیت ۳)﴾ سورۃ صافات کی پہلی دس آیات سورۃ حشر کی آخری تین آیات سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (کھل) اور معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس کھل) چنانچہ اعرابی صحت یاب ہو کر کھڑا ہو گیا اسے کوئی تکلیف نہ رہی۔

